کلیاتِ
مُلّا رموزی
(جلد اوّل۔ حصہ اوّل)
گلابی اردو
مرتب
خالد محمود
قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

کلیات مُلّا رموزی

(جلد اول- حصہ اول)

گلابی اردو

مرتب

خالد محمود

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی

وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند

فروغ اردو بھون ایف سی، 33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولا، نئی دہلی۔110025

پہلی اشاعت : 2013
تعداد : 550
قیمت : -/151 روپے
سلسلۂ مطبوعات : 1796

Kulliyaat-e-Mulla Ramoozi (Vol.1-Part-1)

Gulabi Urdu

Edited by: Khalid Mahmood

ISBN :978-81-7587-981-2

ناشر: ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی 110025، فون نمبر: 49539000، فیکس: 49539099

شعبۂ فروخت: ویسٹ بلاک۔8، آر۔ کے۔ پورم، نئی دہلی۔ 110066 فون نمبر: 26109746

فیکس: 26108159 ای۔میل: ncpulsaleunit@gmail.com

ای۔میل: urducouncil@gmail.com، ویب سائٹ: www.urducouncil.nic.in

طابع: لاہوتی پرنٹ ایڈز، جامع مسجد، دہلی۔ 110006

اس کتاب کی چھپائی میں 70GSM, TNPL Maplitho کاغذ استعمال کیا گیا ہے۔

پیش لفظ

بیسویں صدی کے ربع اول میں اردو طنزیات ومضحکات کا سرمایہ جن چراغوں سے منور ہے، ملا رموزی ان میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ ان کا طرز خاص ''گلابی اردو'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ انھوں نے قدیم مذہبی اور فقہی کتب کے طرز بیان میں اپنے عہد کے حساس موضوعات اور مسائل کی ناہمواریوں کو نشانہ بنایا۔ اردو ادب میں طنز اور مزاح کو عموماً ایک اسلوب یا کم از کم لازم وملزوم خیال کیا جاتا ہے جبکہ ناقدین ادب نے دونوں کی نفسیات کو جداگانہ طور پر خود مکتفی اساس کا حامل بتایا ہے۔

ملا رموزی کی طنزیات ومضحکات کو اپنے عہد میں بہت سراہا گیا۔ عہد اور اس کے بعد بھی ان کے رنگ تحریر کی تقلید کی گئی اور اسے ایک کامیاب مزاحیہ حربے کی حیثیت حاصل رہی۔ عوامی ادب (Popular Literature) کی فراہمی قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کی اشاعتی پالیسی کا ایک اہم حصہ رہی ہے۔ ملا رموزی کی کلیات کی یہ پیش کش کونسل کے اسی اشاعتی پروگرام کا حصہ ہے۔

کتابیں لفظوں کا ذخیرہ ہیں اور اسی نسبت سے مختلف علوم وفنون کا سرچشمہ بھی۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کا بنیادی مقصد اردو میں اچھی کتابیں شائع کرنا اور انھیں کم سے کم قیمت پر

علم وادب کے شائقین تک پہنچاتا ہے۔ اردو پورے ملک میں سمجھی، بولی اور پڑھی جانے والی زبان ہے بلکہ اس کے سمجھنے، بولنے اور پڑھنے والے اب ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ کونسل کی کوشش ہے کہ عوام اور خواص میں یکساں مقبول، اس ہر دلعزیز زبان میں معیاری کتابیں تیار کرائی جائیں اور انھیں بہتر سے بہتر انداز میں شائع کیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے کونسل نے مختلف النوع موضوعات پر طبع زاد کتابوں کے ساتھ ساتھ انگریزی اور دوسری زبانوں کی معیاری کتابوں کے تراجم کی اشاعت پر بھی پوری توجہ صرف کی ہے۔

پروفیسر خالد محمود دنیائے ادب میں نمایاں نام رکھتے ہیں۔ ان کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ وہ خود طنز و مزاح کے تخلیق کار ہیں اور اس فن کے ابعاد سے واقفیت رکھتے ہیں۔ توقع ہے کہ ملا رموزی پر ان کا یہ کام ملا رموزی کی ششں پہلو شخصیت اور ان کے نکاہی کارناموں کی تفہیم میں سنگ میل کی حیثیت رکھے گا، طنزیات و مضحکات سے متعلق عمومی طور پر پائی جانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوگا اور کونسل کی دیگر مطبوعات کی طرح 'کلیات ملا رموزی' کی بھی خاطر خواہ پذیرائی ہوگی۔

ڈاکٹر خواجہ محمد اکرام الدین

ترتیب

مقدمہ

بیسویں صدی کے ربع اول میں اردو کا قصرِ ادب جن چراغوں سے منور تھا ان میں طنز و مزاح کی ایک طرز خاص ''گلابی اردو'' کے موجد اور خاتم ملا رموزی کا نام نامی بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ ملا رموزی اپنے عہد کے کثیر الجہات اور کثیر التصانیف مصنف تھے۔ یوں تو انھوں نے ادب کے مختلف اسالیب میں اپنے قلم کے جوہر دکھائے ہیں مگر ان کا اصل میدان طنز و مزاح تھا۔

اردو ادب میں طنز اور مزاح دونوں کو عموماً ایک ہی اسلوب یا کم از کم لازم و ملزوم خیال کیا جاتا ہے حالانکہ ایسا ہے نہیں۔ طنز اور مزاح اپنا الگ الگ مستقل اور مستحکم وجود رکھتے ہیں اور ان کی الگ الگ پہچان بھی ہے۔ ناقدین ادب نے دونوں کی نفسیات پر روشنی ڈالتے ہوئے ان کی تعریف و توضیح کی ہے۔

مزاح کا بنیادی تعلق ہنسی یا خندہ یا ہنسنے ہنسانے سے ہے۔ ایک ماہر نفسیات کی رائے میں ''ہنسی عدم تکمیلیت اور بے ڈھنگے پن کے احساس کا نتیجہ ہوتی ہے۔ انسان اس وقت ہنستا ہے جب اس کی خواہشات کی تکمیل کی راہ میں کوئی رکاوٹ حائل ہو۔'' ایک اور ماہر نفسیات کے مطابق ''ہم ایسی باتوں پر ہنستے ہیں جو ہمارے یقین سے بالاتر ہوتی ہیں اور ایسی چیزوں پر بے اختیار ہنس دیتے ہیں جو عقل سے بہت دور نظر آتی ہیں۔'' ان کے علاوہ بھی ہنسی کے کئی عوامل ہیں مثلاً میکانکی

نظام حیات اور یکسانیت کے خلاف ردعمل، پریشانیوں سے وقتی نجات کی خواہش، نفسی توانائی کی حفاظت اور کفالت اور اپنی ناکامیوں اور نامرادیوں کے درد کا شعوری احساس وغیرہ۔ یہی عوامل مزاح تخلیق کرتے ہیں اور یہی وہ مزاح ہے جو پژمردہ، افسردہ اور بے رنگ ونور زندگی میں رنگ و نور لاتا ہے۔ مسرت وشادمانی فراہم کرتا ہے اور خوش دلی کو فروغ دیتا ہے اسی لیے مولانا الطاف حسین حالی نے اسے ٹھنڈی ہوا کا جھونکا قرار دیا ہے۔ مولانا لکھتے ہیں:

''مزاح جب تک مجلس کا دل خوش کرنے کے لیے کیا جائے ایک ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اور ایک سہانی خوشبو کی لپٹ ہے، جس سے تمام پژمردہ دل باغ باغ ہو جاتے ہیں۔ ایسا مزاح فلاسفہ اور حکما بلکہ اولیا اور انبیا نے بھی کیا ہے اس سے مرے ہوئے دل زندہ ہوتے ہیں اور تھوڑی دیر کے لیے پژمردہ کرنے والے غم غلط ہو جاتے ہیں۔ اس سے جودت اور ذہن کو تیزی ہوتی ہے اور مزاح کرنے والا سب کی نظروں میں محبوب اور مقبول ہو جاتا ہے۔''

یہ ایک مہذب انسان کے لطیف وشائستہ مزاح کی جامع اور بلیغ تعریف ہے اس مزاح میں طنز، تشنیع، تلخی، ترشی، تمسخر، لعنت، ملامت، دل شکنی، حقارت، فحاشی، عریانیت یا کسی کی دلآزاری کا شائبہ تک نہیں ہوتا اسی لطیف وشائستہ مزاح کو حالی نے ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اور خوشبو کی لپٹ سے تعبیر کیا ہے۔

طنز کا معاملہ مختلف ہے۔ ادب میں طنز کے لیے کئی اصطلاحیں مستعمل ہیں مثلاً ہجو، تعریض، تنقیص، لعن طعن، استہزا، تمسخر، مضحکہ وغیرہ۔ اردو کے مشہور طنز ومزاح نگار رشید احمد صدیقی کے مطابق ان تمام اصطلاحات میں صرف طنز ہی وہ لفظ ہے جو بڑی حد تک انگریزی کے لفظ Satire کی ترجمانی کرتا ہے اس لیے اردو میں اسی اصطلاح کا چلن ہے۔ طنز ایک طرح کا عمل جراحی ہے جس کا مقصد اصلاح اور تنقید حیات ہے۔ اسی خیال سے طنز کے لیے مقصدیت کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اگر طنز میں اصلاح کا پہلو نہ ہو تو یہ محض ہجو یا تنقیص بن کر رہ جاتا ہے۔

جب ہم طنز ومزاح دونوں کو یکجا کر کے دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اردو میں بیشتر طنز نگاروں نے پرانے حکیموں کی طرح طنز کی کڑوی کسیلی دوائیں مزاح کی مٹھائی میں لپیٹ کر کھلانے

کی کوشش کی ہے تا کہ منہ کا ذائقہ بھی نہ بگڑے اور علاج بھی ہو جائے اسی لیے اردو میں خالص طنز اور خالص مزاح کی بہ نسبت طنز و مزاح کے مشترک نمونوں کی مقدار زیادہ ہے۔

ہمارے عہد کے سب سے بڑے طنز و مزاح نگار مشتاق احمد یوسفی نے اپنے مخصوص انداز میں اس طرز نگارش کا معنی خیز تجزیہ کیا ہے۔ فرماتے ہیں:

''وار ذرا او چھا پڑے اور بس ایک آنچ کی کسر رہ جائے تو لوگ اسے بالعموم طنز سے تعبیر کرتے ہیں ورنہ مزاح''

طنز و مزاح نگار کے بارے میں ان کی رائے ہے:

''ایک اچھا طنز نگار تنے ہوئے رسّے پہ کرتب نہیں دکھاتا بلکہ تلواروں پر رقص کرتا ہے اور مزاح نگار کو جو کچھ کہنا ہوتا ہے وہ ہنسی ہنسی میں اور اس طرح کہہ جاتا ہے کہ سننے والے کو بہت بعد میں خبر ہوتی ہے۔''

طنز و مزاح کے انھیں خوش گوار و خوش اطوار اوصاف کو اردو کے جن ادیبوں نے اعتبار بخشا ہے ان میں بہ اعتبار شہرت و مقبولیت ریاست بھوپال کے مشہور طنز و مزاح نگار، کالم نویس، خاکہ نگار، ادیب و شاعر ملا رموزی منفرد اور ممتاز حیثیت کے مالک ہیں۔

ملا رموزی کا وطن بھوپال ہے جو اپنے محل وقوع اور تاریخی عوامل کی وجہ سے وسط ہند کی چھوٹی مگر اہم ریاست تھی۔ اس کی سرسبز و شاداب پہاڑیاں، وسیع جھیلیں، صاف شفاف سڑکیں، خوشنما اور کثیر مساجد، جن میں ایک مسجد موسوم بہ ''تاج المساجد'' ہندوستان کی سب سے بڑی مسجد خیال کی جاتی ہے۔ اور بھوپال کا ایک تالاب بھی ہندستان میں وسیع تر ہونے کا دعوے دار ہے۔ ان تمام دلکش و دلفریب مناظر کے درمیان بھوپال کی گنگا جمنی تہذیب، اتحاد و یکجہتی کی فضا، حسن مزاح، تواضع، رواداری، علم پروری اردو زبان و ادب سے قلبی لگاؤ اور مخصوص لب و لہجہ بھوپال کی پہچان کے خاص وسیلے ہیں۔

بھوپال میں اردو شعر و ادب کا آغاز اٹھارھویں صدی کی پہلی دہائی میں ہوا۔ یہ وہ زمانہ ہے جبکہ ابھی خود دتی میں فارسی کا بول بالا تھا اور وہاں اردو شاعری محض تفنن طبع کا ذریعہ سمجھی جاتی تھی۔ ادبیات بھوپال کے پہلے محقق ڈاکٹر سلیم حامد رضوی بھوپال میں اردو کے آغاز و ارتقا کا

جائزہ لیتے ہوئے اپنی معروف کتاب ''اردو ادب کی تاریخ میں بھوپال کا حصہ'' میں رقم طراز ہیں:

''یہ سمجھنا کہ بھوپال میں اردو ادب کا آغاز ریاست بن جانے کے بعد حکومت کی سرپرستی کی بدولت ہوا درست نہیں ہے۔ عام بول چال کی زبان بعض مخصوص رجحانات اور تقاضوں کی بدولت خود بخود ادب کے زینے طے کرنے لگتی ہے یہاں بھی انھیں تقاضوں کی بدولت سترہویں صدی کے نصف آخر میں ہی اردو نے ادبی منزلیں طے کرنا شروع کر دی تھیں۔ نظم کے جو قدیم نمونے مجھے ملے ہیں انھیں دیکھ کر یہ کہنا پڑتا ہے کہ ان علاقوں میں یہ مخلوط زبان دہلی سے تقریباً پچاس سال قبل اپنے مخصوص معاملات کے لحاظ سے شعر و شاعری کے میدان میں قدم رکھ چکی تھی۔ دہلی میں اردو میں شعر کہنے کا رجحان اگرچہ محمد شاہ کے عہد میں بھی پیدا ہو چکا تھا لیکن باقاعدہ آغاز اٹھارھویں صدی کے ربع اول کے خاتمے پر ہوا بلکہ عام خیال کے مطابق یہ کہنا بھی درست ہے کہ اپنی عام بول چال کی زبان کی ادبیت اور شعری صلاحیتوں کا اندازہ اہل دہلی کو اس وقت ہوا جب ولی اورنگ آبادی نے 1700 کے لگ بھگ دہلی آکر اپنا کلام سنایا جو دکنی اردو میں تھا لیکن ولی کا کلام سن کر بھی شعرائے فارسی نے عام طور پر اردو میں شعر گوئی کی طرف باقاعدہ توجہ نہیں کی۔ 1722 میں جب ولی دکنی کا دیوان دلّی آیا تب وہاں اردو شاعری کی طرف توجہ کی گئی اس طرح دلّی میں اردو شاعری کا آغاز 1722 کے بعد ہوا جبکہ ریاست بھوپال کے علاقوں میں ہم کو اردو شاعری کے وہ نمونے اٹھارہویں صدی کے ابتدائی حصے میں ہی مل جاتے ہیں جو اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ یہ تقریباً نصف صدی کے ارتقا کا نتیجہ ہیں اور یہاں کی شاعری ولی اورنگ آبادی کی تحریک شعری کی مرہونِ منت نہیں ہے بلکہ مقامی حالات اور تقاضوں کا نتیجہ ہیں۔''

تمام محققین اس بات پر متفق ہیں کہ دہلی کی شاعری پر فارسی کے غلبے کی وجہ سے اہل دہلی اردو زبان کو شاعری کے قابل نہیں سمجھتے تھے جبکہ دکن، گجرات اور ہندستان کے بعض دوسرے صوبوں میں جن میں بھوپال بھی شامل ہے اردو شاعری کا آغاز ہو چکا تھا، ڈاکٹر مسعود حسین خاں

''اردو زبان وادب'' میں لکھتے ہیں:

> ''سیاسی مرکز سے تعلق رکھنے کی وجہ سے خسرو کی زبان دہلوی نے گجرات، دکن اور ہندستان کے دوسرے صوبوں میں ادبی حیثیت اختیار کر لی تھی البتہ خود دہلی میں فارسیت کے غلبے کی وجہ سے اسے ادبی حیثیت اختیار کرنے اور فارسی کی جگہ لینے میں دیر لگی۔''

بھوپال میں اردو شاعری کا اوّلین دور جو اٹھارہویں صدی کی پہلی دہائی سے شروع ہوتا ہے اس میں بیرسیہ کے قاضی محمد صالح امیٹھوی کی مثنوی ''اخلاق حسنہ'' کو اوّلیت کا شرف حاصل ہے۔ یہ مثنوی زائد از تین سو سال قبل یعنی 1707 میں تخلیق ہوئی اور لطف یہ ہے کہ اتنی قدیم ہونے کے باوجود اس کی زبان حیرت انگیز طور پر صاف وسادہ ہے۔ چند اشعار ملاحظہ کیجیے:

ہے دھوکا یہ دنیا کا سب کاروبار	نہیں اس میں کچھ بھی ثبات وقرار
ہے کچھ آج اور کل تماشا ہے کچھ	کہوں کیا کہ اس کا سراپا ہے کچھ
طریقہ عجب اس کا دیکھا یہاں	کہ اس میں گرفتار ہے گا جہاں
نہ آسودہ اس میں ہوا ہے کوئی	گرفتار خواری رہا ہے کوئی

اس دور کے دوسرے شعرا میں مفتی خیر اللہ صدیقی، سید اصغر علی اصغر، شیخ امان اللہ حسینی، سید مقصود عالم دیدار، عنایت اللہ نادان، مولوی نظام الدین، شیخ رحمت علی مجرم، امیر علی امیر گوالیاری اور بدیع الدین خورد وغیرہ شامل ہیں۔ اس دور میں غزلوں سے زیادہ مثنویاں لکھی گئیں جو اعلیٰ فنکاری کا نمونہ ہیں اور جن کے توسط سے اٹھارہویں صدی میں بھوپال کی ادبی ترقی کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے اس کے بعد نواب قدسیہ بیگم، نواب جہانگیر محمد خاں اور نواب سکندر جہاں کا عہد آتا ہے اس عہد کے مزاج میں رنگارنگی اور تنوع ہے جس کے تحت تصوف، تعشق اور سوز وگداز کے ساتھ ساتھ معاملہ بندی اور چٹخارے کی زبان کا لطف بھی موجود ہے۔ وجہ یہ ہے کہ نواب جہانگیر محمد خاں جو ریاست بھوپال کے آٹھویں فرماں روا ورنواب سکندر بیگم کے شوہر تھے خود بھی شاعر تھے دولہ تخلص تھا اور لکھنوی انداز میں شعر کہتے تھے س دور کے شعرا میں شیخ عبدالواحد خاں مسکین تلمیذ جرأت، شاہ رؤف احمد رافت، قدرت اللہ قدرت بنارسی، منشی غلام ضامن کرم، منشی جنگل کشور سیراب،

سید یوسف علی یوسف، منشی عبدالعلی تونگر، شاہ فرید الدین، سید مولوی امداد علی امداد خیرآبادی، مولوی یمین الدین احمد، حکیم اخگر علی اخگر فرخ آبادی اور عبدالحمید خاں عاجز کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

ریاست بھوپال کی ادبی سرگرمیوں کا اگلا دور نواب شاہ جہاں بیگم کا زمانہ ہے علیا حضرت خود بھی شعر کہتی تھیں، شیریں اور تاجور تخلص تھے۔ ان کے ذوق شعری کے بارے میں مولانا سید امجد علی اشہری تقریظ "خمخانۂ جاوید" میں رقم طراز ہیں:

> "حضور ممدوحہ کی بدولت نہ صرف بھوپال میں شعر و شاعری کا چرچا عام ہوا بلکہ محلِ خاص پر اکثر مشاعرے کی محفلیں منعقد کرتی تھیں جن کی خصوصیت یہ تھی کہ ان میں شرفا کی بیویاں شریک ہوا کرتی تھیں۔ ان میں بعض اعلیٰ درجے کی شاعرات تھیں۔ بھوپال کی عورتوں میں شعر و شاعری کی اشاعت حضور ممدوحہ کی بدولت عام ہوئی۔"

نواب شاہجہاں بیگم کے دو دیوان شائع ہو چکے ہیں "دیوان شیریں" اور "تاج الکلام" ایک طویل مثنوی "صدق البیان" بھی مطبوعہ ہے۔ دو شعر ملاحظہ ہوں:

پاس بیٹھے ہیں عدو دور کھڑے ہیں عاشق
یہی شاید تری محفل کا قرینہ ہوگا

واہ واہ کیا ہی نیا یہ آپ کا چالا ہوا
دل ہمارا لے لیا اک عمر کا پالا ہوا

عُلیہ حضرت کے ذوق شعری سے حوصلہ پا کر اس عہد کی جن خواتین نے شعر گوئی میں حصہ لیا ان میں ایک اہم نام حسن آرا بیگم تمکین کا ہے جو نواب یار محمد شوکت کی اہلیہ تھیں اور مکہ والی بی بی کے نام سے مشہور تھیں۔ دیگر شاعرات میں منور جہاں بیگم مسرت کلثوم بی بی ممتاز، سکندر بیگم ضیا، سلطان جہاں بیگم حیا اور آمنہ بیگم کے نام خاص ہیں۔

نواب شاہجہاں بیگم کے شوہر نواب صدیق حسن خاں عربی اور فارسی کے تبحر عالم اور فارسی کے اچھے شاعر تھے۔ کبھی کبھی اردو میں بھی طبع آزمائی کیا کرتے تھے توفیق تخلص تھا۔ شاعری تو روایتی انداز کی ہے مگر عالمانہ شان اور قدرت زبان و بیان کا پتہ دیتی ہے۔ دو شعر پیش ہیں:

فلک کی خیر ہو یارب کہ اس ستم گر نے نگاہ گرم سے پھر سوئے آسماں دیکھا
لیا ہے رعد نے انداز میرے نالے کا اڑائی برق نے آہ شرر فشاں کی طرح

ان کا دیوان ''گل رعنا'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ان کے علاوہ اس دور میں صابر علی صبا سہسوانی شاگرد غالب منشی ارشاد احمد مکیش ایک اور شاگرد غالب خان محمد شہیر، بھوپال میں شاعر گر کے نام سے شہرت پانے والے مولوی محمد احسن بلگرامی سید امجد علی اشہری، سلیم سندیلوی، نواب صدیق حسن خاں کے بڑے صاحبزادے سید نور الحسن خاں کلیم اور چھوٹے بیٹے سید علی حسن خاں سلیم، ذوق کے شاگرد صفدر علی ہاشمی، تاریخ گوئی کے ماہر فدا علی فارغ مراد آبادی جیسے اہم نام شامل ہیں۔ یہ وہ حضرات تھے جو دربار سے وابستہ رہے اور جو دربار سے وابستہ نہیں تھے ان میں نیاز خیرآبادی، قمر سندیلوی، بزم اکبرآبادی، امیر مینائی کے شاگرد عبدالکریم خاں برہم، غالب کے شاگرد جوہر شاہجہاں پوری غالب کے ایک اور مشہور شاگرد نواب یار محمد خاں شوکت، محمد عباس رفعت شیروانی راسخ رام پوری جیسے اساتذۂ فن بھی موجود تھے۔ سراج میر خاں سحر کا نام نامی بھی اسی عہد کے شعرا میں شامل ہے جن کی ایک غزل نے دنیائے شعر و ادب میں دھوم مچا دی تھی آج بھی اہل اللہ کی مجالس ہوں یا عشاق کی محافل یہ غزل ہر دل کی صدا بنتی ہے:

سینے میں دل ہے دل میں داغ، داغ میں سوز و سازِ عشق
پردہ بہ پردہ ہے نہاں پردہ نشیں کا رازِ عشق

اس دور میں قصیدہ گوئی کا بھی بول بالا رہا، مولوی حکیم سید اعظم حسین سلیم سندیلوی نے اچھے قصیدے لکھے۔ قصیدے کے علاوہ وہ مزاح کا شوق بھی رکھتے تھے اور اس رنگ میں اکبرآبادی کا تتبع کرتے تھے۔

عہد شاہجہانی کے بعد نواب سلطان جہاں بیگم کا دور آتا ہے اس عہد کے شعر و ادب پر مغربی اثرات رونما ہونا شروع ہوتے ہیں۔ نواب سلطان جہاں بیگم روشن خیال اور سرسید کی ہم نوا تھیں انھوں نے ادب کو زندگی سے قریب کرنے کی کوششوں کا خیر مقدم کیا۔ بیگم صاحبہ کے اصلاحی مزاج سے حوصلہ پا کر بھوپال میں شعر و ادب کی روش یکسر تبدیل ہوگئی۔ اب شاعری میں تصنع اور تکلف کی جگہ سادگی اور حقیقت بیانی کا رجحان تقویت پانے لگا اور وصل و ہجر کی جگہ فلسفیانہ خیالات

کو فروغ حاصل ہوا۔ اس دو . کے شعرا میں عیش بھوپالی، انور بھوپالی، عبدالواسع صفا، عبدالشکور اخلاص، نکہت سہسوانی، سید محمد میاں شہید، ذکی وارثی، پیرزادہ محمد اسمٰعیل رخشاں، قدسی بھوپالی، سید حامد حسین ترمذی، نیر بھوپالی، صفدر مرزاپوری، شریف محمد خاں فکری، عبدالجلیل مائل نقوی جیسے شاعر موجود تھے۔ اس دور میں اصلاحی رجحانات کو فروغ دینے والوں میں کچھ نئے تعلیم یافتہ اور علم دوست شعرا بھی شامل تھے۔ سید محمد یوسف قیصر، رشید احمد ارشد تھانوی، علامہ محمد حسین محوی صدیقی، مولوی محمد اسحاق ماہر، ذکاء صدیقی، سعید اللہ خاں رزمی، ''مطالب الغالب'' کے مصنف ممتاز احمد سہا مجددی، محمود اعظم فہمی بھوپالی، رمزی ترمذی، منشی لچھمی نرائن افسر، منشی جگل کشور مہر، گوبند پرشاد آفتاب اسی قبیل کے بزرگ تھے۔ بھوپال میں نئی شاعری کو فروغ دینے اور نئے خیالات کو پھیلانے میں جن شعرا کا سب سے بڑا ہاتھ ہے ان میں سید محمد یوسف قیصر بھوپالی اور احمد علی شوق کے نام سب سے زیادہ نمایاں ہیں۔ ان دونوں بزرگوں میں ایک قدر مشترک یہ تھی کہ انھوں نے شہر غزل بھوپال میں غزلیں کم اور نظمیں زیادہ لکھیں۔ نظم طباطبائی اور اسمٰعیل میرٹھی کے انداز میں انگریزی نظموں کے منظوم تراجم بھی کیے۔ بھوپال کے دو مشہور مزاحیہ شاعر قاضی فصیح الدین قفس اور حاجی قمر علی خاں ڈھینڈس اسی زمانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کے بعد نواب حمید اللہ خاں کا عہد شروع ہوتا ہے جس میں ہمارے زرالے طنز و مزاح نگار ملا رموزی جلوہ گر ہیں جنھوں نے اپنی ذہانت ذکاوت اور ندرت بیان کے ذریعہ پوری اردو دنیا سے خراج تحسین وصول کیا اور چہار جانب بھوپال کا نام روشن کیا۔

بھوپال میں طنز و مزاح کی روایت نئی نہیں تھی ادبی تاریخ سے یہ بات تو ثابت ہے کہ یہاں اردو شعر و شاعری کا چلن ریاست کے قیام یعنی 1722 سے پہلے ہی عام ہو چکا تھا مگر یہ بھی صحیح ہے کہ نوابین اور بیگمات بھوپال کی اردو دوستی اور ادب نوازی کے سبب اس کی ترقی کے امکانات روشن سے روشن تر ہوتے گئے۔ فرماں روایان بھوپال کی علم دوستی اور ادب پروری کے زیر سایہ اردو زبان و ادب کو پھلنے پھولنے کے بہترین مواقع میسر آئے۔ یہی وجہ ہے کہ شمالی ہندستان کے مختلف شہروں سے مختلف علوم و فنون سے تعلق رکھنے والے ہر طبقے کے لوگ یہاں خود بھی آئے اور بلائے بھی گئے۔ دلی اور لکھنؤ کی محفلیں اجڑنے کے بعد ان مراکز اور ان کے اطراف و جوانب سے بہت سے ادیبوں،

شاعروں، عالموں اور فاضلوں نے بھوپال کا رخ کیا۔ آزادی سے قبل ایک دور ایسا بھی آیا کہ تقریباً ہر مسلم دانشور کسی نہ کسی حوالے سے بھوپال میں موجود ہوتا تھا۔ نواب صدیق حسن خاں کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ اقبال اور بھوپال کے رشتے سے بھی سب واقف ہیں، ان نابغۂ روزگار ہستیوں کے علاوہ شبلی، عبدالرزاق البرامکہ، ظہیر دہلوی، عبدالرحمٰن بجنوری، سر راس مسعود، اسلم جے راجپوری، سید سلیمان ندوی، مانی جائسی، نیاز فتح پوری، امیر مینائی وغیرہ کے نام بھی علم وادب کی دنیا میں غیر معمولی اہمیت کے حامل ہیں اور یہ تمام لوگ کسی نہ کسی طور پر بھوپال سے وابستہ رہے۔

وسط ہند میں واقع ہونے کی وجہ سے بھوپال کو یہ سہولت میسر تھی کہ شمالی ہند کے ساتھ ساتھ اس کا تعلق جنوبی ہند خصوصاً دکن کی مسلم ریاستوں سے بھی قائم رہا اور ان علاقوں کی تہذیب و ثقافت اور ادبی روایت سے بھوپال نے کسب فیض بھی کیا۔ بھوپال کے حکمراں ادبی ذوق کے ساتھ ساتھ مذہبی ذہن رکھتے تھے۔ بھوپال کے فطری حسن نے اہالیانِ بھوپال کے مزاج میں زندہ دلی، بذلہ سنجی، حاضر جوابی اور شگفتہ مزاجی کے جوہر پیدا کردیے تھے۔ چنانچہ ہر عہد کے ادب میں اس کے اثرات دیکھے جاسکتے ہیں۔ ریاست بھوپال کے جن شعرا کے کلام میں طنز و مزاح کے اثرات ملتے ہیں ان میں قاضی فصیح الدین تخلص اور حاجی قمر علی خاں ڈھینڈس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ ان کے علاوہ مولوی حکیم سید اعظم حسین سلیم، قمرالدین قمر سندیلوی چھتر سال چھتر، عبدالعزیز خاں عزیز، حکیم سید معظم حسین خاں فیضی، حکیم احسن قادری احسن وغیرہ کے نام بھی اس فہرست میں شامل ہیں مگر طنز و مزاح کے حوالے سے بھوپال کو جن حضرات نے دنیائے ادب میں روشناس کرایا ان میں ملّا رموزی اور تخلص بھوپالی کے اسمائے گرامی نمایاں ہیں۔ تخلص بھوپالی نے غفور میاں اور پاندان والی خالہ جیسے کردار تخلیق کیے اور ان کے ذریعے بھوپالی تہذیب کو متعارف کرایا۔ انھوں نے بھوپال کی زبان اور لب و لہجے سے مزاح پیدا کیا۔ ان کے کردار نہایت جاندار، زندہ اور مکالمے حد درجہ برجستہ ہیں، خالہ اپنے دلچسپ تبصروں سے ہر موضوع پر روشنی ڈالتی ہیں اور قاری کو ہنسنے ہنسانے اور غور و فکر کرنے پر مجبور کردیتی ہیں۔ ملّا رموزی ایک بالکل نئی طرز کے موجد اور خاتم تھے۔ اپنی ''گلابی اردو'' کے وسیلے سے وہ ساری ادبی دنیا میں جانے اور مانے جاتے ہیں۔ ان کا انداز منفرد اور کینوس وسیع تر ہے۔ یوں تو انھوں نے اپنے عہد کے مقامی، غیر مقامی، علاقائی، غیر

علاقائی، ملکی، بین المملکتی، قومی، بین الاقوامی، تہذیبی، تمدنی، ادبی، سماجی، تعلیمی اور خانگی ہر موضوع کو اپنے طنز و مزاح کا نشانہ بنایا مگر ان کا اصلی ہدف سیاست اور مغربی تہذیب تھی۔ ان موضوعات پر ان کا قلم بے تکان چلتا ہے ان کے قلم کی دھار تیز ہے مگر انداز میں لطافت ہے اس لیے تکلیف کا احساس ذرا بعد میں ہوتا ہے۔ ان کے لطفِ زبان اور ندرتِ بیان میں ایسا جادو ہے کہ وہ سخت سے سخت بات کہہ گزرتے ہیں مگر قاری ہنستا رہتا ہے۔ کبھی کبھی وہ اپنی تحریروں میں ایسے غیر ملائم اور غیر فصیح الفاظ بھی استعمال کر جاتے ہیں کہ کوئی دوسرا ایسا کرے تو اس کی گرفت کی جا سکتی ہے مگر ملا رموزی کا فن ان تمام الفاظ کو نہ صرف گوارہ بلکہ خوشگوار بنا دیتا ہے اور ایسی لطافت پیدا کر دیتا ہے کہ اپنے سیاق و سباق کے درمیان وہ الفاظ حسین تر معلوم ہونے لگتے ہیں۔ خود ملا رموزی کو بھی اپنے طرزِ تحریر کی انفرادیت اور مقبولیت کا احساس تھا۔ چنانچہ ایک جگہ لکھتے ہیں:

> ''یہ طرزِ تحریر میرا سب سے پہلا طرزِ تحریر ہے جس کے ذریعے میں ملک سے روشناس ہوا ہوں اور میرے قدرداں بھائیوں اور بہنوں میں ایسے بے شمار بہن بھائی موجود ہیں جو میرے اس طرزِ تحریر کو پسند کرتے ہیں۔''

حقیقت یہ ہے کہ ان کے طرزِ تحریر کو عوام و خواص سبھی نے پسند کیا ہے۔ مشہور طنز و مزاح نگار رشید احمد صدیقی نے اپنی کتاب ''طنزیات و مضحکات'' میں ملا رموزی کی ظرافت اور تخیل کی بلند پروازی کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے:

> ''ملا صاحب کی تصنیفات بعض حیثیت سے بے مثل ہیں ان کو ایسی ایسی ظرافتیں بھی سوجھ جاتی ہیں جہاں بہ مشکل کسی کی رسائی ہو سکتی ہے جو نہایت درجہ دلکش اور پر لطف ہوتی ہیں اور جہاں تک ہر شخص کا پہنچنا قطعاً آسان نہیں۔''

پروفیسر عبدالقادر سروری لکھتے ہیں:

> ''ملا رموزی میں ادبیت کی فراوانی اتنی زیادہ ہے کہ ایک بھی ہم عصر کو حاصل نہیں، دوسری چیز غور و فکر اور خیال کی پرواز اس درجہ بلند اور موزوں ہے کہ ان کی تحقیق اور فکر کا ہر نتیجہ حیرت انگیز اور مخاطب کو ششدر بنا دینے والا ہوا کرتا ہے۔ مثلاً گلابی اردو میں جب وہ خالص موضوعات پر لکھتے تھے تو ان کی بین الاقوامی معلومات اس درجہ مستند اور

بلند ہوتی تھیں کہ اردو کے پختہ کار اخبار نویسوں نے صاف صاف لکھا ہے کہ سیاسیات میں جو معرکہ خیز نکتے ملا رموزی بیان کر جاتے ہیں دوسرے کے بس کی بات نہیں۔"

پروفیسر عبدالقادر سروری مزید لکھتے ہیں:

"ملا رموزی کی ہمیشہ باقی رہنے والی تحریروں میں بہت کم ایسی ملیں گی جن میں ظرافت صرف ظرافت کی خاطر کا اصول مدِ نظر رکھا گیا ہو۔ ان کی کسی تحریر کا مقصد ہمارے مذموم رواجات کا استیصال ہے، کسی کے ذریعے ہماری حالت کا احساس پیدا کرنے کی کوشش کی ہے کہیں ایڈیسن کی طرح ہمارے معاشرتی عیوب بے نقاب کرتے ہیں جو باتیں مصلحین کی زبانوں پر بھی نہیں آتیں وہ ان کے زبان قلم سے بے تامل نکل پڑتی ہیں اور ان کی ادا کی وسعت کا تو جواب نہیں کہ جس مقام تک ہمارے واعظین اور لیڈروں کا گزر بھی نہیں یہ وہاں بے روک داخل ہو جاتے ہیں۔"

ملا رموزی کا نام محمد رشاد ہے۔ انھوں نے 21 مئی 1896 کو بھوپال کے ایک معزز متوسط خاندان میں آنکھیں کھولیں۔ اولاً قرآن پاک حفظ کیا، اس کے بعد مدرسہ سلیمانیہ بھوپال میں ابتدائی تعلیم مکمل کی، پھر کانپور کی معروف درسگاہ دارالعلوم الٰہیات سے "فاضل الٰہیات" کی سند حاصل کی۔ ملا رموزی فطرتاً طباع، ذہین اور بذلہ سنج تھے۔ مطالعے کا شوق بچپن ہی سے تھا۔ چنانچہ انھوں نے علمی ادبی اور مذہبی کتب کے ساتھ معاصر اخبارات و رسائل کو بھی اپنے مطالعے میں شامل کیا جو ان کی معلومات میں اضافے کا سبب بنا۔ ان دنوں بھوپال میں اچھا علمی اور ادبی ماحول تھا جو ان کے ادبی ذوق کو پروان چڑھانے میں معاون ثابت ہوا۔ مولانا حسرت موہانی، مولانا عبدالحلیم صدیقی، مولانا آزاد سبحانی اور علامہ محوی صدیقی جیسے مستند اہل قلم کی صحبتوں نے ان کے ادبی ذوق کی آبیاری کی۔

ملا رموزی نے اپنے ایک مزاحیہ مضمون "ایک سفریہ" میں عبدالحلیم صدیقی کا تعارف اپنے مخصوص انداز میں کرایا ہے:

"علامہ عبدالحلیم صدیقی نہ صرف ایک جادو بیان مقرر اور ایک تبحر عالم ہیں بلکہ وہ ملا رموزی کے وہی استاد ہیں جن کے فیض علم و فن نے آج ملا رموزی کو حضرت

ملا رموزی صاحب بنادیا ہے۔ ورنہ موصوف کی محنت وتوجہ سے پہلے یہی آج کل کے
ملا رموزی صاحب تھے جو پہلوانوں کے دنگل دیکھتے پھرتے تھے اور کریما وما مقیما
بھی مشکل سے پڑھ سکتے تھے۔ پس اگر وہ علامہ عبدالحلیم صدیقی کے زیر سایہ نہ
آجاتے تو آج کسی نہ کسی شہر میں غنڈا ایکٹ کے تحت دھرے ہوتے اور ضمانت
دینے والے بھی نہ ملتے۔''

ملا رموزی محض طنزیہ اور مزاحیہ شاعر وادیب ہی نہ تھے ایک سنجیدہ کالم نویس اور صاحب طرز انشا پرداز بھی تھے چنانچہ 1917 میں ان کی ادبی زندگی کا آغاز کالم نویسی سے ہی ہوا تھا۔ انھوں نے جب لکھنا شروع کیا اس وقت غلام ہندستان مختلف سیاسی، سماجی، معاشی مسائل اور اس کے نتیجے میں اخلاقی زوال میں مبتلا تھا۔ انگریزوں کے ظلم وستم نے غریب ہندستانیوں کی زندگی اجیرن کر رکھی تھی۔ انگریز حکمرانوں نے نہایت چالاکی اور چال بازی سے ہندستانیوں کے دلوں میں تفریق کے بیج بودیے اور ہندستان کی ریاستوں کو ایک دوسرے کے خلاف برسر پیکار کر دیا مگر عوام الناس کی اکثریت بلا تفریق مذہب وملت انگریزوں کے خلاف اپنے دلوں میں نفرت کا جذبہ رکھتی تھی ہر سچا ہندستانی ان غیر ملکی حکمرانوں سے اپنے وطن کو آزاد کرانے کا خواہش مند تھا اسی مقصد کے تحت مختلف سیاسی اور سماجی تنظیموں نے صدائے احتجاج بلند کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا اور اس طرح ہر شخص اپنے اپنے طریقے سے ملک وقوم کی خدمت میں مصروف ہو گیا۔

ملا رموزی کو خدا نے قلم کی دولت عطا کی تھی وہ حساس اور غیرت مند انسان تھے۔ ان کا دل وطن کی محبت سے سرشار تھا چنانچہ ملک وقوم کی زبوں حالی، نکبت، بے بسی، بے حسی، بے کسی، تہذیبی اور مذہبی اقدار و روایات کی پامالی اور زوال پذیری ان کی برداشت سے باہر ہوگئی تو انھوں نے اصلاح قوم کی خاطر قلم اٹھایا اور پورے جوش وخروش اور جرأت مندی کے ساتھ حق کی آواز بلند کرنے لگے۔ قلم میں بڑی طاقت ہوتی ہے بعض وقت اس کی کاٹ تلوار کی کاٹ سے زیادہ تیز ہو جاتی ہے۔ اور اس کا اثر بھی دیرپا ہوتا ہے۔ اگر جذبہ صادق اور نیت میں خلوص ہو تو فنکار کا قلم ملک وملت کے دلوں پر دستک دینے لگتا ہے اور جلد یا بدیر اس کی محنت مستجاب ہو کر رہتی ہے۔ ملا رموزی نے بھی اسی مقصد سے قلم ہاتھ میں لیا تھا۔ مگر انھوں نے اپنے اسلوب کو عام روش سے ہٹا کر شگفتگی کی

راہ پر لگا دیا تا کہ روتی بسورتی ہوئی مایوس قوم کے چہرے پر مردنی کی جگہ مسرت، خوشی اور خوش طبعی کی جھلک نظر آئے اور اس میں جینے اور ہنسنے کا حوصلہ پیدا ہو۔ جیسا کہ وہ خود لکھتے ہیں:

''میرا مقصد تحریر ہمیشہ یہ رہا ہے کہ قوم میں زوال و غلامی، غیر قومی علوم اور غیر قومی تربیت سے جو افلاس انگیز اور موت آور ذہنیت پیدا ہوگئی ہے ملازمت کی لعنت اثر زندگی اور اولاد کی کثرت سے جو مالی تباہی پھیلی پڑی ہے اور اس سے جو بد مزاجی، خستگی اور دماغی پریشانی ہوئی ہے اس کا یہ مولویانہ اثر ملاحظہ ہو کہ ہندستانی لوگ اپنی تفریحی مجالس اور تفریحی تقاریب میں بھی اتنے گاڑھے اور موٹے واللہ چنانچہ بنے رہتے ہیں گویا قہقہہ انھیں دس سال کی سزا دے دی جائے گی اگر وہ تفریحی محفل میں کہیں ہنس پڑے۔ پس چاہتا ہوں کہ رونے والی قوم میرے ذخیرہ تحریر سے زندہ دلی، خوش دماغی ہنسی اور خوش طبعی کی امنگ اور مسرت اندوز زندگی کی بہاریں حاصل کرے اور منشی نولکشور کے مولویوں نے جتنی کتابیں قیامت اور دوزخ کے عذابوں سے ڈرانے اور رلانے کے لیے لکھی ہیں ان کے مقابل جنت کی بہاروں کا کوئی تحریری نمونہ بھی موجود رہے۔''

ملا رموزی کے جس طرز تحریر پر لوگ اتنے فدا تھے اور جسے خود ملا صاحب نے ''گلابی اردو'' کے نام سے موسوم کیا اور دعویٰ کیا کہ:

''ملا رموزی نے بھی ''گلابی اردو'' کے نام سے وہ طرز تحریر اختیار کیا کہ اچھے اچھے مر گئے مگر سمجھ نہ سکے کہ یہ کیا ہے۔''

بطور نمونہ یہاں ان کی ایک کتاب ''گلابی اردو'' سے چند اقتباس پیش کیے جاتے ہیں۔

اس کتاب میں ملا صاحب نے اپنا نام ابوالقدوس حافظ صدیق رشاد توحیدی لکھا ہے جیسا کہ وہ ابتدا میں لکھا کرتے تھے یہ کتاب نقیب پریس بدایوں سے طبع ہوئی تھی۔ سنہ اشاعت 1921 اور قیمت آٹھ آنے ہے۔ پہلا اقتباس بعنوان ''سبب تالیف کتاب'' ہے۔

''امابعد۔ اے وہ ہم ملا رموزی صاحب کہ نہیں لکھتے ہیں ہم سبب تالیف کتاب کا مگر سوافق رسم قدیم مصنفوں ہمارے اور تاریک خیال علما ہمارے کے کہ صرف کیں

عمر میں تمام اپنی انھوں نے بیچ لکھنے حاشیوں کتابوں عربی کے مگر نہ سکے وہ یہ کہ لکھتے وہ کچھ اور تحفظ اور خلافت ایجی ٹیشن کے تاکہ ذریعے سے تحریروں اور کتابوں ان کی کے بیداری بیچ مسلمانوں ہند کے پیدا ہوتی بس البتہ تحقیق ایک دن موافق عادت اپنی کہ ہمراہ دوست پرانے اپنے کے بیچ ملک عراق کے گئے ہم واسطے دیکھنے ان مقامات مقدس کے کہ فوجیں اتحادیوں کی رہتی ہیں بیچ ان کے اور فروخت ہوتی ہے۔ بیچ ان کے شراب ناگاہ بیچ نظر کے پڑے آنریبل وزیر حسن کہ گئے ہیں وہ بیچ مقامات مقدس کے واسطے کرنے ملازمت انگریزوں کی کے پس قسم ہے چودہ اصولوں پریزنٹ ولسن کی کہ جب برابر ہمارے آئے وہ تو جھڑکا ہم نے ان کو اس طرح کہ اے وہ تم آنریبل وزیر حسن شاگرد شریر ہمارے کہو کہ کیونکر ترک کی تم نے ملازمت آل انڈیا مسلم لیگ کی شاید کہ ناراض ہوئے تم اس سے کہ مخالفت کی عدم تعاون کی حبیب الرحمٰن خاں صاحب شیروانی نے سبب سے لالچ ملازمت حیدرآباد کے پنشن کردے اللہ ان کی اور مولوی عبداللہ عمادی کی یا گھبرا گئے تم گرفتاریوں سے علمائے دین اسلام کے بیچ ملک ہندستان کے کیونکہ حکیم لقمان نے بیچ کتاب ''پریس ایکٹ'' کے لکھا ہے کہ نہیں گرفتار اور ذلیل ہو رہے ہیں علمائے دین اسلام کے مگر ہاتھوں سے ان مسلمانوں کے کہ ملازم ہیں وہ بیچ محکموں خفیہ پولیس اور آبکاری اور سائر کے طاعون پھیلادے اللہ بیچ خاندانوں ان کے کے اور بیچ فوجوں یونان کے یا خفا ہوئے تم ان اخباروں اردو سے کہ مخالفت کی انھوں نے تحریک ترک موالات کی مثل اخبار وطن لاہور اور آزاد کانپور کے۔''

دوسرا اقتباس:

شاہ نادر خاں صاحب کا حادثہ:

''اے عجب وہ گھڑی کہ سنی ہم نے اور بیوی بچوں ہمارے نے خبر حادثہ شاہ نادر خاں صاحب کی مگر یہ کہ او پر فقط ساعت اس خبر ہذا کے پھر سوال کیا اور کانپے ہم، اے لرزے ہم، خوف سے خدا حکمت والے کے، پھر سوال کیا ہم سے بیوی عرف زوجہ

ہماری نے، یہ کہ کیا ہوا اے شوہر میرے، کہ شہادت پائی بادشاہ افغانستان نے اور گواہی دی ہم نے سامنے زوجہ اپنی کے، او پر اس بات کے، کہ تحقیق اللہ قادر ہے او پر ہر بات کے۔"

تیسرا اقتباس:

"اے سینما میں جھانکنے والو!

نہ چاہیے اور البتہ نہ چاہیے تم کو، یہ کہ جھانکو تم، بیچ سینما کے طرف پردہ نشین عورتوں کے کہ تحقیق ہیں وہ عزت تمھاری، اگر چہ بہ سبب جہالت سخت کے، غافل ہیں مسلمان ترقی اور تعلیم اپنی سے، مگر نہ دیکھا تم نے بیچ زمانہ جنگ کے، کہ کام آئیں عورتیں بیچ لڑائی چین و جاپان کے، موافق حق کام آنے اپنے کے۔"

بھوپال کے تانگے والوں کا لب ولہجہ اور انداز گفتگو کی نقشہ کشی بھی ملاحظہ کیجیے:

اگر آپ نے سفر سے پہلے کرایہ طے نہیں کیا اور منزل پر پہنچ کر کچھ دینا چاہا تو تانگے والا بے عزت کرنے سے بھی باز نہیں آتا۔ اس کی زبان سے "ایک سفریہ" سے ماخوذ کچھ اس طرح کی باتیں سننے کو مل سکتی ہیں:

- "میں نے تو آپ کو اشراف آدمی سمجھا تھا اس لیے سواری کے وقت کچھ نہ کہا۔"
- "اس میں کیا ہوگا میں تو پورے دس آنے لوں گا۔"
- "کیا؟ قرآن کی قسم ایک پیسہ کم نہ لوں گا۔"
- "خدا پاک کی قسم صبح سے گھوڑا الگ بھوکا ہے اس پر یہ دس پیسے دے رہے ہیں"
- "اچھا تو جب جیب میں دام نہیں تھے تو تانگے میں قدم کیوں رکھا آپ نے۔"
- "میں سامان تو نہیں اتارنے دوں گا اب چاہے آپ میرا تانگہ ہی بند کرا دیتا اور کیا تو۔"
- "اچھا تو آپ بیچ میں بول رہے ہو تو آپ ہی رکھ دیجیے دس آنے میرے اور کیا تو۔"
- "بس منہ چلانا آتا ہے آپ کو جیب میں دام بھی نہیں اتنے۔"
- "جی ہاں۔ دام کے دام کھا جایئے اور ہم ہی گدھے بدتمیز ہیں آپ تو بڑے کہیں کے...... تمیز دار آدمی ہیں۔"

○ ''جی ہاں سرکار بھی آپ ہی کی ہے بس تو پھر ہمارے بچوں کو سولی پر چڑھا دیجیے۔ ارے ہاں تو۔''

ملا رموزی فطری طنز و مزاح نگار تھے انھوں نے اس میدان میں جو کمالات دکھائے ہیں اردو کی مزاحیہ ادبی تاریخ میں کسی ایک شخص کی تحریروں میں کہیں نظر نہیں آتے انھوں نے کئی اصناف میں طبع آزمائی کی ہے۔ ''گلابی اردو'' کے تو خیر وہ موجد ہی تھے اور اس فن میں کوئی ان کا حریف تو کیا مقلد و پیروکار بھی نہ بن سکا، اس کے علاوہ وہ ایک سنجیدہ مضمون نگار، دلچسپ خاکہ نگار، شگفتہ کالم نویس، شاعر اور سادہ، سلیس اور بامحاورہ نثر کے بھی بہترین طنز و مزاح نگار اور اسی کے ساتھ مقرر، مفکر، محقق، مدیر، فلسفی اور سیاسی مبصر بھی تھے۔ قومی اور بین الاقوامی سیاست کے مسائل نیز مذہبی سماجی اور تہذیبی امور پر ان کے تبصرے جرأتمندانہ اور بے باکانہ ہوتے ہیں۔ مختلف اخباروں کے مدیران کے نام ان کے خطوط بھی خاصے کی چیز ہیں۔ مگر ان کی تمام شہرت'' گلابی اردو'' کے دائرے میں سمٹ کر رہ گئی اور آہستہ آہستہ اس کا اثر بھی زائل ہوتا گیا۔ حالانکہ ان کے دوسرے مضامین بھی کچھ کم نہ تھے مگر ان کے ساتھ سخت ناانصافی ہوئی۔ انھوں نے نکات، لقیے، تھرڈ کلاس اور زنانہ کے عنوانات سے جو معرکتہ الآرا کالم اور مضامین قلم بند کیے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ اخوۃ (لکھنؤ) حقیقت (لکھنؤ) خلافت (بمبئی) البرید (کانپور) مدینہ (بجنور)، الجمعیۃ (دہلی)، قوم (دہلی)، اور زمیندار (لاہور) جیسے اہم اخبارات میں ان کے مضامین اہتمام سے شائع ہوتے تھے اسی طرح ملاپ، تیج، ویر بھارت، بھیشم اور پارس کے صفحات بھی گلابی اردو سے مزین نظر آتے ہیں۔

ملا رموزی میں خاص بات یہ تھی کہ وہ بیک وقت کئی اسالیب پر قادر تھے ان کے مکالمے حد درجہ برجستہ اور کرداروں کی فطرت کے عین مطابق ہوتے ہیں جس طرح آپ نے بھوپال کے تانگے والے کے مکالموں کا انداز دیکھا ہے۔ اسی طرح مولوی صاحبان کے کردار، تصنع، تکبر، تفکر اور خالی پن کا خاکہ اس طرح اڑایا گیا ہے کہ ان کی مصنوعی شخصیت اور اداکاری کی پوری تصویر آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے۔ موقع یہ ہے کہ ملا رموزی کہیں تقریر کے لیے مدعو کیے گئے ہیں اور دوران سفر اپنے ذہن میں تقریر کے داؤ پیچ مرتب کر رہے ہیں۔ اس تقریر کی پلاننگ ملاحظہ کیجیے اور

طرزِ بلیغ کی داد دیجیے۔ لکھتے ہیں:

- اس مرتبہ تقریر سے پہلے وہاں کے لوگوں سے بہت زیادہ اور مصنوعی طور پر پھول کر بات کروں گا۔ اس سے یہ ہوگا کہ وہاں کے باشندے تقریر سے پہلے ہی آدھے کے قریب مجھ سے دب جائیں گے۔
- جاتے ہی وہاں کے لوگوں سے اتنے موٹے موٹے اور گاڑھے عربی الفاظ بولوں گا جس سے وہ سہم جائیں گے کہ بلا کے ذی علم مولوی صاحب آئے ہیں۔
- جاتے ہی کہوں گا کہ میں آج کل پرہیزی کھانا کھاتا ہوں جب لوگ کہیں گے فرمائیے فرمائیے وہ بھی تیار ہوسکتا ہے تو ایک آدھ عمدہ قسم کی غذا تیار کراؤں گا۔
- مذہبی مسائل پر گفتگو کرتا رہوں گا جس سے میری مذہبی معلومات کا رعب طاری ہو جائے۔
- بہت کم مسکراؤں گا اور ہنسی کو بالکل ہی چھپاتا رہوں گا۔
- بے وقت تازہ پھل کھانے کا عادی ظاہر کروں گا۔
- تحفے اور ہدیے دینے کا ثواب بتاتا رہوں گا۔
- تقریر سے پہلے کھانسی سے کام لوں گا اور پھر ادھر اُدھر دیکھوں گا پھر مسلسل سفر اور مسلسل تقریروں سے تھکن ظاہر کروں گا پھر پینے کو پانی طلب کروں گا۔ پھر مجمع سے درود شریف پڑھواؤں گا پھر کہیں تقریر شروع کروں گا۔ پھر تقریر یوں کروں گا کہ اصل معاملے پر دو چار جملے بول کر خلاف عقل و یقین حکایات قصے اور بے بنیاد روایات سے لوگوں کو رلانے کی کوشش کروں گا اگر وہ نہ روئیں گے تو خود رونے لگوں گا اور درود شریف پڑھواتے ہوئے اپنے لیے پانی پھر چائے طلب کروں گا۔
- جب مجمع رونے لگے تو یہ بھی ترکیب سے کہہ دوں گا کہ اگر کوئی اور صاحب میرے وعظ کا بندوبست کرا سکیں تو دو دن اور قیام کروں گا۔

ملا رموزی اپنی تحریر میں لفظی اور معنوی تضادات سے نہایت دلچسپ اور گہرے معنی پیدا کرنے میں طاق ہیں باتیں کرتے کرتے نہایت سادگی کے ساتھ اچانک ایسا برجستہ جملہ چسپاں کردیتے ہیں کہ بس سوچتے ہی رہ جائیے تمثیل، تشبیہ اور استعارے اپنی الگ بہار دکھاتے

ہیں۔ جیسے یہ اقتباس:

"جامعہ الٰہیہ کانپور میں ہمارے وطن کے ایک بزرگ بھی آباد تھے خود کو ہمارا استاد کہتے تھے بھاگے ہوئے آئے اور کہنے لگے کہ میاں ملا صاحب خبر ہے کہ وطن عزیز میں طاعون کا دورہ شروع ہوگیا ہے طبیعت کو کسی طرح چین نہیں۔ ہم نے ادب سے فرمایا کہ اگر وطن میں طاعون آجانے سے آپ ایسے ہی پریشان ہیں تو چلیے کچھ دن کے لیے وطن ہو آئیں وہاں عزیزوں اور احباب کے جنازوں میں شرکت سے کسی قدر طبیعت بہل جائے گی اور روزانہ بڑے قبرستان تک بھی چہل قدمی ہو جائے گی۔ اس فقرے کو سن کر اور تو کچھ نہیں مولوی صاحب قبلہ ہمارے پاس سے عربی کی وہ دعا پڑھتے ہوئے چلے گئے جسے جماہی آتے وقت مسلمان منہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھتے ہیں۔"

ملا رموزی کی نثر خصوصاً "گلابی اردو" سے محظوظ ہونے کے لیے ان کے قاری کا وسیع المطالعہ ہونا ضروری ہے ورنہ ان کی تحریر سے لطف اندوز ہونا تو کجا سمجھ ہی میں آنا مشکل ہوگا۔ انھوں نے عربی اصطلاحات کے استعمال اور صنائع بدائع کے پیرائے میں ایسے ایسے سیاسی، سماجی اور دقیق فلسفیانہ نکات بیان کیے ہیں کہ قاری پر حیرت وانبساط کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ ان کی نکتہ رسی، نکتہ سنجی اور نکتہ آفرینی قابل رشک ہے۔ ایک اقتباس دیکھیے جس میں ملا صاحب ان قلیوں سے مخاطب ہیں جو انگریزوں کو سلام کرتے ہیں اور ہندستانیوں سے جھگڑتے ہیں:

"امابعد اے محترم قلی مزدورو!

البتہ تحقیق گواہی دیتے ہیں ہم اوپر اس بات کے کہ اگرچہ مزدوری کرتے ہو تم اور بستر سوار کرتے ہو اوپر ریل کے۔ وقت آنے اور جانے ریل کے مسافروں انگریز اور مسافروں ہندستان کے مگر وقت لینے مزدوری کے سلام کرتے ہو تم انگریز مسافروں کو ٹیڑھے ہو کر۔ اے جھک جھک کر مگر تم ہے تمہا کو فروشوں ہند کی کہ لڑائی لڑتے ہو تم ساتھ ہندستانی مسافروں کے اور جھگڑتے ہو تم اوپر مزدوری کے ساتھ مسافروں غریب اور افلاس کے مارے ہوئے ہندستانی کے اور جو کم دے مزدوری کوئی مسافر ہندستان کا تم کو بستر اس کا اوپر فرش زمین پلیٹ فارم اسٹیشن کے پھینک دیتے ہو تم اور

ڈانٹ دیتے ہوتم اس غریب مسافر کو یا پھر چھوڑ دیتے ہواو پر پلیٹ فارم کے لوٹا اس کا
یا مبلغ ایک صندوق اس کا یا انکار سخت کرتے ہوتم اٹھانے سے بستر کسی غریب مسافر
ہندستانی کے۔ پس تحقیق سبب سے ایسی زیادتیوں تمھاری کے غالب لایا ہے اللہ
انصاف کرنے والا اوپر تمھارے انگریزوں کو۔"

گلابی اردو کا یہ منفرد اسلوب ملا صاحب نے اس وقت اختیار کیا تھا جب سادہ تحریر میں کڑوی
بات کہنا قانوناً دوبھر ہو گیا تھا۔ 1917 میں جب ملا رموزی نے لکھنا شروع کیا ہندستان نازک دور
سے گزر رہا تھا۔ انگریزوں کے ظلم و استبداد نے ہندستانیوں کا جینا مشکل کر رکھا تھا آزادانہ اظہار پر
پابندی عائد تھی۔ اسی دوران جرمنی کے حملے نے جلتی پر تیل کا کام کیا اور پابندیاں مزید سخت ہو گئیں
پریس ایکٹ کے نفاذ نے صحافیوں کے قلم کو قانونی شکنجوں میں کس کر بے اثر کرنے کی کوشش کی۔
صحافیوں پر گہری نظر رکھی جانے لگی حکومتیں جانتی ہیں کہ قلم کی دھار تلوار سے زیادہ تیز ہوتی ہے، اس
لیے اس کی دھار کو کند کرنے کے تمام سامان کیے گئے۔ ملا رموزی چونکہ ایک آزاد خیال صحافی تھے
اپنی بات آزادی کے ساتھ کہنا چاہتے تھے۔ جب انھوں نے محسوس کیا کہ کم از کم حکومت وقت کی بے
اعتدالیوں، ستم شعاریوں اور فریب کاریوں کے بارے میں وہ اپنی بات سنجیدہ پیرائے میں کھل کر
نہیں کہہ سکتے تو انھوں نے طنز و مزاح کا سہارا لیا اور اپنی تحریر کو ظرافت کا رنگ دے کر دل کی بھڑاس
نکالی۔ طبیعت میں جودت اور جدت تھی اس لیے اس میدان میں بھی عام ڈگر سے ہٹ کر چلنے کا
اہتمام کیا اور ایک بالکل نئی راہ ڈھونڈ نکالی اور اس طرح اپنی "گلابی اردو" کی بنیاد ڈالی۔ گلابی اردو
دراصل طرز قدیم میں عربی زبان کی قدیم کتب خصوصاً آسمانی صحیفوں کے لفظی اردو ترجموں کی
پیروڈی ہے۔ یہ ترجمے اس قدر پیچیدہ اور گنجلک ہوتے تھے کہ نہ صرف ان کا سمجھنا آسان نہ تھا بلکہ
اسلوب بھی مضحکہ خیز ہو جاتا تھا حالانکہ ان مترجمین کی بھی اپنی مجبوریاں تھیں ابتدا میں قرآن حکیم کے
ترجموں کی بھی سخت مخالفت ہوئی لیکن ہندستان کے مجتہد اعظم حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کے
خانوادے نے اجتہاد کر کے اولاً فارسی پھر اردو میں اس کام کا آغاز کر ہی دیا۔ چونکہ عربی اور اردو قواعد
میں بڑا فرق ہے۔ صیغے تک یکساں نہیں۔ اس لیے بامحاورہ ترجمے میں معنی و مفہوم کے تبدیل
ہو جانے کا اندیشہ رہا ہوگا۔ اس وقت اردو نثر نے بھی اتنی ترقی نہیں کی تھی کہ ہر طرح کے بیان پر قادر

ہو سکے۔ چنانچہ بزرگوں نے لفظی تراجم ہی میں عافیت سمجھی اور کسی نہ کسی طرح عوامی زبان یعنی اردو میں قرآن حکیم کے معنی و مفاہیم کو اردو دان طبقے تک پہنچانے کی مخلصانہ کوشش کی۔ ملا رموزی کی جودت طبع نے اسی لفظی ترجمے میں عصری مسائل کے بیان کے ذریعے مزاح پیدا کر کے اپنی اردو کو زعفران زار بنادیا۔ ملا رموزی خود بھی مدرسے کے فارغ التحصیل تھے اس لیے عربی مصطلحات تک انھیں رسائی حاصل تھی بلکہ ان پر دسترس بھی رکھتے تھے جو اس طرز جدید میں ان کے کام آئی۔ گلابی اردو میں البتہ، تحقیق، اے وہ، مگر، بیچ، شیطان راندا ہوا، پیچھے تمھارے، موافق، پس، نہیں سکتے ہو، اور پر سڑکوں ٹھنڈی کے، عجب کیا، نہیں دیکھا تم نے، مخمل موتیوں کے ملیں تم کو بھی وغیرہ اسی قبیل کے الفاظ و اصطلاحات ہیں۔ جملوں کی نحوی ترکیب اسم، ضمیر، فاعل، فعل اور مفعول کا فصل، حروف جار، اضافتیں، کا، کی، کے سب کچھ بدل کر جملوں کی ساخت میں مضحکہ خیزی پیدا کی گئی ہے اور یہ سب کچھ اس خوبی سے ہوا ہے کہ ہر بات کہنے کے باوجود کسی قانونی، سماجی اور اخلاقی گرفت سے بھی محفوظ رہے گویا سانپ بھی مرگیا اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹی۔

ملا رموزی نے 1917 سے 1922 تک پورے جوش و خروش کے ساتھ طنز و ظرافت کے پھول کھلائے۔ اس طرز خاص نے انھیں پورے ملک میں مقبول بنادیا۔ خاص و عام میں ان کی مقبولیت دیکھتے ہوئے ہر اردو اخبار ان سے مضمون کی فرمائش کرتا، ملا صاحب چونکہ پیشہ ور قلم کار تھے اس لیے معاوضہ بھی لیتے تھے جو اس وقت ایک روپیہ فی صفحہ تھا اخبارات ان کے مضامین انھیں کی شرائط پر وی پی سے حاصل کر کے شائع کرتے اس کے علاوہ ان کے قارئین بھی انھیں تحائف بھیجتے رہتے۔ ریاست بھوپال سے انھیں ماہانہ وظیفہ ملتا تھا۔ ریاست حیدر آباد کے اردو دوست وزیر اعظم مہاراجہ سرکشن پرشاد شاد بھی ان کی تحریروں کے مداح تھے اور انھیں تحفے بھیجتے تھے۔ اس دور میں ملا رموزی جیسی مقبولیت کسی اور کو حاصل نہ تھی۔ ملا رموزی نے 1922 میں گلابی اردو چھوڑ کر سادہ تحریر لکھنا شروع کردیا۔ گلابی اردو ترک کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے نکات کے کالم میں ایک جگہ لکھتے ہیں:

"اکثر احباب کو شکایت ہے کہ ہمارے مخصوص طرز تحریر" گلابی اردو" میں اب وہ پہلی سی شگفتگی باقی نہیں رہی ان کا یہ خیال بالکل صحیح ہے مگر ایسا قصداً کیا گیا وجہ یہ ہے کہ

گلابی اردو کی جان شگفتگی اصل میں وہ سیاسی تنقید ونکتہ چینی ہوا کرتی تھی جو اس وقت اس
کا حقیقی نصب العین تھی مگر یہ نصب العین تابع تھا مسلمانانِ ہند کے اس عظیم الشان اور
متفقہ مقصد کا جو منصب خلافت کے حفظ و بقا کے لیے آٹھ کروڑ مسلمانان ہند نے طے
کیا تھا۔"

مگر یہ مقصد پورا نہ ہو سکا اور ترکی کی خلافت ختم ہوتے ہی ہندستان کی خلافت تحریک بھی دم توڑ گئی اور اسی کے ساتھ گلابی اردو کا سلسلہ بھی بند ہو گیا۔

"گلابی اردو" کے بعد انھوں نے سادہ اور بامحاورہ زبان میں مزاحیہ مضامین لکھنا شروع کیے اور ان میں بھی رنگین پھول کھلائے۔ مزاح کے علاوہ ان کے سنجیدہ مضامین بھی فکر انگیز ہیں۔ یہ مضامین ان کے مطالعے کی وسعت، مشاہدے کی باریکی سیاسی شعور کی پختگی اور فکر کی بلندی کا احساس دلاتے ہیں۔ نکات کے عنوانات سے انھوں نے جو مختصر تحریریں یادگار چھوڑی ہیں ان میں سیاسی سماجی، مذہبی، تہذیبی اور انسانی نفسیات سے تعلق رکھنے والے ایسے ایسے نکتے بیان کر دیے ہیں کہ ان کی فکر عالی اور تحریر مثالی کا قائل ہونا پڑتا ہے۔ یہ اقتباس دیکھیے جس میں اپنے عہد کے نئے اردو اخباروں کے مدیران کی ذہنی کج روی اور طرز عمل کا تجزیہ اور ان پر تبصرہ کیا گیا ہے، لکھتے ہیں:

"1914 میں جنگ یورپ کی خبروں کی اشاعت سے مالی فائدے اٹھانے کے لیے
زبان اردو کے بے شمار اخبارات جاری ہوئے چونکہ ان نئے اخبارات کا مقصد پیسہ
کمانا تھا نہ کہ عوام کی اصلاح وفلاح اس لیے ان اخباروں میں اخباری اصول وضوابط
کا کامل فقدان رہا مثلاً ایسے اخباروں کے ایڈیٹروں کا زیادہ حصہ نیم تعلیم یافتہ
نوجوانوں پر مشتمل تھا جو اصول رہنمائی سے خود بے خبر تھے اور اسی لیے ان کی اخبار
نویسی سے بجائے اصلاح کے عوام کا ذوق تباہ ہو گیا مگر اس نوجوان اخبار نویس
جماعت نے اس کمزوری کو عوام کے سر یہ کہہ کر تھوپ دیا کہ "عوام ہند بدمذاق ہیں"
حالانکہ عوام کی بدمذاقی کی اصلاح ایسے اخبار نویس کے ذمے عائد ہوتی ہے۔"

اپنے عہد کے اخبار نویسوں کی اس طرح خبر لینا بڑی جرأت کی بات ہے اور ملا رموزی میں اس طرح کی اخلاقی جرأت بدرجہ اتم موجود تھی۔ ایک اور جرأت مندانہ اقتباس ملاحظہ کیجیے:

''اخبارات اردو زیادہ تعداد میں چونکہ نااہل لوگوں کے ہاتھ میں رہے اور ان کی تحریر پر حکومت نے سوائے اپنی حکومتی مصالح کے کوئی اخلاقی احتساب و سزا عائد نہ کی اس لیے ان کی اخلاقی بے راہ روی کے مضر اثرات قوم کے ہر حصہ زندگی پر پڑے اور قوم کی اجتماعی زندگی کبھی ایک مرکز یا متحدہ مقصد کے تابع نہ ہو ئی اور یہی وہ عظیم الشان خسارہ ہے جو اخبارات سے قوم کو پہنچا۔''

ملا رموزی باتوں باتوں میں اکثر پتے کی بات کہہ جاتے ایسی ہی کچھ اور پتے کی باتیں ملاحظہ کیجیے:

- ''جس ملک میں کثیر المقاصد انجمنیں بکثرت ہوں اس امر کی علامت ہے کہ اس ملک کے باشندوں میں وحدت خیال نہیں اور جن باشندوں میں وحدت خیال نہ ہو ان میں وحدت عمل نہیں اور جن لوگوں میں وحدت عمل نہ ہو ان کی قومی موت یقینی ہے۔''
- ''جو قوم کسی دوسری قوم کے اخلاق، تمدنی، معاشرتی اور فکری آثار واثرات کو پسند کرتی ہو وہ اس کی غلامی کو باعث عار نہ سمجھے گی۔''
- ''جو شخص کسی ادنیٰ بے غیرتی کو پسند یا گوارہ کرسکتا ہے وہ وقت آنے پر بڑی سے بڑی بے حیائی کو بھی برداشت کرسکتا ہے۔''
- ''دوست کے معنی ہیں ایک فریب دینے والا انسان جو اپنی اغراض کی تکمیل کے لیے ہمارے ساتھ ہے مگر ہم اپنی بے ذوقی سے اسے پہچانتے نہیں۔''
- ''جو شخص وقت کا پابند نہ ہو سمجھو یہ ہندستانی ہے اور جو شخص پچاس روپے ماہوار تنخواہ پر قابو سے باہر نظر آئے سمجھو یہ ہندستانی افسر ہے۔''

ملا رموزی نے رسالہ جامعہ (جامعہ ملیہ اسلامیہ) دہلی میں اپنا مضمون بعنوان ''رائے'' اشاعت کے لیے بھیجا اس کی تمہید دلچسپ اور معلوماتی ہے طرز تحریر میں وہی شگفتگی پائی جاتی ہے جو ان کے نیم مزاحیہ مضامین کی جان ہے۔ لکھتے ہیں:

''1927 کے انگریزی ماہ نومبر کی خدا جانے کس تاریخ کو حضرت قبلہ مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب ہمراہ برادر مکرم ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب ایم اے پی ایچ

ڈی پرنسپل جامعہ ملیہ دہلی ایک بڑی جگہ بیٹھے ہوئے تھے کہ یکا یک موصوف کی نظر ہمارے اوپر آ پڑی (یہ دور بیٹھنے والے پر جا پڑی کی ضد ہے)، (آ پڑی) ہم نے فوراً ادب سے سلام کیا تو افاقہ فرما کر ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب سے فرمایا:

اجی یہ ہیں ملا رموزی

تو ذاکر صاحب بڑے تپاک سے اٹھے اور ہم سے مصافحہ فرمایا۔ (حالانکہ موقع معانقہ کا تھا) اور یہ بھی فرمایا کہ میں تو جرمنی میں بھی آپ کے مضامین سے لطف اندوز ہوا کرتا تھا آج آپ کی صورت بھی دیکھ لی۔"

ہم یہ سمجھے کہ او ہو اب تو ہمارے مضامین ڈاکٹر سر محمد اقبال کے "پیام مشرق" اور مثنوی وغیرہ سے بھی بڑھ گئے اور ان کی خوبی اور مقبولیت کا اب یہ عالم ہے کہ وہ جرمنی کی زبان میں بھی ترجمہ ہونے لگے۔ مگر ڈاکٹر صاحب کے بیان سے یہ حسرت انگیز تردید بھی ہوگئی کہ جرمنی میں مضامین پڑھنے سے قیام جرمنی مراد ہے نہ کہ زبان جرمنی۔ ظاہر ہے کہ اس تردید سے ہمارے دل پر ایک ضرب شدید تو پڑی ہوگی مگر ہم نے خود کو سنبھال کر رسالہ جامعہ کا تذکرہ شروع کر دیا اور ڈاکٹر صاحب کو اپنا یہ احسان جتایا کہ ہم نے جامعہ کے علی گڑھی دور میں وہ مضامین لکھے ہیں جو اصطلاح میں "معرکۃ الآرا" کہلاتے ہیں تو ڈاکٹر صاحب نے فرمایا "مگر اب تو آپ نے جامعہ کو بھلا ہی دیا تو ہم نے بھی فی البدیہہ یہ عرض کیا، جامعہ تو اب بالکل ہی متین اور علمی رسالہ ہوگیا ہے اور ہمیں متانت سے اتنی ہی وحشت ہوتی ہے جتنی ہندستانی پولیس کو ہڑتالیوں سے۔ تو ڈاکٹر صاحب نے فرمایا آپ اپنے ہی رنگ میں لکھیے۔ اس لیے بالفاظ اخبار ریاست دہلی ان اوپر کے حالات کی وجہ سے جامعہ میں یہ بدعتی مضمون پیش کرتے ہیں خدا اسے قبلہ مولانا اسلم جیراجپوری کی نظر سے بچائے کہ کہا ہے: گر قبول افتدز ہے عز و شرف۔"

ایک اور مضمون "پیشاور تک مگر علی گڑھ تک" کا یہ دلچسپ اقتباس بھی ملاحظہ کیجیے:

"28 نومبر 1927 کو مفتی اعظم حضرت علامہ محمد مفتی کفایت اللہ جمعیۃ العلما ہند کا

گرامی نامہ ملا کہ جمعیہ کے سالانہ اجلاس پیشاور کی شرکت کے لیے آپ کا نام پیشاور کی مجلس استقبالیہ کو بھیج دیا گیا ہے تیار رہو۔ ننھے میاں کی والدہ سے پیشاور تک سفر کا تذکرہ جو کیا تو انھوں نے جو طویل جوابات عطا فرمائے ان کے جملہ حقوق بحق راقم الحروف محفوظ رہنا ہی زیادہ مناسب ہے۔ بستر باندھ دیا، کپڑے رکھ دیے، کھانا پکانے بیٹھ گئیں۔ صرف ہم سے خندہ پیشانی سے بات کرنا ترک کر دیا۔ ننھے میاں پر بات بات میں جھنجھلانے لگیں۔ برتن کو زمین پر رکھنے کی جگہ پٹک دیتی تھیں۔ کوئی دو ڈھائی گھنٹے تک تازہ پان بھی نہ کھایا۔ ہر بات میں آگ لگ جائے کا استعمال زیادہ ہونے لگا بس ان تیوروں سے ہم تاڑ گئے کہ یہ سب کچھ ہمارے سفر پر نہیں بلکہ سفر خرچ پر اظہار ناراضگی ہو رہا ہے اور چونکہ اس سے قبل بھی انھیں روپے پیسے کے معاملوں میں آزمائے ہوئے ہیں اس لیے آہستہ سے کھانستے ہوئے اٹھے اور اپنے علم پرور و معارف نواز کرم فرما حضرت رشدی سے کرایہ کو کہہ دیا۔''

ملا رموزی نے شاعری بھی کی ہے ان کی شاعری کے موضوعات میں نثری موضوعات جیسا تنوع تو نہیں ہے مگر اس میں ہندستان کی معاشی اور معاشرتی زندگی کے نقوش زیادہ گہرے اور تہذیبی صورت حال زیادہ توجہ طلب ہے۔ ملا صاحب کی تعلیم و تربیت مشرقی تہذیب میں ہوئی تھی۔ یہ تہذیب ان کے رگ و پے میں سمائی ہوئی ہے۔ اسی کے ساتھ وہ ایک دوراندیش اور تعلیم یافتہ انسان بھی ہیں چنانچہ جب وہ دیکھتے ہیں کہ ان کی تہذیب و ثقافت کو مغرب کی تہذیب و معاشرت نگلنے کے درپے ہے تو انھیں سخت تکلیف ہوتی ہے وہ اس غیر ملکی تہذیب کو اپنے لیے ضرر رساں خیال کرتے ہیں۔ انھیں ہم وطنوں پر بھی غصہ آتا ہے جو آنکھیں بند کر کے مغرب پرست ہوئے جاتے ہیں اور اپنی تہذیبی اور معاشرتی اقدار و روایات کو حقیر سمجھنے لگتے ہیں۔ ملا رموزی نے طنز و مزاح کے پردے میں ان احساس کمتری کے ماروں کی خوب خبر لی ہے اس معاملے میں وہ پوری طرح اکبر الہ آبادی کے ہم خیال ہیں۔ اس قبیل کی نظموں میں ''کوٹھیاں میرے نام کیجیے الاٹ'' بدھو کی عید، رگیدے جائیں گے سب کالے نقطع خوار ابھی، نرخ حد سے سوا جزاک اللہ، بے پردگی کے کام ہیں دشوار اب کہاں، خیال و بال، فتح مقامات وغیرہ جیسی نظموں کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

''کوٹھیاں کیجیے میرے نام الاٹ'' کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔ ان اشعار سے عہد رموزی میں ہندستانی معیشت کی صورت حال واضح ہوتی ہے۔

میرے افسانے کا لکھے جو پلاٹ　　یاد آئے گا اس کو خود ارارات
یاد کرتے ہیں گیہوں مکا کو　　روز رو رو کے میری چکی کے پاٹ
ہر بھی اس طرح نہیں ملتے　　جیسے ملتے تھے پہلے سیب و کاٹ
اب تو اللہ ہی درست کرے　　اصلی گھی کا بگڑ چکا ہے جو ماٹ
بارہ آنے کے گھر میں کیا لکھوں　　کوٹھیاں کیجیے میرے نام الاٹ

اس نظم سے اشیائے خورد ونوش کی قلت اور مہنگائی کی شدت پر روشنی پڑتی ہے۔ ''بدھو کی عید بھی'' اسی انداز کی ہے اس میں بھی عام آدمی گرانی سے گراں بار ہے شعر دیکھیے:

بدھو یہ کہہ رہا تھا کہ کل میٹھی عید ہے　　بیوی یہ کہہ رہی تھی کہ گرانی شدید ہے
خرچے میں بیوی بچوں کے یہ خاص بات ہے　　ان کا نہ کوئی کھاتہ نہ کوئی رسید ہے
فرمائشوں سے بیوی کی مقروض ہوگیا　　رمضان بھر کا حاصل گفت و شنید ہے
کچھ شعر اس میں میرے ہیں کچھ میری بیوی کے　　یہ فیض خاص مالک ''عصر جدید'' ہے

مغربی تہذیب جو مغربی تعلیم کے زیر سایہ ہندستان میں آہستہ آہستہ رواج پذیر ہو رہی تھی مشرقی تہذیب کے دلدادگان اس کی درآمد سے بہت متفکر رہا کرتے تھے ان میں جو شاعر وادیب تھے اور جنھیں ہندستان کے اقدار وروایات اور مذہبی اخلاق کے زیاں کا شدید احساس تھا وہ اپنی فکرمندی کا اظہار قلم کے ذریعہ کرتے تھے اور بعضوں نے اس راہ میں طنز کی روش اپنائی اور طنز کو خوشگوار بنانے کے لیے اس کی تلخی کو مزاح کی شیرینی میں لپیٹ کر پیش کیا اردو میں منشی سجاد حسین کا اخبار ''اودھ پنچ'' اس نظریے کا سب سے بڑا نقیب تھا۔ اس کے پاس لکھنے والوں کا ہجوم جمع ہوگیا تھا جن میں سب سے بڑا نام اکبرالہ آبادی کا ہے جو اردو شعرا میں طنز ومزاح نگاروں کے سرخیل ہیں ملا رموزی بھی چونکہ انھیں کے ہم خیال تھے اس لیے انھوں نے اکبری روش اختیار کی ان کی ایک نظم ''بے پردگی کے کام ہیں دشوار اب کہاں'' اس خیال کی تصدیق ہوتی ہے۔ نظم یہ ہے:

بے پردگی کے کام ہیں دشوار اب کہاں　　یورپ کی پی ہے جب تو ہیں ہشیار اب کہاں

تو بہ کے بعد پھر نہ کبھی توڑتے تھے عہد — بی اے کے عہد میں وہ گنہگار اب کہاں

سائنس سے قریب ہوئے اور خدا سے دور — ہم اس کی نعمتوں کے سزاوار اب کہاں

ادب عشق بی اے پاس ہے اور حسن بی بی پاس — اک دوسرے کا کوئی وفادار اب کہاں

خیال و شعر گدائی گلی گلی — اقبال کے جلال کے اشعار اب کہاں

غریب اور نظم "فلک کے پاس پہنچ کر بھی خدا سے ہے دور" کے چند شعر اور ملاحظہ کیجیے:

ملا تجھے سائنس میں غضب کا شعور — فلک کے پاس پہنچ کر مگر خدا سے ہے دور

زمیں پہ ہے تو راکٹ چڑھے گا چاند پہ تو — یہ حق ہے تجھے چاہے کرے تو جتنا غرور

کمال سب سہی لیکن سکون قلب بتا — قدم قدم پہ حوادث اور ان پہ فسق و فجور

سمجھ سکے تو بتاؤں کہ مادے سے تجھے — ملی تو عقل مگر مل سکا نہ عقل کا نور

یہ نور دیتے ہیں اس کو جو خود کو بندہ کہے — اسی کے حق میں حقائق کا علم اور ظہور

بلند تر ہے مقام خیال و فکر اس کا — یہ ہے وہ دل سے جو کہتا ہے ہاں خدا ہے ضرور

جو کہہ رہا ہے رموزی بہ طرز شعر و سخن — ہے اس میں اصل میں پوشیدہ قلب و جاں کا سرور

نظم "خیال و یال" بھی خوب ہے۔ ردیف میں جھنجھلاہٹ پیدا کی گئی ہے۔ کہتے ہیں:

کہاں کا شعر کہاں کا حسیں خیال و یال — کہاں جدائی کا محبوب کی ملال و لال

مجھے تو گیہوں کا غم کھائے جا رہا ہے ابھی — کہاں کا غمزۂ جانا نہ اور جمال و مال

جوار اور وجی ٹیبل کے گھی کے کھانے سے — سسک رہا ہے مرے شعر کا کمال و مال

اب اس پہ ٹیکس کی کثرت قوی غذاؤں کا قحط — وہ جائے بھاڑ میں اب ہر حسیں مقال و قال

اب ایسے حال میں جینے کی اک نئی حکمت ہے — رہوں نہ میں کبھی اک لحہ کو نڈھال و ڈھال

ملا صاحب کی شاعری کا دوسرا اہم موضوع وطن دوستی ہے انھیں اپنے وطن ہندستان سے محبت ہے۔ ان کا شمار متحدہ قومیت کے حامیوں میں ہوتا ہے۔ جس کے علمبرداروں میں گاندھی جی، پنڈت جواہر لعل نہرو، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا محمد علی جوہر، حکیم اجمل خاں، ڈاکٹر مختار احمد انصاری اور ڈاکٹر ذاکر حسین وغیرہ جیسے اولوالعزم قائدین شامل تھے۔ اسی لیے ملا صاحب ہمیشہ ہجرت کے خلاف رہے۔ انھوں نے یہ کبھی نہ چاہا کہ مسلمان اپنے وطن کو خیر باد کہیں۔ ان کی شدید خواہش تھی کہ

مسلمانوں کو ہر حال میں یہیں رہنا چاہیے خواہ انھیں کتنی بھی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں۔ شاید ان کی آنکھیں بھی وہی سب کچھ دیکھ رہی تھیں جس کی پیشن گوئی مولانا ابوالکلام آزاد نے کی تھی اور بعد کے حالات نے جسے صد فیصد درست ثابت کر دیا۔ ایک نظم ملاحظہ کیجیے جس میں ملا رموزی نے بغیر کسی شاعرانہ تکلف کے راست بیانی کا انداز اختیار کیا ہے۔ عنوان ہے:

"للہ بھاگئے نہیں ہندستان سے"

للہ بھاگئے نہیں ہندستان سے	مارے بھی جائیں آپ اگر اپنی جان سے
ڈٹ ڈٹ کے رہیے آپ اب آن بان سے	ہندو کا ہند ہے تو ہے مسلم کا بھی یہ ہند
اک لاکھ میل دور ہے مسلم کی شان سے	جغرافیہ میں میں نے پڑھا ہے کہ بھاگنا
جاتے رہیں ہمارے بھی وہم و گمان سے	اتنا نہ بھاگتے ہی چلے جایئے کہ آپ
مرجائیں گے نہ جائیں گے ہندستان سے	ملا رموزیوں نے کہا ڈٹ کے آج شب

مسلسل غزل کی ہیئت میں یہ نو اشعار کی نظم ہے جس میں سے پانچ شعر بطور مثال اوپر نقل کیے گئے ہیں باقی اشعار بھی اسی رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔

اسی قبیل کی ایک اور نظم جس میں اور زیادہ سخت لہجہ اختیار کرتے ہوئے قوم کو غیرت دلانے کی کوشش کی ہے اور اس سلسلے میں لعن طعن سے بھی گریز نہیں کیا ہے۔ ہیئت وہی غزل کی ہے عنوان ہے "بھگوڑے" جو غیرت دار انسان کے لیے سخت ترین حربے کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ نظم کے ہر شعر میں طنز کے کوڑے برستے رہتے ہیں۔ یہ نظم ہمیں احساس دلاتی ہے کہ ملا رموزی تقسیم ملک اور ملک سے ہجرت کرنے والوں کے کس قدر خلاف تھے۔ نظم ملاحظہ ہو:

اب کون ہے جو بھاگنے کی راہ سے موڑے	بے عقل ہر اک ملک میں ہوتے ہیں بھگوڑے
خطرات کی دہشت کے پڑا کرتے ہیں کوڑے	اعصاب کی کمزوری سے ان سب کے دلوں پر
پھرتے ہی رہا کرتے ہیں یہ دیس کو چھوڑے	ان کے لیے ہے خانہ بدوشی ہی مقدر
ہر بستی کے حق میں ہیں یہ بیماری کے پھوڑے	خود ڈرتے ہیں اور دل کو ڈرانے میں ہیں استاد
جس طرح بدک جائیں سڑک پر کبھی گھوڑے	اس طرح کی وحشت سے دھڑکتے ہیں یہ اکثر
جس سمت ملی گرم ادھر ہی کو یہ دوڑے	یہ روٹی کے بندے ہیں یہ عادت ہے انھیں کی

آتا نہیں ان کو کہ یہ اس طرح رہیں اب　ملتے رہیں گھر بیٹھے انھیں پوری پکوڑے
رہ جائیں وطن ہی میں رموزی جو فلک سے
پڑ جائیں ذرا وزنی سے دوچار ہتھوڑے

اس غزل نما نظم میں مشکل قوافی کو بڑی خوبی اور برجستگی سے نبھایا گیا ہے مگر تلخی بھی کم نہیں ہے۔ ملا رموزی کی نثر میں بلیغ طنز اور لطیف ظرافت کے امتزاج سے ضیافتِ طبع کے لیے اصلاحِ نفس کا جو سامان کیا گیا ہے وہ ان کی شاعری میں نظر نہیں آتا اور اپنی شاعری میں وہ خود بھی اس کے دعوے دار نہیں۔ ان کی نثر اور شاعری میں ایک بنیادی فرق یہ ہے کہ نثر خصوصاً گلابی اردو کی نثر سے لطف اندوز ہونے کے لیے علم وادب کا گہرا مطالعہ اور اعلیٰ ادبی ذوق درکار ہے۔ اس کے برعکس ان کی شاعری ہر مذاق کا آدمی سمجھ سکتا ہے اس کے لیے علم وادب سے واقفیت بھی شرط نہیں۔ فنی اعتبار سے بھی ان نظموں کو اعلیٰ معیاری نظموں میں شمار نہیں کیا جاسکتا مگر شاعر کا جذبہ صادق ہے اس لیے کوئی بھی شخص اس کے پیغام کے مقصد اور مقصد کے خلوص سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

اس انداز کی نظموں میں ''لللہ بھاگ نہیں ہندستان سے''، ''دہلی سے کیوں فرار ہو دہلی کے دوستو''، ''جس شرط پر رکھے تجھے ہندستان رہ''، ''مرد اور وطن''، ''مسلمان کو کس نے مارا'' اور ''بھگوڑے'' جیسی نظمیں خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

ملا رموزی نے اصلاحی مقاصد کے تحت جو طنزیہ اور مزاحیہ نظمیں کہی ہیں ان کا انداز بالکل مختلف ہے ان کے علاوہ کچھ ایسی نظمیں بھی ہیں جن میں بھرپور شاعری ہے فکری اور فنی اوصاف سے معمور ان نظموں میں خیال کی نزاکت، فکر کی بلندی اور فن کی نزاکت بھی دیدنی ہے ''ماہ گل افروز'' ایسی ہی ایک خوبصورت برجستہ اور رواں دواں نظم ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

میں صبح کے تارے کے تبسم میں ہوں بیدار　تو ریشمی بستر پہ نہ بیدار نہ ہشیار
میں مطلع برجیس ہوں تو ماہ دو ہفتہ　اس پر ہیں ترے حال میں افسردہ کے آثار
اک میں ہوں کہ طوفان کے منہ پھیر رہا ہوں　اک تو ہے کہ گھر تک سے نکلنے سے ہے بیزار
اس ماہِ گل افروز میں آ دیکھ مرے ساتھ　جنت کی جوانی کا تماشا سرِ کوہسار
آ دیکھ مری دیکھنے کی آنکھ سے ظالم　بارش سے بہاروں پہ جو پر جوش ہیں گلزار

بھیگی ہوئی شاخوں کے تموج سے ہے پیدا　　دلہن سی لجائی ہوئی اک شوکت رفتار
پھولوں سے ڈھلکتی ہوئی بوندوں میں ہے ابتک　　وہ تیرے پسینے میں تیری طلعتِ رخسار
چٹکی ہوئی کلیوں میں وہ اک موج تبسم　　جو پہلی نظر میں تری شرمائی تھی اک بار
جس طرح تری زلفیں ہیں بکھری ہوئی ظالم　　ان کالی گھٹاؤں میں انھیں کا تو ہے کردار
ابھرے ہوئے غنچوں کے تکبر سے ہے ظاہر　　وہ تن کے ترے چلنے کے اور باتوں کے اطوار
ویسی ہی چٹانوں پہ پھسلنے کی ہے ترکیب　　اٹھلانے میں جیسے تھی تری لغزش رفتار
وہ چور سا احساس بھی غنچوں میں ہے بیتاب　　جو تیرے خیالات میں رہتا ہے نگوں سار
کچھ اور میں کہنے کو تھا تجھ سے زرہِ شوق　　یعنی میں وفادار ہوں یا تو ہے وفادار
وہ بات مگر کان میں اک غنچہ نے کہہ دی　　قربان مری نظم مری ثروت افکار

اس خوبصورت نظم میں ملا رموزی نے موسم بہار کے حوالے سے حسن محبوب کی محبوبیت کا اس خوبی سے تعارف کرایا ہے کہ ہر تصویر متحرک اور ہر پیکر گفتگو کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ تشبیہات اور استعارات میں تازہ کاری ہے۔ ملا صاحب نے ثابت کر دیا ہے کہ نثر ہو یا نظم، طنز ہو یا مزاح یا سنجیدہ انداز گفتگو انسانی نفسیات ہو یا فطرت نگاری ہر قسم کے موضوعات قلم بند کرنے کے لیے نئے مضامین باندھنے اور ہر اسلوب میں دادِ سخن دینے پر قادر ہیں۔ یہ وہ جوہر ہے جو ہر کسی کو حاصل نہیں ہوتا۔ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ۔ البتہ اپنی محنت اور ریاضت سے قلم کی شمشیر کو صیقل کیا جا سکتا ہے چنانچہ ملا رموزی نے اپنی خداداد صلاحیتوں کو ضائع نہیں ہونے دیا بلکہ حصول علم و آگہی سے ان پر جلا کرتے رہے اور یہی ان کی کامیابی کا سب سے بڑا راز تھا۔

ملا رموزی کا زیر نظر کلیات جو تین ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل ہے ان کی ادبی خدمات کا اعتراف کرنے اور ان کی عظمت کو خراجِ تحسین پیش کرنے کی غرض سے شائع کیا جا رہا ہے۔ اس کلیات میں پانچ جلدیں ہیں جلد اول میں 934 صفحات ہیں اس میں ''گلابی اردو'' کے (مطبوعہ اور غیر مطبوعہ) مضامین نیز عورت ذات کے عنوان سے شائع ہونے والی تمام تحریریں شامل ہیں۔ جلد دوم میں نکاتِ ملا رموزی حصہ اول و دوم، شادی، خواتینِ انگورہ اور زندگی کے عنوانات پر مشتمل 788 صفحات ہیں۔ جلد سوم کی ضخامت 748 صفحات ہے اس میں صبح لطافت، لاٹھی اور بھینس،

شفاخانہ، مضامین رموزی، شرح کلام اکبر الہ آبادی، مشاہیر بھوپال جیسے موضوعات اور خطوط رموزی جمع کیے گئے ہیں۔ جلد چہارم حقائق ولطافت،نوادر ولطائف، رموز ولطائف، رمز ولطیفہ اور مختلف کالموں کو محیط ہے۔ اس جلد کے کل صفحے 914 ہیں اور یہ سب سے ضخیم کتاب ہے۔ پانچویں اور آخری جلد 466 صفحات کے ساتھ گلابی شاعری، مجموعہ کلام، نظریات غزل، اخباری شاعری اور جنگ جیسی شعری اور نثری تحریروں کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ ان سب مضامین کے علاوہ ہر جلد میں مقدمہ بھی شامل ہے۔

ملا رموزی نے بہت زیادہ لکھا ہے۔ ان کی تمام تحریروں کو جمع کرنے کا دعوا نہیں کیا جاسکتا البتہ اس کلیات میں ان کی وہ تمام تخلیقات، جن تک رسائی ممکن ہوسکی یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہمیں اپنی نارسائی کا احساس ہے اور اس پر افسوس بھی ہے کہ ان کی کچھ مطبوعات کے صرف نام ملتے ہیں مگر کتابیں کہیں نظر نہیں آتیں۔ زیر نظر کلیات میں شامل تمام کتابیں ملا رموزی کے فرزندار جمند جناب رفعت اقبال کی ذاتی لائبریری سے حاصل کی گئی ہیں۔ موصوف نے اپنے والد محترم کی اس بیش قیمت وراثت کو سینہ سے لگا کر رکھا اور اس کی دیکھ ریکھ میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ انھیں کی بدولت ادب کا یہ سرمایہ باقی رہا اور انھیں کے تعاون سے کلیات کی زینت بنا۔ میں ادب کے ایک طالب علم کی حیثیت سے ان کا احسان مند اور اس کلیات کے مرتب کے طور پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اسی شکریے کے مستحق میرے عزیز دوست پروفیسر محمد نعمان خاں بھی ہیں، سچ پوچھیے تو برادرم محمد نعمان خاں نہیں ہوتے تو میں یہ کلیات مرتب نہیں کرسکتا تھا اور شاید کرتا بھی نہیں۔ کلیات سے متعلق سارا مواد فراہم کرنے کی ذمہ داری انھوں نے خود اپنے سر لے لی تھی۔ ان کے تعاون خاص کی وجہ سے یہ کام میرے لیے آسان تر ہوگیا۔ رسمی طور پر شکریہ ادا کرنے سے اگر چہ حق معاونت ادا نہیں ہوسکتا مگر اخلاقیات کے بھی اپنے حقوق اور تقاضے ہوتے ہیں اس لیے میں دل کی گہرائیوں سے ان کا شکر گزار ہوں۔ آخر میں مگر دراصل سب سے پہلے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی کا شکریہ واجب آتا ہے کہ اگر اس نے اس کتاب کو چھاپنے کا فیصلہ نہ کیا ہوتا تو نہ رموزی صاحب کے فرزندار جمند کی کوشش بارآور ہوتی اور نہ کسی کا دست تعاون کام آتا۔ میں کونسل کی اشاعتی کمیٹی کے اراکین، اس کے ڈائرکٹر ڈاکٹر خواجہ اکرام صاحب اور وائس چیرمین

تعاون کام آتا۔ میں کونسل کی اشاعتی کمیٹی کے اراکین، اس کے ڈائرکٹر ڈاکٹر خواجہ اکرام صاحب اور وائس چیرمین جناب وسیم بریلوی صاحب سب کا خلوص دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہارون صاحب جو اس کتاب کے کمپوزر ہیں انتہائی مخلص اور بے نیاز قسم کے انسان ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے کام میں منتہی بھی ہیں، انھوں نے بڑی محنت اور محبت سے اس کتاب کی کمپوزنگ کی ہے میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

سچ تو یہ ہے کہ ملا رموزی جیسے کثیر الجہات اور کثیر التصانیف بلند پایہ ادیب کا یہ کلیات بہت پہلے شائع ہونا چاہیے تھا مگر وقت نے ان کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ ان پر اتنا کام بھی نہیں ہوا جتنا چھوٹے موٹے قلم کاروں پر ہوجاتا ہے جبکہ ان کے عہد کے بلند پایہ ادیبوں نے ان کی ادبی خدمات کا کھل کر اعتراف کیا تھا۔ کسی شخص کی عظمت کا اس سے بڑا اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ وہ ایک بالکل نئے طرز کا موجد بن جائے اور وہ بھی ایسے طرز کا جس کی نقل بھی آسان نہ ہو مگر اب لوگ انھیں تقریباً فراموش کر چکے ہیں خود ان کے وطن میں بھی مدھیہ پردیش اردو اکادمی کی عمارت ''ملا رموزی بھون'' کی وجہ سے ہی لوگ ان کے نام سے واقف ہیں مگر کارناموں سے شاید وہ بھی واقف نہ ہوں۔ امید ہے کہ ان حالات میں اس کلیات کی اشاعت نیک فال ثابت ہوگی۔

خالد محمود

گلابی اردو

(مطبوعہ)

مصنفہ

ملّا رموزی

فہرست مضامین

گلابی اردو کیا ہے؟

(راحتی کاشمیری کے قلم سے)

سارے ہندستان میں ایک معزز و ممتاز عزت وشہرت حاصل کرنا، تاریخ ادب اردو اور تاریخ وطنیت کے روشن ابواب میں ایک بلند جگہ پاجانا مذاق نہیں ہے۔

اس لیے سوال یہ ہے کہ ملا رموزی کی گلابی اردو نے ہندستان کے ادبی اور سیاسی حلقوں میں جو شہرت وناموری حاصل کی اس کے اسباب کیا ہیں؟

ان اسباب کو نہایت سادہ الفاظ میں پیش کیا جاسکتا ہے۔یعنی 1915 کا زمانہ ہے۔ یہی آج کل والی جنگ جرمنی کا۔اس وقت بھی زور ہے دنیا کے جسم و دماغ پر خوف اور افسردگی مسلط ہے، ہندستان اپنی آزادی کی جدوجہد میں مصروف ہے۔ مسلمانان ہند مقاماتِ مقدسہ کی حفاظت کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ غلط کار اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لیے جیل، جلا وطنی، حبس دوام وغیرہ کی سزائیں اپنا بھیانک منہ کھولے کھڑی ہیں کہ ایک سولہ سترہ برس کا نوجوان انہی مسائل، انہی مقتضیات، انہی ضروریات اور انہی کی اصلاح و رہنمائی کے لیے "گلابی اردو" کے عنوان سے ایک ایسا دلکش اور مدبرانہ سلسلۂ کلام وخطاب شروع کرتا ہے کہ ہر ذی ہوش انسان داد دینے پر مجبور ہے۔

پس ملا رموزی کی تحریر کی یہی وہ لاجوابی تھی جس نے ہندستان کے گوشے گوشے اور چپہ

چٹنیہ سے ان کو "موجد" کا نصاب دلایا۔ ہندستانیوں کی عام فطرت ہے کہ وہ کسی چیز کو تحقیق اور ذاتی شعور کے ذریعہ معلوم کرنے یا ایجاد کرنے کے عوض دوسروں کی تحقیق اور ایجاد کی نقل کرتے ہیں اور اسی دماغی ضعف اور عقلی نقص کی بنا پر ہندستان کا طبقۂ اعلیٰ یورپ کی ہر چیز کو سر آنکھوں پر رکھ رہا ہے اور طبقۂ اعلیٰ کے دماغ کی یہی وہ تباہی ہے جس کی وجہ سے ہندستانی تہذیب، ہندستانی تمدن، ہندستانی زبان اور ہندستانی آدابِ زندگی کا جنازہ نکل چکا۔ کیونکہ ایجاد و اختراع اصل میں اعلیٰ درجہ کی فراست اور دانشمندی کی محتاج ہے اور یہ دولت ہندستان کے طبقۂ اعلیٰ میں عموماً نہیں ہے بلکہ طبقاتِ اعلیٰ کے اکثر افراد غلام ہیں صرف یورپ کی نقل کے۔ یہی حال زبانِ اردو کا ہے کہ اس کے چلانے والوں اور بڑھانے والوں میں بھی زیادہ ایسے ہیں جو اردو کو یورپی الفاظ اور یورپی تحریروں کے ذریعہ تباہ کر رہے ہیں مگر ایسے کہاں ہیں جنھوں نے ہندستانی ضروریات اور ہندستانی حالات کے موافق زبانِ اردو میں اپنی کسی ذاتی ایجاد و تحقیق سے کوئی اضافہ کیا ہو۔ ان کے اردو کے ڈرامے دیکھو تو یورپ کا ترجمہ، ان کے افسانے اور اشعار دیکھو تو یورپ کا ترجمہ اور ان کی غزل تو آج بھی ایران ہی کا پس خوردہ نظر آ رہی ہے۔ پس ایسی نقل ہی نقلِ زبان میں اگر کسی جدید و لذیذ چیز کا اضافہ کیا گیا ہے تو یہ نمایاں اضافہ ملا رموزی کا رنگین طرز گلابی اردو ہے جو اگر چہ قدیم طرزِ ترجمہ کا چربہ ہے مگر اس درجہ مفید و موزوں کہ اس کو نقل نہیں کہہ سکتے جب کہ اس طرز کی پیداوار صحیح معنی میں ایک ایجادی اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

پس اس جدید اسلوب تحریر میں مقبولیت اور جاذبیت کی جو برقی رو ہے وہ ملا رموزی کے سیاسی مسائل میں ترکیب بیان کی ندرت، جدت، جسارت، جرأت اور بیباکی ہے۔ چنانچہ قید و بند اور سزا و عقوبت کے اس دور میں ملا رموزی نے قومی حالات پر جس غضب کی جرأت و بیباکی سے لکھا اس نے ہندستان کے ہر طبقہ میں گلابی اردو کا سکہ بٹھا دیا۔

ملا رموزی پیدائشی طور پر بے حد جری، نڈر، بیباک، مستقل مزاج اور خطرات میں گھس جانے والے انسان ہیں۔ اسی طرح وہ کسی مقصد کے حصول و بیان میں بھی انتہا درجہ کے نڈر، بے پروا اور بہادر ہیں لہٰذا گلابی اردو میں سیاسی مسائل پر انھوں نے جو جرأت پیش کی ہے اس کے احترام پر تاریخ وطنیت مجبور ہے۔ چنانچہ گلابی اردو کے ایسے ہی اجزا تھے جن کے اشتیاق نے عوام و

خواص کو گلابی اردو کا اس حد تک گرویدہ بنا دیا کہ حال ہی میں مشرقی ہندستان کے ایک علمی ادارے کے ناشر 'ادبی دنیا، لاہور' کو یہ لکھنا پڑا کہ:

''ملا رموزی کی گلابی اردو کے لیے اخبار 'زمیندار' کا لوگ اسی بے چینی سے انتظار کرتے تھے جس بے چینی سے لوگ جنگ کی خبروں کا انتظار کرتے ہیں''۔

ملا رموزی مسلسل کام کرنے اور لگاتار محنت اور محیت انگیز جدوجہد کے عادی ہیں، اس لیے انھوں نے طرزِ نگارش کو اسی نڈر، بیباک اور بے پروا انداز سے آندھی اور طوفان کی طرح جاری رکھا اور اہم سیاسی و بین الاقوامی مسائل کے جواچھوتے اور دلکشا حل پیش فرماتے رہے۔ اس کے اثر سے مشاہیر اہل قلم اور سیاسی قائدین نے ملا رموزی کو ایک سیاسی مفکر، فلسفی اور قومی مدبر تسلیم کرتے ہوئے اپنے اپنے اخباروں اور شہروں میں دعوت دی۔ حضرت مولانا محمد علی، شوکت علی، مولانا ظفر علی خاں اور علامہ کفایت اللہ مفتی اعظم ہندستان ایسے جلیل القدر مشاہیر نے اپنے اپنے اخباروں کے صفحات ان کے لیے خاص کر دیے۔

گلابی اردو کا مسلک قومیت متحدہ ہند ہے اور یہ وسعتِ نظر ایک مدبّر ہی میں ہو سکتی ہے، ظرافت نگار میں نہیں، اس لیے ملا رموزی کی ''گلابی اردو'' جس طرح مسلمان اخباروں کی زینت ہے اسی طرح ہندو اخباروں اور ہندو اداروں کی جان۔ چنانچہ ہندو برادری کے سرکردہ اخبار ''ملاپ''، ''تیج''، ''ویر بھارت''، ''بھیشم'' اور ''پارس'' کے صفحات آج بھی گلابی اردو کے لیے خاص ہیں اور باوصف ہندو مسلم کشیدگی کے ملا رموزی آج بھی ان کے اتحاد میں کوشاں ہیں۔

ملا رموزی میں عزم و حوصلے اور کام کرنے کی ایک فولادی قوت ایسی ہے جس سے وہ لگاتار کام کرنے سے کبھی نہیں تھکتے، اس لیے انھوں نے غضب کیا کہ ہندستان کے بے شمار اخباروں میں اس وسعت سے لکھتے رہے کہ خواجہ حسن نظامی مدظلہ ایسے ادیب اعظم تک نے ان الفاظ میں اقرار کیا اور بار بار اقرار کیا کہ:

ملا رموزی نے ایک خاص روش اختیار کی ہے اور مستقل مزاجی سے اسی رنگ میں ان کے مضامین گلابی اردو کے عنوان سے شائع ہوتے ہیں۔ ان کو سیاسی مسائل اور جذبات آفرینی میں پوری قوت حاصل ہے''۔

گلابی اردو کا جاذب توجہ کمال ملا رموزی کا سلیقۂ بیان ہے جو کہیں باغ و بہار اور کہیں تلخ و تند ہوتا جاتا ہے۔ وہ جس طرح اپنی روزمرہ گفتگو اور باتوں میں ایک دل کھینچ لینے والی بجلی اور جادو رکھتے ہیں۔ گلابی اردو میں بھی یہی دلکش لطافت ہے جو ناظر کی توجہ کو اپنے لیے خاص کر لیتی ہے اور اہم مسائل کی کثرت کا یہ عالم ہے گویا ایک بحر ذخار ہے جو قاری کو حیرت و استعجاب میں غرق کیے جاتا ہے اور اس کو ابھرنے کی مقدرت نہیں دیتا۔

گلابی اردو میں مسائل اور معاملات کی کثرت، جملوں اور نئی نئی ترکیبوں کی بہتات، رنگین اور دلکش الفاظ کا تسلسل اور پُر جوش جرأت و بے باکی کا اعلان و اظہار اس درجہ نفسیاتی اور فطری ہوتا ہے کہ دماغ اس کو رد کرنے کے عوض قبول کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ ملا رموزی کی باتیں سنیے، ان کی تقریر سنیے تو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا وہ ایک مخمور اور ہلکا سا نشہ لیے ہوئے انسان ہیں جو بلیغ انداز بیان کے ساتھ زندگی، قومیت اور بین الاقوامی سیاست کے اہم نکات اور عقل افروز گر بتاتے جارہے ہیں اور کیف و شراب کی لغزشیں بھی ساتھ ہیں۔ بالکل یہی انداز گلابی اردو میں بہکنے اور اَن مل بے جوڑ ہوجانے کا ہے، مگر وہ ایک مسئلہ پر پوری بات کہہ کر جس حکیمانہ انداز سے گریز کرتے ہیں اس کے لیے خود ان کا یہ شعر نہایت درجہ صحیح ہے کہ:

جس ہوش کے پردہ میں بہکتا ہوں میں اُس پر
ساقی کی ہر اک لغزشِ مستانہ لٹادوں

چنانچہ گلابی اردو کی سطر سطر ان کے بہکنے کی بلاغت و حکمت کی آئینہ دار ہے جو ناظر کو دوسری طرف متوجہ ہونے کے قابل ہی نہیں رکھتی۔ یہی راز ہے جو ہندستان کے ہر تبصرہ نگار اخبار اور لیڈر نے اقرار کیا ہے کہ ملا رموزی کی باتوں کے جادو اور طلسم سے نکل آنا بے حد مشکل کام ہے اور یہی ترکیب بیان گلابی اردو کی روح ہے۔

گلابی اردو عربی، فارسی کے قدیم طرز نگار کا چربہ ہے، اس لیے اس کے محاورات، مصطلحات اور صرفی نحوی تراکیب کا لطف صرف وہی لوگ محسوس کر سکتے ہیں جو خود بھی عربی، فارسی کے طالب علم رہ چکے ہیں۔ مثلاً ذیل کی تراکیب ملاحظہ ہوں:

1۔ مارا اس نے موافق حق مارنے اپنے کے۔

2۔ نہیں ہے وہ البتہ تحقیق نہیں ہے وہ مگر جھوٹا بہت۔

3۔ کیا موسم گرمی کا اور کیا موسم جاڑے کا برابر میں دونوں واسطے بے حس انسان کے کہ کہا ہے۔

لیکن جو لوگ کہ نرے اردو اور انگریزی داں ہیں اور جنھوں نے عربی فارسی کو باقاعدہ طور پر حاصل نہیں کیا وہ گلابی اردو سے دور ہی رہیں تو ان کا کرم۔

گلابی اردو میں ملا رموزی کے اشارات لیے ہوئے جملے اس غضب کا سلیقہ ہے جس کی تعریف سے زبان قاصر ہے اور شک نہیں کہ اشارات نگاری کے وہ امام ہیں جس کے اعتراف میں میری طرح ان کے دشمن بھی شریک ہیں مثلاً ایک فقرہ ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں:

''اے سینما میں جھانکنے والو''

بظاہر فقرہ یا جملہ ایک ہی ہے، مگر ہر سینما کے تماشہ میں زنانہ درجہ کی طرف جھانکنے کا جو عظیم الشان واقعہ، فلسفہ، واقعیت، اصلیت اور صحیح چیز اس ایک جملہ میں بیان کر دی ہے وہ طویل صفحات میں بھی اس حسن و لطافت سے نہیں مل سکتی تھی۔

اردو کی بدنصیبی کہ جس طرح اس زبان نے اپنی عمر کا بہت ہی کم زمانہ گزارا تھا کہ اس کی سرپرستی کا زمانہ ہی ختم ہو گیا۔ اسی طرح اس کے کارکنوں میں محققین و موجدین کے عوض نقال بہت زیادہ پیدا ہوئے۔ حد یہ ہے کہ آج اردو میں تحقیق و تنقید کا کام جن کے سپرد ہے وہ بھی اسی عہد کی نیم خام پیداوار ہیں، اسی لیے ان کے تبصرے تحقیق کے عوض ذاتی پسند اور جانبداری سے آگے نہیں جا سکے۔ چنانچہ ملا رموزی کے تبصرہ نگاروں میں بھی ایسے ہی کالجی صاحبزادے زیادہ ہیں جنھوں نے عربی فارسی کی استعداد نہ ہونے پر اول تو اس طرز کلام کی بلاغت ہی کو نہ سمجھا اور سمجھا تو صرف یہ کہ ملا رموزی کو بھی دوسرے ظریفوں کی فہرست میں پیش کر دیا۔ حالانکہ دوسرے ظریفوں سے ملا رموزی کا اس لیے مقابلہ نہیں کیا جا سکتا کہ ملا رموزی اصل میں ظریف نہیں بلکہ وہ اعلیٰ درجہ کے سیاسی انشا پرداز ہیں اور دوسرے ظریف صرف ظریف ہیں، اسی لیے جس ظریف کا کلام چاہیں ملاحظہ فرمالیں اس میں اتنا ہی ملے گا کہ ظریف نے تمام زور دماغ صرف ظرافت پیدا کرنے پر صرف کیا ہوگا مگر ملا رموزی کا ہر مضمون بتاتا ہے کہ ان کا تمام زور دماغ اہم سیاسی، معاشی اور

اصلاحی نکات بتانے میں صرف ہوتا ہے۔ البتہ ظرافت ان کے ہاں ایک فطری بے ساختگی ہے جو اہم مقالات میں بھی از خود پیدا ہوتی جاتی ہے۔ اب اگر یقین نہ ہوتو دوسرے تمام ظریفوں کے مضامین اور ملا رموزی کے مضامین سامنے رکھ کر دیکھو کہ سیاست ایسے خطرناک عنوان پر کس نے زیادہ اور بے خوف ہو کر لکھا ہے؟

بعض کم نظر گلابی اردو کے مضامین کو وقتی مضامین کہتے ہیں اور ایسا کہنے والوں میں وہی کم علم و کم نظر صاحبزادے زیادہ ہیں جو خود علمی افلاس میں مبتلا ہیں اور جو شخص خود کم علم ہوتا ہے وہی اہم علمی مضامین اور خشک طرز بیان کا شائق ہوتا ہے۔ چنانچہ خود ملا رموزی نے نہایت صحیح لکھا تھا کہ ''علامہ اقبال اور حضرت غالب کے کلام کے وہی لوگ زیادہ مشتاق نظر آئے جو ان دونوں کے فلسفہ کو سمجھنے کے اہل نہیں ہیں۔

پس جو لوگ کہ گلابی اردو کو وقتی چیز کہتے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ گلابی اردو کا ہر مضمون اپنے وقت کی جملہ تحریکات کا آئینہ دار ہوا کرتا ہے جو اپنے وقت کے گزر جانے پر بے کار نہیں ہوتا بلکہ تاریخ بن کر دائمی حیثیت حاصل کر لیتا ہے۔ مثلاً 'مسلمانانِ ہند کی تحریک'، 'مقاماتِ مقدسہ'، مصطفیٰ کمال پاشا کی جنگ، یا ایسی ہی جس تحریک کے نقوش کی تلاش ہو اس عہد کی گلابی اردو کے مضامین نکال لو سب کھل جائے گا۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ گلابی اردو تحریکات قومی کی عہد بہ عہد تاریخ سے نہایت رنگین اور دیرپا، اسی طرح گلابی اردو کی ظرافت بھی ایک زندۂ جاوید روح ہے جو طویل زمانہ گزر جانے پر بھی باقی ہی رہے گی۔ لہٰذا ملا رموی کا جتنا پرانا مضمون چاہو پڑھو ظرافت جہاں ہوگی وہاں ہنسی آ کر ہی رہے گی۔ پھر یہ ان تبصرہ نگاروں کی جہالت ہی ہے جو ان مستقل مضامین کو وقتی کہتے ہیں۔

ملا رموزی کی گلابی اردو کی مقبولیت کا اہم ترین راز ان کی وہ ہمدردی اور مصلحانہ روش ہے جو وہ غریب اور بے زبان طبقات سے رکھتے ہیں۔ وہ غریب طبقات کے نفسیات کے کچھ ایسے بھی ماہر ہیں کہ باید و شاید۔ پھر غریبوں کے لیے انھوں نے غافل امیروں سے جو بے جھجک جنگ کی ہے اور جس بے باک انداز میں دولت مندوں کی غلط کاریوں کو بیان کیا ہے وہ ان کے مضامین کی ایک ایسی یادگار ترقی ہے جس نے بے شمار غربا اور مزدوروں کو ان کا گرویدہ بنا دیا ہے۔ اور غربا نوازی کی

اسی روش نے ان کو امیر طبقات میں خاصا نقصان پہنچایا، مگر انھوں نے اپنی اس سچائی سے اپنے نفع کی خاطر اعراض کرنے کے عوض خود کو دولت مندوں کی رنگین مجالس سے اس کمال بے پرو امزاجی سے کھینچ لیا کہ دوسرے کے بس کی بات نہ تھی۔ چنانچہ ان کا یہ ایثار وحوصلہ میرے ذاتی علم میں ہے کہ متعدد ریاستوں نے ان کی دماغی فراست کے لحاظ سے ان کو اپنے ہاں بہترین مواقع ترقی پیش کیے، مگر انھوں نے محض اپنی آزاد انشا پردازی اور خدمتِ خلق کے لیے ان مؤثر مواقع سے انکار کر دیا اور آج کامل پچیس برس سے وہ خدا کے لاکھوں بندوں کی جو خدمت انجام دے رہے ہیں اس سے ایک انچ پیچھے نہ ہٹے۔ حالانکہ اس عرصہ میں دوسرے انسانوں کی طرح ان کو بھی گزارے کی مشکلات نے شدید آزمائش میں مبتلا رکھا، مگر اللہ کے فضل کے سہارے وہ اپنی فولادی استقامت اور مردانگی سے خدمتِ خلق کی منزل میں ثابت قدم رہے۔ حالانکہ ان کے بے شمار ہمراہی محض اپنے پیٹ کی خاطر خدمتِ خلق سے منہ موڑ کر مختلف ملازمتوں اور تجارتوں کی رنگینیوں میں کھو کر قومی اسٹیج سے فنا ہو گئے مگر ملا رموزی اور ان کے قلم کے متعدد اسالیب انشا آج بھی قوم ہی کے لیے وقف ہیں اور انشاء اللہ اس سے زیادہ طاقت کے ساتھ وقف ہی رہیں گے۔ والسلام!

راحتی

یکم جولائی 1940

تبلیغ اسلام اور سرخ طلبا

اے دودھ کی طرح سفید لباس والے طلبا!

دراز کرے اللہ بالوں سر تمھارے کو برابر درازی بالوں خواجہ حسن نظامی صاحب کے، اگر پسند ہے یہ "وضع ہذا" کو، مگر کیا غور کیا تم نے اوپر اس بات کے کہ نہیں ہے فرض اوپر تمھارے یہ کہ صورتیں بناؤ تم مثل پادریوں کے یا مثل علما بزرگ کے، مگر البتہ تحقیق فرض ہے اوپر تمھارے یہ کہ مصروف ہو جاؤ تم ساتھ مستعدی تمام کے بیچ تبلیغ اسلام کے، قبل اس کے کہ بلاوا ہو تم کو طرف میدانِ حشر کے۔ پس اگر سکتے ہو تم یہ کہ سمجھو تم اس مقصد مبارک کو تو تحقیق شامل ہوں گی اور لاجرم شامل ہوں گی برتیں اور تائیدیں خدا بزرگ و برتر کی بیچ اس کام کے کہ تذکرہ کیا میں نے اوپر۔ کیونکہ نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے کہ بیچ اس ہندستان ہذا کے یہی ہے اور تحقیق یہی ہے مبلغ ایک تدبیر ایسی کہ ترقی کرے گی جماعت مسلمانوں کی۔ پس قسم ہے قوالوں بے نماز کی کہ نام کام آئیں گے نیچے کرتے اور ڈھیلے کپڑے اور اونچے عمامے تمھارے، مگر یہ کہ ثبوت دو تم بے مثل لیاقتوں اپنی کا بیچ تحریر و تقریر اور بیچ معاملہ فہمی کے۔ بھی نہ تقلید کرو اور ہرگز نہ تقلید کرو تم کاموں اور ورزشوں طلبا انگریزی کی مثل ہاکی، فٹ بال کے کیونکہ خبر دی ہے مبلغ ایک شاگرد رشید مجھ ملا رموزی بقلم خود کے نے موافق خبر دینے اپنے کے کہ مرعوب ہو جاتے ہیں طلبا علوم مشرقی

مشاغل واعمال کو طلبا انگریزی کے، مگر تحقیق یہ ہے ذہنی مرعوبیت طلبا مشرقی کی کیونکہ اگر ہوتے طلبا اور اساتذہ علوم مشرقی کے عالی دماغ تو کبھی برداشت نہ کرتے وہ تقلید کو طلبا انگریزی کی، مگر اے عجب دماغی بے چارگی اور ذہنی مرعوبیت طلبا مشرقی کی کہ جب دیکھتے ہیں وہ طلبا انگریزی کو کھیلتا ہوا کھیل ہاکی اور فٹبال کا ساتھ آدھے پاجامے کے تو نقل کرتے ہیں وہ ان کی اور تقریریں کرتے ہیں طلبا مشرقی اوپر فائدوں کھیل ہاکی اور فٹبال کے مگر تحقیق یہ ہے پستی ذہن ان کے کی کیونکہ تحقیق کھیل فٹ بال اور ہاکی کے ہیں غیر طبعی بھی محنت شاقہ۔ پس لعنت ہے اور طاعون سے کم نہیں ہے محنت شاقہ واسطے طلبا دماغی محنت کرنے والوں کے۔ بھی توہین ہے بلندی علوم مشرقی کی اگر طلبا ان کے نقل کریں علوم مغرب والوں کی دراں حال یہ کہ استاد رہے ہیں ہمیشہ مشرقی علوم والے مغربی علوم والے کے، مگر یہ کہ ترقی اور چمک دمک اعمال اور علوم غربی کی رہین ہے دولت مندی اور فاتحانہ مقدرتوں کی۔ بھی دیکھو تم ماں باپ کو ہاکی اور فٹ بال کھیلنے والوں کے کہ روتے ہیں وہ پکڑ کر سر اپنا اوپر کثیر مصارف ہاکی اور فٹ بال کے۔ پھر دیکھو تم نتائج امتحان ہاکی اور فٹبال والوں کے تحقیق 75 فیصدی ان کے ہوتے ہیں بیچ امتحان کے ناکام۔ پھر غور کرو تم اوپر تعلقات شاگردوں اور استادوں ہاکی اور فٹبال کے تو البتہ تحقیق قابلِ اصلاح پاؤ گے تم 25 فیصدی ان کے کو۔ پس اوپر اتنے نقصانات کے مت شتابی کرو تم طرف ان کھیلوں غیر طبعی اور غیر ملکی کے اور زندہ کرو تم اصول قدیم ورزش اپنی کے کہ تحقیق ذریعہ سے زندگی خصوصیات وطنی اپنی کے زندہ رہتی ہیں قومیں دنیا تمام کی نہ تقلید سے۔

اب اگر ہو تم سمجھنے والے علوم و فنون کتاب میزان منشعب کو تو تیزی کرو تم طرف حصول علوم اسلام کے بھی قدرے علوم ملازمت کے تا سکو تم پیٹ بھرنا ذریعہ ملازمت کے خدانخواستہ ورنہ بہتر ہے اور ساتھ قسم نولکشور پریس کی بہتر ہے واسطے تمھارے تجارت، مگر اے عجب وہ مسلمان کہ نہیں ہیں علامتیں اور شرطیں اسلام کی اندر ان کے پوری مگر تجارت کر رہے ہیں وہ قرآن پاک کی چھپوا کر قرآن کو ساتھ پھول بیل عمدہ کے۔ بھی سبب سے کثرت دعاؤں مطبوعہ کے دور ہوتے جا رہے ہیں مسلمان تلاوت سے اصل کتاب اللہ کے اور بدلے قرآن محترم کے پڑھتے ہیں مسلمان ہل ہل کر دعا گنج العرش کو۔ پھر جو جماعت کہ دور ہوگئی ہو اصل مطالب سے قرآنِ گرامی کے اور مصروف

رہے وہ بیچ دعاؤں مطبوعہ کے تو سوچو کہ کیوں نہ نیلام ہوگی وہ قوم بیچ پریڈ بازار بھی بیچ مول گنج کانپور کے۔

مگر اے عجب ماسٹر اور پروفیسر زمانہ کے کہ اکثر ان کے دور ہیں صورت اور سیرت اسلامی سے بھی تارک صلوٰۃ ہیں اکثر ان کے مگر پیدا کرتے ہیں وہ اسلامیہ اسکولوں سے "فرزندانِ توحید" پس اے عجب فرزندانِ توحیدان کے؟

پس اگر ہو تم رکھنے والے عقل درجہ اول کی کے تو جھپٹو تم طرف تکمیل علومِ اسلامی کے ہو کر بے پرواہ دولت دنیا اور موٹر کار سے اور مصروف ہو جاؤ بیچ تبلیغ اسلام کے پھر دیکھو کہ کس طرح دلاتا ہے تم کو موٹر کاریں اور کوٹھیاں ملا رموزی بقلم خود تمھارا کہ کہا ہے:

خلاف پیمبر کے جس نے کہ راستہ اختیار کیا
ذریعہ سے ڈپٹی کلکٹری کے نہ پہنچے گا وہ اوپر منزل کے
اب کیا کیا نکتے مضمون ہمارے کے جھٹلاؤ گی، اے جھٹلاؤ گے؟

◆◆◆

کانگریس اور لیگ کی دھانی صلح

اے رمضان کے بعد ہی سے نماز ترک کر دینے والو!

بتاؤ تم کہ کیا ہوا وہ شوق نماز تمہارا کہ تحقیق بیچ زمانہ رمضان المحترم کے مارے نمازوں تمہاری اور پرہیزگاری تمہاری کے جگہ نہیں ملتی تھی برابر تمہارے بیچ مسجدوں کے فرشتوں کو، مگر بعد عید کے گویا معاف ہوگئی تم کو نماز۔ پس تحقیق یہ ہے وہ غفلت تمہاری طرف سے احکامِ خداوندی کے جو ہو کر دولت مند بھی رہتے ہو تم اور بال بچے پریشان رات دن اور بیمار ذریعہ ملیریا، بدہضمی اور قبض دائمی کے اور اولاد نوجوان تمہاری تباہ ہورہی ہے ذریعہ فیشن کے۔ پس تحقیق کہ جو نسل کہ گرفتار ہوچکی ہو بیچ عذاب نقالی تمدن دوسری قوموں کے وہ ہوگی تباہ ذریعہ حرص و ہوس فیشن کے ورنہ کیا نہ دیکھا تو نے اے لڑکے نیک بخت کہ جتنے پریشان اور بداخلاق ہیں آج فیشن والے نہیں ہیں اتنے پریشان سادہ زندگی والے۔ پس جو لوگ کہ کھوگئے ہیں اے مشغول ہوگئے ہیں بیچ خرید موٹر کاروں اور فینسی سامان کے دیکھ تو کبھی ان کو اور اخلاق و کردار ان کے کو کہ جس طرح پریشان پھرتے ہیں وہ دن بھر بیچ موٹروں چمکدار کے اسی طرح پریشان رہتے ہیں وہ اوپر بستروں اپنے کے اور محروم ہیں وہ نیند سے آرام کی۔ پس اگر جدید تہذیب و تمدن نام ہے اسی پریشانی اور بداخلاقی کا تو راستہ بتادے اللہ ایسے تمدن کو کالے پانی کا اور محفوظ رکھے اللہ انجکشن اور آپریشن سے

بندوں اپنے کو کیونکہ تحقیق کہ جو قوم عادی ہو جائے ٹماٹر اور گوبھی کھانے کی کیا امید اس سے ملکی مدافعت اور فتح ممالک کی۔ اگرچہ اب تک نہیں لگایا خضاب لاجواب مسٹروں لائڈ جارج اور چرچل نے اور کھانس کھانس کر بول رہے ہیں وہ برابر پارلیمنٹ اپنی میں۔ پس یہ صحت ان کی انڈے پراٹھوں کی نہ گوبھی اور ٹماٹر کی۔ پس حیرت کے مارے ہوئے ہو گئے ہم جب سنا ہم نے ذریعہ ''ٹائمس خواں بیوی'' اپنی کے کہ صلح وصفائی ہونے والی ہے بیچ کانگریس اور لیگ کے کیونکہ تحقیق جب تک کہ باقی ہیں بیچ ہندستان کے ہندو مسلمانوں کو لڑانے والے تو کس طرح ممکن ہے یہ اتحاد۔ پس ایڈوانس بیویاں ولادے اللہ ان کو جو لڑاتے ہیں ہندو مسلمانوں کو ہو کر بقلم خود ہندستانی تا نہ سکیں وہ جھگڑے کرانا بیچ ملکی بھائیوں اپنے کے سبب سے فرمائشوں کثیر ایڈوانس بیویوں اپنی کے۔ رحمت خدا کی اوپر بڑے مولوی صاحب اپنے کے ہو جیو۔

امابعد جب سنی یہ بات ہماری شاگردوں یوپی ہمارے نے تو سگار پی کر کہا انھوں نے کہ سچ فرمایا آپ نے اے استاد ہمارے وہ جو کچھ کہ فرمایا آپ نے بیچ باب ہندستانی مزاج کے کہ تحقیق بیچ دماغ ہندستانی کے نہیں ہے قوتِ تدبیر و تدبر کی مگر لڑانے والی آپس میں۔ پس بدلے صلح کانگریس اور لیگ کے اگر بیچ ہر شہر کے ''ہندو مسلمان اتحاد کمیٹی'' مقرر کی جائے تو یہ بہتر ہوگا واسطے کانگریس اور لیگ کے۔ محفوظ رکھے اللہ مسلمان عورتوں کو طلاق سے اور مسلمان مردوں کو مقدمہ بازی سے۔ پس جو مسلمان کہ نہ پڑھتا ہو نماز جھوٹا ہے وہ اگر خود کو کہے وہ مسلمان۔ نئی رولز رائس کار ولادے اللہ چھوٹی بیوی ہماری کو کہ کہا ہے۔

◆◆◆

کانگریس کی نیلی وزارتیں

اے حد سے سوا اولاد والو!

محفوظ رکھے اللہ تم کو آم اور جامنوں سڑی ہوئی سے یا دور کرے اللہ افلاس تمھارا تا آم کھاؤ اے آم قیمتی مثل آموں امیر آدمیوں اور امیر عورتوں کے کہ تحقیق آتے ہیں آم عمدہ بیچ خدمت ان کی کے طرف سے دوستوں امیران کے کے یا طرف سے ماتحتوں ان کے کے۔ وہ کچھ سنا تم نے کہ قبول کرلیں وزارتیں ہندستان کی کانگریس والوں نے تا انتظام حکومت ہند کا کریں ہندستانی۔ پس گواہی دیتے ہیں ہم اوپر اس بات کے کہ جس وقت کہ سنائی ہم کو یہ خبر بیوی نمبر دو ہماری نے پڑھ کر اخبار انگریزی کا تو کہا ہم نے کہ اے بیوی نیم انگریزی داں ہماری سن تو ساتھ کان ہوش کے بات ہماری کہ جب تک کہ نہ آئے گی یہ خبر ہذا بیچ اخباروں اردو کے تو ہرگز یقین نہ کریں گے ہم اوپر خبروں اخباروں انگریزی کے۔ کہ تحقیق وقعت دیتے ہیں ہم ہر چیز ہندستانی کو کہ ناگاہ پڑھا ہم نے بیچ اخبار ''زمیندار'' لاہور کے خبر تذکرہ کی گئی کو۔ تو یقین کیا ہم نے اوپر انگریزی قول بیوی اپنی کے۔ پھر سوال کیا ہم نے کہ اے محترم بیوی نمبر دو ہماری کیا ہو سکتی ہے تو یہ کہ بتائے ہم کو اسباب قبول کرنے وزارتوں کے تو جواب دیا اس نے موافق حق جواب دینے اپنے کے یہ کہ قسم ہے بزرگی بھائی پر مانند کی ہر دہ ذانہ۔ کہ رہے وہ بیچ خدمت معلومات در جت ملا رموزی صاحب

کے سکتی ہے اور البتہ تحقیق سکتی ہے وہ جواب دینا ہر سوال کا۔ پس یہ ہیں اسباب قبول کرنے
وزارتوں کے کہ بہ سبب افلاس کے نرخ اونچا ہو گیا ہے ستیہ گرہ اور بھوک ہڑتال کا۔ بھی غافل ہیں
مسلمان طرف سے مقصد نماز کے اور صرف پابند ہیں وہ نماز جماعت کے بغیر سمجھے ہوئے مقصد
روزہ کو۔ بھی نہیں جاتے واسطے حج کے مگر بوڑھے محتاج، تنگدست اور جاہل کیونکہ نہیں پروپیگنڈا
کرتی جمعیت علما ذریعہ تقریروں کے مقاصد حج کا۔ پھر کیا خاک سمجھیں کم علم مسلمان اصل مقاصد
عبادت کو بھی۔ نہیں قبول کیا وزارتوں کو مگر بہ سبب اس کے دیسی ورزش ترک کر چکے ہیں ہندستانی
نوجوان۔ اسی لیے ہوتے ہیں جسم ان کے بے ڈول، بے ہنگم اور بدنما۔ بھی جلد مرتے ہیں نوجوان
بہ سبب سخت محنت ہاکی اور فٹبال کے۔ بھی آزاد ہیں تاجر بیچ باب مقرر کرنے قیمت چیزوں اپنی
کے۔ پس جو چاہتا ہے جتنی قیمت لیتا ہے خریدار سے اور کوئی نہیں ہے جو سنے فریاد خریداروں
غریب ہندستانی کی۔ پس جب یہ حال ہو لوٹ مار تاجروں کا تو کیوں نہ قبول کریں وزارتیں
گاندھی صاحب تھک کر ستیہ گرہ اور نا اتفاقی ہندستانیوں سے۔ بھی یہ ہے سبب اس کا کہ اعتماد کرنے
لگے ہیں دولت مند گھرانے اوپر ملازموں، نوکروں چاکروں اور خادموں نوجوانوں اور مشٹنڈوں
کے اور بے پردہ جاتے ہیں وہ اندر مکانوں امیر کے۔ بھی جب کثرت ہوگی سنیما کے تماشوں کی تو
نقب زنی بڑھ جائے گی بیچ غریب طبقوں کے۔ بھی کیچڑ پھینکتے ہیں موٹر کار اوپر لباس غریبوں کے
ہو کر بے پروا غربت ان کی سے۔ بھی نہیں سمجھاتی ہیں اصول حفظِ صحت کے عوام کو میونسپلٹیاں۔ بھی
نہیں سرپرستی کرتی ہیں علوم کی میونسپلٹیاں دراں حال یہ کہ یہ ہیں فرائض ان کے، مگر جب عوام
ہوں بے خبر تو کیوں خبردار ہوں میونسپلٹیاں۔ بھی قبول کرنا وزارتوں کا واسطے اس کے کہ نہیں سمجھتے
عوام اخباروں اور مضامین ان کے کو۔ محفوظ رکھے اللہ غریبوں کو شوق سے ریڈیو کے اور راستہ
بتا دے اللہ لیڈروں کو گلی کوچوں غریبوں کا تا اندازہ کریں وہ اصل زندگی غریبوں کا اور ترک
کرا دے اللہ امیروں سے شوق سگریٹ کے کو۔ بھی کم کر دے اللہ شوق فرنیچر ان کے کو کہ تحقیق
نیلام ہوتا ہے وہ بعد پنشن ان کی کے۔

امابعد! جب سلسلہ کلام بیوی نمبر دو کا اوپر اس جگہ کے پہنچا تو آفریں کہی ہم نے معلومات
اے خبرداری اس کی کو اور فرمایا ہم نے کہ بھاری ساڑیاں اور موٹر کاریں دے اللہ تجھ کو اے بیوی

نمبر دو ہماری۔ اب سن تو وہ اسباب ہم سے کہ ہیں وہ محرک قبول وزارت کے، سو قسم ہے ٹوٹے
ہوئے مکانوں کی بیچ اس بارش ہذا کے کہ نہیں ہے عہدے قبول کرنا وزارتوں کے مگر واسطے اس کے
تا فتح پائیں باغی اسپین کے اوپر حکومت اسپین کے اور آزادی ملے عربوں مراکش کو کیونکہ تحقیق زرد
اے پیلے پڑ گئے ہیں چہرے ان تمام ایڈیٹروں اخباروں اردو کے جو ساتھ زور بہت کے لکھ رہے
تھے کہ جنگ عالمگیر شروع ہوگی جنگ اسپین سے، مگر نہ ہوئی وہ موافق قول ہم ملا رموزی صاحب
کے۔ بھی اسی طرح شرمندہ ہوں گے وہ ایڈیٹر جو لکھتے ہیں کہ نہیں فتح ہوا ہے حبشہ ابھی تک اوپر
ہاتھوں اٹلی کے دراں حال یہ کہ قیامت تک نہ غالب آئیں گے اب حبشی اوپر اٹلی کے۔ بھی نہ
پہنچنے دے گا جاپان نقلی سامان ملک چین کو۔ بس اگر رکھتے ہو تم بیچ دماغوں اپنے کے عقل سلیم تو
ایمان لاؤ تم اوپر اس بات ہذا ہماری کے کہ تحقیق حق غلبہ کا حاصل ہے اس کو کہ ہو پاس اس کے
طاقت، لیکن شاعر جس ملک کے بیچ غزل کے بھی ہوں جوتیاں اٹھانے والے محبوبہ اپنی کے تو کیا
خاک سمجھیں گے وہ اونچے نیچے پن سیاسی کو اور معاملات سیاسی۔ بھی اسی طرح بیچ جس ملک کے
کثرت ہو ریڈیو اور موٹر کاروں کی۔ جان تو اے عزیز کہ باشندے اس ملک کے کبھی منہ فلاح اور
کامرانی کا نہ دیکھیں گے۔ بھی اسی طرح باشندی جس ملک کے رہتے ہوں گندہ اور تاریک
مکانوں اور گلی کوچوں میں۔ بھی جہاں کثرت ہو تانگوں اور مقدمہ بازی کی تو گزارہ کریں گے
باشندے وہاں کے اوپر جاموں اور آموں سڑے ہوئے کے اور نہ آئے گی فراغت اندران کے جو
ہو رہے ہیں دور اصول و احکام مذہب سے۔ بھی بغیر اسلحہ کثیر اور دولت کافی کے نہ فائدہ دے گا
معاہدہ دوستی کا ممالک اسلامی کو۔ محفوظ رکھے اللہ مکان ہمارے کو بارش بہت سے اور لباس ہمارے
کو کیچڑ موٹر کاروں کی اور کم کردے اللہ کتابیں وظیفوں کی تا عملی مسلمان پیدا ہوں بیچ اس زمانہ کے،
مگر اے عجب زنانہ پن مردوں اس زمانہ کا کہ ساتھ بہانے بارش کے ترک کرکے بیٹھ جاتے ہیں
اکثر ان کے کام اپنا۔ بھرتی کرادے اللہ ایسے نازک مزاجوں کو بیچ فوجوں ترکوں کے تا دماغ
درست کردیں ان کا مصطفیٰ کمال لے کر پڑیں سخت ان سے، مگر یہ ہے نتیجہ دال کھانے اور سبزی
پسند کرنے کا۔ اگرچہ بہت دن گزرے کہ بیچ مشاعرہ پارلیمنٹ نے غزل پڑھی مسٹر چرچل نے اوپر
طرح فیڈرل نظام ہندستان کے۔ بھی نہیں عہدے قبول کیے ہندستانیوں نے مگر یہ کہ دل بڑھایا

ان کاان مدراسی بوائے اسکاؤٹس نے کر احتجاج کیاانھوں نے اوپر بیان لارڈ بیڈل پاول کے ساتھ احساس عزت نفس کے، ٹکرائے عجب وہ طلبا کہ ہوکر بلی۔ اسے پاس رہتے ہیں منشی کسی دفتر کے، مگر نہیں ہوتی صلاحیت اندران کے معاملوں بین الاقوامی کی۔ بھی اسی طرح بڑھ رہی ہے بے حیائی، بے شرمی، بے غیرتی اور بے حمیتی اندر نئی نسل کے بہ سبب نہ ہونے تعلیم دین کے مکمل۔ شربت بنفشہ پلائے اللہ ان کو جو حق لکھتے ہیں اور حق کہتے ہیں۔ بھی رگلو اور چرایئتہ پلائے اللہ ان کو جو کراتے ہیں ہندو مسلم فساد۔ پس جب اتنے اسباب قبولِ وزارت کے بتائے ہم نے تو سرِ تسلیم کا نیڑھا کیا بیوی نمبر دو ہماری نے۔ پھر عہد کیا اس نے اوپر دستِ اقدس ہمارے کے عہد دیسی لباس کا۔ بھی ترک کردیا اس نے ساڑی اور پاؤڈر بھی لونڈر اور چاکلیٹ کھانے کو۔ پس جب یہ کیا اس نے تو وعدہ کیا ہم نے اس سے کہ رولز رائس موٹر کار کہ لکھ دیں گے ہم بیچ مہر تیرے کے۔ معاف کرے اللہ ہم کو اور جھوٹے مقدے بنانے والوں کو کہ کہا ہے:

ترقی چاہتا ہے تُو، تو انگریزی پڑھ اور خوشامد کر
زمانہ ساتھ تیرے نہیں ملتا ہے تو ساتھ زمانہ کے مل

اب بخش دے اللہ لبے پن مصرع ثانی ہمارے کو۔

◆◆◆

چین اور جاپان کی عنابی لڑائی

اے جھونپڑوں میں رہنے والو!

کہو تم کہ کیسی گزرتی ہے رات برسات سخت کی اوپر تمھارے اور اوپر بے بس بال بچوں تمھارے کے بیچ اس بارش سخت کے، مگر اے خدا بیچ رحمت کے غرق کرے بڑے بڑے مولوی صاحب اپنے کو کہ تحقیق وہ تھے غم کے کھانے والے اوپر ایسے بارشی مظلوموں کے مگر جب سے کہ جان ساتھ حق کے تسلیم ہوئے وہ پریشان رہتے ہیں بیچ رات بارش کے بکرا بکری تمام ملا رموزیوں کے۔ اگرچہ حکم دیا تھا اللہ نے پختہ مکان والوں کو کہ امداد کرو تم غریبوں اپنے کی، مگر اے عجب اثر بددعا خواجہ حسن نظامی صاحب اپنے کی کا کہ امداد کرتے ہیں دولت مند اس زمانہ ہذا کے موٹر کار کمپنیوں کی سینما اور ریڈیو کی بھی امداد دو ہائٹ دے اور رینکن کمپنی کی دولت اپنی سے اور پریشان رہتے ہیں تمام رات ملا رموزی لوگ بہ سبب خام ہونے مکان اپنے کے۔ پس جب نہ رہے قدر بیچ کسی قوم کے ہنرمندوں اپنے کی تو مان تو اے لڑکے نیک بخت کہ حشر ایسی قوم کا مانند اس چینی قوم کے ہوگا جو بہ سبب نشہ افیون اور بے عملیت اپنی کے غلام بنائی جا رہی ہے طرف سے اللہ طاقت والے کے، جاپان دیا سلائی نشان کی، کیونکہ تحقیق فرماتے تھے بیچ حجرے سیاسی ہمارے کے مصطفیٰ کمال پاشا کھا کر پکوان بارش کا کہ تحقیق اے حضرت ملا رموزی صاحب استاد وزیراعظموں تمام کے نہیں ہے پیش قدمی کرنا جاپان کا طرف علاقوں چین کے مگر یہ کہ نہیں آزمائی

ہے تکلیف جنگ عظیم کی جاپانی باشندوں نے مثل یورپ والوں کے۔ پس یہ ہے سبب لڑائی لڑنے ان کے اور نہ باز آئیں گے وہ جب تک کہ بھاری نقصانات نہ برداشت کرنا پڑیں قوم جاپان کو۔ اور تحقیق مار کھائیں گے چینی ہاتھوں سے جاپانیوں کے بہ سبب ناتجربہ کاری فوجوں اپنی کے۔ پس جب سلسلہ کلام مصطفیٰ کمال پاشا کا اوپر اس جگہ کے پہنچا تو حقہ پلایا ہم نے ان کو ساتھ تعظیم بہت کے اور سوال کیا ان سے کہ باشندے یورپ کے کس حکومت کی چاہتے ہیں تباہی۔ کہا اور برملا کہا انھوں نے کہ بیچ یورپ کے اٹلی کی اور بیچ ایشیا کے جاپان کی۔ بھی اسی لیے ہوگا کہ اندر لڑائی چین و جاپان کے اُسترے بھیج دیں گی بعض حکومتیں یورپ کی واسطے حجامت جاپان کے تاکمزور ہو جائے یہ سب سے طاقتور حکومت ایشیا کی۔ پس چاہیے ہے حضرت مولانا شوکت علی کو تا چندہ کریں وہ واسطے حکومت جاپان کے تا قبضہ کرے وہ اوپر چین کے کیونکہ اگر نہ کیا قبضہ اوپر چین کے کسی حکومت ایشیا نے تو ایک دن قبضہ کرے گی کوئی حکومت یورپ کی اوپر چین کے۔ پس مقابل کسی یورپی حکومت کے بہتر ہے قبضہ کسی ایشیائی حکومت کا اوپر ایشیائی حکومت کے، مگر نہ سمجھیں گے یہ نکتہ سیاسی ہندستانی بہ سبب بے علم اور غیر سیاست دان ہونے کے، مگر اے ملا رموزی صاحب مان لیجیے آپ کہا ہوا جملہ مصطفیٰ کمال کا اگر چہ اوپر ایک چھوٹی سی جمہوریت کے حکمران ہوں میں مگر وہ جو حضرت داغ دہلوی مرحوم نے کہا ہے کہ:

''خاک کے چھاننے والو جہاں کو ساتھ حقارت کے ست دیکھ
تو کیا جانے کہ بیچ اس خاک چین و جاپان کے یورپی حکومتیں بھی ہیں پوشیدہ''۔
معاف کرے اللہ درازی مصرعہ دوئم ہمارے کی۔

امابعد! فرمایا مصطفیٰ کمال پاشا نے کہ اے حضرت ملا رموزی ہمیشہ ہو جیو سایہ تمھارا۔ کیا رائے ہے آپ کی بیچ باب اس معاہدہ کے جو کیا ہے ہم نے اور ایران و افغانستان نے۔ تو لے کر کش بڑا حقہ اپنے کا کہا ہم نے کہ تحقیق نہ کام آئے گا یہ معاہدہ تمھارے وقت ایسی جنگ کے جس میں شریک ہوں گی یورپی حکومتیں خلاف تمھارے کیونکہ قسم ہے غیر سیاسی علما و صوفیا کی کہ جب تک کہ نہ ہوں گی آبادیاں اسلامی ممالک کی برابر آبادیوں یورپی حکومتوں کے۔ بھی نہ ہوں گی دولتیں اور توپخانے بھی تمام اسلحہ برابر ان کے تو زنہار نہ کام آئے گا معاہدہ تمھارا کیونکہ تحقیق بھینس بڑے مولوی صاحب کی چلتی ہے ہمیشہ ساتھ لٹھ بانس بریلی کے۔ پس پاس جس کے نہ ہوں یہ چیزیں

تذکرہ کی گئی اوپر کی وہ ساتھ معاہدوں کاغذی کے زندہ نہ رہے گی بیچ اس زمانہ سائنس کے۔ بھی اسی طرح نہ بھروسہ کرنا اے مصطفیٰ کمال ہمارے اوپر معاہدہ بلقان کے کہ تحقیق خلاف ترکوں کے سخت پروپیگنڈہ کیا گیا ہے بیچ قوموں بلغاروی، روماتوی، سروی، ناٹنگری اور یونان کے۔ پس اثرات خلاف تمھارے موجود ہیں بیچ دماغوں بلقانیوں کے جو اُبھر آئیں گے ساتھ بھڑکانے کسی یورپی حکومت کے لاؤ یونان کہ شاید دبا رہے وہ تم سے بہ سبب اندرونی انقلابوں اپنے کے۔ پس اوپر اس خیال ہمارے کے بوسہ دیا انھوں نے اوپر ہاتھ مبارک ہمارے کے۔ پھر فرمایا کہ کیا رائے ہے آپ کی واسطے بحیرۂ روم سوئز اور سواحل عرب کی تو کہا ہم نے کہ ہم سے زیادہ فکر ہے ان مقاموں کی بڑے بھائی ہمارے انگریزوں کو پھر کیوں پروا کریں ہم بحیرۂ روم کی۔ پھر فرمایا انھوں نے کہ کیا رائے ہے آپ کی بیچ باب اختلاف ہمارے اور شامیوں کے تو کہا ہم نے جو قوم بیچ علاقوں ایشیا کے سر اٹھائے خلاف تم ترکوں کے تو سخت مار مارو اس کو تم کہ تحقیق بیچ خشکی ایشیا کے غالب رہو گے تم اور شکست کھائے گی ہر قوم تم سے باہر سمندر کے۔ مسواک کرنا سکھادے اللہ ہندی طلبا کو بدلے پاؤڈر اور منجنوں یورپ کے۔ پس بیچ مکانوں جن لوگوں کے بے تکلف کر لیے گئے ہیں نوجوان لڑکے تو یقین کر تو کہ بے حیا اور بے حمیت ہے وہ گھرانا اور اخلاق اس کے ہیں پست۔ پس اخلاق جس خاندان کے ہوں پست بھاگ تو اس خاندان سے مثل تیر کے سیدھا کہ کہا ہے:

ساتھ بہانے آمادی کے آوارگی اختیار کرنا

نوجوان ملازم رکھنا برابر ہے موت بزرگو اس خاندان کے

پس جو قومیں کہ کھو چکی ہیں وہ غیرت و حیات کو اندر ہر نقصان کے آئیں گی وہ اور شیر ہوں گی وہ واسطے ہر ذلت اور رسوائی کے۔

پس جب سلسلۂ کلام کا اس جگہ پہنچا تو چھتری دی ہم نے مصطفیٰ کمال پاشا کو تا محفوظ رہیں وہ انگورہ تک بارش سے اور دراز کرے اللہ عمر ان عورتوں کی کہ ہیں وہ قدر دان علم و ادب کی مثل جدن بائی بمبئی والی کی اور شادی کرادے اللہ ہماری ساتھ خوبصوت اور دولت مند ایکٹرس کے تا مکان پختہ بنوا دے وہ ہمارا کہ کہا۔

اب کیا کیا معنے جنگ چین و جاپان کے حل کرو گے تم ہو کر بے سیاست؟

◆◆◆

شاہ نادر خاں صاحب کا سفید حادثہ

اے عجب وہ گھڑی کہ سنی ہم نے اور بیوی بچوں ہمارے نے خبر حادثہ شاہ نادر خاں صاحب کی، مگر یہ کہ اوپر فقط سماعت اس خبر ہذا کے ڈرے ہم اور کانپے ہم اے لرزے ہم خوف خدا حکمت والے کے۔ پھر سوال کیا ہم سے بیوی عرف زوجہ ہماری نے یہ کہ کیا ہوا اے شوہر میرے کہ شہادت پائی بادشاہ افغانستان نے تو قسم کھائی اور گواہی دی ہم نے سامنے زوجہ اپنی کے اوپر اس بات کے کہ تحقیق اللہ قادر ہے اوپر ہر بات کے۔ پھر اسباب اس حادثہ کے یہ بتائے ہم نے اگر یقین رکھتے ہو تم اوپر اس کے کہ تحقیق نہیں شہادت پائی شاہ نادر خاں صاحب نے مگر سبب سے اس کے کہ بھول گئے ہیں مسلمان ہندستان کے مقصد کو حج بیت اللہ کے اور جاتے ہیں ہر سال وہ مسلمان کہ نہیں سمجھتے وہ مقصد حج کو دراں حال یہ کہ نہیں ہے حج بیت اللہ کا مگر ایک سیاسی کانفرنس واسطے کل مسلمانوں دنیا کے۔ مگر اے عجب کہ جاتے ہیں حج کو مسلمان اندھے، لنگڑے، بیمار اور بوڑھے اور پلاؤ کھلاتے ہیں ان کو مسلمان بمبئی اور کراچی کے اور مصافحہ کرتے ہیں ان سے مولانا شوکت علی صاحب۔ پس جو قوم کہ فراموش کردے مقاصد اپنے کو اور غفلت اختیار کریں اس سے علما، صلحا اور لیڈر اس قوم کے۔ تو کیوں نہ شہادت پائیں بادشاہ اس قوم کے اور وزرا اس قوم کے۔ بھی یہ کہ نہیں شہادت پائی شاہ نادر خاں صاحب نے مگر سبب سے اس کے کہ بے پروا اے دور

ہو چکے ہیں دولت مند اور تعلیم یافتہ مسلمان ہندستان کے غریبوں اور بے علم مسلمانوں ہند سے بہ
سبب گھمنڈ اور غرور دولت اور تعلیم اپنی کے۔ اگر چہ ایک نظم اور خالص جرمنی جذبہ رکھنے والی قوم
بنا رہا ہے ہر ہٹلر وزیر اعظم جرمنی کا تا کہ وقت لڑائی کے ساتھ ایک جوش اور ساتھ ایک جذبہ کے
لڑے جرمنی کا ایک ایک باشندہ ساتھ دشمن اپنے کے، مگر کون ہے جو سمجھے اس نکتہ اس کے کو بیچ
غلاموں ہندستان کے۔ پس اگر بھائی بھائی سمجھیں مسلمان ہندستان کے ایک دوسرے کو تو قسم ہے
کھانسی اور زکام مسٹر چرچل کی کہ کبھی نہ شہادت پائیں نادر خاں ان میں کے، مگر تحقیق کہ گواہی
دیتے ہیں ہم اوپر اس کے کہ تعلیم جدید تعلیم دیتی ہے نخرے، غرور اور تکبر کی ساتھ بھائیوں کم علم اپنے
کے۔ کیونکہ البتہ تحقیق نہ میل جول رکھتا ہے اور نہ مصافحہ کر رہا ہے ساتھ خلوص کے ایک ایم۔ اے
پاس مسلمان ہمراہ مسلمان کنجڑے اور جُلاہے کے۔ پس اندر جس قوم کے کہ تفریق پیدا ہو گئی ہو اور
بن گئے ہوں وہ گروہ گروہ تو سمجھو کہ قبل وفات مسٹر لائڈ جارج کے اچھوت اڈھار بنادی جائے گی
وہ قوم بیچ اس دنیا بلا کے۔ بھی شہادت پائی شہادت پانے والے نے بہ سبب اس کے کہ تباہ اور بے
حیا کر دیا ہے جدید نسل مسلمانوں کو فیشن پرست ہیڈ ماسٹروں اور ماسٹروں نے بھی پروفیسروں نے
بہ سبب صفائی داڑھی اور مونچھ اپنی کے۔ پس کس قدر پسند کرتے ہیں نوجوان اس نسل کے کمر بند
ریشم کے، بھی موزے ریشم کے، بھی بنیائن ریشم کے، بھی نیکر ریشم کے وغیرہ دراں حال یہ کہ شرم
ہے واسطے مرد کے نزاکتیں ایسی بھی نفاستیں ایسی۔ پس کون ہے جو غور کرے اوپر مشاغل بھی اوپر
کھیلوں یورپ کے، مگر یہ کہ الجھا دیا ہے غلاموں ہندستان کو ساتھ کھیلوں۔ بھی ساتھ تماشوں یورپ
کے، مگر کون سمجھائے ان کو جو مارے ہوئے ہوں نصاب سیاسی تعلیم جدید کے۔ پس غور کرو تم اوپر
سیاست دانی ترکوں انگورہ کے کہ تحقیق غلبہ پائے ہوئے ہیں وہ اوپر سیاست دانی یورپ کے۔ پس
اگر ہو تم رکھنے والے عقلوں عمدہ کے تو محفوظ رکھو جدید نسل اپنی کو نفاستوں فیشن اور تماشوں سنیما
وغیرہ سے۔ بھی پیدا کرو اندر ان کے جفاکشی اور شوق مطالعہ تاریخ اسلام کا کیونکہ اگر نہ اخبار بینی
بڑھی بیچ مسلمانوں ہند کے اور نہ ترک کیا فیشن مردوں اور عورتوں ہندستان نے اور نہ متفق ہوئے
وہ آپس میں تو لاجرم کہ شہادت پائیں گے وہ اور زوجہ ان کی مانند شہادت تذکرہ کی ہوئی کے۔
کیونکہ قاصر ہیں اخبار اردو کے ذخیرۂ سیاسی بہم پہنچانے سے خریداروں اپنے کے کو۔ مگر یہ کہ بہ

سبب قلت معلومات سیاسی کے چھاپتے ہیں وہ بیچ اخباروں اپنے کے افسانے بھی غزلیں۔ پس شرم ہوجیو واسطے ان کے اے شرم بہت۔

امابعد جب سنی ہم نے اور زوجہ ہماری نے خبر اوپر والی تو مسکرائے ہم اور غور کیا ہم نے اوپر حالات چینی، ترکستان بھی اوپر حالات تیاری اور ترقی حکومت روس اور جاپان بھی اوپر تیاری جرمنی اور ترکوں کے پھر مسکرائے ہم اوپر اطلاع واپسی امان اللہ خاں کے۔ پھر مسکرائے ہم اوپر عقل زوجہ اپنی کے اور مسکرائیں زوجہ ہماری اوپر واقفیت سیاست ہماری کے۔ پھر غور کیا ہم نے اوپر سیاسی پالیسی افغانستان کے اور مطابق کیا اس کو اوپر حالات چینی ترکستان اور جنگ روس و جاپان بھی اوپر جنگ جرمنی کے تو قہقہہ لگایا ہم نے اوپر بیوی بے سمجھ اپنی کے کیونکہ تحقیق عورتیں مسلمانوں ہند کی نہیں سکتی ہیں اور البتہ تحقیق نہیں سکتی ہیں یہ کہ ملاحظہ فرمائیں وہ اخبار۔ پھر کیا خاک کم ہوگا نرخ لفافوں اور کارڈوں کا جب کہ کمزور اور بے معنی ہو چکی ہیں جماعتیں نمازوں مسجد کی بہ سبب ترک کر دینے نماز جماعت کے امیروں اور دولت مندوں کے۔ پھر جب ویران ہو جائیں جماعتیں مساجد کی دولت مندوں اور تعلیم یافتہ مسلمانوں سے تو سمجھو کہ قرق اور نیلام ہو کر رہیں گے مسلمان ہندستان کے۔ پس اگر قائم ہوگئی مسلم یونیورسٹی بیچ فلسطین یا بیت المقدس کے تو سمجھ لو کہ بعد سالوں چند کے مشابہ ہو جائیں گی نسلیں عربی نسلوں مسلمانوں افریقہ اور مسلمانوں ہند سے۔

پس ساتھ خلوص پورے کے دعا کرتے ہیں ہم یہ کہ محفوظ رکھے اللہ قوم افغان کو فتنوں جدید سے اور فرماں بردار رکھے اللہ بیوی افغان ہماری کو فرماں بردار ہمارا۔

یہ دعا ہم سے اور جملہ شوہروں سے آمین ہوجیو کہ کہا ہے۔

◆◆◆

جنگ کی دھانی گھبراہٹ

اے محترم غیرانگریزی داں شوہرو!

قسم ہے انگریزی داں بیویوں 1938 کی کہ نہیں گزری تھی دیر زیادہ ناشتہ ہمارے کو مگر یہ کہ شروع کیا تھا ہم نے اور دوستوں ہمارے نے پیتا حقے سرحدی کا۔ محفوظ رکھے اللہ وزن اور چلم حقہ سرحدی سے نازک مزاجوں ہندستان اور فینسی نوجوانوں اس زمانہ بڑا کو کہ تحقیق آیا مبلغ ایک ہوائی جہاز اور کپکپایا وہ اوپر خام چھت مکان درجہ سوم ہمارے کے اور گھبرائے آواز اس کی سے بکرا بکری اور مرغا مرغی ہمارے جو حاصل ہوئے ہیں ہم کو ذریعہ جہیز بیویوں ہماری کے۔ کہ تحقیق نہیں کرتے ہیں شادی بعض مرد مگر ساتھ لالچ جہیز بیوی اور جائیداد بیوی کے۔ محفوظ رکھے اللہ ایسے شوہروں کو سختی سے بیوی دولت مند کے۔ پھر ٹھہرا وہ ہوائی جہاز سامنے مکان ہمارے کے مثل مسافروں پردیسی کے۔ کہ تحقیق جو کثرت فقیروں، فاقہ کشوں، بے روزگاروں اور محتاجوں کی پائی ہے بیچ ہندستان کے شاید کہ نہ ہوگی وہ بیچ اٹلی اور جرمنی کے بہ سبب تعلیم آسان اور مفت کے۔ پھر اُترا اے باہر آیا اس سے مبلغ ایک ڈرائیور ساتھ غرور زیادہ کے کہ تحقیق ملازمین اور موٹر ڈرائیور بعض امیر لوگوں کے ہوتے ہیں مغرور و تکبر زیادہ حد سے بھی بدتمیز زیادہ سبب جہالت آقا نیم جاہل اپنے کے، مگر یہ کہ ساتھ البتہ تحقیق کہ چہرہ اے طرز رعب والا بنایا ہم نے تو قسم ہے شوق موٹر نشینی

ہندستانیوں کی کہ آداب بجالایا وہ موافق آداب نیم انگریزی ہمارے کے اور کہا:

''کیا مرد ہندستان کے اور کیا عورتیں ہندستان کی برابر ہیں بیچ کمزوری عقل کے مگر عورتیں جاپان کی مدد فرما رہی ہیں وہ بیچ جنگ چین کے مردوں کی اور نہیں ہے خیریت جرمنی سے اب ریاستوں بلقان کی''۔

پھر یہ قطعہ پڑھا اس نے اور دیا اس نے مبلغ ایک لفافہ ہم کو ''بکار سرکار یورپ'' کہ تحقیق تھا اندر اس کے مراسلہ جمعیۃ اقوام کا کہ بلایا تھا اس اللہ کی بندی نے ہم کو اور بیوی نمبر تین ہماری کو۔ کہ تحقیق یہی ہے بیوی ہماری کہ تنگ آ گئے ہیں ہم بقلم خود تقریر چوبیس گھنٹے حال اس کی سے۔ پس اوپر فقط اس مراسلہ کے لادا ہم نے اسے باہر کیا ہم نے اوپر ہوائی جہاز کے چارپائی اپنی کو بھی صندوق بھاری اپنے کو بھی اوندھا رکھا اوپر اس سامان کے سائیکل ''مرمت طلب'' اپنی کو مثل سامان کثیر بعض موٹر لاریوں کے۔ توفیق دے اللہ اور زیادہ موٹر لاریوں کو تاکہ مکانات تک لادلیا کریں وہ اوپر چھت اپنی کے مسافروں اپنے کے۔ پھر برقعہ پرانی وضع کا پہنایا ہم نے ای بیوی انگریزی داں اور فرماں بردار اپنی کو تا خوش ہوں یورپ والے دیکھ کر وضعداری ملکی ہماری کو کہ تحقیق گنوار اور غلام سمجھتے ہیں یورپ والے ان ہندستانیوں کو جو جاتے ہیں بیچ یورپ کے پہن کر لباس یورپی مگر عزت کرتے ہیں وہ ان کی جو لباس ملکی اپنا استعمال کرتے ہیں بیچ یورپ کے۔ پس جب اترا ہوائی جہاز ہمارا تو سلامی دی ہم کو حکومت سوئٹزر لینڈ نے، مگر یہ کہ پریشان نظر آئے اراکین جمعیۃ اقوام کے بہ سبب ڈانٹ اور دھمکیوں ہٹلر کے۔ پس بغیر حقہ پیے شریک ہوئے ہم اور بتائیں بعض تدابیر سیاسی ان کو تو تحقیق دور ہوئی گھبراہٹ عالم گیر جنگ کی ان سے۔ اب کیا کیا پیشن گوئیاں جنگی ہماری اور بیویوں ہماری کی جھٹلاؤ گے اور جھٹلاؤ گی کہ کہا ہے۔

◆◆◆

''پنجاب پنچ'' کا دھانی اجرا

پس سلامتی ہوجیو اوپر جاری کرنے والوں اخبار ''پنجاب پنچ'' کے اے سلامتی بہت کہ جاری کیا انھوں نے اس انبار ہذا کو ساتھ ہمت اونچی اپنی کے کیوں نہیں سکتے ہیں اور البتہ تحقیق نہیں سکتے ہیں حقہ پینے والے یہ کہ نکالیں وہ مبلغ ایک انبار ایسا کہ شروع سطر اس کی سے آخر سطر اس کی تک ہووے تحریر ہنسانے والی بہت مگر یہ کہ علامہ حسین میر کاشمیری اور ساتھی ان کے بھاگ گیا ایک ان کا۔ راہ بتادے اللہ اس کو کوتوالی کی اور ارباب ذوق کو رہ اخبار ''پنجاب پنچ'' کی کیونکہ تحقیق یہی ہے وہ ایک اخبار کہ بیان کرے گا یہ باتیں ملی ہوئی سیاست، زراعت، تجارت بھی مسلم بینک آف انڈیا کی اگر چہ بیچ اس زمانے ہذا کے سنورتے ہیں لونڈے نوجوان اسکولوں اور کالجوں کے مانند دلہنوں نئی کے۔ پس بائیسکل بنائے جائیں گے ایسے نازک اندام لونڈے سرحدی پٹھانوں کے اگر نہ ترک کیا انھوں نے آراستہ ہونا مانند زنان بازاری کے۔ پس شرم اور غیرت بہت واسطے ماں باپ بے حیا ان کے کے ہوجیو خاص کی گئی۔

اب امابعد نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے کہ جاری ہونا اس اخبار ہذا کا نعمت ہے واسطے مسلمانوں بڑے پیٹ والوں کے کیونکہ یہی ہے اور البتہ تحقیق یہی ہے وہ اخبار ہذا کے ذرائے گا

ہندستانیوں کی کہ آداب بجالایا وہ موافق آداب نیم انگریزی ہمارے کے اور کہا:

''کیا مرد ہندستان کے اور کیا عورتیں ہندستان کی برابر ہیں بیچ کمزوری عقل کے مگر عورتیں جاپان کی مدد فرمارہی ہیں وہ بیچ جنگ چین کے مردوں کی اور نہیں ہے خیریت جرمنی سے اب ریاستوں بلقان کی''۔

پھر یہ قطعہ پڑھا اس نے اور دیا اس نے مبلغ ایک لفافہ ہم کو ''بکار سرکار یورپ'' کہ تحقیق تھا اندر اس کے مراسلہ جمعیۃ اقوام کا کہ بلایا تھا اس اللہ کی بندی نے ہم کو اور بیوی نمبر تین ہماری کو۔ کہ تحقیق یہی ہے بیوی ہماری کہ تنگ آ گئے ہیں ہم بقلم خود تقریر چوبیس گھنٹے حال اس کی سے۔ پس اوپر فقط اس مراسلہ کے لادا ہم نے اسے باہر کیا ہم نے اوپر ہوائی جہاز کے چارپائی اپنی کو بھی صندوق بھاری اپنے کو بھی اوندھا رکھا اوپر اس سامان کے سائیکل ''مرمت طلب'' اپنی کو مثل سامان کثیر بعض موٹر لاریوں کے۔ توفیق دے اللہ اور زیادہ موٹر لاریوں کو تا کہ مکانات تک لا دلیا کریں وہ اوپر چھت اپنی کے مسافروں اپنے کے۔ پھر برقعہ پرانی وضع کا پہنایا ہم نے اسی بیوی انگریزی داں اور فرماں بردار اپنی کو تا خوش ہوں یورپ والے دیکھ کر وضعداری ملکی ہماری کو کہ تحقیق گنوار اور غلام سمجھتے ہیں یورپ والے ان ہندستانیوں کو جو جاتے ہیں بیچ یورپ کے پہن کر لباس یورپی مگر عزت کرتے ہیں وہ ان کی جو لباس ملکی اپنا استعمال کرتے ہیں بیچ یورپ کے۔ پس جب اترا ہوائی جہاز ہمارا تو سلامی دی ہم کو حکومت سوئٹزر لینڈ نے، مگر یہ کہ پریشان نظر آئے اراکین جمعیۃ اقوام کے بہ سبب ڈانٹ اور دھمکیوں ہٹلر کے۔ پس بغیر حقہ پیے شریک ہوئے ہم اور بتائیں بعض تدابیر سیاسی ان کو تو تحقیق دور ہوئی گھبراہٹ عالم گیر جنگ کی ان سے۔ اب کیا کیا پیشن گوئیاں جنگی ہماری اور بیویوں ہماری کی جھٹلاؤ گے اور جھٹلاؤ گی کہ کہا ہے۔

◆◆◆

''پنجاب پنچ'' کا دھانی اجرا

پس سلامتی ہوجیو اوپر جاری کرنے والوں اخبار ''پنجاب پنچ'' کے اے سلامتی بہت کہ جاری کیا انھوں نے اس اخبار ہذا کو ساتھ ہمت اونچی اپنی کے کیوں نہیں سکتے ہیں اور البتہ تحقیق نہیں سکتے ہیں حقہ پینے والے یہ کہ نکالیں وہ مبلغ ایک اخبار ایسا کہ شروع سطر اس کی سے آخر سطر اس کی تک ہووے تحریر ہنسانے والی بہت مگر یہ کہ علامہ حسین میر کاشمیری اور ساتھی ان کے بھاگ گیا ایک ان کا۔ راہ بتادے اللہ اس کو کوتوالی کی اور ارباب ذوق کو رہ اخبار ''پنجاب پنچ'' کی کیونکہ تحقیق یہی ہے وہ ایک اخبار کہ بیان کرے گا یہ باتیں ملی ہوئی سیاست، زراعت، تجارت بھی مسلم بینک آف انڈیا کی اگرچہ بیچ اس زمانے ہذا کے سنورتے ہیں لونڈے نوجوان اسکولوں اور کالجوں کے مانند دلہنوں نئی کے۔ پس بالیقین بنائے جائیں گے ایسے نازک اندام لونڈے سرحدی پٹھانوں کے اگر نہ ترک کیا انھوں نے آراستہ ہونا مانند زنان بازاری کے۔ پس شرم اور غیرت بہت واسطے ماں باپ بے حیا ان کے کے ہوجیو خاص کی گئی۔

اب امابعد نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے کہ جاری ہونا اس اخبار ہذا کا نعمت ہے واسطے مسلمانوں بڑے پیٹ والوں کے کیونکہ یہی ہے اور البتہ تحقیق یہی ہے وہ اخبار ہذا کے ذرائے گا

کہ یہ موٹے موٹے مسلمانوں کو آگ سے دوزخ کی اور نقصان سے شراب خواری کے۔بھی نقصان سے ٹھنڈی سڑک کے عورتوں کو،بھی نقصان سے سنیما اور تھیٹر کے کم عمر لڑکوں کو،بھی نقصان سے کوٹ پتلون کے پنجابی بھائیوں کو،بھی نقصان سے پلاؤ ولیمہ کے،بھی تحقیق بچائے گا یہ تم کو نقصانات سے مقدمہ بازی کے،بھی نقصان سے عینک لگانے کے،بھی نقصان سے چالاکیوں لیڈروں تمھارے کے کی،بھی نقصان سے زیادہ جہیز دینے کے لڑکیوں اپنی کو،بھی نقصان سے دن بھر چائے پینے کے،بھی نقصان سے مشاعروں میں گا کر پڑھنے سے،بھی نقصان سے قادیان کے۔پس دور رکھے اللہ اس اخبار کو ''دھرم بھکشو'' سے اور ''دھرم بھکشو'' کو اس اخبار سے کیونکہ تحقیق جس نے کہ اختیار کیا ''دھرم بھکشو پن'' بیچ ہندستان کے تو نقصان پہنچائے گا وہ ملک ہندستان اپنے کو۔پس پلاؤ کھلائے اللہ مہربان قدرت والا خریداروں اس اخبار کو روزانہ اور جس نے کہ کمر باندھی اپنی واسطے زیادتی خریداروں اس کے کے تو موٹا پا دے گا اللہ بخشش کرنے والا اس کو اے موٹا پا ڈاکٹر محمد عالم صاحب کا۔بھی جس نے کہ غفلت اختیار کی طرف سے خریداری اس اخبار ہذا کے تو لاغر بنا دے گا اللہ اس کو مانند عارف ہسوی سابق ایڈیٹر اخبار ''کانگریس'' کے۔شعر:

باوجود بیمہ کمپنی کے مرجائے گا وہ ایک دن جس نے کہ نہ خریدا ''پنجاب پنچ''

ثبت رہے گا اوپر گورنمنٹ گزٹ کے نام اس کا جس نے کہ روزانہ پڑھا ''پنجاب پنچ''

اب تعریف فرماؤ اس صحیح شعر ہذا ہمارے کی اگر ہو تم سمجھنے والے کلام تازہ سر مائیکل اوڈ اوائر کے۔تنگ کردے اللہ رستی مضمون نگاری ان کے کی اور دراز کرے اللہ عمریں ہم ملا رموزی اور تمام حسین میر کاشمیریوں کی کہ کہا ہے۔

◆◆◆

چین کی دھانی فتح

اے سینما میں جھانکنے والو!

نہ چاہیے البتہ نہ چاہیے تم کو یہ کہ جھانکو تم بیچ سینما کے، طرف پردہ نشین عورتوں کے کہ تحقیق ہیں وہ عزت تمھاری۔ اگرچہ بہ سبب جہالت سخت کے غافل ہیں مسلمان ترقی اور تعلیم عورتوں اپنی سے، مگر نہ دیکھا تم نے بیچ زمانہ جنگ کے کہ کام آئیں عورتیں بیچ لڑائی چین و جاپان کے موافق حق کام آنے اپنے کے۔

ناگاہ ذریعہ مبلغ ایک ہوائی جہاز کے تشریف لائے بیچ خدمت فیض کے درجہ والی ہماری کے مصطفیٰ فوزی پاشا وزیر جنگ حکومت ترکی کے۔ پس بعد بجالانے قاعدوں تعظیم کے سگریٹ ترکی پلایا ہم نے ان کو اور حقہ سرحدی پلایا ہم نے ان کو۔ دور کر دے اللہ عادت حقہ نوشی کی سرحدی بھائیوں سے۔ اما بعد سوال کیا صفت کیے گئے ہم نے سے یہ کہ کیا سبب اس کا کہ چار شادیاں کیں آپ نے دراں حال یہ کہ جتنی بے کار اولاد ہوتی ہے بیچ ہندستان کے نہیں پیدا ہوتی اتنی بیچ دنیا تمام کے۔ تو قسم کھائی ہم نے بے قانون تانگے والوں کی کہ نہیں سکھاتی مبلغ ایک میونسپلٹی دنیا کی تانگے والوں کو تہذیب کرایہ اور گفتگو کی اور دکھ پاتے ہیں ایسے تانگے والوں بے تمیز و بے ادب سے شائستہ مسافر۔ اور کہا ہم نے کہ نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے اے وزیر جنگ ترکوں بہادری

کے پیشہ والوں کے چار بیویاں کیں ہم نے بہ سبب افلاس کے۔ تاغم افلاس کا غلط ہو ذریعہ ان
کے۔ کیونکہ تحقیق نہیں ہے بعد والدین کے بیچ دنیا کے مونس زیادہ بیویوں چار سے نہ بیوی ایک
سے اگر محفوظ رہیں وہ اولاد زیادہ سے۔ پس بشارت اور خوشخبری ہے بیچ چار شادیوں کے اگر سینما
دان اور سینما پسند، بھی اسی طرح مصیبت ہے اخبار میں ساس واسطے بہو کے کہ تحقیق سر کھاتی ہے
زیادہ بوڑھی ساس بہو کا دن بھر۔ پس جب سلسلۂ کلام ہمارا او پر اس جگہ کے پہنچا تو مسکرائے وزیر
جنگ ترکوں جنگجو کے اور فرمایا کہ اگر بھرتی کروں میں واسطے حفاظت حکومت ترکی کے ہندستانی
مسلمان نوجوان تو کامیابی ہوگی مجھ کو یا نہیں۔ تو بعد لینے لمبے کش حقے اپنے کے جواب دیا ہم نے
کہ یہ ہے خیال کجا آپ کا کیونکہ تحقیق نوجوان ہندستان کے ہوتے جارہے ہیں عورتیں بہ سبب
شوق فیشن کے۔ بھی بہ سبب بے ہوشی والدین اور اساتذہ اپنے کے۔ کیا نہ دیکھا آپ نے لڑکوں
مدارس ہند کے کو کہ برہنہ سر جاتے ہیں اب وہ بیچ تعلیم گاہوں کے سامنے اساتذہ کے۔ پس جو
دماغ کو نہ قبول کرتا ہو احترام استاد اپنے کا وہ کیا تابع رہے گا اور سختی اٹھائے گا بیچ جنگ کے نیچے
کمان کسی کماندار کے۔ بھی اسی طرح جب نیم عریاں ہوں سامنے اساتذہ کے طلبا ساتھ بہانے
کھیل اور ورزش کے اور جاتی رہے حیا ان سے تو ہرگز وفادار نہ ہوں گے وہ والدین اپنے کے اور
کماندار اپنے کے۔ بھی جو نوجوان ٹماٹر کھاتے ہوں موافق مشورہ ڈاکٹر کے وہ کیا جنگ کریں گے
ساتھ فوجوں جرمنی کے۔ محفوظ رکھے اللہ بیویوں ہماری کو ٹماٹروں اور سبزیوں سے۔ بھی جو طلبا کہ
عادی ہوں ریشمی لباس اور پاؤڈروں کے وہ کیا خاک بھرتی ہوں گے بیچ فوجوں ترکی کے۔ بھی جو
نوعمر طلبا ٹھنڈے چشمے لگاتے ہوں بیچ شروع جوانی اپنی کے اور ترک کر چکے ہوں وہ محبت مادری
زبان اپنی کی۔ بھی جو نوجوان رپٹ لکھاتے ہوں معمولی تو تو میں میں کی بیچ تھانوں کے۔ بھی جو
دلہن بنے رہتے ہوں ساتھ بہانے صفائی کے، بھی جو مذاق اڑاتے ہوں قومی بزرگوں اپنے کا، بھی
جو تفریح کرتے پھرتے ہوں ساتھ بہانے کھیلوں ہاکی اور فٹبال کے بیچ زمانے تعلیم کے، وہ کیا
خاک سختی اٹھائیں گے میدان جنگ کی، بھی جو گھبراتے ہوں اور شرماتے ہوں تعلیم صنعت وحرفت
سے اور عادی ہوں سواری سائیکل اور موٹر کار کے وہ کیا خاک بھرتی ہوں گے بیچ فوجوں ترکوں
کے۔ بھی اسی طرح جو عورتیں کہ بند رہتی ہوں اندر سو پردوں کے اور بے خبر ہوں حالات دنیا سے

وہ کیا پیدا کریں گی عمدہ اولادیں بجز اس کے کہ ہوگی اولاد ان کی ریشمی واطلسی۔

امابعد فرمایا مدح کیے گئے وزیر نے کہ کیا ہے رائے آپ کی اے محترم ملا رموزی صاحب بیچ باب جنگ چین و جاپان اور قبضہ آسٹریا کے۔ تو پھر تازہ حقہ طلب کیا ہم نے ساتھ دیسی تمباکو کے بدلے خمیرے محمد علی لکھنوی کے کیونکہ تحقیق نہیں بنایا ہم کو قوم ہماری نے اتنا آسودہ حال کے پیتے ہم خمیرہ عمدہ محمد علی صاحب لکھنوی کا بلکہ اتنی تنگ دل اور تنگ نظر ہے قوم ہماری کہ غنیمت سمجھتی ہے اس کو جو کماتے ہیں ہم مختصر تر روپیہ لکھ کر مضامین عمدہ۔ پس بعد پینے حقے اپنے کے کھانس کر فرمایا ہم نے کہ اگر نہ جنگ کی ساتھ جرمنی کے روس، برطانیہ، فرانس اور امریکہ نے تو خیریت نہیں ہے اقلیتوں بلقان کی، البتہ محفوظ رہے گی حکومت ترکی بہ سبب اس کے کہ بڑی اقلیت ہے بیچ بلقان یا سرحد بلقان کے ترکی۔ پھر بہ سبب اسلامی حیا وعفت کے خوددار ہوتے ہیں ترکی سپاہی اس لیے غضب کی بہادری کرتے ہیں اور بے مثال بہادری دکھاتے ہیں وہ بیچ جنگ کے۔ پس اگر سکون حاصل رہا جرمنی اور اٹلی کو اسی طرح اور نہ تیار ہوئیں اندر جرمنی اور اٹلی کے ''احرار پارٹی''، ''اتحاد و ملت پارٹی''، ''جناح پارٹی''، ''قادیان پارٹی''، ''لیگ پارٹی''، ''کانگریس پارٹی'' اور ''مہاسبھا پارٹی'' تو غلامی اختیار کرنا ہوگا رومانیہ، بلغاریہ اور یونان کو جرمنی یا اٹلی کی۔ بھی اگر مقابل آیا جرمنی یا اٹلی کے روس بغیر برطانیہ اور فرانس کے تو بھی تباہ ہوں گی ریاست ہائے بلقان، بھی اسی طرح نہیں ہے خیریت چیکوسلواقیا، لتھونیا اور پولینڈ کی۔ لاکھ دعوے بہادری کے کریں یہ تینوں بیویاں نہ تو بہ یہ تینوں ریاستیں، بھی اسی طرح لاکھ پسپا کردیں چینی فوجیں فوجوں جاپان کو مگر نہ سکیں گی اور البتہ تحقیق نہ سکیں گی وہ واپس لینا کل علاقوں کھوئے ہوئے اپنے کا بہ سبب بددعا ان بیوہ عورتوں ہندستان کے کہ ہیں وہ نوعمر مگر نہیں نکاح کراتی ان کا ساتھ جبر کے برادری ان کی اے نکاح ثانی۔ پس جس طرح کہ بعد پانے پنشن کے خضاب لگانا ترک کردیتے ہیں ہندستانی حکام اور بعد پنشن پانے کے جاتے ہیں حج بیت اللہ کو تھانیدار لوگ۔ اسی طرح بعد شکست کھانے کے نہیں واپس لے سکتی ہیں فوجیں شکست خوردہ علاقہ اپنا اِلّا ماشاءاللہ۔ بھی اسی طرح جب نہ ملاحظہ فرماتے ہوں بڑے لوگ کسی قوم کے اخبارات قومی زبان اپنی کے، مثل اکثر ہندستانی دولت مندوں اور حکام کے تو ہرگز نہ ہوگی فتح چین کو اوپر جاپان کے مگر واسطے چندروز کے۔ بھی اسی طرح

جو بیویاں ہندستان کی مارے غصے شدید کے دیگچی مار دیتی ہوں پھینک کر شوہر اپنے کو اور بغیر اجازت شوہر کے جاتی ہوں سنیما اور کلب تو کیا خاک مدد ملے گی پھر فوجوں چین کو ملک روس سے۔

پس جب سنے یہ تمام اصول ہمارے وزیر جنگ ترکی نے تو بارے عقیدت کے بوسہ دیا انھوں نے اوپر ہاتھوں نمازی پرہیزگار ہمارے کے۔ پھر واسطے سفر ترکی کے پیش کی ہم نے ان کو سائیکل شکستہ اپنی اور کہا کہ یہ سائیکل دی ہے ہم کو دس کروڑ مسلمانوں ہند نے بدلے بائیس سال کی خدمت تحریری ہماری کے۔ تو قہقہہ تحقیر کا لگایا وزیر جنگ ترکی نے اوپر بے حسی دولت مندوں ہندستان کے جو یوں غافل ہیں قومی کارکنوں اپنے سے۔ پھر اوپر ذاتی ہوائی جہاز کے تشریف لے گئے وہ ترکی۔ دراز کرے اللہ عمر جنگ ہسپانیہ کو تا آنکہ آزاد ہو جائے اسلامی علاقہ مراکش کا خود بخود جیسا کہ وزیر بڑے نوشیرواں نے کہا ہے:

نہ ہر عورت ، عورت ہے نہ ہر جنگ جنگ
ہڑتالیں ہوں گی وہاں جہاں افلاس سے ہوں گے لوگ تنگ

معاف فرمائے اللہ اس مطلع ہمارے کو کہ ہو گیا ہے مصرع ثانی اس کا بہ سبب جھنجھلاہٹ بزرجمہر کے لمبا بہت۔

اب کیا کریں بیان مکان درجہ سوم اور حجرہ نیم خام ہمارے۔

◆◆◆

ہندو مسلمانوں کا انگوری اتفاق

اے کمیشن کے اونچے ممبرو!

خبرداری اور آگاہی ہے واسطے تمھارے کہ نہ بات کرنا تم بیچ اس زمانے کے خواجہ حسن نظامی صاحب سے کہ فکرمند ہیں وہ بہت۔ گرفتار کرادے اللہ قاتل خسران کے کو اور ایسے لیڈروں کو جو دھوکا دیں قوم اپنی کو خاص واسطے غرض اپنی کے اور پائیدار کردے اللہ اس ہندو مسلم اتفاق کو کہ نظر آرہا ہے وہ بیچ اس زمانہ ہٰذا کے۔ پس جب زودکوب کرتے ہیں اوپر پلیٹ فارموں ریل کے یہ ہندستانی ٹکٹ کلکٹر بے ٹکٹ افلاس کے مارے ہوئے سادھوؤں اور فقیروں کو تو چوٹ اوپر دل ہمارے کے لگتی ہے اوپر غربت اور پریشانی ہندستانیوں کے۔ پس ایسے ہی ہندستانی ٹکٹ کلکٹر بیچ زمانہ سوراج کے سوار کرائے جائیں گے اوپر سواری عیسیٰ علیہ السلام کے اور حجامت بنائیں گے ان کی صدر صاحب راجہ کانفرنس امرت سر کے۔ بھی اسی طرح غرور اور تکبر بڑھ جاتا ہے صوبہ سرحد سے ان ہندستانی افسروں کا جنھوں نے تعلیم پائی ہے کالجوں کی اور ترک کرتے جاتے ہیں ہندستانی تہذیب بزرگوں اپنے کی سبب سے کثرت قینچی چھاپ سگریٹ اور تھیٹروں کے۔ پس جلدی شادی کرادے اللہ مہاراجہ اندور کی ہمراہ مہارانی ملر کے تاکہ نہ تباہ کرسکیں مہاراجہ صاحب روپیہ زیادہ بیچ اس باب کے اور محفوظ رکھے اللہ تمام والیانِ ریاست کو اس عادت سے مہاراجہ

صاحب اندور کی۔ پس البتہ تحقیق کہ پائیں گے یہ تمام ہندستانی بیچ نظر دنیا تمام کے اگر اتفاق کرلیا
انھوں نے آپس میں عزت کیونکہ بری ہے عادت فیشن انگریزی کی ورنہ کیا نہ سنا تم نے اے
شاگردو ہمارے کہ گلا کٹ گیا تھا بادشاہ افغانستان کا بیچ شہر بروسلز بلجیئم کے جبکہ مونڈھ رہے تھے وہ
داڑھی اپنی موافق قاعدہ انگریزی کے۔ پس جس نے کہ ترک کیا فیشن انگریزی تو بیچ دن حکومت
سوراج کے لاٹ پادری بنائے گا اللہ اس کو شہر لاہور کا، مگر شرم بہت واسطے ان ہندستانی پروفیسروں
اور ماسٹروں کے ہے کہ سامنے طلبا کم سمجھ اور کم عمر کے پڑتا ہے بہت۔ پس نہیں متوجہ ہوتے یہ ممبر
کونسل کے طرف گرانی لفافوں اور کارڈوں کے، اگرچہ روزانہ تکلیف ہوتی ہے باشندوں غریب
کو۔ پس اگر ہیں ہمدرد بہت ممبر سائمن کمیشن کے تو بدلے سیاحت دیہات کے۔ ارزاں کرادیں
وہ لفافے اور کارڈ۔ بھی آزادی دلادیں وہ اخبارات اردو کو برابر آزادی ''پانیئر'' کے کیونکہ اوپر اسی
جگہ کے نوشیرواں عادل نے کہی ہے مبلغ ایک رباعی:

اے اندھے حافظ جی اگر وسل چاہتے ہو تم تو صلح کراؤ تم ہندو مسلمانوں کی
ساتھ مسلمانوں کے مصافحہ کریں ہندو اور معانقہ ساتھ ہندوؤں کے مسلمان

پس ختم ہے بُلا ہوں ہندستان کی کہ نہیں ہوگا مبلغ ایک شعر عمدہ ایسا جیسا کہ کہا نوشیرواں
عادل نے اوپر والی سطروں چند مضمون ہمارے کے۔ توفیق دے اللہ ہندستانیوں کو عمل کی اوپر باتوں
ہماری کے کہا ہے

◆◆◆

اسلامی نوروز

اے انگریزی میں دستخط کرنے والو!

وہ کچھ سنا تم نے کہ شروع ہوا مبلغ ایک محرم الحرام سے سال 1357 ہجری مسلمانوں کا، یعنی سال نو اسلامی۔ پس بشارت و خوشخبری ہے واسطے مسلمانوں دنیا تمام کے اندر اس سال ہذا اسلامی کے کہ تحقیق بھول گئے 99 فیصدی مسلمان سنہ و سال اور ماہ و تاریخ اسلامی اپنی کو بہ سبب فیض و برکت تعلیم بی۔اے کے، غیر بی۔اے کردے اللہ ایسے مسلمانوں کو جو ترک کر چکے ہیں تہذیب و تمدن اسلامی اپنے کو بہ سبب کمزوری دماغ اپنے کے۔ پس قسم ہے درجہ سوم بیل گاڑیوں کی کہ چلائی جاتی ہیں وہ بیچ دیہات ہندستان کے اور تکالیف اٹھاتے ہیں ان سے مسافر اے تکالیف سخت۔ پس زکام اور کھانسی ہو جائے ایسی گاڑیوں کمزور اور شکستہ کو کیونکہ تحقیق نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے کہ دیکھا ہم نے اور منجھلی بیوی ہماری نے کہ آیا مبلغ ایک جرمن اخبار نویس سوار اوپر ایک لاری شکستہ کے۔ پھر داخل ہوا وہ ساتھ ادب و احترام بہت کے بیچ مکتب سیاسی ہم حضور ملا رموزی صاحب کے۔ زیادہ کرے اللہ بیویاں ہماری۔

پس اوپر فقط داخل ہونے اس کے کے کہا ہم نے اس سے کہ اے وہ تو جرمن اخبار نویس کہ تحقیق بغیر پروانہ راہ داری کے داخل ہوا تو اندر مکتب ہمارے کے تحقیق ہے تو جاسوس۔ پھر کیا تو

مخبری کرے گا تو مانند مخبری سی آئی ڈی والوں کے۔ تو قسم ہے کثرت بیڑی نوشی اور چائے نوشی کی کہ مسکرایا وہ جرمن اخبار نویس اور منہ بات اپنی کا اس طرح کھولا اس نے کہ اے محترم ملا رموزی صاحب محفوظ رکھے اللہ آپ کو فریب بیوی نمبر دو سے کہ نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے کہ حاضر ہوا ہوں میں بیچ خدمت فیض کی درجہ والی آپ کی کے، مگر واسطے اس کے کر سکوں میں معلوم کرنا اس بات کا کہ کیوں بھول گئے مسلمان ہندستان کے تہذیب اسلامی۔ بھی نوروز منانا اپنا بھی بلد اس چاروں بیویوں انگریزی دان اپنی کے جرمنی تا لکھیں آپ وہاں مضامین ایسے۔ تو قسم ہے بے بسی باشندوں چین کی کہ تباہ کر رہا ہے ان کو جاپان اور بھولتے جا رہے ہیں ان مظلوموں کو ہندستانی لوگ کہ وزیر جنگ بنا دے آپ کو قدر دان قوم جرمنی کی اوپر فقط عمدگی مضامین اور غزلوں آپ کی کے۔ مگر اے عجیب وہ گھڑی حیرت کی بڑھانے والی کہ سکوت کیا ہم نے اوپر اس ٹلاوے جرمنی کے کہ ناگاہ فرمایا بیوی نمبر چار ہماری نے کہ نہیں ہے کوئی شک بیچ قدر دانی اور علم دوستی قوموں یورپ کے، مگر نہیں سکتے ہیں جا نا شوہر ہمارے طرف یورپ کے جب تک کہ نہ ادا کر دیں وہ مہری بھاری ہم بیویوں تمام کا جو ہے کئی لاکھ کیونکہ تحقیق تعداد مہر ہندستانی عورتوں کی ہوتی ہے موافق رسم کے نہ موافق شرع کے۔ پس جو مسلمان کہ غیر شرعی باتوں اپنی کو سمجھتے ہوں شرعی۔ کون ہوگا برابر ان کے جاہل؟ پس بہ سبب اس کے تباہ ہو رہی ہیں لاکھوں لڑکیاں بے شادی والی کہ نہیں ملتا ہے ان کو لڑکا بی۔ اے پاس۔ بھی اسی طرح تباہ ہو رہے ہیں سینکڑوں لڑکے بی۔ اے پاس تلاش میں مالدار بیوی کے۔ یہ ہے نتیجہ غیر ملکی تمدن قبول کرنے کا کیونکہ جس قوم نے بحالتِ افلاس اور کم آمدنی کے اختیار کیا ہو سوٹ بوٹ یورپ کا تو اور نہ ہو آمدنی اس کی برابر یورپ والوں کے تو بداخلاق اور ذلیل ہوگی وہ بہ سبب شوق فیشن اپنے کے۔

پس جب سلسلۂ کلام بیوی چھوٹی ہماری کا اوپر اس جگہ کے پہنچا تو بات کاٹی ہم نے اس کی اور کہا کہ دراز کرے اللہ عمر تیری اے بیوی ہماری اور محفوظ رکھے اللہ تجھ کو تماشوں سینما کے سے۔ سچ کہا تو نے وہ جو کچھ کہ کہا تو نے اس جرمن بذا سے اگر چہ بھول جانا نئے سال اسلامی کا اور نہ خوشی منانا اوپر اس موقع کے موت ہے قومی مسلمانوں ہند کی۔ اگر چہ بہت دن گزرے کہ ترک کر دی ہے انگریزی داں مسلمانوں نے لکھنا اوپر خطوں اپنے کے پتہ اردو کا۔ پس خوش رکھے اللہ

ہندو بھائیوں کو کہ تحقیق ہر چیز لکھتے ہیں وہ بیچ ہندی کے اور مسلمان بیچ انگریزی کے بہ سبب غلام دماغ اپنے کے۔ بھی اسی طرح سینکڑوں لڑکیاں لکھتی ہیں خط بیچ انگریزی کے بہ سبب نخرہ انگریزی دانی اپنی کے۔ بھی بہ سبب اس کے کہ نہیں سکتی ہیں وہ لکھنا صحیح اردو کا بہ سبب نالائقی اپنی کے۔ پس حشر اردو ترک کرنے والوں کا ہوگا ہمراہ اندھے جاپانیوں اور لنگڑے چینیوں کے۔

کیونکہ باہر ہو جانا جمعیۃ اقوام سے اٹلی، جاپان اور جرمنی کا اچھا نہیں ہے واسطے امن یورپ کے۔ پس جب تک کہ نہ ہوں گے بیچ تعداد کے ترک لوگ برابر جرمنوں کے تو مشکل ہے محفوظ رہنا ان کا نقصانات سے۔ اگرچہ لاکھ مصطفیٰ کمال پیدا ہوں اندر ترکوں کے۔ یہی سبب ہے کہ حکم دیا ہے مصطفیٰ کمال پاشا نے کہ بچے پیدا کرے قوم ترکی ساتھ کثرت کے چھوڑ کر تماشہ سینما کا۔ پس جب تک کہ نوجوان صاحبزادے اور صاحبزادیاں ہندستان کی نہ اختیار کریں گی دیسی اور ہندستانی زندگی بھی مادری زبان اپنی ہرگز وہ معزز نہ ہوں گی بیچ نظروں ذی علم دنیا کے۔ پس بخار آجائے ایسی موٹر کاروں کو جو بھاگتی ہیں اے بھاگ بے تحاشہ اور توفیق دے اللہ چھوٹی بیوی ہماری کو تا روزانہ خط لکھے وہ ہم کو میکے اپنے سے اگر ہے وہ عقل والی۔ بھی مبارک ہو یہ سال نو مسلمانوں دنیا تمام کو۔ اب پڑھ تو اے بیوی چھوٹی میری وہ شعر جو لکھا ہے میں نے:

ہرگز نہیں مرے گا اور مرے گی وہ جس کا دل زندہ ہو ساتھ عشق کے

لکھا ہوا ہے اوپر جریدۂ عالم کے بیچ اردو کے یہ

معاف کرے اللہ لمبائی اور درازی شعر ہمارے کی کو۔

◆◆◆

آسٹریا پر سُرخ قبضہ

اے محترم پنشن پائے ہوئے بزرگو!

وہ کچھ یاد آتا ہے تم کو کہ کیا تم نے بیچ زمانہ ملازمت اپنی کے ساتھ بندوں بیکس اور بے بس کے۔ بھی یاد کرو تم گزرا ہوا نخرہ اور بنایا ہوا دبدبہ اپنا اگر ہو تم رکھنے والے عقل و شعور کے۔ پھر کیا ہوا تم کو کہ ترک کر دیا تم نے خضاب لگانا اوپر داڑھی مونچھ اپنی کے اور بعد پنشن کے کیوں ہوئے نمازی پرہیزگار۔ کیا بیچ زمانہ ملازمت کے نہیں تھی نماز فرض اوپر تمھارے، مگر اے عجب وہ گھڑی ملازمت اور عہدے تمھارے کی کہ نہیں تھا بیچ قابو تمھارے کے دماغ تمھارا اور ملتے تھے تم ساتھ بندگانِ خدا اور ساتھ حاجتمندوں کے مثل بادشاہوں دبدبے والوں کے، لیکن سچ کہو تم کہ کیا گزرتی ہے اب اوپر دماغ و دل تمھارے کے کہ نہیں رہا وہ طنطنہ اور دبدبہ تمھارا۔ بھی نہیں آتا مبلغ ایک غلام بھی اوپر دروازہ تمھارے کے اور خود جاتے ہو تم اوپر دروازوں لوگوں عام اور خاص کے مارے وحشت بیکاری پنشن کے۔ بھی اب ادا کرتے ہو خود فرائض مسجد و مندر کے۔ بھی گھیر لیا ہے تم کو ضعفِ قلب، ضعفِ بصارت اور کھانسی نے۔ پس یہ ہے بدلہ ستانے اور دبانے غریبوں اور مجرموں کا بے ضابطہ۔ اور یہ ہے بدلہ اس کا کہ غافل تھے تم طرف سے فرائض خداوندی کے۔ اور یہ ہے بدلہ ناک بھوں چڑھائے رہنے کا طرف سے بندوں بے بس کے۔ اور جو تحقیق کہ ہوتے

آسٹریا پر سُرخ قبضہ

اے محترم پنشن پائے ہوئے بزرگو!

وہ کچھ یاد آتا ہے تم کو کہ کیا تم نے بیچ زمانہ ملازمت اپنی کے ساتھ بندوں بیکس اور بے بس کے۔ بھی یاد کرو تم گزرا ہوا نخرہ اور بنایا ہوا دبدبہ اپنا اگر ہو تم رکھنے والے عقل و شعور کے۔ پھر کیا ہوا تم کو کہ ترک کر دیا تم نے خضاب لگانا اوپر داڑھی مونچھ اپنی کے اور بعد پنشن کے کیوں ہوئے نمازی پرہیزگار۔ کیا بیچ زمانہ ملازمت کے نہیں تھی نماز فرض اوپر تمھارے، مگر اے عجب وہ گھڑی ملازمت اور عہدے تمھارے کی کہ نہیں تھا بیچ قابو تمھارے کے دماغ تمھارا اور ملتے تھے تم ساتھ بندگانِ خدا اور ساتھ حاجتمندوں کے مثل بادشاہوں دبدبے والوں کے، لیکن سچ کہو تم کہ کیا گزرتی ہے اب اوپر دماغ و دل تمھارے کے کہ نہیں رہا وہ طنطنہ اور دبدبہ تمھارا۔ بھی نہیں آتا مبلغ ایک غلام بھی اوپر دروازہ تمھارے کے اور خود جاتے ہو تم اوپر دروازوں لوگوں عام اور خاص کے مارے وحشت بیکاری پنشن کے۔ بھی اب ادا کرتے ہو خود فرائض مسجد و مندر کے۔ بھی گھیر لیا ہے تم کو ضعفِ قلب، ضعفِ بصارت اور کھانسی نے۔ پس یہ ہے بدلہ ستانے اور دبانے غریبوں اور مجرموں کا بے ضابطہ۔ اور یہ ہے بدلہ اس کا کہ غافل تھے تم طرف سے فرائض خداوندی کے۔ اور یہ ہے بدلہ ناک بھوں چڑھائے رہنے کا طرف سے بندوں بے بس کے۔ اور جو تحقیق کہ ہوتے

تم بیچ شباب ملازمت اپنی کے مستعد اوپر خدمات بندوں غریب کے تو مقبول رہتے تم بعد پانے پنشن کے۔ بھی بعد جانے ملازمت کے، لیکن اب کہ کر چکے تم مظالم اوپر بندوں بے بس کے اور بوڑھا ہو گیا نخرہ تمھارا۔ ہرگز کام نہ آئے گا جج کرنا تمھارا اور یاترا جانا تمھارا اور جو ہو تم شک کرنے والے بیچ قول ہمارے کے تو رجوع کرو تم طرف علمائے مذاہب اپنے اپنے کے۔ پھر دیکھو کہ کیا دانت توڑ ڈالنے والا جواب دیتے ہیں وہ تم کو موافق حق جواب تمھارے کے۔ کیونکہ تحقیق نہیں بھاتا ہے تکبر، غرور اور نخرہ اللہ قدرت والے مہربان کو کہ ہے وہ زندگی دینے والا تم کو۔ پھر کیوں کرتھی روگردانی تمھاری طرف سے احکام اس کے کے بیچ زمانہ ملازمت اپنی کے، مگر یہ کہ راہ ماری تمھاری شیطان راندے ہوئے نے اور بھول گئے تم احکام اور اخلاق مذاہب اپنے اپنے کے کو کہ تحقیق سکھاتے ہیں تمام مذاہب پیار کرنا ساتھ غریبوں کے اور انصاف و رحم کرنا ساتھ مجرموں کے۔ پس اگر نخرہ اور دبدبہ موافق قانون اور انصاف اور ضرورت کے رکھتے تم تو نہ غصہ ہوتے برتاؤ تمھارے سے بندے خدا کے، مگر اے آہ کہ اوپر فقط زندگی چند روزہ کے بھول گئے تم خدا اور حکومتوں اپنی اپنی کو کہ بنایا تھا تم کو ان دونوں نے حاکم اوپر بندوں چند کے اور اوپر بندیوں چند کے۔ پس اب جو تکالیف کہ بیچ زمانہ پنشن کے پا رہے ہو تم تو ڈراؤ تم اولاد اپنی کو تا محفوظ رہے اور دور رہے وہ مظالم اور خلاف ورزی قوانین حکومتوں سے ہو کر حاکم اور افسر۔ پس اگر کیا تم نے ایسا جیسا کہ کہا ہم نے تو قسم ہے زیادتی پاؤڈر کی بیچ نوجوانوں کے بدلہ اس کا پاؤ گے تم بیچ اسی دنیا کے عمدہ۔

امابعد اے کثرت سے چائے پینے والو!

وہ کچھ سنا تم نے کہ کہا کہنے والے نے آ کر ملک آسٹریا سے کہ نہیں کیا قبضہ فوجوں جرمن نے اوپر ملک آسٹریا کے مگر بہ سبب اس کے کہ دو ٹکڑے ہو گئے تھے امیر اور غریب آسٹریا کے۔ پس طبقۂ اعلیٰ آسٹریا کا ترک کر چکا تھا میل جول ساتھ غریبوں آسٹریا کے اور ترک کر دی تھی امیروں آسٹریا نے شرکت بیچ جلسوں اور تقریبوں غریبوں کے۔ بھی غزل نہیں پڑھتے تھے امیر آسٹریا کے بیچ مشاعروں غریبوں آسٹریا کے۔ بھی نہیں شریک ہوتے تھے امیر لوگ آسٹریا کے بیچ تقریب عقیقوں لڑکوں ملازموں آسٹریا کے۔ بھی نہیں شریک ہوتے تھے بڑے لوگ آسٹریا

کے بیچ جلسوں قوالی غریب خواجہ حسن نظامیوں آسٹریا کے۔ بھی گزرتے تھے جنازے غریبوں کے مگر نہیں شریک ہوتے تھے امیر آسٹریا کے۔ بھی دور ہو گئے تھے غریبوں سے امیر آسٹریا کے بنا کر مکانات اپنے بیچ سول لائنوں کے۔ پس جب امیر لوگ آسٹریا کے ذریعہ اخلاق، معاشرت، تہذیب اور میل جول کے دور ہو گئے غریبوں سے تو نہ رہی ہمدردی غریبوں کو ساتھ امیروں کے اور وقت حملے فوجوں جرمن کے حقہ پیتے رہے غریب لوگ آسٹریا کے اور گرفتار ہو گئے مدار الہام آسٹریا کے کہ مشہور ہیں وہ ساتھ نام ڈاکٹر شوشنگ کے۔ رہائی دے اللہ ان کو اے رہائی کامل۔

پس واضح او پر تمھارے ہوائے تانگے والو ہندستان کے کہ جب تک کہ نہ کرو گے تم برتاؤ عمدہ ساتھ مسافروں کے تو ہرگز نہ ملے گی تم کو روزی کافی۔ پھر کہا ہم سے کہنے والے آسٹریا نے کہ نہیں قبضہ کیا جرمنی نے اوپر آسٹریا ہمارے کے مگر بہ سبب اس کے کہ زیادہ ہو گئے تھے تماشے سنیما اور تھیٹر اور گھوڑ دوڑ کے اندر آسٹریا کے۔ پس توجہ نوجوانوں آسٹریا کی مبذول ہو گئی تھی طرف لہو لعب کے بدلے قوموں کے۔ بھی تصاویر برہنہ اور نیم عریاں جائز ہو گئی تھیں اندر رسالوں اور کتابوں آسٹریا کے اور دیکھنے ان کے سے تباہ ہو گئی تھی حالت اخلاقی نوجوانوں آسٹریا کی۔ بھی اختیار کر لی تھی نوجوان آسٹریا نے نازکی فیشن کی۔ پس سبب سے نفاست اور نزاکت فیشن کے جاتی رہی تھی فوجی استعداد اور قوت عمل ان سے بھی بہت زیادہ معتقد ہو گئے تھے امیر لوگ آسٹریا کے گنڈے، تعویذوں، پیروں اور عاملوں کے بہ سبب ناواقفیت مذہبی اپنی کے اور ناپسند کرنے لگے تھے دیسی سامان اور ملکی اشیا اپنی کو اور بدلے آسٹریائی مال کے پسند کرتے تھے وہ مال امریکہ، فرانس اور جاپان کا۔ پس جب ہر طرح دور ہو گیا دماغ آسٹریا اور چیزوں آسٹریا سے باشندوں آسٹریا کا تو قبضہ جرمن کا ناگوار نہ ہوا ان کو اور جب نہ ہوتا گوار کوئی قوم کسی قوم کو تو ہرگز مزاحمت نہیں کرتی وہ قوم بیچ قبضہ اس کے کے جو مانوس ہو پہلے ہی اس سے۔ اگر چہ مبتلا رہتے ہیں بیچ بیماریوں سخت کے امیر لوگ زیادہ غریبوں سے بہ سبب غذاؤں غیر طبعی اور بہ سبب بددعاؤں غریبوں کے۔ پس ناممکن ہے آزادی آسٹریا، حبشہ، ہسپانیہ، بھی ہر اس ملک کی کہ قبول کیا ہو جس نے تمدن دوسری قوموں کا۔ اگر چہ بہت دن گزرے کہ نہ سنا ہم نے گانا مس زبیدہ کا۔ کم کرے اللہ مثالیں ان کی

بیچ ملک ہندستان ہمارے کے۔

پس جب سلسلہ گفتگو راوی آسٹریا کا اوپر اس جگہ کے پہنچا تو دال روٹی کھلائی ہم نے اس کو موافق اوقات اپنی کے اور کہا ہم نے کہ نہیں ہے کوئی شک بیچ باتوں تیری کے اے رہنے والے ملک آسٹریا کے موافق اس شعر ہذا کے کہ کہا ہے ایک نے کہنے والوں ایران سے:

جب تک سکے تو دل غریبوں کا نہ ستا
راز دل اپنا بیوی اپنی کو نہ بتا !

◆◆◆

چین کی لال شکست

اے زیادہ بال بچے والو!

محفوظ رکھے اللہ تم کو چار بیویوں سے۔ وہ کچھ سنا تم نے بیچ باب شکست کھا جانے چینی فوجوں کے ہاتھوں سے فوجوں جاپان کے کہ تحقیق اب حملہ کر رہی ہیں فوجیں جاپان کی اوپر علاقوں جنوبی چین کے۔ اے حملہ سخت مگر اے عجب بھول ہندستانیوں کی کہ جلد بھول گئے وہ مظلومین مظلوموں چین کی کو اور مصروف ہو گئے وہ بیچ کاروبار بال بچوں اپنے کے جس طرح کہ مصروف رہتے ہیں طلبا ہندستان کے بیچ تماشوں سنیما کے دراں حال یہ کہ دندنا رہا ہے سولینی اوپر بحیرۂ روم کے اور اختلافات بڑھ گئے ہیں بیچ اس حال کے قوم پرستوں مصر کے۔ پس پٹرول پلا دے اللہ ان کو جو لڑا رہے ہیں قوم مصری کو آپس میں واسطے منافع سیاسی اپنے کے، مگر بے خبر حشر اپنے سے جو ہوگا مانند حشر یہودیوں جرمنی کے۔ بھی خطرہ میں پڑ گئی ہے کامیابی باغیوں ہسپانیہ کی بہ سبب برکت تعویذوں، عاملوں ہندستان کے کہ تحقیق کثرت عاملوں کی برباد کر دیتی ہے قوت عمل اس قوم کی کو کہ ہوں اندر جس قوم کے عامل زیادہ اور خضاب لاجواب زیادہ۔

پس دراز کرے اللہ عمر باٹا کمپنی کی جو ذریعہ جوتوں غریب پرور اپنے کے شکست دے رہی ہے جوتوں جاپان کو اور ذی عزت بنائے ہوئے ہے غریبوں ہندستان کو اگرچہ ذریعہ سے کثرت غبار موٹروں امیروں کے تباہ ہو رہی ہے ہیلتھ افسری ہندستانی غربا کی یعنی صحت۔ مگر داد دیجیے آپ

دماغ کو جرمن قوم کے کہ باوجود ہونے فوجی انقلاب کے منتظم رہی وہ مگر نہ منتظم ہوئے آج تک
مسلمان ہندستان ہٰذا کے بہ سبب غیر سیاست دان لیڈروں اپنے کے کیونکہ البتہ تحقیق وہ سیاست
دانی کہ ہے اصل سیاست دانی نہیں ہے بیچ ہندستانی لیڈروں کے ورنہ صدر الصدور ہوتے وہ آج
تک ہندستان کے اور نہ بھوکے مرتے ملا رموزی صاحبان ہندستان کے مگر سیاست دانی پیدا ہوتی
ہے عمدہ آب وہوا اور عمدہ صحت سے، مگر جو ہندستانی زمین کہ پیدا کرتی ہو وہ زلزلے بھونچال اور
کمزور انسان مانند دق زدہ مریضوں کے۔ بھی جو پاتے ہوں ناقص تعلیم بھی کمتر ہو تنخواہوں ان کے
کی۔ تو کیا خاک پیدا ہوگی سیاست بیچ ایسے دماغوں کے۔ راستہ بتادے اللہ نوجوان ایکٹرنیوں
سنیما کو نماز روزہ اے پاکیزگی کا اور کم کرادے اللہ زور پاؤڈر اور لالی کا ہندی عورتوں سے کہ تحقیق
اصل عورت پن ان کا تباہ ہو رہا ہے سبب سے فیشنی زندگی ان کی کے۔ اگرچہ بہت دن گزرے کہ نہ
ہوئی وہ عالمگیر جنگ کہ ڈھنڈورا اس کا پیٹ رہے تھے اخبارات اردو کے بہ سبب کمزوری معلومات
اپنی کے کیونکہ تحقیق ہمیں ہیں بیچ اخباروں اردو کے ایڈیٹر سیاست دان اور بین الاقوامی معلومات
والے، مگر یہ کہ تجارت بنالیا ہے انھوں نے پیشہ اخبار نویسی کو بہ سبب آزادی اجرائے اخبار کے۔
پس چاہیے یونیورسٹیوں ہند کو کہ نصاب اخبار نویسی کا جاری کریں وہ بیچ ہندستان کے۔ تا سند یافتہ
اخبار نویس پیدا ہوں بیچ ہندستان ہٰذا ہمارے کے۔ کیونکہ البتہ تحقیق بدنصیب ہے وہ قوم کہ کم علم و کم
نظر ہوں اخبار نویس اس کے اور بدنصیب و بیوقوف ہیں وہ ہندستانی جو بہ سبب نقالی یورپ کے
قرضدار ہیں زیادہ اندازہ آمدنی اپنی سے، مگر یہ ہے مرغوبیت دماغ ان کے کہ فوراً اختیار کی
معاشرت اور لباس یورپ والوں کا، مگر جب بڑھ گئی قرضداری ان کی تو اب تعریف کرتے ہیں وہ
لباس کھدر اور کھادی اپنے کی شرم ہو جیو واسطے ایسے فیشن زدہ ہندستانیوں کے۔ کیونکہ مقابل
مسولینی اٹلی والے کے صابر و خاموش رہنا انگریزوں کا رنگ لائے گا ایک دن کہ ہوگا وہ دن منحوس تر
واسطے مسولینی کے اگر عینک انگریز بینی کی رکھتے ہو تم اے غیر سیاست دان ہندستانیو!

پس اے محترم ایکٹرنیو!

کیا ہو گیا ہے تم کو کہ نہیں شوق پیدا کرتی ہو تم اے شوق اخبار بینی وطنی کا بیچ ہندستانی دولت
مندوں کے دراں حال یہ کہ لاکھوں روپیہ ہندستانیوں کا گھسیٹ رہا ہے بہ سبب نادانی ہندستانیوں
کے اخبار ”ٹائمس آف انڈیا“۔ ترک کرادے اللہ عادت حاصل کرنے کی بیوی نمبر تین ہماری سے

اور عادت کیرم کی بیوی نمبر ۳ ہماری سے کیونکہ جب نہ نفع دیا ہا کی نے دھیان چنداور روپ سنگھ کوتو کیا نفع ہوگا ڈاکٹر سونجے صاحب کو دیسی فوجیں بنانے سے۔ دنگل لڑنا سکھادے اللہ مسلمان نوجوانوں کو بدلے ہاکی اور فٹبال کے تاخوبصورت ہو جسم ہندستانیوں کا ذریعہ سے دیسی ورزشوں کے۔ بھی عادت کردے اللہ مسلمانوں کی تا دستخط بیچ اردو کے کریں وہ ہمیشہ۔

اما بعد جس طرح پنشن یافتہ انسان نہیں ہوتا ملازم دوبارہ اسی طرح حبشہ اور چین نہ آزاد ہوں گے اٹلی اور جاپان سے مگر بعد صدیوں چند کے ساتھ صورت دوسری کے۔ بھی اسی طرح جب تک کہ نہ پیدا کی جائے گی مذہب ذہنیت تو نہ ہوگا حاصل امن عالم، کیونکہ تحقیق نقطۂ نظر مذہب کا ہے امن و مساوات اور نقطۂ نظر قومیت کا ہے ترقی۔ پس جب تک کہ ضرورت رہے گی قوموں کو ترقی کی تو تحقیق ہوتی رہے گی جنگ و خونریزی۔ شوق دے اللہ ہندستانیوں کو صفائی کا تاکم ہو مصیبت میونسپلٹیوں ہندستان کی اور حجامت بنائی جائے ان کی غیب سے جو لڑاتے ہیں ہندو مسلمانوں کو۔ بھی شوق دے اللہ ہندستانی امیروں کو ملنساری اور دیسی لباس کا تو خوش اور ساتھ رہ سکیں ان کے عوام اور غربا ہندستان کے اور دور کردے اللہ شوق سول لائنوں کا تا محفوظ رہو جائیں امراء، غربا کے پس اگر شفقت کریں امرا بدلے نفرت کے غریبوں سے تو فتح پاجائے چین اوپر جاپان کے۔ زکام ہو جائے فوجوں جاپان کو بیچ میدانوں چین کے اور نہ ملے ان کو جوشاندہ زکام کا۔ اگرچہ بہت دن گزرے کہ نہ سنی ہم نے کوئی غزل مسٹر لائڈ جارج اور مسٹر چرچل کی اوپر طرح ہندستان کے۔ فرصت دے اللہ غرور نخرہ اور حماقتوں سے بیوی بڑی ہماری کو اور رحم دل رکھے اللہ شوہروں کو واسطے بیویوں کثیر اولاد کے کہ کہا ہے شعر:

مت کر بیوی سنیما دیکھنے والی
مت کر شوہر ایکٹرنی دیکھنے والا!

اب تو تعریف کیجیے اس صحیح شعر ہمارے کی موافق حق تعریف اس کے کہ اب فتح دے اللہ چین کو اوپر جاپان کے جلد۔

◆◆◆

اخبار ''کامران'' کا سرِ خِ اجرا

اے محترم دھوتی پوش مسلمانو!

خبر داری اور آگاہی ہے واسطے تمھارے کہ نہیں جاری ہوا ہے یہ اخبار ہٰذا مگر واسطے اس کے کہ توجہ دلائے گا وہ لیڈروں یوپی کو اوپر اس کے کہ تبدیل کرائیں وہ دھوتی مسلمانوں یوپی سے اور شوق دلائیں وہ ان کو لباس اسلامی کا کیونکہ نہیں سکتے ہیں اور البتہ تحقیق نہیں سکتے ہیں مسلمان دوسروں صوبوں کے یہ کہ پہچانیں وہ مسلمانوں یوپی کو دراں حال یہ کہ پہنتے ہیں اکثر مسلمان یوپی کے دھوتی مثل ہندو مہا سبھا کے، مگر اے عجب انسان ہندستان کے کہ بعض ان کے لباس اختیار کر چکے ہیں ہندوؤں کا اور بعض ان کے لباس یورپ والوں کا اور لڑکے نوجوان اس زمانہ کے لباس نازک عورتوں کا۔ پس بہتر ہیں ہیجڑے اور زنانے اس زمانہ کے کہ تحقیق اوپر لباس خاص اپنے کے ہیں وہ قائم! پس اگر ہو تم رکھنے والے عقل کے تو حصہ لو تم حصہ بیچ کاموں سیاسی کے اور مطالعہ کرو تم اخباروں اردو کا کہ تحقیق اصل زندگی باشندوں ہند کی نظر آئے گی تم کو بیچ اخباروں اردو کے نہ بیچ اخباروں انگریزی کے کہ لکھتے ہیں واقعات اونچے اور خاص لیکن اخبارات اردو کے کہ تحقیق لکھتے ہیں یہ حالات تمام۔ پس اندر جن اخباروں کے ہوں حالات مکمل کسی قوم کے تحقیق کہ وہی اخبارات ہیں اصل نمائندے اس قوم کے۔ مگر اے آہ کہ ماری ہے ہندستانیوں کی بی۔ اے

پاس ہونے کے بعد ہوجانے بی۔اے کے جان دیتے ہیں وہ اوپر یورپ کے۔اگر چہ ننگا کردیا ہے اسی مغربی شوق ان کے نے ان کو اور بے شمار گھرانوں فیشن زدہ کو۔پس کیا کہتے ہو تم یہ کہ انکا رکرو تم اس حقیقت بڑا سے کہ بے شمار نوجوان بداخلاق اور بے عزت ہو چکے ہیں بہ سبب فیشن پرستی اپنی کے۔بھی اسی طرح بے وقار اور بے آبرو ہو چکے ہیں وہ امیر گھرانے کہ نا کتخدا لڑکیاں جن کی چلتی ہیں تان کر سینہ اپنا برابر مردوں نوجوان کے موافق فیشن اور قاعدے یورپ والوں کے۔اے کاش اسی طرح آزاد بھی ہوتے ہندستانی برابر آزادی یورپ والوں کے،مگر یہ ہے بدعا خواجہ حسن نظامی صاحب اپنے کی جو کرتے ہیں وہ واسطے ان کے جو ہیں بے نماز۔بھی جو ہیں مغرور و متکبر اوپر موٹر کاروں اپنی کے۔بھی اوپر عہدوں ملازمت اپنی کے۔بھی جو ہیں قوم فروش۔بھی جو ہیں مخالف علمائے حق کے،بھی جو ہیں سود خوار،بھی جو ہیں رنڈی باز اور قمار باز۔بس افیون کھانا سکھادے اللہ رنڈی بازوں کو قبل آنے ماہ محرم کے تا قبضہ کریں مصطفیٰ کمال پاشا اوپر مقامات اسکندرونہ اور اناطا کیہ کے تحقیق یہ ہیں وہ مقامات کہ جہاد کیا تھا اوپر ان مقامات کے صحابہ کرام نے۔

محفوظ رکھے اللہ ہم کو قیام کانپور سے کہ تحقیق یہی ہے وہ شہر کانپور کہ باوجود قریب ہونے شہر لکھنؤ کے۔کبھی ترقی نہ کی اخباروں کانپور نے اور رسالوں کانپور نے اور نہ ہوئے یہاں مشاعرے شاندار۔پس بیچ جس شہر کانپور کے نہ ہو زندگی ادبی اور علمی دور ہی رکھے اللہ اس شہر سے ہم کو اور اضافہ کرے اللہ بیچ اس کے کارخانوں چرم سازی کا اگرچہ نہیں توفیق ہوئی آج تک کسی بڑے سوداگر چرم کو کہ مشاعرہ کراتے وہ شاندار موافق شان کانپور کے نیچے صدارت مولانا حسرت موہانی کے یا نیچے صدارت مولانا آزاد سبحانی کے۔پھر بھی برکت دے اللہ بیچ کاروبار تاجروں چمڑے کے اور بیچ کاروبار قصاب برادری کانپور کے کہ تحقیق یہی ہیں وہ مسلمان کہ دولت اپنی خرچ کرتے ہیں وہ اوپر کاموں قومی کے اور اوپر جہیز بیوی نمبر دو ہماری کے۔اگر چہ بہت دن گزرے کہ نہیں کہی غزل مسٹر چرچل نے اوپر مخالفت تحریک آزادیٔ ہند کی۔اچھی جزا دے اللہ ان کو اوپر اس خاموشی اور صبر ان کے کے تا حوصلہ کریں مسلمان شرکت کا اندر نیشنل کانگریس کے۔کیونکہ قسم ہے خوبصورتی گانے چودھرائن ہیر لبائی سول گنج والی کی کہ نہیں ہے مبلغ ایک نوجوان لیڈر بیچ مسلمانوں کے ایسا جو جگہ لے سکے بعد وفات بوڑھے مسلمان لیڈروں کے ان کی اور ہے یہ نتیجہ اس کا کہ دلچسپی لے

رہے ہیں مسلمان نوجوان ساتھ تماشاؤں سنیما کے بھی ساتھ ہاکی اور فٹ بال کے اور مسلمان دولت مند ساتھ گھوڑ دوڑ آغا خان صاحب کے اور ساتھ شکار شیر تیندوے کے اور ایکٹرنیوں سنیما کے اور ساتھ تفریح یورپ کے۔ کشتہ کھلادے اللہ ایسوں کو حکیموں دہلی کا ایسا کہ شوق ہو دولت مندوں ہندستان کو تحریکات ملکی اور قومی سے، مگر یہ ہے عذاب تمام تعلیم وتربیت کا ہندستانی ماسٹروں اور پروفیسروں کی کہ تحقیق نہیں دی تربیت ہندستانی ماسٹروں نے مگر تقلید اور نقل کی یورپ والوں کی۔ پس ماسٹر اور پروفیسر جس ہندستان کے خود نمونہ ہوں یورپی زندگی کے تو بیچ شاگردوں ان کے کے کس طرح ہوگی محبت ساتھ لباس ہندستان کے اور ساتھ زبان مادری اپنی کے اور ساتھ مشاغل قومی اپنی کے۔ پس محروم کردے اللہ ایسے ماسٹروں اور پروفیسروں ہندستانی کو حق پنشن سے کہ ذریعہ سے جن کے تباہ اور دور ہوئی ہے تہذیب، معاشرت اور اخلاق ہندستان کے، مگر یہ کہ اب یاد بھی نہیں آتی کسی کو مظلوم چینیوں اور حبشیوں کی بہ سبب کمزوری طاقت ان کی کے۔ پس جس نے کہ بیچ جوانی کے نہ احتیاط کی طرف سے صحت اور تندرسی کے تو تحقیق سفوف ہاضم بنائے گا اللہ اس کو اور مارے جائیں گے وہ بیچ شفاخانوں خیراتی کے۔ محفوظ رکھے نوجوانوں کو انجکشن سے کہ تحقیق کہ مثل وبا طاعون کے پھیل رہا ہے علاج انجکشن کا دراں حال یہ کہ موافق قوم حکیم بزرجمہر کے ہے یہ علاج غیر فطری اگر چہ بہت دن گزرے کہ دھمکی دے رہے ہیں لڑائی بڑی کی حضور فیض گنجور ہر ہٹلر جرمنی والے اور حضور پُر نور مسولینی اٹلی والے، مگر نہیں شروع کرتے وہ لڑائی تا کہ گراں ہو جائیں رنگ نیلے پیلے بیچ ہندستان کے اور خرچ کم ہو جائے ہمار ارنگائی دوپٹہ بیوی نمبر تین ہماری کا کہ کہا ہے:

نرخ اونچا کر کہ ستا پن ہے ابھی تک

پس بشارت اور خوشخبری ہے واسطے مسلمانوں تمام کے کہ جاری ہوا یہ اخبار ہذا ساتھ نام ''کامران'' کے۔ صحیح کرے اللہ معنی اس کے واسطے مسلمانوں تمام کے اور محفوظ رکھے اللہ اس کو ضمانت سے اور ایڈیٹر اس کے کو گرفتاری سے اور ہم کو بیوی نمبر ایک سے۔ اب کیا کیا اشارے ہمارے اور بھائی بشیر میونسپل کمشنر کانپور کے جھٹلاؤ گے۔

◆◆◆

مسلمانوں کی زعفرانی عید

اے بیوی کے احکام پر چلنے والو!

خبرداری اور آگاہی ہے واسطے تمھارے اور تمام انگریزی یافتہ لوگوں کے کہ تحقیق آگئی ہے وہ گھڑی سخت کہ آزمائے جاؤ گے تم ساتھ ایمانوں کمزور کے۔ پس اگر ہو تم رکھنے والے عقل و فراست کے تو شتابی کرو تم واسطے حاصل کرنے عقل و خردمندی کے کہ تحقیق عقل عمدہ نشانی ہے مہربانی اللہ مہربان قدرت والے کی۔

امابعد! نہیں ہے تہوار عید کا واسطے تمھارے مگر ایک کانفرنس سیاسی، لیکن بہ سبب نہ ہونے عقل دینی کے تباہ کر دیا ہے تم نے تہوار عید کے کو اور جرمنی و روس نے پولینڈ اور فن لینڈ کو بہ سبب قلت تعداد ان کی کے۔ اگرچہ قلت اولاد کی بہتر ہے کثرت سے اولاد کے۔ محفوظ رکھے اللہ ہم ملا رموزی صاحب کو کثرت اولاد اور مصارف اس کے سے۔ پس پڑھ لینا بی۔ اے تک نہ کام آئے گا اور نہ کام آیا مسلمانوں ہند کے مگر واسطے چند کے۔ پس البتہ تحقیق اگر نہ فراموش کرتے وہ علوم اسلام کو۔ بھی نہ فراش کرتے وہ زبان اردو کو، بھی نہ فراموش کرتے وہ تہذیب اسلام کو، تو تحقیق یوں نہ بے حجاب ہوتیں لڑکیاں بعض مسلمانوں کی بغیر عمر و تعلیم بڑی کے۔ پس اندر جن گھرانوں کے کہ شوق ہے روزانہ سینما دیکھنے مع عورتوں اور لڑکیوں بے پردہ کے تو تحقیق بے وقار ہو جائیں گے ایسے گھرانے

اندر برادری بڑی اپنی کے۔ پھر جو گھرانے کہ بے وقار ہو جائیں بیچ نظروں عوام کے نظر بند ہو جانا بہتر ہے واسطے ایسے گھرانوں بے وقار و بے عظمت کے، بھی اسی طرح جب نہ رہا بیچ مسلمانوں ہند کے شعور سیاسی تو غالب لایا اللہ حکمت والا اوپر ان کے کانگریس کو، بھی نہیں ہیں اسی لیے اندر مسلمانوں دس کروڑ کے لیڈران کے دس ہزار الا مبلغ ایک محمد علی صاحب جناح۔ پس جب واسطے دس کروڑ مسلمانوں کے لیڈر ہو مبلغ ایک تو اندازہ کیجیے شعور سیاسی ان کے کا۔ قلت سے لیڈروں ان کے کے اور جو ہوتا علم سیاست اور ذوقِ سیاست بیچ مسلمانوں کے تو ہوتے آج مبلغ دس لاکھ محمد علی جناح مگر اے آہ کہ ذوق مسلمانوں جدید کا بدلے علم وسیاست کے ہے سینما، ریڈیو، پیانو اور مثل ان کے۔ پس اندر جس قوم کے شوق بڑھ گیا ہو لہو ولعب کا تو تحقیق کہ موٹر ڈرائیور بنائے جائیں گے اکثر ان کے بیچ اس دنیا بلڈ ا کے اور محروم رہیں گی وہ تمام لڑکیاں وقار اور آرام سے جو چھوڑ کر اصول اسلامی اپنے کو نقل فرما رہی ہیں یورپ کی۔ اگر چہ بیچ تباہی لڑکیوں مغرب زدہ کے ہاتھ ہے بابوں اور بھائیوں ایم۔اے پاس ان کے کا اور اندر تباہی ایم۔اے پاس ہندستانیوں کے ہاتھ ہے ان کم نظر ماسٹروں اور ہندستانی پروفیسروں کا جو بقلم خود تھے نقال اور کمزور دماغ، اس لیے مرعوب ہو گئے دماغ ان کے آداب یورپ سے ورنہ اگر ہوتے اعلیٰ دماغ ماسٹر اور پروفیسر ہندستان کے تو خود ایجاد کرتے قاعدے اور ضابطے جدید ہندستانی تہذیب کے اور وضع کرتے جدید پاجامہ بدلے پتلون یورپ کے۔ بغض وعداوت پیدا کردے اللہ مہربان قدرت والا درمیان روس اور جرمنی کے تا محفوظ رہے شر اور فسادوں اس کے سے دنیا تمام، بھی لائق ہیں جبری بھرتی کے وہ تمام ہندستانی تاجر جو گراں فروش ہو گئے ہیں بے وجہ ساتھ بہانے جنگ جرمنی کے، مگر اے بے وقوف و بے شعور مسلمان کہ تحقیق آج بھی روپیہ بے دریغ خرچ فرما رہے ہیں اندر تقاریب ولیموں باراتوں اور عقیقوں بچوں اپنے کے۔ پس عنقریب کامیاب ہوگی سیاست انگلستان کی مقابلہ میں سیاست کانگریس کے کیونکہ فرق ہے درمیان آزاد قوم اور غلام قوم کے اے فرق بڑا۔ اگر چہ بیچ اخبار ٹائمس آف انڈیا کے لکھا تھا نوشیرواں عادل بھی وزیر بزرجمہر اس کے نے کہ یہ ہے لکھا ہوا ان کا:

کیا مہینے بہت اور کیا برسیں بہت
نہیں گزریں گے کہ پھر سے پردہ کریں گی لڑکیاں بے پردہ

بھول جائے گا جاپان فتح چین کو اور جرمن پولینڈ کو
جب کھائیں گے اتحادی اندر جمعیۃ اقوام کے پلاؤ اور زردہ

پس اے دکان پر اخبار پڑھنے والو! اگر دماغ درجہ اول کا ملا ہے تو تحقیق استعمال کرو تم لباس کھادی کا اور جمع کرو روپیہ بہت اندر گھر اپنے کے اور ترک کراؤ تم بیویوں اپنی سے استعمال فینسی چیزوں کا کہ تحقیق حسن عورت کا قابلیت دماغی ہے نہ زیور۔ محفوظ رکھے اللہ ہر عورت کو لڑائی سے بوڑھی ساس اس کی کے اور بوڑھی ساس کو گستاخی سے بی۔اے پاس بہو کے اور محفوظ رکھے اللہ لڑکیوں مسلمانوں کو افسانوں، شاعری اور ریڈیو سے۔ بھی مجاہد اور بہادر پیدا کرے اللہ لڑکیاں مسلمان بدلے لڑکیوں آزاد خیال اور فینسی کے کیونکہ البتہ تحقیق روایت ہے ایک سے راویوں انگلستان کے کہ عزم واستقلال انگریزوں کا مقابلہ میں جرمنی کے۔ سبق ہے واسطے بے ہمت اور فینسی مسلمان زادوں کے جو بھاگ جاتے ہیں محنت سے تعلیم کے۔ پس اگر موافق قول بیوی نمبر چار ہماری کے چھڑ گئی لڑائی روس کی ہمراہ ترکی کے تو قسم ہے غیر سیاسی خطبوں نماز عیدین کی کہ توڑ دے گا ہڈی ریڑھ کی ترکی اور نہ ملیں گے مزدور رونے والے فوجوں بزدل روس کو اندر قفقاز کے۔ پس جو مسلمانانِ ہند کہ نہ طاقتور بنا سکیں ہوں مسلم لیگ کو موافق ضرورت طاقت اس کی کے تو کیا خاک مدد کریں گے وہ ترکی کی وقت ضرورت کے۔ لڑائی پر بھیج دے اللہ ان تمام ہندستانیوں کو جو پڑھتے ہیں روزانہ اخبارات اردو کے مفت اے بے خریدے کیونکہ اندر لڑائی روس اور فن لینڈ کے ثابت ہو گیا یہ کہ نہیں ہوتے قابل لڑائی خونریزی کے روسی مرد۔ پھر کیا ہمت جو لے جائیں وہ بازی ترکوں آگ اور خون سے کھیلنے والوں سے۔

پس جب تعریف کی لارڈ زٹلینڈ نے مسلمانوں ہند کی بحیثیت ایک اعلیٰ قوم کے تو انڈے اور پراٹھے بھیجے ہم نے ان کو واسطے ناشتے ان کے کے۔ خضاب لاجواب کے قابل کردے اللہ ان عمروں کو جو ہو گئے ہیں ایڈیٹر اخباروں بعض کے بے خبر ضروریات ہم قومی سے مگر یہ کہ اور فقط اول فول مشق تحریر کے ایڈیٹر ہیں وہ۔ بھی اسی طرح توفیق دے اللہ امیروں اور دولت مندوں ہمارے کو تا ہمدردی کریں وہ غریبوں اپنے سے قبل خاتمہ جنگ جرمنی کے اگرچہ تباہ ہو رہے ہیں غریب مصنفین اور مضامین نگار اردو کے بہ سبب ناقدردانی امیروں اپنے کے۔ بھی اسی طرح راستہ

بتادے اللہ حکام مسلمان کو راستہ خریداری کتابوں اردو اور اخباروں اردو کا بدلے خریداری کتابوں اور اخباروں انگریزی کے جیسا کہ کہا گیا ہے مبلغ یہ شعر ہذا:

جس امیر نے کہ کتاب اور اخبار اردو کا نہ خریدا
ہرگز نہ سکے گا وہ جانا بیچ جنت کے

پس جتنی کہ کوشش کرتی ہیں لڑکیاں ہماری واسطے سینما کے کاش وہ اتنی ہی مستعد ہوں بیچ تعلیمی محنت کے۔

پس جب سلسلۂ کلام ہمارے کا اوپر اس جگہ کہ پہنچا تو دعا دی ہم نے انگریزوں کو اے دعا واسطے فتح جرمنی کے۔ زکام ہو جائے دائمی ہر جرمن سپاہی کو تا بہ سبب کثرت کھانسی اور چھینکوں سخت کے نہ سکے وہ لڑنا ساتھ کسی کے اور بیچ عشق بازی کے مبتلا ہو جائیں جرمن حکام اور افسر فوجی تا بہ سبب تکلیف ہجر و فراق محبوبہ کے نہ سکیں وہ لڑنا اور لڑانا جرمن سپاہیوں کو ساتھ کسی کے۔ بھی مدد کرے اللہ چین و فن لینڈ کی۔ پس جو لڑکی مسلمان کہ ہو کر آزاد خیال ترک کر چکی ہو نماز پانچ وقت کی کو تو ہرگز بھروسہ نہ کیجیے اوپر جذبۂ وفا اور مہربانی اس کی کے کیونکہ البتہ تحقیق جو لڑکی بھلا سکتی ہے فریضۂ خدا کو وہ بھلا دے گی فریضۂ وفا و احتیاط کو۔ اب کیا کیا اشارے حکیمانہ ہمارے جھٹلاؤ گے؟ مبارک فرمائے اللہ اس عید ہذا کو تمام مسلمانوں کو کہ کہا ہے۔

◆◆◆

رمضان شریف

اے صرف منہ صاف کر کے باہر آنے والے بے روزہ لوگو!

قسم ہے مکر وفریب تمھارے اور بیوی بچوں تمھارے کے کہ اگر بغیر عذر شرعی کے نہ رکھا روزہ تم نے بیچ اس ماہ رمضان ہٰذا کے تو تحقیق حشر تمھارا اور بعض سودخواروں اور متکبر حاکموں اور مغرور رئیسوں کا ہمراہ زنان بازاری کے ہوگا۔ محفوظ رکھے اللہ ہم ملا رموزی صاحب اور بیوی نمبر ایک ہماری کی کو۔ کیونکہ تحقیق بیوی نمبر ایک ہماری ہے غیر انگریزی زدہ گھرانے کی۔ پس سبب سے اس کے ہے تعلیم و تربیت بھی دماغ اس کا مذہبی مگر اے عجب بیوی نمبر دو ہماری کہ رکھتی ہے وہ روزہ اس طرح جس طرح وعدہ کرتی ہیں یورپی قومیں مفتوحہ قوموں اور نو آبادیوں اپنی سے، مگر یہ کہ بہ سبب مالدار ہونے اور موثر والی ہونے بیوی نمبر دو ہماری کے ڈرتے ہیں ہم اس سے جس طرح ڈرتے ہیں اکثر شوہر بیوی مالدار اپنی سے بہ سبب بے حیائی اپنی کے۔ بھی بعض شوہر ڈرتے ہیں بیوی اپنی سے بہ سبب یورپ زدگی کے۔ بھی بعض شوہر ڈرتے ہیں بیوی اپنی سے بہ سبب ذاتی جہالت اپنی۔ کے، مگر یہ بلائیں اور لعنتیں ہوتی ہیں اکثر بیچ خاندانوں دولت مندوں کے اور محفوظ ہیں رسوائیوں سے گھرانے غریبوں کے۔ پس اسی لیے معاہدہ کرنے والے ہیں ہم ہمراہ بیوی نمبر دو اپنی کے کہ اگر وہ پابند ہوگی اوپر احکام اسلام اپنے کے تو تحقیق ہوگی وہ نجات پانے والی

اگر چہ اب تک نجات نہیں پائی ہے غریب حبشیوں نے حملوں سے اٹلی والوں کے، مگر عجب بہادری حبشیوں کی ڈٹ گئے ہیں وہ مانند ڈٹ جانے بہادروں کے بیچ مقابلہ اٹلی کے، مگر نوجوان ہندستان کے خاص کیے گئے نوجوان مسلمان طلبا کہ مارے نفاست اور نزاکت کے نہیں سکتے ہیں وہ روزہ رکھنا روزہ رمضان کے کا بہ سبب بے روزہ ماسٹروں اور پروفیسروں اس زمانہ ہٰذا کے۔ اگر چہ نہیں متحد ہوئے ہیں آج تک مسلمان پنجاب کے اوپر مبلغ ایک سیاسی مقصد کے اور تباہ ہو رہے ہیں وہ لڑ کر ساتھ ایک دوسرے کے۔ پس شاید کہ پیدا ہی نہیں ہوا ہے مبلغ ایک دماغ اعلیٰ سیاست دان اور بااثر ایسا بیچ بہار کے جو ملا دیتا اے متحد کر دیتا مسلمانوں تمام کو اوپر ایک مقصد کے اور آ رہے ہیں بیچ پنجاب کے عامل کریم الدین صاحب عملیاتی۔ بھی اسی طرح نہیں مجھ ملا رموزی صاحب کو آج تک مبلغ ایک انگریز کہ دیتا وہ تعویذ یا منتر ایسا کہ کلام دیتا وہ مجھ کو بیچ معاملات تسخیر کے، مگر یہ کہ دھوکہ ہی دھوکہ ہے دعویٰ کرنا واسطے عمل حب کے۔

پس مبتلا کر دے اللہ تمام ایڈیٹروں اخباروں اردو کو بیچ عشق بازی کے تا پتہ چلے ان کو کہ کتنے جھوٹے ہوتے ہیں دعویٰ کرنے والے تعویذ گنڈوں کے بیچ باب تسخیر محبوب بھی محبوبہ کے۔ کیونکہ البتہ تحقیق تباہ ہو رہے ہیں اکثر گھرانے امیروں کے برکت سے عشق و عاشقی کے۔ بھی رسوا اور ذلیل ہو رہے ہیں اکثر گھرانے مگر یہ کہ نہیں ملتا ان کو عمل حب اور تسخیر کا۔ اگر چہ عرصۂ دراز گزر گیا ہم کو کہ نہیں دیکھا ہم نے اور بیوی نمبر ایک ہماری نے تماشہ سنیما کا کیونکہ تحقیق یہ ہے وقت کام کرنے کا اوپر معاملوں سیاست اور اتحاد بھی مذہب کے کے نہ دیکھنے سنیما کا، مگر اے آہ کہ اوپر دواؤں اشتہاری کے گزر کرتے ہیں نوجوان ہمارے کہ بلا نے فیشن اور آزادی کے تباہ کر دی ہے مبلغ ایک نسل ہماری۔ پھر کیا امید کی جائے نوجوانوں اور طلبا اس زمانہ ہٰذا سے، مگر یہ کہ زیادہ ہمت اور غیرت والی ہوتی ہیں بیوہ عورتیں نوجوان طلبا اس زمانہ سے۔ پس خدا ہی بہتر جانتا ہے سبب اس کا کہ کیوں نہیں شروع ہوتی جنگ عالمگیر دراں حال یہ کہ بیچ نماز تہجد اپنی کے دعا کر رہے ہیں ہم واسطے شروع ہو جانے جنگ عالمگیر کے کہ بہ سبب ہونے لڑائی بڑی کے گراں ہو جائیں گے لفافے اور کارڈ بیچ یورپ کے جیسے کہ گراں ہیں وہ بیچ ہندستان اپنے کے کیونکہ تحقیق نہیں برباد ہو رہے ہیں مسلمان ہندستان کے مگر بہ سبب نہ ہونے تعلیم دین کے مکمل۔ بھی بہ سبب نہ ہونے مرکزی زندگی

کے پس محفوظ رکھے اللہ محبت سے اولاد کی ایسی جیسی کہ محبت ہے اولاد سے قبلہ خواجہ حسن نظامی اپنے
کو اور محفوظ رکھے اللہ عورتوں شریف اپنی کی کو ضبط تولید اور مثالوں اس کی سے کیونکہ البتہ تحقیق نہ
فائدہ دیں گے تماشے سنیما کے مسلمان بی۔اے پاسوں اور ایم۔اے پاسوں کو، خواہ کتنی ہی تعریف
کریں وہ ان کی، مگر یہ ہے فریب نفس غلام ان کے کا۔ بھی فریب کو راہ تقلید یورپ کی کا اور اگر ہو تم
شک کے کرنے والے بیچ اس قول ہمارے کے تو دیکھو تم غور سے زندگی دیوبند والوں اور مثالوں
ان کی کو کہ کس قدر مطمئن زندگی ہے ایسے لوگوں کی۔ پھر جب نہ ہو اطمینان قلب و دماغ کا ہو کر
ایم۔اے پاس تو کیا خاک فائدہ دیا تعلیم ایم اے تمھاری نے مگر یہ کہ بے حیائی کافی پھیل گئی ہے
بیچ جماعت اور بیچ گھرانوں کے۔ پس قسم ہے اللہ رکھی گانے والی کی کہ بیچ جن دماغوں کے ہوگی
بے حیائی نہ ہوں گے وہ باوفا بھی نہ ہوں گے وہ مدافعت کرنے والے حقوق فطری و قانونی اپنے
کے مگر کون سمجھے یہ نکتہ گلابی ہمارے، مگر وہ کہ آنکھ نکتے دیکھنے کی ملی ہو جن کو۔ پس عمر بھر غلام رہنے
ہندستانیوں کی یہ علامت ہے کہ نہیں ہے بیچ ان کے ذوق ظرافت اور صحیح تفریح کا بھی ذوق زندہ
دلی کا، مگر یہ کہ اکثر ان کے پسند کرتے ہیں تحریر متین و سنجیدہ اور باتیں متین و سنجیدہ اور نفرت کرتے
ہیں وہ تفریحی چیزوں سے۔ پس نہ ہونا ذوق تفریح و ظرافت کا ثبوت ہے مردہ دلی کا۔ پھر جو قوم کہ
ہووے مردہ دل وہ نہ ہوگی چست و چالاک بھی مستعد بیچ معاملوں آزادی اور حفاظت حقوق و
حصول حقوق و کمال کے۔ شاید کہ مس زبیدہ نانک والی سمجھیں یہ نکتے ہمارے کیونکہ اکثر پروفیسر
اس زمانہ کے سمجھاتے ہیں نکتے نوجوانوں کو ٹینس، کرکٹ اور نکتے اے ٹی کیٹ انگریزی کے۔ بھی
سبب سے ایسی تعلیم و تربیت کے آج تک نہ بلند ہو سکے مسلمان اگرچہ ہیں وہ دعویدار روشن خیالی
کے۔ بھی اسی طرح نہیں ہے مبلغ ایک لیڈر جلالی ایسا جو جھنجوڑ دے آٹھ کروڑ مسلمانوں کو، مگر یہ کہ
آٹھ کروڑ مسلمان منہ تاک رہے ہیں لیڈروں بوڑھوں اور کھانسی والوں کا۔ پس اللہ ہی حافظ ہے
سیاسی زندگی مسلمانوں کا اور جہیز بیوی نمبر دو ہماری کا۔

◆◆◆

اخبار 'مجاہد' کا عنابی اجرا

اے راستہ چلتے چلتے حقہ پینے والو!

بشارت اور خوشخبری ہو یو تم کو اور تمبا کو پینے والوں، نسوار کھانے والوں تمام کو کہ تحقیق نہیں ہے جاری ہونا اخبار ''مجاہد'' کا مگر بشارت واسطے تمھارے اور واسطے بدمزاج بیویوں کے۔ پس گواہی دیتے ہیں ہم ساتھ قسم بزرگی نواب صاحب ٹوانہ کے کہ البتہ تحقیق یہی ہے وہ اخبار ہذا کہ راستہ سیدھا سیاست اور گول میز کانفرنس کا بتائے گا مسلمانانِ ہند سرحد کو ساتھ طریقۂ عمدہ کے، بھی ''مشرف بہ شلوار'' کرے گا یہ ان افغان کو کہ پڑھ کر انگریزی ترک کر دیا ہے انھوں نے قومی پاجامے اپنے کو اور اختیار کیا ہے انھوں نے سوٹ انگریزوں یورپ کا۔ بھی تحقیق یہی اخبار مذاق اڑائے گا افغانوں کا کہ صفایا بول دیا ہے انھوں نے مونچھوں افغان اپنی کا ہمراہ داڑھی کے۔ پس اگر دیدار چاہتے ہو تم بیچ سرحد کے مس زبیدہ جان تانگ والی کا، تو خرید و اور ساتھ عجلت کے بہت کے خرید و اس اخبار ہذا کو تا نجات پاؤ تم بیچ عاقبت کے پڑھ کر مضامین اسلامی اس کے اگرچہ بیشمار افغان بھائی بے خبر رہتے ہیں حالات سیاسی ہندستان سے بہ سبب کثرت نسواَر اور چائے سبز کے۔ پس جو افغان بھائی کہ عمامہ دس گز کا باندھتے ہیں اوپر سر اپنے کے چاہیے ان کو کہ خبردار کریں وہ دوسرے بھائیوں اپنے کے کو حالات سے سیاسی کے ذریعہ اخبار ہذا کے تاکہ بیچ پشاور کے موٹر

کاریں ملیس ان کو واسطے سواری کے مگر ہے افسوس بہت او پر اس کے کہ بیچ خاندانوں رئیس افغانوں کے دیکھا ہم نے کہ داخل ہو گیا ہے فیشن انگریزی اور اولاد مرد اور بہادر ان کی استعمال کر رہی ہے قیص شلوار کے اور موزے ریشم کے۔ پس یہ ہے بڑی بے خبری ان کی، مگر راستہ بتائے گا یہ اخبار ان کو طرف مردانہ جفاکشی کے۔ بھی بتائے گا کہ کس طرح عزت پاتا ہے انسان کر کے کام قومی جیسا کہ عزت پار ہے ہیں مسٹر چرچل اور مسٹر لائڈ جارج بیچ انگلستان کے۔ اگر چہ کھانستے رہتے ہیں یہ دونوں بہ سبب بڑھاپے اپنے کے، مگر نہیں منہ موڑنے یہ کاموں قوموں سے۔ پھر کیا ہو گیا ہے افغانوں ہندستان کو کہ پڑھتے رہتے ہیں وہ بے کار علوم کو بڑھاپے تک، مگر نہیں کام کرتے وہ قومی یہاں تک کہ وفات پاجاتے ہیں وہ بیچ مسجدوں اور بیچ مدرسوں ہندستان کے۔ پس شرم ہو جیو واسطے ان کے۔ اگر چہ بہت دن ہوئے کہ زہر نہیں اُگلا واسطے ہندستان کے سر مائیکل اوڈوائر صاحب نے۔ پس راستہ بتادے اللہ جاپان کو طرابلس بھی ریف کا تا نجات پائیں باشندے طرابلس اور ریف کے کیونکہ البتہ تحقیق بیچ آزادی عراق اور بیچ جھگڑے اینگلو پرشین آئل کمپنی کے اشارے ہیں بہت اگر سمجھو تم اور بخارا والے، مگر کون ہے جو عمل کرے او پر قول حکیم عامل کریم الدین صاحب لاہوری کے کہا ہے انھوں نے بیچ گلستاں کے:

جس نے کہ ترک کیا قومی لباس اپنا
تحقیق اولاد ہوگی اس کی قلی مزدور
جس نے کہ حاصل کیا علوم اسلامی کو
اور تجارت کی اس نے وہ رہے گا ابد مسرور

پس دراز کرے اللہ عمر اس اخبار کی اور ان سرحدی بھائیوں کی جو روانہ کریں واسطے کھانے ملا رموزی صاحب اور بیوی ان کی کے انگور کہ کہا ہے۔

◆◆◆

ہر ہٹلر کی دھانی ضد

اے ہندو مسلمانوں میں فساد کرانے والو!

خبرداری اور آگاہی ہے واسطے تمھارے کہ تحقیق قریب آگئی ہے وہ گھڑی کہ شروع ہو جنگ بڑی یورپ کی اور نقصان پہنچے تم کو بہ سبب عادت بد تمھاری کے۔ اگر چہ نہ ہوگی اور البتہ تحقیق نہ ہوگی جنگ بڑی یورپ کی مثل جنگ 1919 کے پچھلی ہوئی، مگر چاہیے تم کو کہ میل جول بڑھاؤ آپس میں تا نہ شرمائیں تم کو قومیں ترقی یافتہ۔ پس تحقیق کہ جب تک کہ نہ ہوں گے شاعر اردو کے ذی علم اور تجربہ کار اس وقت تک ڈھلتی رہیں گی غزلیں غیر عقلی اور افسردہ۔ پس جب حصہ ادب اردو اور شعر اردو کا ہوگا بیچ ہاتھوں محققین کے تو ترقی کرے گی غزل اردو کی موافق ترقی یافتہ عقل اس زمانہ ہٰذا کے ورنہ بیکار ہیں یہ مشاعرے جو گندہ ذخیرہ جمع کر رہے ہیں بیچ ادب اردو کے۔ پس قسم ہے بیوی نمبر تین ہماری کی کہ آسان نہیں ہے شروع کرنا جنگ بڑی کا واسطے ہر ہٹلر کے، مگر یہ کہ شکست کھلی ہوئی ہوگی اس اللہ کے کھسیانے بندے کو چاہے لاکھ ضد کرے عملہ جنگ ان کا، بھی اسی طرح نہیں درست ہوگی مالی حالت ہندستانیوں کی جب تک کہ نہ باز آئیں گے وہ تماشوں سینما، ریڈیو اور موٹر کاروں سے کیونکہ البتہ تحقیق ہیں موٹر کاریں بیچ ہندستان کے زیادہ تعلیم یافتہ ہندستانیوں سے۔ راستہ بتائے اللہ ہندستانیوں کو راستہ علم و ہنر کا اور بسکٹ بنانا سکھادے اللہ ہندستانیوں کو بدلے

ہندو مسلم فسادات جس کے کے اگر چہ بہت دن گزرے کہ نہ اُڑے ہم اور بال بچے ہمارے اوپر ہوائی جہاز کے بہ سبب خوف کھانے بیوی نمبر دو اپنی کے، مگر یہ ہے نقص معاشرت ہماری کا کہ ڈرتی ہیں عورتیں ہندستان کی کاموں ڈر والے سے اور محبت کرتی ہیں وہ طوطا مینا سے۔ پس عورتیں جس ملک کی ڈرتی ہوں کتے بلی سے وہ کیا خاک ترقی کریں گی بیچ ہنر کے بجز شوق سنیما اور شوق فیشن کے۔ پس اوپر وقت آنے کے افسوس کریں گی عورتیں فینسی زندگی اپنی پر بہ سبب قرضداری شوہروں اپنے کے کے۔ پس قسم کھاتے ہیں ہم اے قسم بیوی لڑاکا اپنی کی کہ اصل ترقی عورتوں کی اصلاح کرنا گھر اپنے کا نہ تفریح کلب اور ٹھنڈی سڑکوں کی اگر غور کریں وہ پی کر برف ٹھنڈا۔ بھی اسی طرح رحم فرمائے اللہ ان نوجوان ایڈیٹروں پر جو مضامین لکھ رہے ہیں اوپر عورتوں کے بے معنی، بے روح اور بے تجربہ۔ پس بوٹ پالش بنانا بہتر ہے ایسے ایڈیٹروں کا جو ہیں ابھی صاحبزادے مگر رسالہ جاری کر چکے ہیں وہ ان پر فلم بازی کے بہ سبب ذوق آوارہ اپنے کے۔ گندہ ہو رہی ہے زندگی رسالوں اردو کی۔ ایسے صاحبزادوں سنیما پسند سے مگر یہ ہے نقص تربیت دینے ماسٹروں اور پروفیسروں اس زمانہ کا۔ پس جوڑ کے کہ برہنہ سر ہو کر بیٹھیں بیچ درس گاہوں کے سامنے استادوں بزرگ اپنے کے وہ کیا خاک ترقی کریں گے بیچ اخلاقیات کے۔ فیل کراتے رہے اللہ بیچ بی۔ اے کے ایسے طلبا کو جو ہڑتال کرتے ہیں مقابلہ میں استادوں محترم اپنے کے، مگر یہ کہ نہ رہے اب ماں باپ ایسے جو سدھاتے تھے لڑکوں اپنوں کو واسطے تعظیم استادوں کے۔ پس جب خود والد صاحب ہوں بی۔ اے پاس تو کیسے پیدا ہوں گے جذبات مشرقی بیچ بیٹے انگریزی داں ان کے کے۔ بھی درست کر دے اللہ حالت اخلاقی طلبا ہندستان کی بیچ زمانہ تعلیم کے اور محفوظ رکھے اللہ زیور بیویوں ہماری کا شوق سنیما اور ریڈیو سے اور کم کرادے اللہ رسم جہیز زیادہ دینے کی ہندستانیوں سے۔

پس البتہ تحقیق نہ ہوگی پوری ضد ہر ہٹلر صاحب کی بہ سبب سیاسی قابلیت انگریزوں اور فرانسیسیوں کے۔ واپس لے آئے اللہ مہربان قدرت والا فوجوں جاپان کو ملک چین سے اور محفوظ رکھے اللہ ہندستان کو گنڈے تعویذوں سے کہ تحقیق ہوتے ہیں جھوٹے گنڈے تعویذ۔ کاش تجربہ کریں ان کا ذی عقل ہندستانی یا ایڈیٹر صاحب اخبار "عزیز ہند" کہ کہا ہے۔

◆◆◆

آنا میر انیچ دہلی کے

خبرداری اور آگاہی ہے واسطے ان کے کہ تحقیق عطا فرمائی ہے اللہ مہربان حکمت والے نے
عقل اور نظر ان کو مبین اے باریک کہ تحقیق نہیں ہے آنا میر انگر مشتمل اوپر اس بات کے کہ ساتھ نام
اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے شروع کروں میں کام پنشن دلانے کا دیسی اخبار نویسوں، بھی
کاتبوں ان کے کو وقت پیری اور بے کاری ان کی کے مثل ملازموں سرکاری کے وقت ختم ہونے
ملازمت کے پنشن پاتے ہیں وہ طرف سے سرکار کے۔ مگر اے عجب بے وقوف اور بے عقل دیسی
اخبار نویس اور کاتب کہ نہیں مطالبہ کرتے وہ قوم غافل اور نا قدرداں اپنی سے پنشن کا وقت بڑھاپے
اپنے کے واسطے اولاد اور مساماۃ اپنی کے، مگر عجب برکت اور مقبولیت اس جمعیۃ علما ہند کی کہ بہ سبب
کرنے قیام بیچ مکان اس کے کے قبول فرمائی اخبار نویسوں دہلی نے تحریک میری اور قسم کھائی مولانا
ہلال زبیری نے مولوی محمد صاحب جعفری کی اور انھوں نے مولوی عثمان فارقلیط کی اور مولوی عثمان
صاحب نے ایڈیٹر صاحب "پیشوا" کی اور ایڈیٹر صاحب "پیشوا" نے ملا واحدی صاحب قبلہ کی کہ
تحقیق کامیاب بنائیں گے تحریک پنشن ملا رموزی صاحب کی کو کہ اگر چاہا اللہ بلند و برتر نے ذریعہ
سے کوششوں عمدہ کے پہلے وزیر اعظم ہونے مسٹر بالڈون کے اوپر جگہ مسٹر میکڈ الڈ کے۔ پس مسکرائے
ہم اوپر ہنگاموں فیڈرل اسکیم کے اور اوپر فروخت کرنے والوں سانڈے کے تیل کے کہ تحقیق برابر

ہے ہنگامہ سانڈے کے تیل کا اور ہنگامہ قادیان ایجی ٹیشن کا، مگر زندہ رکھے اللہ مہربان مولوی ظفر علی خاں کو تا نہ بھول جائیں وہ ان لوگوں ضعیف کو جو گئے ہیں اور جاتے ہیں واسطے حج کے دراں حال یہ کہ ہوتے ہیں وہ بے مقدرت طرف سے روپیہ ذاتی کے، مگر اے عجب حج کمیٹی کہ نہیں روکتی ایسوں کو مگر تحقیق یہ سبب ہے نتیجہ ہونے کا مبلغ مجلس اسلامیہ ہند کی کا کہ تحقیق ہیں مسلمان بے مرکز اگرچہ بڑا زور باندھا ہے مجلس قانون ساز ہند نے بیچ اجلاسوں تازہ اپنے کے مگر عبث۔

اما بعد اے محترم عورتو اور لڑکیو! تحقیق دیکھا تم نے کہ کس طرح رُخ بدل جایا کرتا ہے مردوں سیاست داں ہندستان کا طرف سے ہر مسئلہ سیاسی کے۔ یعنی دوڑتے ہیں وہ ہر چہار طرف سیاست کے جلد جلد مگر رہتے ہیں بیچ ہر کوشش سیاسی اپنی کے ناکام بہ سبب نہ ہونے سیاست داں اپنے کے بھی بہ سبب نہ ہونے مجلس ملیہ اسلامیہ کے اگرچہ کامیاب ہو رہے ہیں ہندو بھائی بیچ تنظیم اپنی کے اور بے خبر ہیں مسلمان تنظیم اپنی سے بہ سبب مصروفیت مجلس قانون ساز کے بے خبر اس سے کہ کیا فائدہ دے گی ان کو مجلس قانون ساز اور مجلس مسلم لیگ، اگرچہ بہت دن گزرے کہ نہیں گئے ہم مع بیوی نمبر دو اپنی کے بیچ تماشے سنیما کے جیسا کہ جاتے ہیں فیشن ایبل مسلمان روزانہ بیچ تماشے سنیما کے مع اہل و عیال اپنے کے بنا کر صورتیں اپنی مانند یورپ والوں کے۔ اگرچہ ہیں وہ غلام بھی ملازم مگر تحقیق کیا کرتے ہیں وہ وقت دیکھنے سنیما کے مثل امیروں یورپ کے۔ پس جان تو اے لڑکے سعید کہ حشر ایسوں کا ہوگا ہمراہ لیلیٰ مجنوں کے کیونکہ البتہ تحقیق وہ تمام لوگ اور لُگائیاں کہ ترک کیا ہے انھوں نے لباس ہندستانی اپنا حقیر اور ذلیل ہیں وہ بیچ نظر یورپ والوں کے، بھی جو لوگ اور لُگائیاں کہ استعمال کرتی ہیں وہ لباس ہندستانی عزت پانے والی ہیں وہ بیچ نظر صاحبوں علم و تہذیب کے۔ پس محفوظ رکھے اللہ نظر سے ہم حضور ملا رموزی کو نظر سے مولوی عبداللہ صاحب چوڑی والے کی، بھی لیڈروں مسلمانوں کو ملاقاتوں سے بڑے لوگوں کی اور غربت ملازموں کو امیر حاکموں سے اور عورتوں مسلمان کو ٹھنڈی سڑکوں اور پیروں، بھی صوفیوں تعویذ دینے والوں سے، بھی لڑکوں اسکول کو بناؤ سنگھار سے مثل عورتوں کے اور لڑکیوں تعلیم یافتہ کو رسالوں اور افسانوں عشقیہ سے اور دور رکھے اللہ شاعروں ہندستان سے طلبا کو کہ تحقیق نہیں سکتے اور البتہ تحقیق نہیں سکتے شاعر ہمارے یہ کہ نظمیں کہیں وہ اے نظمیں سیاسی مانند جوش ملیح آبادی کے دراں حال یہ کہ سکتے ہیں وہ اگر چاہیں وہ کہنا نظموں قومی کا۔

اگر چہ نہیں پڑھاتے ہیں مسلمان فیشن ایبل عورتوں اپنی کو اخبارات مگر بے حیا اور بے غیرت ہیں
کتنے مسلمان کہ پڑھاتے ہیں وہ لڑکوں کو رسالے اور غزلیں عشقیہ ساتھ نام آزادی عورتوں کے۔ بھی
بعض ان کے نے برابری کی ہے بیچ سودا سلف کے عورتوں انگریزی کی ذریعہ عورتوں اپنی کے، مگر
نہیں جانتے وہ کہ کس قدر بے تکلف ہو جاتی ہیں لڑکیاں ساتھ مردوں سودا فروخت کرنے والوں
کے۔ پس تحقیق بے حیائی لڑکیوں ایسی کی علامت ہے تباہی اور بربادی مسلمانوں کی، مگر برابر ہے
واسطے مردوں انگریزوں زدہ کے اب ڈرا دے تو ان کو یا نہ ڈرا دے تو ان کو مگر نہ باز رکھیں گے وہ
عورتوں کو آوارگی ان کی سے موافق حق باز رکھنے ان کے کہ کہا ہے۔

◆◆◆

مسلمانوں کی عنابی مقدمہ بازی

امابعد اے محترم شلوار والو!

قسم ہے ملکہ جان لکھنؤ والی کی کہ ایک دن خواب لے گئے تھے ہم اوپر ذاتی چارپائی اپنی کے، ناگاہ دیکھا ہم نے بیچ خواب کے مسٹر بالڈون وزیر بڑے برطانیہ بڑی کو کہ تفریح فرما رہے ہیں وہ بیچ شہر سوئٹزر لینڈ کے کہ واقع ہوئی تھی بیچ حدود اس شہر بذا کے لوزان کانفرنس اور صلح کی تھی فاتحانہ ترکوں بہادری کے پیشہ والوں نے بیچ اس کے ساتھ عزت بڑی کے سبب سے اتفاق اور بہادری اپنی کے کیونکہ نہیں ہوتے طلبا قوم ترکی کے مگر بہادر عمر چھوٹی اپنی سے لا طلبا ہندستان کے کہ مانند گوہر جان کلکتہ والی کے بال سنوارتے ہیں وہ اپنے اور پاؤڈر لگاتے ہیں وہ واسطے خوبصورتی اپنی کے، یہاں تک کہ موچھیں مُنڈاتے ہیں یہ طلبا ہندستان کے مانند زنانوں اودھ روہیل کھنڈ کے۔ پس کیسے لیڈری کریں گے یہ نازک طلبا ہندستان کے ہوکر جوان جب اطوار ان کے بیچ شروع جوانی اپنی کے ہوتے ہیں مانند عورتوں کے، بھی انی طرح تباہ کر رہے ہیں تمام انگریزی دان زبان اردو کو کرکے استعمال جملوں انگریزی کا بیچ اردو کے خواہ مخواہ اے بے ضرورت۔ پس ہدایت کرے اللہ ان کی واسطے اسلامی پاجاموں کے بدلے پتلونوں کے اور توفیق دے اللہ طلبا دیوبند کو واسطے مشق تحریر اور تقریر کے۔ پس اگر ہوتے علمائے اسلام مضمون نگار عمدہ تو

اور ہوتے امام مساجد ہندستان کے تقریر کرنے والے عمدہ تو شادی کردیا کرتے مسلمان نوجوان لڑکیوں اپنی کی ساتھ جلدی بہت کے اے شتاب۔ بھی کیا نہ دیکھا تم نے کہ وہ تمام افغانی کہ آتے ہیں بیچ ہندستان کے واسطے حصول علوم دین اسلام کے، مگر نہیں حاصل کرتے وہ زبان اردو اور نہیں مشق کرتے وہ تقریر کی۔ پس موذر ڈرائیوری بہتر ہے واسطے ایسے افغانی طلبا کے بدلے حصول علوم کے۔

پس تحقیق گواہی دیتے ہیں ہم اور گواہی دیتے ہیں وہ اوپر اس بات کے کہ جب تک نہ محبت کریں گے ہندستانی لباس ملکی اپنے سے اور جب تک کہ بہادر نہ ہوں گے طلبا زنانہ مزاج ہندستان کے تو کم ہوگی قیمت لفافوں اور کارڈوں کی اور نہ متوجہ ہوں گے روٗسا ہند طرف امداد قوم کے۔ پس اگر ہو تم رکھنے والے عقل کے تو اتفاق واتحاد کرو تم اے ہندو مسلمانو کہ فلاح اور کامیابی بیچ اتفاق اور اتحاد کے ہے پوشیدہ اے چھپی ہوئی۔

اب یاد کر دیجئے اور معنی کہ کہا ہے۔

◆◆◆

لالہ لاجپت رائے کا انتقال پُر ملال

امابعد کلکتہ کے تھانیدارو!

کیا نہ دیکھا تم نے حادثہ بم کا اور پراشیشن من مازہ کے بھی بیچ شہر میرٹھ کے بیچ امرتسر کے۔ پھر جواب دو تم اس کا کہ کیا ہوا لباس کھدر کا بیچ بنگال کے جو پہنا گیا بیچ تحریک خلافت اور سوراج کے مگر نتیجہ ہے یہ سب ہندو مسلم فسادات کا۔ پس تحقیق ایمان لاؤ تم اوپر اس کے کہ اٹھا لے گا اللہ حکمت اور قدرت والا ان ہندستانیوں تمام کو کر کے ایک ایک جو لڑاتے ہیں یا لڑاتے تھے یا لڑانے والے ہیں یا لڑائیں گے یا لڑاتے ہی رہیں گے ہندو مسلمانوں کو باہم اے آپس میں یا ساتھ ایک دوسرے کے کیونکہ نہیں کامیاب ہوتی ہو قوم اوپر کسی قوم دوسری کے کہ لاغر اور خشک جسم والے ہوں نوجوان اس کے سبب سے برکت "طلائے عنبری" اور معجون حکیم اجمل خاں کے۔ تو نہیں نجات پاسکتی وہ قوم تجارت سے زراعت سے اور سیاست سے قوم دوسری غالب سے۔ پس لا جرم کہ صحت جسمانی ہندستانیوں کی مفید اور ضروری ہے زیادہ بائیکاٹ سے سائمن صاحب کمیشن لندنی سے، مگر اے آہ بہت اوپر اس کے کہ نہیں ترک کرتے ہندستانی چائے پینا۔ تو بس ریلوے ٹکٹ کلکٹر بناؤ ہر ایسے مخالف ہندو لیڈر کو مگر اے تعجب نے پکڑا ہم کو اور افغانیوں کے خوف اور رعب نے دال کھانے والے ہندوؤں کو کہ منہ بات اپنی کا اس طرح کھولا سر مائیکل نے، برف کی چٹان گر پڑے اوپر ان

کے بیچ لندن کے کہ اے حضور ملا رموزی صاحب موافق مراعات مانٹیگو چیمسفورڈ کے۔ نہیں حاصل ہوئیں رعایتیں صوبہ سرحد کو سبب سے اس کے کہ یہی ہے وہ صوبہ کہ بیچ زمانہ لڑائی ترکوں اور انگریزوں کے دیے تھے اس نے رنگروٹ مسلمان اپنے واسطے ہلاکت ترکوں کے، بھی اکثر دولت مندوں اس صوبہ نے جانور اور مویشی اور روپیہ بھی ہتھیار اور کپڑے دیے تھے انگریزی فوجوں کو واسطے تباہ کرنے مقام خلافت کے بھی یہی ہے وہ صوبہ کہ بیچ اس کے رہتے ہیں اکثر ایسے مسلمان کہ غداری کی ہے انھوں نے خاندانِ اسلامی بادشاہ افغانستان سے۔ پس سبب سے ایسی سیہ کاریوں کے اگر مخالفت کرتے ہیں ہندو لیڈران کی تو یہ غصہ ہے اللہ مہربان انصاف کرنے والے کا۔

پس اگر آج توبہ کرلیں مسلمان صوبۂ سرحد کے اور تنخواہ مقرر کردیں وہ بعض لیڈروں پنجاب کی تو داخل ہوجائیں گے وہ بیچ صوبۂ سرحد کے، مگر اے، بہت خفا ہوئے ہم اوپر سرائیکل کے اور کہا ہم نے بہرہ اور گونگا کردے اللہ تم کو اور ہندو لیڈروں کو نہیں ہے یہ سبب بلکہ یہ ہے سبب نہ نافذ ہونے اصلاحات کا بیچ صوبہ سرحد کے کہ نہیں ایجی ٹیشن کیا مسلمانوں صوبۂ سرحد نے موافق حیثیت اپنی کے۔ بھی نہیں جاری کیے دیسی اخبارات صوبہ سرحد نے کثرت سے اور نہیں شوق کم ہوا ملازمت کا صوبۂ سرحد والوں سے اور نہیں کفایت کرتے بیچ لباس کے صوبہ سرحد والے، مگر یہ کہ بڑے بڑے لحاف استعمال کرتے ہیں وہ بدلے پاجاموں چست کے اور نہیں ہوتے امام صوبہ سرحد کے ایسے کہ باز رکھیں وہ مسلمانوں کو نااتفاقی اور ڈاکہ زنی باہمی سے اگرچہ بیچ بعض محلوں صوبۂ سرحد کے شروع شام سے بندوقیں چلتی ہیں اور لوٹے جاتے ہیں اکثر مکان سبب سے بہادری اور افلاس کے۔

مگر اے صوبۂ سرحد کے مسلمانو! اگر کیا تم نے ایجی ٹیشن واسطے حصول مراعات کے اور بھیجا بیچ خدمت ہماری کے مبلغ ایک دُنبہ اور گھی اور چاول اور ایک ہزار روپیہ ڈال کر ڈاکہ بیچ گھر پنڈت مالوی جی مہاراج کے تو تشریف لائیں گے ہم بیچ صوبۂ سرحد تمھارے کے اور بیچ زبان پشتو کے ایسی تقریریں فرمائیں گے ہم کہ ڈر جائے گی گورنمنٹ ہم سے اور مل جائے گی آزادی صوبہ تمھارے کو، کیونکہ وہ تو سعدی صاحب نے بیچ کتاب ''پانیر'' الہ آباد کے لکھا ہے یہ مصرع:

صبر کڑوا ہے لیکن پھل میٹھا رکھتا ہے

پس متفق ہو جاؤ سرحد والو! تو ابھی مفقود الخبر اور شربت بنفشہ بن جائیں گے ہندو، پھر اگر دور کر دیے نزاعات باہمی تم نے ادا نماز باجماعت شروع کر دی تم نے اور ترک کر دی تم نے مخالفت وزیریوں سرحد کی تو مل جائیں گی اصلاحات تم کو۔ پس جب رات کو آیا کریں وزیری اور مسعودی واسطے چوری اور ڈاکہ کے تو خاموش ہو جایا کرو تم کیونکہ ہیں وہ بھائی تمھارے، بھی اسی طرح ترک کراؤ اولا دا پنی سے لباس انگریزی اور پہناؤ بیٹوں نوجوان اپنے کو شلواریں بدلے کوٹ پتلون کے اور بناؤ تم انجمنیں واسطے فیصلوں مقدمات باہمی اپنے کے۔ پس زکام بگڑ جائے ہمیشہ کے لیے ایسے ہندوؤں کا کہ مخالفت کر رہے ہیں وہ بیچ صوبۂ سرحد کے اصلاحات کی اور بھاگ جائیں مواشی ان کے طرف سرحد افغانستان کے، آمین! کہ کہا ہے۔

◆◆◆

مسلمانوں کی باسی عید

اے محترم تمبا کوفروشو!

کیا نہ دیکھا تم نے کہ جاتی رہی حقہ نوشی ہندستان سے سبب سے نحوست قینچی چھاپ سگریٹ کے اور نہیں سیکھا پینا قینچی چھاپ سگریٹ کا ہندستانیوں غلام خصلت نے مگر سبب سے تعلیم اسکولوں کے اور نہیں سیکھا پہننا کپڑوں سرجان سائمن کا ہندستانیوں نے، مگر نقل کی انھوں نے ان ہندستانی غلام سرشت ماسٹروں اور پروفیسروں کی کہ آتے ہیں بیچ اسکولوں کے وہ ہمراہ "پائنیر" اخبار کے۔ پس ایسے ہی ماسٹر اور پروفیسر ہندستانی ہیں کہ پاس کرتے ہیں وہ بیچ دن امتحان کے لڑکوں دوستوں اپنے کے کو، اگر چہ بیچ خواب کے کہہ رہے تھے ایک رہنے والے قادیان کے ہم سے کہ تباہ ہو کر رہے گی زبان اردو ہاتھ سے اکبرآبادی لونڈوں کے کہ استعمال اور ایجاد کر رہے ہیں وہ غلط ترکیبیں اور غلط فقرے سبب سے جہالت استادوں کے۔

پس جو لوگ کہ اوپر میٹھی عید کے کپڑے بناتے ہیں خلاف حکم شریعت کے وہ رہتے ہیں سال بھر غلام مہاجنوں سود خوار کے اور پریشان رہتے ہیں بیوی بچے ان کے سبب سے قرضداری عید کے۔ کیونکہ حکیموں دہلی نے بیچ شفا خانوں یونانی دہلی کے کہا تھا کہ نہیں رہے گا باقی پردہ بیچ مسلمانوں ہند کے بعد برس پچاس کے سبب سے برکت پائنیر اخبار کے، بھی اسی طرح تباہ ہو گئے

دیسی جوتے سامنے انگریزی جوتوں کے، بھی گواہی دیتے ہیں ہم اوپر اس کے کہ نصف بال سر کے کٹائیں گی ہندستانی مسلمان عورتیں مانند لیڈیوں یورپ کے اور جو شخص کہ شک لاوے گا بیچ اس بات ہماری کے تو ہوگا وہ بے وقوف شہر بریلی کا۔ پس قسم ہے مسجد وزیر خاں لاہور کی کہ محفوظ رکھے اللہ بربادی سے ان خاندانوں کو جو تعلیم پائیں گے علوم شریعت اسلام کے کی۔ پھر کیا نہ سنا تو نے اے لڑکے نیک بخت اور اے لڑکی نیک بخت یہ کہ مفید ہے واسطے ہر مسلمان اور واسطے ہر ہندو کے کرنا ورزش دیسی کا وقت صبح کے، کیونکہ مانند درخت کھجور کے ہوتا ہے جسم ہر ہندستانی کا جیسا کہ کہا ہے حکیموں چند اور ڈاکٹروں چند نے:

بہت کم دیوبند والے بہتر ہیں بیچ اخلاق کے
بہت زیادہ علی گڑھ والوں سے
بھی بہت کم علی گڑھ والے بہتر ہیں بیچ روشن خیالی کے
بہت زیادہ دیوبند والوں تاریک خیال سے

پس جب تک کہ نہ ترک کرے گا تو اے لڑکے شاعر اکبر آباد کے گانا۔

◆◆◆

گلابی اُردو

سلامتی ہوجیو واسطے ان مولانا ظفرعلی خاں کے شہرہ خدمتوں اسلامی ان کی کا بیچ
کشادگیوں زمین کے پہنچا اور تعریف ان کی بیچ منہ عوام وخواص، بھی بیچ منہ پولیس والوں کے پڑی
ہوئی اے جاری۔ پس قسم ہے بے پردہ سینما دیکھنے والی شریف زادیوں بھی غیرت مند والداں کے
کی کہ جب پہنچی خبر ہم ملا رموزی صاحب بقلم خود کو بیچ حجرے سیاسی اپنے کے اوپر اس وقت کے
کہ سوچ رہے تھے معاملے اتحاد وزیر اعظم برطانیہ کے کو ساتھ مسٹر بالڈون، مسٹر فلپ اسنوڈن، بھی
ہمراہ سر سیموئل ہور کے تو یاد آ رہے تھے ہم کو بے شمار کسان، نائی، دھوبی، بھنگی، بھی تانگے والے
ہندستان کے کہ کیا سمجھیں گے یہ بے چارے اس اتحاد کو مگر اے عجب وہ گھڑی توجہ ہماری کو خرچ
کرانے والی کہ ملی اطلاع ہم کو یہ کہ سمجھایا بیچ حدوں مدراس اور بیچ تعلقات اس کے کے مولانا
ظفرعلی خاں نے سیاسی ترکیبوں کو عوام مدراس کو اور لوٹے وہ پیچھے گزرنے مبلغ چار ماہ نقد کے کہ
نصف جن کے ہوتے ہیں مبلغ دو ماہ سکہ شاہی۔ تو خوشی ہوئی ہم کو بھی بیوی بچوں ہمارے کو اگرچہ
عورتیں ہندستان کی نہیں پڑھتی ہیں اخبار ''زمیندار'' کو موافق حق پڑھنے اس کے کے، مگر یہ ہے
گمراہی ان کی صریح بھی کوتاہی مردوں ان کے کی کھلم کھلا اگرچہ ضرورت تھی اخباروں اردو کو کہ
شائع کرتے وہ اصول وقواعد گول میز کانفرنس کو کہ کس طرح منعقد ہوگی وہ، بھی کیا ہوں گی تفصیلات

اور ترکیبیں سیاسی اس کی تاکہ آگاہی پکڑتے ان سے امام مساجد کے بھی دوکاندار ہندستان کے۔
کیونکہ البتہ تحقیق نہیں سکتے ہیں اور ہرگز نہیں سکتے ہیں سمجھا ترکیبوں گول میز کانفرنس کا تھانوی،
بریلوی، مرادآبادی، دیوبندی۔ بھی صوفی اور قوالی والے۔ پس بلوچی بنادے اللہ ایسے بے خبر
صوفیوں کو تاقینچی اور چاقو فروخت کرتے پھریں وہ بدلے ایسے بے کار تصوف کے دراں حال یہ کہ
بڑھ گئی ہے تعداد بے ٹکٹ مسافروں کی بیچ ریلوں کے بہ سبب تخفیف تنخواہ کے اور دیکھے گا تو اے
لڑکے نیک بخت اسکول کے سنورنے والے مثل رنڈیوں کے کہ سفر کریں گے اچھے اچھے بی۔ اے
پاس بیچ فرسٹ کلاس ریل کے بے ٹکٹ بہ سبب گرانی ہذا کے۔ کیونکہ تحقیق آزمائش ہے بیچ گول میز
کانفرنس کے سیاسی دماغوں ہندستان کی مگر اے عجب کہ نہ پیچھا چھوڑا بکریوں نے گاندھی صاحب
کا، بھی عجب مسلمان بے سیاست ہندستان کے کہ نہ آیا ان کو مگر عمدہ سوٹ استعمال کرنا اور ملازم
رکھنا مبلغ ایک رنڈی کا اور طلاق دے دینا بیوی اصل اپنی کو ساتھ بچوں تین چار کے بہ سبب محبت
رنڈی کے یا مضامین لکھنا مخالف ایک دوسرے کے ساتھ غرور افلاطون کے۔ یا ریشمی کمر بند
استعمال کرنا مانند عورتوں کے ہوکر نوجوان مرد، یا سزا دینا زیادہ اندازہ سے اور نقصان پہنچانا
بھائیوں قومی اپنے کو ہوکر افسر۔ یا ناچ دیکھنا زبیدہ جانوں اور جانکی بائیوں کا، مگر اے عجب قبلہ
مولانا ظفر علی خاں بھی قربانیاں مسلسل ان کی کہ اوپر فقط واپس آنے مدراس کے تشریف لے گئے وہ
بھی ساتھ جلدی بہت کے تشریف لے گئے وہ طرف میدان مغل پورہ کالج کے، بھی کثرت
رضاکاروں مغل پورہ کالج کی۔ پس محفوظ رکھے اللہ ٹکٹ کلکٹروں ریل کو کثرت سے بے ٹکٹ
سادھوؤں کی اگرچہ جھانکتے ہیں بعض ٹکٹ کلکٹر شریف زادیوں کو بیچ ریلوں کے مگر مجبور ہیں وہ
سبب سے تعلیم انٹرنس اپنی کے۔ بھی ہم مجبور ہیں اوپر تعریف کرنے اس بات کے کہ حق ادا کر رہے
ہیں آزاد تحریروں کا قاضی احسان اللہ منجھلے بھائی ہمارے بھی، مولوی صدیق طبیب بھائی چھوٹے
ہمارے، بھی مولوی عبدالباقی بھائی بالکل چھوٹے ہمارے بیچ صفحوں اخبار ”زمیندار“ کے۔ پس
کوتوال شہر بنادے اللہ ان میں سے ہر ایک کو، بھی ایک ایک بھینس پیش کرائے مسلمانوں سے
ایڈیٹروں اخبار زمیندار کو تا گھی اور دودھ تازہ کھائیں یہ بے مثل فاضل، بھی ایڈیٹر زمیندار کہ کس
طرح ساتھ خاموشی کے چلا رہے ہیں یہ تینوں اس اخبار زمیندار کو اندر نگرانی مولانا اختر علی خاں

کے۔ پس علاقہ موصل کا دلا دے اللہ مولانا اختر علی خاں کو واسطے پٹرول موٹر ان کی کے بدلے
خدمتوں اسلامی ان کی کے۔ اگر چہ تاؤ آرہا ہوگا بعض قادیانیوں کو اوپر اس کے نہیں تعریف کرتے
ہم ان کی مگر یہ ہے بے خبری ان کی۔ پس راستہ بتادے اللہ ان کو طرف مسلک اخبار زمیندار کے اور
ہم کو واسطے بھینس خریدنے کے کہ کہا کہ زندہ رکھیو اللہ مولانا ظفر علی خاں بھی متعلقات ان کے کو بھی
ملا رموزی صاحب کو فقط۔

اخبار ''پیغام'' کا سرخ اِجرا

اے دہلی کے سانڈوں سے ڈرنے والو!

بشارت اور خوشخبری ہے واسطے تمھارے بیچ جاری ہونے اخبار ''پیغام'' کے شہر تمھارے کے ہے۔ اے وہ شہر تمھارا کہ تھا وہ بیچ زمانہ گزرے ہوئے کہ مشہور ساتھ روایات علمیہ و ادبیہ کے مگر اے افسوس بہت اوپر اس کے اور اوپر بے حسی تمھاری کے کہ اب آباد ہے بیچ اس شہر ہذا کے محلّہ چاوڑی بازار۔ پس بچائے اللہ تم کو اور ہم کو اس سے۔ اب البتہ تحقیق سمجھو تم اس بات کو کہ نہیں سنی ہم نے خبر اخبار ''پیغام'' کی مگر یہ کہ خوش ہوئے ہم برابر خوش ہونے عید کے۔ پھر سر بیچ جیب مراقبہ کے لے گئے ہم تا سوچیں ہم کچھ بیچ باب اخبار ''پیغام'' اور خدمات اس کی کے۔ تو قسم ہے اپنے خواجہ حسن نظامی صاحب اور ''واعظ قوال'' ان کے کی کہ نہیں پایا اخبار ''پیغام'' کو مگر اصلاح کرنے والا تاریک خیال اماموں مساجد کی کا اور دور کرنے والا فرنگی فیشن طلبا سے اور توڑنے والا غرور کا افسروں ہندستانی نسل کے کا اور بچانے والا مسلمانوں کو جاہل پیروں سے، بھی راغب کرنے والا مسلمان بچوں کو واسطے تعلیم ندوۃ العلما لکھنؤ کے، نفرت دلانے والا مسلمانوں کو اخبار ''پائنیر'' اور ''ٹائمس آف انڈیا'' سے، بھی نقصان سمجھانے والا لوگوں کو تھیٹر، سنیما، بھی ہاکی اور فٹبال کے کو، بھی رواج دینے والا بیچ خاندانوں امیر کے شرم و غیرت کا۔ کیونکہ بیچ گھرانوں امیر

کے ہوتی ہے اور البتہ تحقیق ہوتی ہے شرم وحیا م کم اور بہت کم، بھی پاک رکھنے والا طلبا بد اطوار کو بد
اطواریوں ان کی سے، بھی شادیاں کرانے والا مسلمانوں میں ساتھ عجلت پوری کے موافق احکام
شریعت کے، بھی محبت کا ڈالنے والا بیچ دلوں ہندو مسلمانوں کے اور دور کرنے والا وسوسہ شیطانی کا
دلوں سے لوگوں کے۔ بھی سنجیدہ اور متین مضمون نگاری سکھانے والا ایڈیٹروں اخبارات اردو کے
کو، بھی مٹانے والا دلوں سے مسلمانوں کے شوق مقدمہ بازی کے کو، بھی راز کھولنے والا لیڈروں
کے راز مالی ان کے۔

پس اوپر ان خوبیوں بیان کی گئی کے کون ہے وہ کہ روگردانی کرے گا طرف سے خریداری
اس کی کے اور طرف سے ایجنسی اس کی کے، بھی طرف سے نامہ نگاروں اس کی کے۔ اگرچہ بہت
دن گزرے کہ مظالم ملکِ شام کے معلوم نہ ہوئے۔ پس بچائے اللہ شر اور فتنہ سے بچہ سقہ اور شور
بازار مولوی اس کے سے مسلمانوں کو۔ پس کیا اچھی وہ گھڑی کہ گرے مبلغ ایک بم اوپر سے ہوائی
جہاز کے آدھا اوپر بچہ سقہ کے اور آدھا اوپر مولوی شور بازار کے جیسا کہ نوشیرواں عادل نے کہا
ایک دن ساتھ وزیر بزرجمہر اپنے کے بیچ محل اپنے کے:

بہت اچھا وہ ہوے کہ بات معشوقوں کی
کہی ہوتی اے بیچ زنانہ رسالوں اردو کے
بے علم، جاہل، بھی نو مسلم سمجھو ان ایڈیٹروں کو
کہ تصویریں منی جان آگرہ والی کی دیتے ہیں بیچ رسالوں کے

رحمت خدا کی اوپر نکالنے والوں اور فروخت کرنے والوں بھی خریدنے والوں اس اخبار ہذا
کے ہوجیو کیونکہ پڑی ہوئی ہیں تجویزیں تمام اوپر طاق بھول کے آل انڈیا مسلم لیگ کی کہ کہا ہے کچھ
اوپر اس جگہ کے مگر پوشیدہ رکھنا ہی اس کا بہتر ہے ظاہر کرنے سے اس کے سے۔

◆◆◆

مسلم لیگ کی لاہوری پیدائش

امابعد! چائے گرم پلاؤ تم ان مولویوں تاریک خیال اور طلبا زنانہ مزاج کو تاکہ حرارت اور روشن خیالی پیدا ہو بیچ ان کے ورنہ قریب آگئی ہے وہ گھڑی کہ تباہ کردیں گے یہ تاریک خیال مرادآبادی، بدایونی اور بریلوی مسلمانوں ہند کو کہہ کر وہابی اور جو چاہتے ہو تم دیکھنا بہادری اولوالعزمی، ہمت، قابلیت اور کامیابی نئی نسل اپنی کی۔ تو جاؤ تم بیچ ان اسکولوں اور کالجوں کے کہ بجاتے ہیں باجہ ہارمونیم طلبا بیچ اندھیری رات کے، مگر نہیں نماز پڑھتے وہ ہمراہ ''نیم ہیڈ مولوی'' اپنے کے سبب سے اس کے کہ والدین طلبا اسکولوں کے خود ہوتے ہیں پتلون پوش اور بے نماز۔ پس جمعیۃ العلما بنادے اللہ مسلمان طلبا کو اور بچائے اللہ ان کو پری جمال صابن اور ریشمی موزوں اور بنیائن سے۔ اے اچھا ہوتا کہ پیدا ہوتے اسکولوں اور کالجوں سے مصطفیٰ کمال اور عصمت پاشا کی بہادری اور قابلیت والے اور حج کو جایا کرتے تمام بی۔ اے پاس مسلمان، مگر نہ جانا حج کو بی۔ اے پاس مسلمانوں نے سبب سے ناقص تعلیم نیم ہیڈ مولیوں اپنے کے...، بھی اسی طرح فخر کرتے ہیں طلبا اس زمانہ گھوڑ دوڑ کے اوپر اس کے کہ مذاق کرتے ہیں وہ ساتھ ماسٹروں اور پروفیسروں اپنے کے دراں حال یہ کہ ایسے بے ہودہ اور بدتمیز طلبا کو نکال دیتے ہیں بڑے مولوی صاحب ہمارے مگر یہ سب کچھ اثر اخبار ''پانیئر اور لندن ٹائمز'' کا ہے۔ پس البتہ تحقیق کہ جب مونچھیں

منڈا ئیں گے پروفیسر سامنے طلبا اپنے کے تو کہاں رہے گی بیچ ان کے غیرت اور حرارت قومی، مگر یہ کہ ڈرو تم اس گھڑی آنے والی سے کہ کوتوال بنائے جائیں گے ہم بیچ زمانہ آمد رائل کمیشن کے تو مرادآبادی پاندان بنادیں گے ہم ایسے طلبا اور ایسے پروفیسروں کو اگرچہ شوق تجارت کا مسلمانوں کو واسطے چند دن کے اور شوق تھیٹر اور سنیما کا واسطے ہمیشہ کے ہے۔ لعنت خدا کی اوپر ایسے شوق والوں کے چار مرتبہ ہو جیو کہ کہا ہے۔ قطعہ:

خلاف تعلیم پیمبر کے جس نے کہ راستہ اختیار کیا
وہ ہرگز اندر کونسل کے ممبر نہ ہوگا

اب لاجرم بن گئی ہیں ٹولیاں لیڈروں مسلمانوں کی ایک واسطے خلافت کے اور دوسری واسطے تبلیغ کے، تیسرے واسطے تنظیم کے، چوتھی واسطے تعلیم کے، پانچویں واسطے سیاسی حقوق کے اور اوپر اس کے اے علیٰ ہٰذا۔ مگر یہ سب ہیں بے کار جب تک کہ نہ اصلاح اور نہ شادی کریں گے مسلمان جلد نو جوان لڑکوں اور لڑکیوں اپنی کی۔ پس دن حشر کے راضی ہوگا اللہ ان مسلمانوں سے جو نہیں استعمال کرتے ریشمی مفلر، ٹائی اور قمیص کہ ہے اندر ان سب چیزوں کے زیاں اور نقصان بہت دولت کا اور کم ہو جاتی ہے غیرت اور ہمت لباس قیمتی اور عمدہ سے۔ اگرچہ بہت سے پیر اور صوفی استعمال کرتے ہیں کپڑے ریشم کے اور عورتیں جوتے کالے پمپ۔ پس کو برا پالش بنادے اللہ ایسے عیش پسند لڑکوں اور بوڑھوں کو اور چوری جاتا رہا زیور عورتوں پمپ پہننے والیوں کا کہ کہا ہے نہیں فائدہ دے گی مسلم لیگ اور اجلاس اس کا جب تک کہ نہ شریک ہوں گے اندر اس کے مولانا محمد علی، مولانا ظفر علی اور ناظم جمعیۃ العلما اور ہم حضور قبلہ ملا رموزی صاحب۔ ممبر بنادے اللہ ہم کو وائسرائے کونسل کا واسطے تنخواہ بڑی کے۔

◆◆◆

میلادِ اعظم

اے محترم بیوقوف لوگو!

سمجھو تم تعلیمات کو نبیؐ پاک ہمارے کے اگر ہو تم عقل کے رکھنے والے۔ کیونکہ البتہ تحقیق نہیں تشریف لائے تھے نبی اعظمؐ ہمارے مگر واسطے محبت پیدا کرنے اللہ مہربان کی بیچ دلوں انسانوں تمام کے۔ پس نے کہ قبول کیا پیغام آپ کا دن حشر کے ہوگا وہ نجات پانے والا آگ دوزخ سے اور جو شخص کہ لڑتا ہے وہ ساتھ بھائی اپنے کے اور نہیں ڈرتا وہ نقصانات فساد اور جھگڑے سے تو ہوگا وہ حشر کے دن پریشان بہت۔ اگرچہ بہت سے پتلون پہننے والے مسلمان محبت رکھتے ہیں ساتھ رسولؐ پاک ہمارے کے بہت مگر نہیں نماز پڑھتے وہ ساتھ پابندی کے۔ پس جس نے کہ نہ نماز پڑھی پابندی سے اور محبت کی اس نے رسولؐ پاک سے تو محبت اس کی ہوگی جھوٹ۔ پس اگر دعویٰ محبت نبی پاک علیہ السلام کا رکھتے ہو تو زندگی مانند نبیؐ پاک کے بناؤ۔ اے تجارت کرو اور مت فساد کرو ساتھ ہندوؤں اور سکھوں کے، بھی کیا ہو گیا ہے تم کو اے مسلمان ماسٹر و اسکولوں کے کہ نہیں باز رکھتے تم مسلمان طلبا کو لباس انگریزی سے اور کیوں نہیں چھین لیتے تم نوجوان طلبا سے پاجامے چست زیادہ کہ سبب سے لباس نازک اور چست کے ہوتے جاتے ہیں مزاج نوجوان طلبا کے مانند زنان بازاری کے۔ دراں حال یہ کہ چاہیے اور البتہ تحقیق چاہیے مزاج مردانہ اور بہادرانہ طلبا کو

کیونکہ اگر بیچ زمانہ طالب علمی کے پہنیں گے طلبا ہمارے لباس کھدر کا تو بہادر اور جفاکش ہوں گے وہ بیچ زمانہ لیڈری اپنی کے اور استعمال کیا انھوں نے چُست پاجامہ اور بال صفا پاؤڈر بیچ اسکولوں کے تو لیٹ جائیں گے وہ مانند عدم تشدد گاندھی صاحب کے بیچ شروع موسم جوانی اپنی کے اگرچہ ڈالے جائیں گے بیچ دوزخ کے وہ ماسٹر اسکولوں کے جو نہیں منع کرتے طلبا اپنے کو اس سے کہ کاٹ ڈالیں وہ بال سر انگریزی اپنے سے کہ سبب سے بالوں سر کے پیدا ہوتا ہے زنانہ پن بیچ طلبا نوجوانوں کے۔ پس شرم بہت واسطے ایسے ہیڈ ماسٹروں کے ہوجیو کہ بے پروا رہتے ہیں وہ اخلاقی اصلاح سے طلبا کی مگر اے بے حیا بہت ہوتے ہیں طلبا اس زمانہ کے اور نہیں ادب کرتے وہ استادوں اپنے کا سبب بے تکلفی پاکی اور فٹ بال کے۔ پس کیا مجاہدین دروز وشام کے اور کیا مجاہدین ریف و جاوا کے اور کیا مجاہدین چین کے رہیں گے یہ سب ناکام سبب سے نحوست ہندو مسلم فسادات کے۔ پس جس جماعت سے کہ جاتا رہا لباس قومی اس کا بیچ دنیا کے رہے گی غلام اور طلبا جس قوم کے ہوں گے نازک مزاج مانند عورتوں کے ہوگی وہ قوم ذلیل بہت بیچ دنیا کے۔ پس وہ بہتر ہے واسطے کانگریس مدراس کے کہ نہ پاس کرے وہ مبلغ ایک ریزولیوشن مگر یہ کہ ارکان تمام انڈین نیشنل کانگریس کے ہمراہ ڈاکٹر انصاری کے بیچ اس سال بذا کے اتفاق کرائیں بیچ ہندو مسلمانوں کے مقرر کرکے "اتفاق کمیٹیاں" بیچ ہر شہر اور ہر قصبہ کے اور جو تجویزیں پاس کیں کانگریس نے مانند سالوں گزرے ہوئے کے تو نہ کامیاب ہوگی کانگریس اوپر اسی جگہ کے حکیموں نے کہا ہے:

یہ کیسا شور ہے کہ بیچ زمانہ ہوائی جہازوں اور قمر کے دیکھتا ہوں میں
یہ کیسی یورپی چائے ہے کہ مسلمانوں کو پیتا ہوا بدلے نماز فجر کے دیکھتا ہوں میں

پس شتابی کرو تم اے ہندو مسلمانو واسطے اتفاق کہ ورنہ مسلمان بنادے گا اللہ تم دونوں کو کیونکہ بیچ دنیا کے عمدہ ہے کرنا اتفاق کا، اب سبب سے برکت غلامی نبیؐ پاک ہمارے کے۔ تنخواہ بڑھادے اللہ ہماری برابر تنخواہ ڈپٹی کلکٹروں کے۔ رحمت خدا کی اوپر نبیؐ پاک ہمارے کے ہوجیو کہ کہا ہے۔

◆◆◆

نیلا کمیشن اور پیلا بائیکاٹ

اے موٹے موٹے کوتوال صاحبو!

بشارت اور خوشخبری ہے واسطے تمھارے کہ آ گیا مہینہ رمضان کا۔ پس گواہی دیتے ہیں ہم اوپر اس بات کے کہ نہیں رکھیں گے اور البتہ تحقیق نہیں رکھیں گے روزہ اکثر مسلمان ایڈیٹر بھی اکثر مسلمان پلیڈر بھی، اکثر مسلمان ممبر کونسل کے بھی، اکثر نوجوان طلبا اسلامیہ اسکولوں اور اسلامیہ کالجوں کے اور یہ سب کچھ نتیجہ ہے نہ حاصل کرنے اور نہ پڑھنے علوم شریعت اسلامیہ کے کا، بھی سبب سے معاشرت مغربی کے اور جو پہلے تعلیم انگریزی کے واقف ہو جاتے احکام شریعت سے مسلمان بھی ہندو احکام سے شریعت اپنی کے تو نہ ہوتے اور البتہ تحقیق نہ ہوتے یہ فسادات بیچ ان کے بھی سبب سے اس بے دینی ہٰذا کے نہیں دور ہوئی ہے گرانی غلہ کے کی، بھی گرانی گھی کی، بھی گرانی تیل کی، بھی گرانی کپڑے کی۔ بھی گرانی جوتے کے کی اور فرض ہو گیا ہے اوپر ہر ہندستانی کے استعمال کرنا موزوں اور بنیائن کا۔ پس تباہ ہو رہی ہے دولت ہندستانیوں کی بیچ موزوں، مفلر، ٹائی اور بیچ تماشوں تھیٹر اور سنیما کے دراں حال یہ کہ نہیں جاتے تھے اور لا جرم نہیں جاتے تھے اندر تھیٹر اور اندر سنیما کے باپ دادا تم ہندستانیوں کے۔ پس اگر ہو تم عقل کے رکھنے والے تو پرہیز کرو تم ان چیزوں ہٰذا سے تا کہ محفوظ رہے دولت تمھاری اور محفوظ رہو تم فاقہ کشی سے ورنہ قریب آ گئی

کیونکہ اگر بیچ زمانہ طالب علمی کے پہنیں گے طلبا ہمارے لباس کھدر کا تو بہادر اور جفاکش ہوں گے وہ بیچ زمانہ لیڈری اپنی کے اور استعمال کیا انھوں نے چست پاجامہ اور بال صفا پاؤڈر بیچ اسکولوں کے تو لیٹ جائیں گے وہ مانند عدم تشدد گاندھی صاحب کے بیچ شروع موسم جوانی اپنی کے اگر چہ ڈالے جائیں گے بیچ دوزخ کے وہ ماسٹر اسکولوں کے جو نہیں منع کرتے طلبا اپنے کو اس سے کہ کاٹ ڈالیں وہ بال سر انگریزی اپنے سے کہ سبب سے بالوں سر کے پیدا ہوتا ہے زنانہ پن بیچ طلبا نوجوانوں کے۔ پس شرم بہت واسطے ایسے ہیڈ ماسٹروں کے ہو جیو کہ بے پروا رہتے ہیں وہ اخلاق اصلاح سے طلبا کی مگر اے بے حیا بہت ہوتے ہیں طلبا اس زمانہ کے اور نہیں ادب کرتے وہ استادوں اپنے کا سبب بے تکلفی پاکی اور فٹ بال کے۔ پس کیا مجاہدین درروز و شام کے اور کیا مجاہدین ریف و جاوا کے اور کیا مجاہدین چین کے رہیں گے یہ سب ناکام سبب سے نحوست ہندو مسلم فسادات کے۔ پس جس جماعت سے کہ جاتا رہا لباس قومی اس کا بیچ دنیا کے رہے گی غلام اور طلبا جس قوم کے ہوں گے نازک مزاج مانند عورتوں کے ہوگی وہ قوم ذلیل بہت بیچ دنیا کے۔ پس وہ بہتر ہے واسطے کانگریس مدراس کے کہ نہ پاس کرے وہ مبلغ ایک ریزولیوشن مگر یہ کہ ارکان تمام انڈین نیشنل کانگریس کے ہمراہ ڈاکٹر انصاری کے بیچ اس سال ہذا کے اتفاق کرائیں بیچ ہندو مسلمانوں کے مقرر کر کے ''اتفاق کمیٹیاں'' بیچ ہر شہر اور ہر قصبہ کے اور جو تجویزیں پاس کیں کانگریس نے مانند سالوں گزرے ہوئے کے تو نہ کامیاب ہوگی کانگریس اوپر اسی جگہ کے حکیموں نے کہا ہے:

یہ کیسا شور ہے کہ بیچ زمانہ ہوائی جہازوں اور قمر کے دیکھتا ہوں میں
یہ کیسی یورپی چائے ہے کہ مسلمانوں کو پیتا ہوا بدلے نماز فجر کے دیکھتا ہوں میں

پس شتابی کرو تم اے ہندو مسلمانو واسطے اتفاق کہ ورنہ مسلمان بنا دے گا اللہ تم دونوں کو کیونکہ بیچ دنیا کے عمدہ ہے کرنا اتفاق کا، اب سبب سے برکت غلامی نبیؐ پاک ہمارے کے۔ تنخواہ بڑھادے اللہ ہماری برابر تنخواہ ڈپٹی کلکٹروں کے۔ رحمت خدا کی اوپر نبیؐ پاک ہمارے کے ہو جیو کہ کہا ہے۔

◆◆◆

نیلا کمیشن اور پیلا بائیکاٹ

اے موئے موئے کوتوال صاحبو!

بشارت اور خوشخبری ہے واسطے تمھارے کہ آ گیا مہینہ رمضان کا۔ پس گواہی دیتے ہیں ہم اوپر اس بات کے کہ نہیں رکھیں گے اور البتہ تحقیق نہیں رکھیں گے روزہ اکثر مسلمان ایڈیٹر بھی اکثر مسلمان پلیڈر بھی، اکثر مسلمان ممبر کونسل کے بھی، اکثر نوجوان طلبا اسلامیہ اسکولوں اور اسلامیہ کالجوں کے اور یہ سب کچھ نتیجہ ہے نہ حاصل کرنے اور نہ پڑھنے علوم شریعت اسلامیہ کے کا، بھی سبب سے معاشرت مغربی کے اور جو پہلے تعلیم انگریزی کے واقف ہوجاتے احکام شریعت سے مسلمان بھی ہند واحکام سے شریعت اپنی کے تو نہ ہوتے اور البتہ تحقیق نہ ہوتے یہ فسادات بیچ ان کے بھی سبب سے اس بے دینی بڑا کے نہیں دور ہوئی ہے گرانی غلہ کے کی، بھی گرانی گھی کی، بھی گرانی تیل کی، بھی گرانی کپڑے کی۔ بھی گرانی جوتے کے کی اور فرض ہوگیا ہے اوپر ہر ہندستانی کے استعمال کرنا موزوں اور بنیائن کا۔ پس تباہ ہورہی ہے دولت ہندستانیوں کی بیچ موزوں، مفلر، ٹائی اور بیچ تماشوں تھیٹر اور سنیما کے دراں حال یہ کہ نہیں جاتے تھے اور لاجرم نہیں جاتے تھے اندر تھیٹر اور اندر سنیما کے باپ دادا تم ہندستانیوں کے۔ پس اگر ہو تم عقل کے رکھنے والے تو پرہیز کرو تم ان چیزوں بڑا سے تا کہ محفوظ رہے دولت تمھاری اور محفوظ رہو تم فاقہ کشی سے ورنہ قریب آ گئی

ہے وہ گھڑی کہ سقہ بنا دیے جائیں گے ہندستانی سبب سے بے خبری تعلیم دین کے۔ بھی اسی طرح تباہ ہو رہے ہیں طلبا نوجوان ہمارے بیچ فیشن کے اور نہیں عادی ہوتا جسم ان کا کپڑوں کھدر کے کا۔ اگرچہ دیکھا ہم نے بہت بیچ کتابوں یونان کے مگر نہ پایا قدر دان ہندستانیوں کو یونانی علاج کا اور عادی پایا ان کو علاج ڈاکٹری کا کہ ہے وہ مضر واسطے مزاج ہندستانی ان کے کے کیونکہ اوپر اس جگہ کے حکیموں نے کہا ہے مبلغ ایک قطعہ:

آسان اردو سوائے اخبار اردو کے بیچ اس زمانے کے
اگر ہو تم مدعی لوگوں کو قابل اور عاقل بنانے کے
عادی ہو گئے ہیں شاعر گانے اور بجانے کے
اور روزی کماتے ہیں شاعر اس پیمانے کے

پس اگر راغب ہو جائیں مسلمان طرف تجارت اور زراعت کے تو دن حشر کے تحصیلدار ہو جائیں گے وہ اور بیچ دنیا کے تھانیدار۔ پس یہی مناسب ہے واسطے مسلمانوں کے کہ جلدی شادی کر دیا کریں وہ لڑکوں اور لڑکیوں اپنی کی موافق سادہ رسموں شریعت اسلام کے کہ ہیں منافع بیچ اس طریقہ کے بہت۔ اب راستہ بتا دے اللہ ہندو مسلم فساد کرانے والوں کو کسولی کا اور محفوظ رکھے اللہ نوجوان طلبا کو شوق سے تھیٹر اور شاعری کے کہا ہے۔

◆◆◆

گلبرگہ کا عنابی فساد

اے امتحان کے سخت پرچے بنانے والو!

سنو تم اور بیوی بچے تمھارے یہ کہ سبب سے سخت پرچوں امتحان تمھارے کے غارت ہو رہی ہے ایک جماعت فیل طلبا کی۔ پس شریف مکہ بنادے اللہ ان ہندستانی پروفیسروں کو کہ واسطے راضی رکھنے انگریز افسروں کے خراب کردیتے ہیں وہ نتائج سالانہ طلبا اپنے کے، بھی یہ کہ نہیں ایجی ٹیشن کرتے مسلمان والدین واسطے اس کے کہ بیچ اسکولوں انگریزی کے لازم کردیا جائے نصاب دینیات کا کیونکہ سبب سے اس بے خبری ان کی کے بیچ گھنٹوں دینیات کے اوپر کرسیوں کے سوتے رہتے ہیں ہیڈ مولوی اور گرامر انگریزی یاد کرتے رہتے ہیں مسلمان طلبا خوف سے گرامر ماسٹر کے، مگر نہیں ہوتا بیچ دلوں ان کے کے خوف ہیڈ مولوی نیچی عبا پہننے والے کا۔ بھی بے پروا ہو جاتے ہیں مسلمان طلبا نمبروں امتحان دینیات سے سبب سے غصہ ان الزاموں کے لگائے ہیں گاندھی صاحب نے اوپر مسلمانوں گلبرگہ کے، بیچ اخبار ''ینگ انڈیا'' اپنے کے۔ پس اگر عقل گلابی اردو سمجھنے کی رکھتے ہو تم اے انگریزی فوجوں سے کانپنے والو تو دیا سلائی بنانا سکھاؤ تم اولاد اپنی کو بدلے موٹر ڈرائیوری انگریزوں کے۔ پس قسم ہے جنتری رحمت اللہ رعد کی جب سلسلہ خیالات ہمارے کا اوپر اس جگہ کے پہنچا تو اے علامہ محمود طرزی سفیر افغانستان کے پیرس سے پھر

داخل ہوئے وہ بیچ حجرے ہمارے کے اور سوال کیا کہ اے ملا رموزی صاحب کیا سکتا ہوں میں کہ مبلغ چند سوال سیاسی کروں میں آپ سے بیچ باب آزادی اور فسادات ہندو مسلمان ہندستان کے؟

پس البتہ تحقیق اجازت دی ہم نے ان کو تو کہا کہ کیا سبب ہے اس کا کہ نہیں آزاد ہوتا آزاد ہندستان دراں حال یہ کہ آزاد کرالیا ہم نے افغانستان اپنے کو مبلغ چند مہینوں میں، بھی آزاد ہوگئی حکومت ترکی اور آزاد ہوگئے مجاہدین مراکش، بھی آزاد ہوگیا جرمنی، آسٹریا، بھی یونان و روس غلامی سے بادشاہت کے تکراے عجب وہ گھڑی شرم اور غیرت کی بڑھانے والی کہ سبب سے اس سوال ہذا ان کے کے کہ منہ بات اپنی کا اس طرح کھولا ہم نے کہ اے تم سفیر افغانستان کے کہ سبب نہ آزاد ہونے ہندستان ہمارے کا دریافت کرتے ہو تم مگر نہیں ڈرتے تم خفیہ پولیس ہندستان سے حالانکہ کانپ جاتے ہیں بڑے بڑے علما ہندستان ہمارے کے نام سے خفیہ پولیس کے وقت لکھنے کسی فتوے قوی کے۔ پس سنو تم کہ یہ ہے سبب نہ آزاد ہونے ہندستان کا۔ ایڈیٹر ہو رہے ہیں اخباروں اور رسالوں اردو کے وہ لوگ جو قابل تھے ملازمت کارخانے خضاب لاجواب کے۔ بھی لیڈر ہوگئے ہیں بعض ایسے ہندستانی جو لائق تھے ملازمت دواخانے حکیم اجمل خاں صاحب کے۔ پس جب ایڈیٹر اور لیڈر ہوگئے ایسے لوگ صفت کیے ہوئے تو پھیل پڑی تحریک شدھی اور سنگھٹن سبب سے برکت ان کی کے۔ بھی یہ کہ نہیں دور ہوگی یہ تحریک ہندستان سے مگر دن قیامت کے کیونکہ بنیاد اس کی اوپر تعصب مذہبی کے ہے۔ بھی یہ ہے سبب دوسرا ان آزاد ہونے ہندستان کا کہ چھوڑ دیا ہے علما اور صوفیا نے کھانا روٹی جَو کا اور پہنتے ہیں وہ اور مرید ان کے کپڑے ریشم کے اور جوتے انگریزوں کے۔ بھی خشک ہوگیا ہے دماغ ہندستانیوں کا کثرت سے پینے چائے لپٹن کمپنی کے اور داخل کرلیا ہے چائے پینا بیچ معاشرت اپنی کے ہندستانیوں نے دراں حال یہ کہ بزرگ تمام ہمارے صرف بیچ موسم جاڑے کے پیتے تھے چائے۔ بھی یہ کہ سبب سے قیام اور زندگی بورڈنگ ہاؤس اسکولوں اور کالجوں کے کثرت سے فروخت ہونے لگیں دوائیں ''احتلام'' اور ''سوزاک'' کی مگر نہیں شادی کرتے شروع زمانے بلوغ کے مسلمان ہندستان کے سبب سے افلاس اور گرانی لفافوں اور کارڈوں کے۔ بھی یہ کہ برا سمجھتے ہیں کاشت کار تعلیم دلانا اولاد اپنی کو بدلے کاشتکاری کے۔ کیونکہ نہیں پروپیگنڈا کرتی کوئی جماعت کانگریس کی بیچ دیہات کے تعلیم کا۔ بھی یہ کہ نہیں کام

آئی دوستی گاندھی صاحب کی بیچ فسادگلبرگہ اور لکھنؤ اور دہلی کے۔ پس نہیں تدبیر کرتے کوئی گاندھی
صاحب واسطے دور کرنے فسادات کے گہ مارے جارہے ہیں مسلمان برابر مگر اوپر فقط تعلیم چرخہ
کے تباہ کر رہے ہیں وقت ہندستانیوں کا یا بیچ اخبار ''ینگ انڈیا'' اپنے کے مبلغ چند الفاظ اظہارِ
افسوس کے لکھ دیتے ہیں وہ۔ پس وہ بہتر ہے واسطے گاندھی صاحب کے کہ روٹی کھانا چھوڑ دیں وہ
جب تک کہ نہ دور ہوں فسادات ہندو مسلمانوں کے اگر سچے رہنما ہیں وہ اور مرید بڑے ان کے
مولانا محمد علی اگر چاہتے ہیں وہ کامیاب ہوں ''کامریڈ'' و''ہمدرد'' ان کے کہ پیدا ہونے والے ہیں
وہ دہلی سے۔ بھی یہ کہ ہمیشہ جگمگا تا رہے گا بیچ تاریخ غلامی ہندستانیوں کے نام شردھانند صاحب کا
. کیونکہ ایمان لاؤ تم اے گلابی اردو پڑھنے والو کہ ساتھ تحریک شدھی اور سنگٹھن کے شریک ہیں بڑے
بڑے ہندو لیڈر، مگر ساتھ طریقہ پوشیدہ کے۔ کیونکہ اوپر اسی چالا کی موٹے موٹے ہندو مہاجنوں
کے کہا ہے مبلغ ایک شعر بیچ اردو کے لیفٹننٹ گورنر پنجاب نے کہ یہ ہے وہ شعر ہذا:

''بیچ جس رنگ کے چاہیں آپ کپڑے کھدر کے پہنتے رہیں آپ اے گاندھی اوری آرداس صاحب''
''میں انداز قدر اور بے اعتنائی فسادات ہندو مسلم تمھارے کو پہنچتا ہوں میں''

◆◆◆

اخبار ُالجمعیۃ‘ کی دھانی ترقی

امابعد! اے خریدارو اخبار الجمعیۃ کے کیا ہوگیا ہے تم کو اور بیوی بچوں تمھارے کو کہ روگردانی کرر ہے ہو تم طرف سے ترقی خریداری اخبار ُالجمعیۃ‘ اپنے کے۔ پس کیوں نہیں شتابی کرتے تم طرف اضافہ اشاعت اخبار الجمعیۃ کے۔ کیونکہ یہی ہے اور البتہ تحقیق یہی ہے وہ اخبار کہ ذریعہ اس کے سے پہنچتی ہیں اور ملتی ہیں تم کو باتیں دین تمھارے کی۔ دراں حال یہ کہ ہوتے ہو تم بیچ غفلت بہت کے تو ہوشیار کرتا ہے تم کو یہ اخبار ُالجمعیۃ‘بذ ادہلی کا کہ نیچے سرپرستی عالموں بزرگ کے ہوتا ہے جاری۔ پس ایک مرتبہ پھر امابعد یہ کہ اگر غم ہے تم کو اور صدمہ ہے تم کو ہندیان جنوبی افریقہ کی تکالیف کا اور صدمہ ہے تم کو اس کا نہ رہی ”مسلم نمائندگی“ بیچ اس سال کے سبب سے اختلاف مقاصد مرکزی خلافت کمیٹی، تنظیم کانفرنس، مسلم لیگ، بھی تبلیغ کانفرنس کے۔ بھی صدمہ ہے تم کو ہندو مسلم فسادات کا، بھی صدمہ ہے تم کو اس کا کہ نہیں کرتے مسلمان شادی جوان لڑکیوں اپنی کی مگر تلاش کرتے ہیں وہ مالدار اور رئیس شوہر واسطے لڑکیوں جوان اپنی کے دراں حال یہ کہ بیچ زمانہ تلاش مالدار شوہر کے تباہ ہوتا ہے اخلاق اور مزاج لڑکیوں ان کی کا۔ بھی ضائع ہوتی ہے عمر اور صحت ان کی مگر نہیں بیاہتے وہ لڑکیوں اپنی کو ساتھ غریب شریف النسل مسلمان کے۔ تو مسلط کرے گا اللہ قدرت والا اوپر ایسے مسلمانوں کے مبلغ ایک عبدالرشید ریوالور والا تا کہ بلا کی دماغ ان کے

سے نکالے وہ کہ ایسے ہی مسلمان ہیں بڑھنے والے حد شرعی سے۔ بھی اگر صدمہ ہے تم کو اس کا کہ نہیں اجازت ملی مجاہد ملت مولانا محمد عرفان کو جانے اور داخل ہونے بیچ وطن اپنے کی۔ بھی اگر صدمہ ہے تم کو اس کا کہ ناواقف رہتے ہیں یونیورسٹیوں کے تعلیم پائے مسلمان مسائل ضروری مذہب اپنے سے اور ظلم کرتے ہیں وہ ستم ڈھاتے ہیں تعلیم پائے ہوئے مسلمان یونیورسٹیوں کے اوپر ماتحت ملازم مسلمانوں کے سبب سے غرور اور تکبر عہدے انگریزی اپنے کے، بھی اگر صدمہ ہے تم کو اس کا کہ نہیں ہے مبلغ ایک مسلمان لیڈر ایسا کہ اقتدار حاصل ہو اس کو اوپر جملہ مسلمانوں ہند کے مانند خلیفۃ المسلمین کے یا مانند ملا طاہر سیف الدین یا سر آغا خاں کے اوپر جماعتوں اپنی کے یا اگر صدمہ ہے تم کو اس کا کہ نہیں شادی کرتا کوئی مالدار مسلمان لڑکی اپنی کی ساتھ ہم حضور ملا رموزی صاحب کے سبب سے افلاس ہمارے کے اگرچہ ہیں ہم مشہور زیادہ عبدالرشید ریوالور والے سے اور نہیں قتل کیا ہم نے آج تک مبلغ ایک آدمی سبب سے گرانی قیمت لفافوں اور کارڈوں کے کہ نہیں کم ہوتی قیمت لفافوں اور کارڈوں کی اگرچہ کرایہ ریلوں کا ہو گیا ہے کم۔ بھی اگر صدمہ ہے تم کو اس کا کہ چلے گئے قبلہ عبدالحلیم صدیقی جمعیۃ علما سے سبب سے گرانی دواؤں یونانی دواخانہ دہلی کے تو خریدو تم اخبار الجمعیۃ کہ یہی ہے اور البتہ تحقیق یہی ہے وہ اخبار کہ دور کرے گا غلطیوں اور کمزوریوں اوپر کی کو۔ اگر ایمان اوپر گلابی اردو ہماری کے رکھتے ہو تم کیونکہ اوپر اسی جگہ کے ماری ہے مبلغ ایک مثال ڈاکٹر اقبال کونسل کے ایک ممبر نے کہ یہ ہے وہ مثال ہذا۔ رباعی:

خلاف خریداری اخبار الجمعیۃ کے جس نے کہ راستہ اختیار کیا
وہ البتہ تحقیق ہرگز اوپر منزل اپنی کے بیچ کونسل کے نہ پہنچے گا

◆◆◆

رمضان کے انگوری نمازی

اے اکبر آباد کے گانے والے شاعرو!

نہیں ہے البتہ تحقیق نہیں ہے مفید شوق شاعری کا بیچ زمانہ طالب علمی کے واسطے طلبا کے۔ کیونکہ قسم ہے دو چار تھانیداروں کی کہ جولڑ کا بیچ شروع موسم جوانی کے پڑ جاتا ہے بیچ شغل شاعری اور مضمون نگاری کے تو تباہ ہو جاتا ہے سلسلہ تعلیم اس کی کا سبب ہے نحوست میز کرسی کے کہ تباہ ہو رہی ہے دولت مسلمانوں کی بیچ خریداری میز کرسیوں کے دراں حال یہ کہ باپ دادا تمھارے بیٹھا کرتے تھے اوپر فرش قالین کے، مگر اے راستہ بتلایا فرنیچر کا تعلیم نے اسلامیہ اسکولوں اور اسلامیہ کالجوں کی نے میز کرسی کا۔ اگرچہ آراستہ ہو جاتے تھے کمرے اور کوٹھیاں فرش ہندستانی سے بہت ارزاں، مگر اب نہیں تشریف رکھتے اوپر فرش دیسی کے یہ غلام ہندستانی تمبا کو فروش مگر اوپر کرسیوں اور میزوں عمدہ کے۔ اگرچہ بہت دن گزرے کہ شہرہ ایڈیٹر صاحب 'پیسہ' اخبار لاہور کا کم ہو گیا۔ پس تحقیق کہ نہیں رہی غیرت اور حمیت بیچ ہندستانیوں کے ورنہ دال اور ساگ کھایا کرتے وہ صبح بدلے ڈبل روٹی اور بسکٹ کے مانند ہم حضور ملا رموزی صاحب کے۔ پھیلا دیے ہم نے ساتھ بخشش اللہ مہربان قدرت والے کے شاگرد اپنے بیچ ہندستان، بھی بیچ فرنگستان کے۔ محفوظ رکھے اللہ بادشاہ ایران کو پیرس سے اور امیر امان اللہ خاں کو داڑھی منڈوانے سے۔ پس یہ ہے سبب خرابی صحت ہندستانیوں کا کہ نہیں ورزش کرتے وہ دیسی بلکہ چہل قدمی فرماتے ہیں وہ اوپر سڑک

ٹھنڈی کے لگا کر چشمہ نازک اوپر آنکھوں اپنی کے مانند لیڈیوں اور لیڈروں یورپ کے دراں حال یہ کہ حکیم لقمان اور بزرجمہر نے منع کیا تھا ان کو تقلید سے غیر قوموں کی ذریعہ اس غزل ہذا کے یہ ہے وہ غزل ہذا:

روزہ رکھتے ہیں تانگے والے اور تاش کھیلتے ہیں بیرسٹر
تعلیم دیتے ہیں دوسروں کو اور خود بے روزہ ہوتے ہیں ایڈیٹر
یا انگریزی تعلیم یافتہ مسلمان گھر میں پیتے ہیں سگریٹ اور منہ صاف رکھتے ہیں باہر
شامل ہیں بیچ ان کے بعض صوفی شرب لیڈر اور شاعر!

پس اے ابھی کہ شروع کی تھی یہ غزل ہذا ساتھ قوافی نئے کے کہ ناگاہ طلب کیا ہم کو سر جان سائمن نے اور کہا کہ کیا ہے سبب اے ملا صاحب بائیکاٹ ہمارے کا۔ تو کہا ہم نے کہ یہ ہے سبب اس کا کہ ہوگئے ہیں پیدا بیچ مسلمانوں ہند کے قریشی، انصاری، صدیقی، ہاشمی، فیروزی، عنابی اور گلابی فرقے سب سے بے خبری علم دین اور احکام شریعت کے اور یہی ہے فرقہ بندی سبب تباہی ان کی کا ورنہ یاد کریں تاریخ اپنی مسلمان کہ نہیں تھا بیچ زمانہ گزرے ہوئے کہ مبلغ ایک فرقہ ایسا کہ برا کہتا ہو وہ دوسرے مسلمان اپنے کے کو۔ بھی اسی طرح یہ مالدار ہندستانی اندر کوٹھیوں اپنی کے ''پائنیر'' اخبار پڑھا کرتے ہیں وقت نماز کے اور وقت روزے کے پیتے رہتے ہیں حقہ لکھنؤ کا۔ پس تباہ کر دیا اللہ قدرت والے نے شیرازہ ان کا سبب سے بے دینی ان کی کے۔ بھی نہیں فرماں بردار ہوتے طلبا اسکولوں کے ماں باپ اپنے کے مانند فرماں بردار اولاد دیوبند کے۔ پس تحقیق یہ بھی اثر ہے بے خبری دین اپنے کے کا۔ کیونکہ جب تک نہ آسان لکھیں گے اردو اخبارات مضامین اپنے تو نہ فائدہ ہوگا ان سے تمبا کو فروشوں اور ملازموں دواخانہ یونانی دہلی کے کو۔ پس چاہیے ہے شاعری اور مضمون نگاری ایسی کہ بیچ اس زمانہ کے سمجھ لیں اسکو یہ محترم جُلا ہے کہ ہوتے نہیں وہ پابند زیادہ شریعت کے فلاسفہ اسلامیہ کالجوں سے۔ پس جب سنا ان باتوں ہماری کو سر جان سائمن نے تو معانقہ کیا انھوں نے ہم سے اور ہم نے خواجہ حسن نظامی سے۔ گرفتار کرادے اللہ قاتل خسران کے کو ساتھ جلدی بہت کے۔ پس یہ دعا ہم سے اور جملہ جہان سے آمین ہو جیو کہ کہا ہے۔

◆◆◆

اتحاد کانفرنس کا فیروزی جلسہ

چنانچہ ایک دن بیچ خواب سیاسی اپنے کے دیکھا ہم نے کہ ہو رہا ہے جلسہ اتحاد کانفرنس کا سبب سے برکت وائسرائے بہادر کے اور جمع ہیں اندر اس کے لیڈر بہت۔ پس قسم ہے امرت دھارا پنجاب کی کہ عرض کیا ایک نے جلسہ والوں اتحاد کانفرنس سے کہ اے حضور ملا رموزی صاحب لمبا کرے اللہ سایہ آپ کا واسطے اصلاح آوارہ لڑکیوں مسلمانوں کے، کیوں کر نہ شریک ہوئے آپ بیچ اتحاد کانفرنس کے۔ تو منہ بات اپنی کا اس طرح کھولا ہم نے کہ جان تو اے عزیز کہ نزدیک ہمارے ضروری ہے اتحاد کرانا ہندو مسلمانوں کا مگر اصلاح نوجوان طلبا کی مقدم اوپر اس کے ہے۔ پس تحقیق کہ اگر نہ کی اصلاح طلبا ہندستان کی تو تباہ کر دیں گے یہ لڑکے کام قومی ہندستان کا ہو کر لیڈر بیچ زمانے آنے والے کے۔ بھی اسی طرح اگر نہ اصلاح کی تم نے تاریک خیال اماموں مساجد کی اور نہ شتابی کی تم نے واسطے عقد ثانی بیوہ عورتوں اپنی کے اور نہ ترک کی مقدمہ بازی مسلمانوں نے تو دیکھ لینا کھنڈر بنا دے گا اللہ بعض تمھارے کو۔ بھی نہ فائدہ دے گی مخالفت ابن سعود غازی کی مسلمانوں ہند کو اگرچہ سبب سے اتحاد ہندو مسلمانوں کے کم ہو جائیں گے خریدار اخباروں کے کیونکہ بہت سے خریدار اخباروں کے خاص واسطے پڑھنے خبروں ہندو مسلم فسادات کے ہوئے ہیں پیدا، مگر اے لعنت بہت اوپر ایسے ہندستانی ماسٹر اور طلبا کے ہو جیو کہ ترک کر دیا ہے

انھوں نے لباس قومی اپنا۔ پھر شرم بہت واسطے ایسے سرحدی بھائیوں کے ہوجیو کہ نہیں پڑھتے وہ نماز پابند ہوکر اوپر وقتوں پانچ کے۔ کیونکہ جس نے کہ نہ کیا نکاح لڑکی جوان اپنی کا ساتھ جلدی بہت کے اور رہا وہ یا رہی وہ بیچ تلاش شوہر مالدار کے تو مثال اس کی مثال ان افغانی طلبا کی ہے کہ گزارہ کرتے ہیں وہ بیچ مسجدوں ہندستان کے اوپر روٹی بھیک کے اور اوپر کپڑوں خیرات کے۔ پس کیا فائدہ ایسی تعلیم عربی سے کہ مرجائے غیرت انسان کی سبب سے روٹی خیرات کے۔ پس رحم بیچ دل وائسرائے ہند کے پیدا کردے اللہ تاکہ کم کردیں وہ قیمت لفافوں اور کارڈوں کی۔ بھی کرایہ ریلوں ہندستان کا۔ بس اگر ایمان لائے ہوتم اوپر دن آخرت کے تو یقین کردتم کہ نہ دور ہوگا زنانہ پن طلبا سے اور آراستہ کرتے رہیں گے وہ جوانی اپنی کو انگریزی لونڈر انگریزی بالوں، بھی انگریزی عینک سے۔ یہاں تک کہ قریب آجائے گی وہ گھڑی کہ سفر کریں گے ہم حضور ملا رموزی آخرت کا اوپر موٹر وائسرائے ہند کے اور ہوں گے ہمراہ جنازہ ہمارے کے اکثر مولوی بریلی اور بدایوں کے مگر اے بے خبر کو تو الو ہندستان کے جھپٹو تم جلد طرف اتحاد ہندو مسلمانوں کے تاکہ آرام ملے تم کو گرفتاریوں روزانہ سے جیسا کہ آیا ہے بیچ کتاب ''راہِ نجات'' کے:

بیوقوفوں کو انعامات اور موٹر کاریں ملتی ہیں
روزی عقلمندوں کی خونِ جگر اور محنت مزدوری سے ہے

پس بہتر ہے سوراج سے اتفاق ہندو مسلمانوں کا اور بہتر ہے زنانہ پن سے طلبا کی بہادری حاصل کرنا اور بہتر ہے دیسی ورزش کھیلوں ہاکی اور فٹبال سے۔ اگرچہ کم ہوتے جارہے ہیں بیچ مسلمانوں کے حافظ قرآن سبب سے اسلامیہ کالجوں بہت کے۔ درست کرے اللہ اخلاق مسلمان طلبا اور بریلی والوں کا اور نہ پیدا کرے اللہ بیچ مسلمانوں کے لکھنؤ ایسے پتنگ باز اور بٹیر باز اور نہ پیدا کرے اللہ مرادآبادی لوٹے کہ کہا ہے۔

◆◆◆

لندن کا عنابی دربار

اے میلاد کی غزلوں پر رونے والو!

کیا نہ سنا تم نے کہ مبلغ ایک دربار بڑی شان والا منعقد ہوا بیچ شہر لندن کے خاص واسطے رسم تاجپوشی بادشاہ کے، مگر یہ کہ یہ ہے بے خبری تمھاری اے بے خبری حد سے گزری ہوئی بہ سبب اس کے کہ نہیں ہیں تعلیم پائے ہوئے بیچ ہندستان کے مگر اوپر ایک سو کے چند۔

پس بیچ جس قوم کے کہ ہوں لکھے پڑھے کم وہ یا بھرتی ہوں گے بیچ فوج کے یا ملازمت کریں گے وہ ایسے ٹھیکہ داروں کی کہ بنائی ہوئی عمارتیں ان کی نہیں زندہ رہتی ہیں مگر مبلغ ایک سال، مگر یہ کہ اصل بیوقوف ہیں وہ جو بنواتے ہیں عمارتیں ایسے ٹھیکے داروں بے ہنر اور بے ایمان سے۔

پس جب سلسلۂ کلام ہمارے کا پہنچا اوپر اس جگہ کے تو تشریف لائیں بیوی نمبر دو ہماری ساتھ مہربانی بہت کے اور فرمایا کہ اے شوہر میرے! دراز کرے اللہ عمر اور تندرستی آپ کی اور مسٹر لائڈ جارج شاگرد قدیم آپ کے کی۔ کیا ہو گیا ہے آپ کو کہ اوپر ٹھیکہ داروں اس زمانہ کے غصہ ہو رہے ہیں آپ دراں حال یہ کہ جانتے ہیں آپ کہ بیچ اس زمانہ بذا کے نہیں ہوتے تعلیم یافتہ مکمل علم والے جب کہ بیچ زمانۂ طالب علمی کے پڑھائے جاتے ہیں مضامین کثرت سے تا دماغ

خراب ہوجائے طالب علم ہندستانی کا۔ پس جو طلبا کہ بیچ ایک وقت کے پڑھتے ہیں دس مضامین اور سولہ کتابیں تو کیا خاک باخبر اور صاحب کمال ہوں گے وہ بیچ ایک فن کے۔ پس جب یہ حال ہو نصاب تعلیم کا تو کیوں کر محنتی اور جفاکش ہوں نوجوان اس زمانہ ہٰذا کے۔ راستہ بتادے اللہ مسلمانوں کو اے راستہ اجمیر شریف کا اگر نہیں ہوتی دلچسپی ان کو معاملوں سیاسی سے اور ترک کرادے اللہ عادت حقہ نوشی کی مسلمانوں پنجاب سے اور محفوظ رکھے اللہ باشندوں چین اور ارکان جمعیۃ اقوام کو افیون اور گانجے سے کہ تحقیق مجال ہے یہ کہ پھر بادشاہوں ہیلا سلاسی حبشہ کے کہ تحقیق ہے یہ مقولہ حکیموں ایران کا واسطے ایسوں کے کہ کہا ہے مصرع:

"جو کہ شمشیر مارتا ہے سکہ ساتھ نام اس کے کے پڑھتے ہیں"

پس داد دیجیے ترجمہ اس مصرعہ کی مجھ کو اے شوہر میرے۔ پھر فرمایا کہ تحقیق جو جھگڑا کہ ساتھ شیعوں اور سنّیوں لکھنؤ شریف کے ہوا ہے نہ غم کھایئے اوپر اس کے کہ تحقیق مسلمان رہ گئے ہیں اب بیچ دنیا کے خاص واسطے تباہی کے بہ سبب بے خبری تعلیمات مذہب اپنے کے۔ پس جس نے کہ دوری اختیار کی اصول مذہبی اپنے سے وہ راندا جائے گا بھٹکے گا وہ بھی گمراہ ہوگا وہ طرف سے اچھی اور کامیاب زندگی کے۔ مگر اے عجب وہ گھڑی محبت کی بڑھانے والی کہ جب تشریف لائیں بیوی نمبر دو ہماری ساتھ محبت ایسی کے کہ نثار ہوں اس پر شہر کلکتہ اور دہلی اور باتیں کیں انھوں نے اے باتیں اوپر والی تو کہا ہم نے کہ اے بیوی نمبر دو ہماری تحقیق قربان ہوں اوپر وفاداری تیری کے چالیس خزانے اور قربان ہوں اوپر وفاداری ہماری کے چالیس اونٹ طرابلس کے، مگر اے عجب وہ طرابلس کہ لڑے تھے کبھی واسطے حفاظت اس کی کے حضرت شیخ سنوسی رحمت خدا کی اوپر ان کے، مگر عجب کہ آج قابض ہے ملک اٹلی اوپر طرابلس کے بہ سبب حقہ نوشی اور باہمی عداوت مسلمانوں کے جو ہے تہ بہ سبب جہالت کے۔ پس بیچ جس شہر کے ہوں مقدمہ باز زیادہ بھی ہوں سڑکیں خراب اور گلیاں گندہ جس شہر کی ماں تو اور جان تو اے عزیز بیوی ہماری کہ نہیں سنہ فراغت کا دیکھیں گے باشندے اس شہر کے۔ بھی جہاں طلاق لیتی ہوں عورتیں اور زیادہ طلاق دیتے ہوں سرد زیادہ اور شادیاں ہوتی ہوں بے مرضی معلوم کیے لڑکیوں کی تو تحقیق آوارگی اور افلاس بڑھے گا بیچ ایسے شہروں کے بھی باشندے جس ملک اور شہر کے بیٹھے رہتے ہوں اوپر دکانوں کے بے کار۔

توقسم ہے امرت دھارااور سوڈاواٹر کی کہ نیلام ہوگا جلد وہ شہر بہ جب آوارگی باشندوں اپنے کے،
بھی اسی طرح جب بڑھ جائے شوق لوگوں کا واسطے قوالی اور گانے کے، بھی بڑھ جائے شوق
خریداری زیور کا بیچ عورتوں کے اور بوڑھے ہونے لگیں لوگ بیچ عمر 40 سال کے تو مت گمان لے
جا کہ راستہ کامیابی کا پائیں گے وہ۔ کیونکہ البتہ تحقیق آیا ہے بیچ کتابوں بڑی کے یہ کہ باشندے
جس ملک کے کہ قناعت اختیار کرتے ہوں وہ اوپر دال روٹی کے۔ تحقیق ہیں وہ مارے ہوئے سستی
اور جہالت کے۔ پس چاہیے راستہ بتانا ان کو طرف تعلیم کے، مگر اے عجب وہ لیڈر قوم کے کہ نہیں
ہے لیاقت اندران کے لیڈری کی، مگر یہ گزر بسر کرتے ہیں وہ اوپر لیڈری کے۔ گویا کہے تو کہ ہیں
وہ تاجر قوم کے اور مال تجارت ان کا ہے قوم بے وقوف۔

پس امابعد! جب سلسلۂ کلام کا اوپر اس جگہ کے پہنچا تو طعن وطنز کیا ہم نے اوپر ان
ایڈیٹروں اخباروں اردو کے جو پیشین گوئی کر رہے ہیں برسوں سے عالمگیر جنگ کی۔ خاص کی گئی
جنگ ہسپانیہ کہ کہتے تھے وہ کہ تحقیق جنگ ہسپانیہ سے ہوگی شروع لڑائی بڑی مگر نہ ہوئی وہ موافق
دلائل ہم ملا رموزی صاحب کے تو تحقیق منہ ان کا فق ہوگیا۔ پھر کہا ہم نے کہ دراز کرے اللہ
بالوں سر تیرے کو اے بیوی نمبر دو ہماری اور توفیق زیادہ حد وفاداری سے دے تجھ کو واسطے ہمارے
کہ تحقیق اوپر فقط وفاداری تیری کے ہو رہی ہے شاعری ہماری۔ اگر چہ بہت دن گزرے کہ نہ غزل
کہی اوپر ہندستان کے سر مائیکل اوڈوائر نے، بھی نہیں چھوڑتے پیچھا قادیانیوں کا مولانا ظفر علی
خاں۔ ہمیشہ ہو جیو اخبار ''زمیندار'' ان کا کہ تحقیق ذریعہ اخبار تذکرہ کیے گئے کے پہلا شوق سیاست
کا بیچ مسلمانوں بے خبر کے۔ مرغ بازی سکھادے اللہ مسولینی کو اور کبوتر بازی ہٹلر کو بدلے شوق
جنگی ان کے کے۔ بھی توفیق دے اللہ بجلی والوں کو تا مبلغ چار پنکھے بجلی کے دیں وہ واسطے دولت خانہ
ہمارے کے بیچ اس زمانہ گرمی سخت کے تا سکیں ہم لکھنا مضامین عمدہ کا موافق حق عمدگی ان کی کے،
مگر بات کاٹی ہماری بیوی نمبر ایک ہماری نے اور کہا کہ اے شوہر میرے اور بیوی نمبر دو اپنی کے
ہرگز گمان مت لے جاؤ اوپر مسلمانوں کے قدر پہچانیں گے وہ آپ کی اور دیں گے وہ پنکھا بجلی کا
آپ کو، مگر یہ کہ ساتھ قوتِ بازو اپنے کا لاؤ تم۔ تو آفریں بہت کہی ہم نے خودداری بیوی نمبر ایک
کے اور کہا کہ تحقیق عورتیں جس گھرانے کی ہوں گی خوددار تو تحقیق محفوظ رکھے گا اللہ اس گھرانے کو

فضولیوں مغربی تمدن سے، مگر عجب بے وقوف وہ عورتیں کہ ہو کر کم آمدنی خرچ کرتی ہیں وہ زیادہ اوپر لباس قیمتی اپنے کے، بھی اوپر لباس قیمتی اولاد اپنی کے، بھی اوپر تفریح سینما کے، بھی اوپر کھانے لذیذ کے بے خبر تنگدستی اور قرضداری سے۔ پس سن تو کان دھر باتیں حکمت کی اے عورت اگر ہے تو عقل کی رکھنے والی کہ جو قوم کہ جاہل رکھے گی وہ عورتوں اپنی کو اور آزادی دے گی وہ قبل تعلیم کے اُسے آزادی نامعقول۔ تو خانہ تلاشی لے گی ایسے گھرانوں کی پولیس بغیر وارنٹ کے۔ کیونکہ موافق قول حکیم بزرجمہر کے رواج دینا شادی مرضی طرفین کا مفید ہے اور دیسی لباس مفید ہے واسطے عورتوں ہندستان کے، بھی اختیار کرنا گھریلو صنعت کا مفید ہے، بھی ادھوری تعلیم و تربیت کا ہونا ایسا ہی ہے گویا کہے تو کہ بیچ بخار سخت کے ہذیان بک رہا ہے مریض بخار کا۔ بھی اسی طرح نہ فائدہ دیں گے قوم کو رسالے ادبی اردو کے کہ تحقیق بجز ہفوات واہیات کے نہیں ہوتا اصل ادب بیچ ان کے، مگر غزلیں مہمل اور افسانے اخلاق کے جلانے والے۔ پس قسم ہے غزلوں رُلانے والی کی کہ حوالات بھیجے جائیں گے وہ شوہر تمام کہ بے پروا رہتے ہیں وہ بیویوں اپنی سے بہ سبب ناراضی اپنی کے، بھی تکالیف پہنچاتے ہیں وہ بیویوں اپنی کو، بھی اسی طرح موٹر ڈرائیور بنائے جائیں گے دن حشر کے وہ شوہر جو زیادہ رہتے ہیں بیچ گھر خسر اپنے کے۔ محفوظ رکھے اللہ ہر ہندستانی کو خضاب لاجواب اور سسرال اپنی سے اور پاک کرے اللہ اسے رہائی دے اللہ بندشوں خلاف شرع سے عورتوں اس زمانہ بلا کو کیونکہ شریک ہونا مسلمانوں کا بیچ کانگریس کے بغیر بصیرت سیاسی کے برابر ہے نہ شریک ہونے ان کے کے۔ دور رکھے اللہ ہم کو اور بیوی نمبر ایک ہماری کو اجلاسوں ''لے جس لے ٹو کونسلوں'' سے اور گولیاں کونین کی کھلاتے رہے اللہ تعالیٰ خشک واعظوں اور جاہل میلاد خوانوں کو کہ تحقیق وجود ان کا بخار اور مراق ہے بیچ حق قوم مسلمان کے اور شوق دے اللہ ہندو مسلمانوں دنیا تمام کو اتحاد و اتفاق کا، بھی طاعون پھیلا دے اللہ بیچ لیڈروں کے تاکم ہو جائے مقدار لیڈروں کی کہ کثرت لیڈروں کی سبب ہے تباہی قوم کا۔

پس بعد اس گفتگو کے مصروف ہو گئے ہم اور بیوی نمبر چار ہماری بیچ تصاویر دربار لندن کے۔ اب کیا کیا اشارے ہمارے جھٹلاؤ گے؟۔

◆◆◆

کانگریس اور مسلمان

اے ظہر کی نماز میں اونگھنے والو!

قسم ہے بزرگی نماز تمھاری کی کہ البتہ تحقیق خبر دی ہم کو خبر دینے والے بچے نے یہ کہ کھڑے ہو گئے ہیں پنڈت جواہر لعل صاحب نہرو کھا کر قسم خواجہ حسن نظامی صاحب کی کہ متفق کریں گے وہ مسلمانوں کو ساتھ ہندوؤں کے سامنے منہ ہندو مہا سبھا کے۔ تازور کانگریس تذکرہ کی گئی کا بڑھ جائے بہت اور فتح دے اللہ اس کانگریس ہذا کو اوپر وزارتوں جدید کے۔ کیونکہ نہیں ہے مقصد کانگریس کا بیچ اس زمانہ کے مگر یہ کہ دے اللہ اس کو عہدے بیچ نئے قانون کے بڑے بڑے۔

پس جب سنا ہم نے یہ تو تشریف لے گئے ہم نزدیک بیوی نمبر چار اپنی کے اور فرمایا ہم نے کے اے وہ تو نیک بخت ہماری کہ تحقیق ڈرتی ہے تو معاملوں سیاسی سے باوجودیکہ منسوب ہے تو ساتھ ہم ایسے بہادر شوہر کے دراں حال یہ کہ جانتی ہے تو یہ کہ جو ڈرتے ہیں وہ مرتے ہیں، بھی جو نہیں ڈرتے وہ نہیں مرتے مخالفت سے مخالفوں کی، پھر بھی کہہ تو کہ کیا رائے ہے تیری بیچ باب اتحاد کانگریس کے ساتھ مسلمانوں کے۔ تو قسم کھائی اس نے بہادری ہماری کی اور کہا کہ اتحاد کرنا کانگریس کا ساتھ مسلمانوں ہند کے بہ سبب اس کے ہے کہ نہیں ترقی کی ہے عورتوں ہندستان نے

موافق ضرورت اس زمانہ ہٰذا کے بہ سبب زندگی اور موجودگی تاریک خیال بزرگوں اپنے کے کیونکہ
تحقیق بیچ جدید رپورٹ مردم شماری کے زائد ہیں بوڑھے بیچ ہندستان کے نوجوانوں سے۔ پس بیچ
جس قوم کے زائد ہوں بوڑھے نوجوانوں سے وہ نہیں بڑھنے دیں گے نوجوانوں اپنے کو بہ سبب
عقیدوں بوڑھے اپنے کے۔ راستہ بتادے اللہ ایسے بوڑھوں کو حج بیت اللہ اور یاترا کا تا محفوظ ہوں
نوجوان اس زمانہ ہٰذا کے۔ بھی یہ ہے سبب نہ ترقی کرنے عورتوں کا کہ دل ٹوٹ گیا ہے ان کا طرف
سے تعلیم و ہنرمندی کے، دیکھ کر بے روزگاری نوجوان مردوں اپنے کے کی۔ پس جب نہ پھل
پائیں نوجوان مرد ہو کر تعلیم یافتہ تو کیا خاک دل بڑھے گا عورتوں اس زمانہ ہٰذا کا واسطے تعلیم کے۔
بھی اسی طرح دیکھتی ہیں وہ کہ فضول خرچ ہو گئے ہیں مردان کے پا کر نئی تعلیم اور زیادہ حد ادب
سے اختیار کر لی ہے معاشرت مردوں اس زمانہ نے۔ بھی زائد گھر سے خرچ کرتے ہیں وہ باہر
روپیہ اپنا اوپر پاؤڈروں اور یورپی منجن کے۔ مسواک کرنا سکھادے اللہ ان کو، بھی شوق پیدا ہو گیا
ہے بیچ نوجوان اس زمانہ کے دانت صاف رکھنے کا موتی چمکدار کے، درایں حال یہ کہ ایسے ہی
دانت والے زیادہ مریض رہتے ہیں مرض پائیریا کے۔ جو شاندوز کام کا پلا تار ہے اللہ ایسے نقالوں
کو کیونکہ بہ سبب کرنے نقل یورپ والوں کے کمزور ہو گئی ہے قوت ایجاد و اختراع کی ہندستانیوں
میں۔ پس جو قوم کہ نہ سکے اور ہرگز نہ سکے ایجاد کرنا نئی چیزوں کا اور صرف نقل کرتی رہے تو تحقیق
دن حشر کے نیلام ہو گی وہ قوم ہمراہ پرانے فرنیچر انگریز افسروں کے۔ بھی اسی طرح شوق ریڈیو اور
سنیما کا مفلس قوم کو نشانی ہے تباہی اس کی کی۔ بھی اسی طرح بیچ نکاح بی۔ اے پاس لوگوں کے اگر
ہوں گی ادھوری تعلیم والی بیویاں تو تحقیق کہ بیچ ایسے میاں بیویوں کے ہندو مسلم فساد ہوتا رہے گا عمر
بھر۔ بھی اسی طرح نہیں سکتی ہے حق ادا کرنا پرورش اولاد کا وہ بیوی کہ ہو وہ نیم تعلیم یافتہ جیسا کہ وزیر
عادل نوشیرواں نے بیچ تقریر اسمبلی اپنی کے کہا ہے شعر:

ہرگز منہ کامیابی کا نہ دیکھے گی کہ ہو وہ ادھوری
بے ہمت، بزدل اور ڈرپوک عورتوں سے بہتر ہے مس مادھوری

پس اوپر اس لاجواب شعر بزرجمہر کے آفریں کہی ہے نے بیوی نمبر دو اپنی کو اور کہا کہ سن تو
اے بیوی ہماری۔ بیچ کہا وہ جو کچھ کہا تو نے اوپر معاملوں وزارتوں جدید کے۔ تحقیق شدھی کرنا

مسلمانوں کا واسطے کانگریس کے اور مخالفت کرنا محمد علی جناح کا نہ نفع دے گا دونوں کو مگر یہ کہ
کامیاب ہوں گے قدرے کانگریسی بہ سبب دولت مندی اپنی کے۔ بھی چلی گئی ہے سیاست یورپ
کی نکل کر جمعیۃ اقوام سے بیچ ہاتھ مسولینی اٹلی والے کے۔ یہاں تک کہ دوستی کی جرمنی نے ساتھ
مسولینی کے بہ سبب طاقت اس کی کے۔ بھی حاوی ہو گیا ہے مسولینی اوپر بحیرۂ روم کے۔ پس اگر مل
گئے بحری بیڑے جرمنی اور اٹلی کے تو اللہ حافظ و ناصر ہے ملک مصر اور سواحل عرب کا ورنہ لحاف
بنوائے گا موٹے موٹے مسولینی روئی سے سوڈان کی اور نرخ گراں ہو جائے گا بیچ ہندستان کے
روئی کا۔ پس شوق مرغ بازی کا دے دے اللہ مہربان مسولینی کو بدلے شوق جنگی اس کے کے۔ بھی
اسی طرح شوق افیون کا دے دے اللہ ہٹلر کو، لیکن جان تو اے بیوی کم ہمت ہماری کہ نہیں چلے گا
کام تیرا فقط رونے اور پریشان رہنے۔ ہمتا آں کہ نہ ہمت کرے تو واسطے سلجھانے کاموں الجھے
ہوئے کے۔ کیونکہ تحقیق نہیں ہے بھی قوت سلجھانے والی مشکلوں کی بیچ ہندستانی حکام، لیڈروں،
ایڈیٹروں اور بیچ عورتوں کے۔ ورنہ اگر ہوتی قوت تدبر اور سلجھانے مشکلات کی تو وزیراعظم ہوتے
ہم تم اے بیوی نمبر چار ہماری۔ پس اگر ہے تو رکھنے والی عقل اور شرافت کی تو ہمت کر تو موافق حق
ہمت اپنی کے اور سمجھا تو جا کر اوپر اسٹیج کے ہندستانیوں کو کہ نہ نازک مزاج بنیں وہ پی کر برف اور
فالودہ، بھی پی کر شربت انار اور انگور کو کیونکہ فرمایا بعض نے بعض سے بیچ مجلس کانگریس کے کہ جو قوم
کہ ہو وہ بے ہمت، بے عمل تو روتی رہے گی وہ اوپر چارپائی کے عمر بھر اور نہ کام آئے گا اس کے فقط
رونا بلکہ بعد چند دن کے جاتا رہے گا خیال کوشش کا۔ پھر مثال ماری ہم نے قوم ترک اور قوم جرمنی
کی کہ کس طرح بدلے رونے کے جلد کوشش کی ان دونوں قوموں نے واسطے حاصل کرنے مقاصد
اپنے کے بغیر تماشوں سنیما کے۔ پس محتاج لعوق سپستاں اور گل بنفشہ کا رکھے گا اللہ ان کو جو ہیں بے
ہمت بیچ اس زمانہ کے اور جوشاندہ ملے گا ان کو عمر بھر طرف سے ہمدرد دواخانہ دہلی کے جو نااتفاقی
پاتے ہیں بیچ ہندو مسلمانوں کے۔ کیونکہ قسم کھاتے ہیں ہم کہ کبھی نہ نفع دینے والی ڈربی لاٹری
اگرچہ کتنی برسیں اور کتنے سال ہمارے گئے ضائع بیچ خریداری ٹکٹ ڈربی لاٹری کے، مگر نہ آیا نمبر
نیت ہماری کا۔ محفوظ رکھے اللہ ہندستانیوں کو عشق بازی اور ڈربی لاٹری سے، بھی نوجوانوں کو ریشمی
باس اور سیفٹی استروں سے۔ بھی جنگ جرمنی شروع کرا دے اللہ مہربان قدرت اپنی سے۔ بھی

سرکاری زبان بنادے اللہ ہندستان کی اردو کو تا خطاب لارڈ کا پائیں ہم حضور ملا رموزی جیسا کہ خطابات پاتے ہیں اخبار نویس اور ادیب یورپ کے حکومتوں قدر دان اپنی سے، مگر نہیں ہے امید ہے ہم کو وزارتوں جدید ہندستان سے کہ خطابات دیں وہ ادیبوں اور شاعروں اردو کو۔ شوق دے اللہ خضاب لاجواب کا مسٹر لائڈ جارج کو اور شوق دے اللہ ہندستانی طلبا کو محنت اور جفاکشی کا اور شوق دے اللہ قومی چندہ دینے کا تعلقہ داروں اودھ کو اور شوق دے اللہ جمعیۃ کو صحیح امداد کرنے کمزور اقوام کا اور شوق دے اللہ مصطفیٰ کمال پاشا کو فتح کرنے کا ریاستوں بلقان کو اور شوق دے اللہ ہندستانیوں کو دیسی مصنوعات کا اور شوق دے اللہ رشوت خور تھانیداروں کو گانجا پینے کا اور شوق دے اللہ ڈاکٹروں کو بغیر فیس کام کرنے کا اور شوق دے اللہ امیروں کو بغیر موٹر کار کے راہ چلنے کا اور شوق دے اللہ پردہ دار عورتوں کو پردہ کا تانہ جھانکتی جایا کریں وہ تانگوں، موٹروں اور ڈولیوں پردہ دار سے کہ ذلیل ہوتی ہے جھانکنے ان کے سے شہرت خاندان ان کے کی، بھی شوق دے اللہ نوجوان لڑکیوں اور استانیوں کو دیسی لباس اور دیسی جوتے کا، بھی شوق دے اللہ قصیدہ گو شاعروں کو قومی شاعری کا، بھی شوق دے اللہ حکام اور امیروں کو اردو اخباروں کا، بھی شوق دے اللہ بے روزگاروں کو زراعت اور تجارت کا، بھی شوق دے اللہ کاتبوں اخبارات کو صحیح لکھنے کا، بھی شوق دے اللہ محرروں اور پیش کاروں کو اخبار پڑھنے کا، بھی شوق دے اللہ ہندو مسلمانوں کو باہمی محبت کا، بھی شوق دے اللہ مسلمانوں کو تعلیم نسواں کا، بھی شوق دے اللہ نوجوان مسلمانوں کو نماز باجماعت کا، بھی شوق دے اللہ نوعمر بیوہ عورتوں کو دوسری شادی کا، بھی شوق دے اللہ لیڈروں کو حق کہنے کا، بھی شوق دے اللہ بیوی نمبر دو ہماری کو مہر معاف کر دینے کا۔ بھی شوق دے اللہ ہم ملا رموزی صاحب کو کوٹھی بنوانے کا ذریعہ زیور بیوی نمبر ایک اپنی کے۔

اب کیا کیا خوبیاں کانگریس اور مسلمانوں کی جھٹلاؤ گے تم! بس کامیاب کرے اللہ کانگریس کو تا متحد کرے وہ مسلمانوں کو ساتھ اپنے اور دور ہوں جھگڑے ہندو مسلمانوں کے کہ کہا۔

◆◆◆

ہندستان کی سرخ وزارتیں

اے محترم تیز موٹر چلانے والو!

خبرداری اور خوشخبری ہے واسطے تمھارے کہ قریب آ گئی ہے وہ گھڑی کہ سوال کیے جاؤ گے تم طرف سے پولیس کے دن حشر کے اوپر خلاف ورزی قانون اپنے کے۔ کہ تحقیق نہیں ہے تیز چلانا موٹر کا اوپر سڑکوں آباد کے، مگر انتہائی بے احتیاطی بہ سبب تمھاری کے غرور اور تکبر کے۔ پس البتہ تحقیق اگر باز آ گئے تم تیز چلانے موٹر کے سے تو خوش ہوگی تم سے روح بڑے مولوی صاحب اپنے کی کہ تحقیق نہ سوار ہوئے مرحوم کبھی اوپر موٹر کے سمجھ کر اس کو فتنہ قرب قیامت کا۔

امابعد جب یکسر خاموش پایا ہم نے بیوی نمبر چار اپنی کو طرف سے ہمارے تو تاڑ گئے ہم یہ کہ تحقیق خوف کھاتی ہے اے ڈرتی ہے وہ بولنے سے اوپر مسئلہ وزارت کے بہ سبب نادانی اور کمزوری قلب اپنے کے۔ تو کہا ہم نے کہ اے وہ تو بیوی نمبر چار ہماری کہ تحقیق نچھاور کرتے ہیں ہم اوپر حسن بیویانہ تیرے کے شہر کلکتہ کو۔ کہہ تو کہ کیوں کر ہے خاموش رہنا تیرا اس حد تک دراں حال یہ کہ جانتی ہے تو کہ بہ سبب خاموشی تیری کے پریشان ہیں ہم مگر یہ ہے فقط بزدلی تیری اور غلط احتیاط تیری اور جو ہے تو بچی بیوی ہماری موافق نکاح تحریری اپنے کے۔ بھی موافق وعدوں کثیر اپنے کے تو کر تو اظہار رائے اپنا ہو کر بے پروا گورنمنٹ اپنی سے۔ تو قسم ہے بکری دودھ

پلانے والی گاندھی صاحب کی کہ مسکرائی بیوی نمبر چار ہماری۔ پھر اقرار کیا اس نے کہ بیچ فرمایا آپ
نے اے مہربان شوہر میرے اور بیوی نمبر ایک اپنی کے کہ تحقیق نہیں ہے سبب خاموشی میری کا کچھ
اور مگر ڈر اور خوف میرا بہ سبب ناتجربہ کاری اپنے کے، مگر یہ کہ دل بڑھایا آپ نے تو عرض کرتی
ہوں کہ جو وزارتیں کہ قائم ہوئی ہیں بیچ ہندستان کے ذریعہ دعاؤں خواجہ حسن نظامی مدظلہ کے
اندیشہ ہے کہ اور بڑھ جائے گی مخالفت ان کی طرف سے کانگریسی بھائیوں کے کہ کانگریسی ہیں
سرگرم عمل پس جو شخص یا جو عورت کہ ہو سرگرم عمل بیچ کام اپنے کے تو تحقیق وہ وہی ہوگی کہ ہوگی
کامیاب بیچ دنیا کے۔ لیکن وہ جو جھجکتی ہے یا جھجکتا ہے ڈرتی ہے یا ڈرتا ہے یا گھبراتی ہے یا گھبراتا
ہے وہ ناکامیاب رہتی ہے اور رہتا ہے بیچ ہر مقصد اپنے کے، مگر یہ کہ گھبرانا اور ڈرنا ہندستانیوں کا بیچ
ہر کام کے سبب ہے ناتجربہ کاری کا۔ کیونکہ تحقیق کہ نہیں ہیں خبردار 99 فیصدی ہندستانی اصول
حفاظتِ صحت اپنی سے۔ پس جن کی کہ صحت ہو کمزور وہ کیا خاک ہوں گے حوصلہ مند، بہادر، جری،
دلیر اور ہمت والے۔ بھی یہی سبب ہے کہ 75 فیصدی طلبا ہندستان کے ہوتے ہیں فیل اے ناکام
بیچ امتحانوں اپنے کے بہ نفاست مزاج اور بے ہمتی اپنی کے، مگر اے عجب طلبا ہندستان کے کہ بغیر
حصول علوم وفنون کے خرچ کرتے ہیں وہ روپیہ زیادہ حد ادب سے اوپر بناؤ سنگھار عورتانہ اپنے
کے اور پریشان ہیں ملازم والدایوں کے۔ پس جب خرچ طلبا کا زیادہ ہو آمدنی ماں باپ اپنے سے
تو خطرہ ہے جدید وزارتوں کو اگرچہ کام عمدہ کر رہی ہیں جدید وزارتیں، مگر کون سمجھائے کانگریسیوں
حقوق طلب کو، بھی افسوس بہت کھا کر کہتی ہوں میں کہ نادان بہت ہیں وہ غیر تعلیم یافتہ جو اوپر فقط
کہنے لیڈروں اپنے کے بغیر ذاتی تحقیق کے ہنگامے کرتے ہیں اور جیل خانے جاتے ہیں
دراں حال یہ کہ نقصان سخت ہوتا ہے بیوی بچوں ان کے کا اور مزے کرتے ہیں لیڈر اے بہکانے
والے ان کے جیسا کہ دیکھو گے تم بیچ جنگ ہسپانیہ کے کہ مارے جا رہے ہیں جان سے غریب مرد
اور غریب عورتیں اور پلاؤ کھا رہے ہیں آج بھی لڑانے اور بھڑکانے والے ان کے۔ پس اگر دور
رہیں غریب لوگ لیڈروں لڑانے والوں سے تو آرام پائیں گے بیوی بچے ان کے ورنہ طمانچے اور
چانٹے کھائیں گے وہ موٹے موٹے تھانیداروں کے۔ اگرچہ بہت دن گزرے کہ نہ سنی غزل تازہ
مسٹر چرچل کی اوپر طرح ہندستان کے مگر بہ سبب ضعف عمران کی کے سکتہ پڑ رہا ہے بیچ غزلوں ان

کی کے اگر چہ سبب خاموشی ان کی کا یہ ہے کہ نہیں سکتے ہیں وہ کچھ کہنا اوپر ہندستان کے بہ سبب اس
کے کہ غریب لڑتے ہیں اور لیڈر عہدے لیتے ہیں، بھی غریب بھوکے مرتے ہیں اور لیڈر ڈبل روٹی
کھاتے ہیں۔ بھی تباہ کرتے ہیں نوجوان ہند کے دولت اور اخلاق اپنے کے کو بیچ تماشوں سنیما
کے، بھی نہیں ہیں عورتیں ہندستان کی ذی علم برابر مردوں کے بھی جو لوگ کہ حامی اور طرفدار کہتے
ہیں بقلم خود عورتوں کا تحقیق کہ وہ نہیں ہیں اصل میں مددگاران کے مگر مکار ہیں وہ واسطے آزادی
عورتوں کے کہ تحقیق کہتے ہیں وہ مگر نہیں کرتے وہ اسے نہیں بناتے وہ ان کو آزاد بھی، ہنرمند صحیح معنی
کا بھی اسی طرح بڑھ گیا ہے شوق سواری کا بیچ ہندستانیوں کے بہ سبب آرام طلبی ان کی کے کہ نہیں
سکتے ہیں وہ جانا ایک جگہ سے دوسری جگہ مگر یا اوپر سائیکل کے یا اوپر موٹر کار کے، بھی تعجب کرتی
ہوں میں اے شوہر عزیز و محترم میرے اوپر اس بات کے کہ جب نہیں ہیں ہندستانی بیچ دولت اور
آمدنی کے برابر انگریزوں کے تو کیوں کر ریڈیو خرید رہے ہیں وہ مگر یہ کہ ہیں وہ سخت نادان اے
بے عقل بھی اوپر اسی جگہ کہ کہا ہے حکیموں چند اور ڈاکٹروں چند نے یہ شعر بڑا:

ہرگز نہیں مرتا ہے وہ کہ دل اس کا زندہ ہوا ساتھ عشق کے

لکھا ہوا ہے اوپر ''پانیر'' کے کہ اولاد کی کثرت اچھی نہیں ہے

پس جب سلسلہ کلام بیوی نمبر چار ہماری کا اوپر اس جگہ کے اور سلسلہ فتوحات باغیوں اسپین
کا باسک تک پہنچا تو قسم کھائی ہم نے مہندی انگلیوں اس کی کی اور کہا کہ اے بیوی بے مہر والی
ہماری زندہ ہے شاعری ہماری اوپر محبت تیری کے اور نہیں ہوں گے ہم عمر بھر مایوس مہربانیوں تیری
سے۔ سچ کہا تو نے وہ جو کچھ کہ کہا تو نے بیچ باب ہندستانی وزارتوں کے۔ پس اگر چاہے گی تو ساتھ
ہمت کے تو تحقیق راستہ نکالے گی تو کامیابی وزارتوں جدید سے ساتھ طریقوں حسین و جدید کے
کیونکہ ہتھیلی ہاتھ افسوس کی مل کر کہتے ہیں ہم کہ اگر نہ راستہ نکالا تو نے عمدہ واسطے کامیابی ان
وزارتوں کے یہاں تک کہ پھر مبتلا ہوں گے ہندستانی بیچ عذاب اختلافات کے بہ سبب اس کے کہ
پھیل رہا ہے شوق ''ایکٹرنی'' بن کر ناچنے کا بیچ لڑکیوں شریف اور ذی عزت کے، بھی کافی سے
زائد شریک ہو رہے ہیں ''نوعمرے'' ہندستان کے بیچ فلمی صحافت کے اور نہیں ہے مبلغ ایک شہر ایسا
کہ نہ جاری کر رہے ہوں وہاں سے رسالے اور اخبارات فلمی نوعمرے وہاں کے بے خبر نقصانات

ایسے رسالوں سے بہ سبب غلط کاری تربیت ناقص کے، بھی اسی طرح سرکشی اور اختلافات پھیل رہے ہیں بیچ میاں بیویوں نیم تعلیم یافتہ کے اوپر معاملوں آزادی عورت کے اور بڑھ گئی کثرت طلاقوں کی بیچ مسلمانوں کے بہ سبب رواج بے مرضی شادی کے۔ پس جو ماں باپ کہ شادی لڑکی اپنی کی چاہتے ہیں کرنا بے مرضی لڑکی اپنی کے وہ ہیں کہ تحقیق راہ ماری ہے ان کی شیطان راندے ہوئے نے اور ہرگز وہ منہ کامیابی لڑکی اپنی کا نہ دیکھیں گے بیچ سسرال اپنی کے، مگر کون کہے ایسے ماں باپ سے جو مارے ہوئے ہیں رسموں قدیم اور خلافِ شرع کے کہ تحقیق نہ کام آئے گا فقط پردہ توڑ دینا عورتوں اپنی کا تا آنکہ پہلے نہ کامل ہوں عورتیں بیچ علوم اور تجربہ کے اور نہ بہادر اور عالی حوصلہ ہوں وہ۔ پس ہے یہ سبب کمزور نسل ہندستانیوں کا کہ تحقیق بہ سبب بددعا دینے مسٹر لائڈ جارج کے بے خبر ہے والدائیں اس زمانہ ہذا کی طرف سے اصول حفظ صحت اولاد اپنی کے۔ پس جو ماں کہ ناواقف ہو اس سے کہ کس طرح تندرست رہ سکتے ہیں بچے اس کے اور ہر وقت محتاج ہو وہ دواخانوں دہلی کی اور فاسفورس خواجہ حسن نظامی صاحب کی تو سن تو اے کمزور قلب کی بیوی نمبر دو ہماری کہ ہرگز نہ پہنچیں گی اوپر منزل کامیابی کے ایسی والدائیں۔ بھی اسی طرح جو بوڑھے مرد اور بوڑھی عورتیں چلاتی ہیں تو جوان اولاد اپنی کو خلافِ مرضی اولاد اپنی کے تو قسم ہے بزرگی مولانا ابوالکلام آزاد کی کہ ایسے بوڑھے اور بوڑھی عورتیں ماری جائیں گی بیچ ہندو مسلم فساد کے بغیر سنے یٰسین شریف کے کہ تحقیق روکنا جذبات اولاد جوان کا سبب ہوتا ہے ہندو مسلم فساد کا۔

پس جب سنا ان باتوں ہماری کو تو فرمایا بیوی نمبر دو ہماری نے کہ مطمئن رہیے آپ طرف سے میرے کہ تحقیق وہی سلوک کروں گی میں ساتھ ان وزارتوں جدید کے جو فرمایا آپ نے زیادہ حد ادب کی کہ کہا ہے۔

◆◆◆

ترکوں کا عراق پر سرخ حملہ

اے محترم تیز تانگہ چلانے والو!

قسم ہے بزرگی ہنٹر بے رحم تمھارے کی کہ نہیں گزرے دن زائد کہ حاصل کیے حقوق حاکمانہ ترکوں بہادری کے پیشہ والوں نے بہ سبب قوتِ فوجی اپنی کے اوپر صوبوں اسکندرونہ اور انطاکیہ کے، مگر یہ کہ عجب وہ گھڑی حیرت اور تعجب کی بڑھانے والی کہ ناگاہ دیکھا ہم نے بیچ خبروں اخباروں اس ہفتہ ہٰذا کے مبلغ ایک خبر ملی ہوئی اوپر اس خبر ہٰذا کے کہ تحقیق چاہتی ہے حکومت ترکی حصہ اپنا چشموں تیل موصل سے ذریعہ حکومت عراق کے۔ پس اوپر فقط دیکھنے اس خبر ہٰذا کے قائل ہو گئے تمام شاگرد ہمارے طاقت اور حوصلے ترکوں کے، پھر سوال کیا مبلغ ایک شاگرد ہمارے نے ہم سے ساتھ ادب بہت کے کہ اے استاد میرے اور استاد دنیا تمام کے کیا ہے سبب اس کا کہ بڑھ رہا ہے زور ترکوں فوجی طاقت والوں کا بیچ یورپ کے اور کیوں کر نہیں خوف کھاتے وہ حکومتوں یورپ سے موافق حق خوف کھانے اپنے کے، تو گواہی دیتے ہیں ہم اوپر اس کے کہ مسکرائے ہم اوپر کم واقفیت شاگرد اپنے کے اور فرمایا ہم نے کہ اے وہ تو کم علم شاگرد ہمارے راستہ بتادے اللہ تجھ کو ترکی کا تا سکے تو معلوم کرنا قوت ان کی کا۔ پس سن تو کان دھر باتیں ہماری اگر سکتا ہے تو سمجھنا ان کا کہ تحقیق یہ ہیں اسباب غلبے اور حوصلے ترکوں کے اوپر حکومتوں یورپ کے کہ نہیں پیدا ہوتا مبلغ ایک ترک مگر یہ کہ والدہ اس کی برادر بناتی ہے اس کو موافق حق بہادری کے نہ مانند والداؤں

ہندستان کے جوخود بے خبر ہوتی ہیں اصول تعلیم وتربیت اولاد سے۔ پس بعد پیدا ہونے لڑکوں ترکی کے دور رہتے ہیں نوجوان ترکی کے تماشوں سنیما تھیئٹر اور ناچ اور گانوں کی محفلوں سے۔ بھی نہیں سنورتے نوجوان ترکی کے مانند عورتوں کے ساتھ لونڈر پاؤڈر، بھی ساتھ ریشمی لباس کے، بھی محفوظ رہتے ہیں نوجوان ترکی کے پان بیڑی۔ بھی سگریٹ سے، بھی محفوظ رہتے ہیں وہ بیچ شروع جوانی اپنی کے مضامین عشقیہ رسالوں اردو سے، بھی محفوظ رہتے ہیں وہ تصویروں ایکٹرنیوں سنیما سے، بھی محفوظ رہتے ہیں وہ ہاکی فٹ بال سے کہ تحقیق ہیں یہ ورزشیں محنت شاق اے محنت سخت، بھی محفوظ رہتے ہیں نوجوان ترکی کے شعر گوئی سے بیچ زمانہ شروع جوانی اپنی کے، بھی محفوظ رہتے ہیں وہ دیکھنے سے ناولوں کے، بھی لگانے سے چشموں ولایتی کے، بھی محفوظ رہتے ہیں چائے پینے کثرت سے، بھی برداشت کرتے ہیں وہ اوپر جسم اپنے کے لباس موٹا، بھی سفر کرتے ہیں وہ بیچ درجے تیسرے کے، بھی پوریاں کچوریاں دیسی کھاتے ہیں نوجوان ترکی کے اوپر اسٹیشنوں ریل کے، مگر نہیں شرماتے وہ مانند ہندستانی مسافروں کے کہ چائے پیتے ہیں وہ بیچ ریل کے برابر چائے بڑے لاٹ صاحب کے۔ بھی محفوظ رہتے ہیں نوجوان ترکی کے محفلوں قوالی سے، بھی دور رہتے ہیں نوجوان ترکی کے کلبوں بھی تفریح گاہوں ایسی سے جو آوارہ کرتی ہیں اخلاق، بھی ذوق کو۔ بھی محفوظ رہتے ہیں وہ مونگ پھلی بالو ریت سے، بھی محفوظ ہیں وہ شوق سے کیرم اور تاش کے بھی محفوظ ہیں وہ گستاخی ماں باپ قدیم خیال اپنے سے، بھی محفوظ ہیں نوجوان ترکی کے جوانی غیر شادی شدہ سے، بھی محفوظ ہیں وہ پاؤڈروں دانت سفید رکھنے والوں سے، بھی محفوظ ہیں وہ ناپاس ہونے سے بیچ امتحانوں کے بہ سبب کی شوق تعلیم اور محنت کے، بھی اسی طرح فیاض اور ذی حوصلہ ہیں استاد ان کے بیچ دینے نمبروں امتحان کے نہ مثل تنگ دل اور کوتاہ دماغ ہندستانی ماسٹروں اور ممتحنوں کے کہ تحقیق راستہ بتادے اللہ ماسٹروں ایسے کو کسوٹی کا۔

بھی محفوظ رہتے ہیں طلبا ترکی کے مشاعروں سے بیچ مدت تعلیم کے کہ تحقیق شاعری کا شوق انفلوانزا بنا دیتا ہے طالب علم کو شاعری کا، بھی محفوظ رہتے ہیں طلبا ترکی کے ڈراما کرنے بیچ مدرسوں اپنے کے سے بن کرا یکٹر بقلم خود۔ بھی محفوظ رہتے ہیں طلبا ترکی کے کثرت انجکشن اور آپریشن سے بہ سبب دیسی اور دطنی اعلان اپنے کے، بھی نہیں جاتے طلبا ترکی کے بے اذن بیچ نکاح اور ولیمہ کے، بھی نہیں جاتے وہ جاپان واسطے تعلیم دیا سلائی کے لے کر وظیفہ مفت کا، مگر یہ کہ جا کر جاپان

مزدوری کرتے ہیں وہ ساتھ ہمت مردانہ کے اور ذریعہ اس مزدوری کے تعلیم پاتے ہیں وہ بچّ
جاپان، جرمنی اور انگلستان کے۔ بھی شوق ہے ان کو سواری گھوڑوں عربی کا نہ مثل بی۔اے پاسوں
ہندستان کے۔ نہ دیکھے گا تو اے لڑکے سعید مبلغ ایک سوٹ پوش ہندستانی کہ سوار ہوتا ہو وہ اوپر
گھوڑے کے۔ پس نوجوان جس قوم کے عادی ہو گئے ہوں سواری موٹر کار کے اور نہ جانتے ہوں
وہ سواری گھوڑے کی تو تحقیق سینما بنائے جائیں گے وہ دن حشر کے واسطے آزاد قوموں کے، بھی کم
خرچ کرتے ہیں نوجوان ترکی کے اور جمع کرتے ہیں وہ دولت اپنی کو وقت ضرورت کے۔

پس جب سلسلۂ کلام ہمارے کا اوپر اس جگہ کے پہنچا تو ناگاہ داخل ہوئے بیچ مکتب ہمارے
کے پنڈت جواہر لعل نہرو اور آداب بجالائے وہ موافق قاعدوں آداب یوپی والوں کے اور فرمایا
انھوں نے کہ اے استاد ہمارے معاف ہو بات کا ثنا میر اگر یہ کہ جلد بتایئے یہ کہ کس طرح عادی
کروں میں ہندستانیوں کو لباس کھدر کا۔ بھی کس طرح عادی کروں میں ان کو محنت مزدوری کا، بھی
کس طرح متفق کروں میں ان کو باہم، بھی کس طرح محفوظ رکھوں مقدمہ بازیوں سے، مگر یہ کہ فوراً
جواب دیا ہم نے ان کو کہ اگر چاہتے ہو اور البتہ تحقیق چاہتے ہو تم یہ کہ دور ہوں یہ خرابیاں تمام ان
سے تو نرخ بڑھادو اے گراں کردو قیمت گانجے، چرس۔ بھی افیون کی۔ بھی شہر بدر کردو
ماسٹروں ہندستانیوں کو کہ تحقیق نہیں آتا ان کو خالص ہندستانی طلبا بنانا ذریعہ تربیت اپنی کے، بھی
اگر چاہتے ہو تم متفق کرنا ہندستانیوں کو اوپر ایک مرکز کے تو ''پنج سالہ اسکیم'' بناؤ تم خاص واسطے
اتفاق عام کے اور بند کردو تمام تحریکات کانگریس کو، بھی پیچھے پڑ جاؤ تم اوپر فقط حلف نامہ اتفاق
کے۔ پس اگر مبلغ پانچ برس یہ کام ہذا کیا تم نے تو متفق ہو جائے گا سارا ہندستان اوپر اس کے کہ
موٹر دلائے وہ ملا رموزی صاحب اپنے کو کہ تحقیق عاجز آگئے ہیں وہ سائیکل اپنی سے اگرچہ نہیں
سکتے ہیں ہم یہ کہ بتائیں ساتھ جلدی، بہت کے یہ کہ کیا ہوگا حشر مطالبہ ترکوں کا اوپر موصل کے مگر یہ
کہ بعد آنے خبروں چند کے سکیں گے ہم رائے دینا اوپر اس مسئلہ ہذا کے کہ کہا:

نہ ہر جگہ گھوڑا سکیے دوڑانا

کہ کئی جگہ ملازمت مل سکتی ہے بے روزگاروں کو اگر عادی ہوں وہ محنت کے۔ اب اوپر
مصرع ثانی کے تعریف کیجیے آپ ہماری اگر ہیں آپ سمجھنے والے اشعار کے زیادہ حد ادب کی۔

◆◆◆

ترکوں کی فیروزی فتح

اے شکار میں زور سے کھانسنے والو!

قسم ہے شدت کھانسی تمھاری کی کہ وقت سامنے آنے جانور کے کھانستے ہو تم مگر یہ کہ ناواقف ہو اور البتہ تحقیق ناواقف ہو تم اس بات سے کہ کس طرح فتح پائی حکومت ترکی نے اوپر حکومت فرانس کے، مگر واسطے اس کے پھر پڑھو تم اخبار ''ندیم'' تاریخ کیا گیا مبلغ ایک فروری کا کہ تحقیق بیچ صفحات اس کے کے لکھا تھا ہم نے یہ کہ غالب لائے گا اللہ مہربان ترکوں فوجی قوت والوں کو اوپر فرانس کے، بھی نہیں مشورہ دیا تھا ہم نے مارشل مصطفیٰ کمال پاشا کو مگر یہ کہ ڈٹ جانا تم واسطے حملہ کے تا آنکہ غالب کرے اللہ تم کو اوپر فرانس کے بیچ باب مطالبہ اسکندرونہ اور انطاکیہ کے۔ پس شکر بے حد واسطے اس خدا کے ہے کہ بیچ قبضہ اس کے کے ہے جان ہماری اور جان گراں فروش تاجروں کی کہ آ گئی یہ خبر بذا کہ تسلیم کر لیا مطالبہ ترکوں بہادر کا حکومت فرانس بھی جمعیۃ اقوام نے اور دے دی آزادی مقامات اسکندرونہ اور انطاکیہ کو اندرونی اگرچہ آزادی اندرونی یورپ والوں کی موافق آزادی عورتوں پردہ نشین کے ہے نیچے شوہروں بے انصاف کے۔ پھر بھی کامیاب ہوئے ترک بہ سبب طاقت فوجی اپنی کے نہ بہ سبب تعویذ گنڈوں کے کہ عادی ہو گئے ہیں کاہل اور بے ہمت ہندستانی تعویذوں اور گنڈوں کے درایں حال یہ کہ نہیں سکتے ہیں اور البتہ تحقیق نہیں سکتے

ہیں تعویذ اور گنڈے والے یہ کہ تابع کردیں وہ ہمارے بلیغ ایک مالک موٹر کار کمپنی کو تا موافق اشارہ ہمارے کے ہر روز لاتار ہے وہ واسطے ہمارے موٹریں اے موٹریں نئی نئی۔ اب تعریف کیجیے ہماری کہ کیسی صحیح رائے عطا فرمائی تھی ہم نے ترکوں بہادر کو مگر یہ کہ تحقیق تاڑ لیا تھا ہم نے کہ ہمت کریں گے نوجوان ترکی کے واسطے جنگ و پیکار کے کہ ہیں وہ مرد اے مرد بہادر نہ مثل نوجوانوں ہندستان کے کہ بھاگ جاتے ہیں نوجوان ہندستان کے چھٹی ساتویں جماعت مدرسہ سے بہ سبب بزدل، بے حوصلہ اور عیش پسند ہونے کے تعلیم سے، بھی اسی طرح اکثر لڑکیاں بیٹھ جاتی ہیں تعلیم سے درمیان زمانہ تعلیم کے بہ سبب شادی کے۔ پس اندر جس قوم کے ہوں اتنے بے ہمت نوجوان بھی اندر جس قوم کے نہ پوری کرائی جاتی ہو تعلیم لڑکیوں کی تو دن حشر کے گرفتار ہوں گے وارث ایسے نوجوانوں کے بہ سبب بے روشنی سائیکلوں اپنی کے۔ محفوظ رکھے اللہ سائیکل ہماری کو گرفتاری اور ٹکر سے بے تحاشا موٹر کاروں کی۔

پس جس وقت کہ آئی یہ خبر بذا ئچ خدمت فیض کی بھری ہوئی اور فیض کی پہنچانے والی ہماری کے تو نچ دل اپنے کے "تھینک یو" کہا ہم نے موافق بدلے احسان اس زمانہ کے بدلے خدمت اور احسان کے۔ نہیں دیتے بدلہ نقد بلکہ اوپر فقط لفظ "تھینک یو" کے۔ پس جو لوگ کے اوپر فقط "تھینک یو" کے نیکی کرتے ہیں محفوظ رکھے اللہ بے بسی ان کی سے ہم کو۔ پس جو لڑکیاں کہ اٹھالی جاتی ہیں درمیان سے تعلیم کے بہ سبب شادی کے پھر نہیں پورا کراتے تعلیم ان کی کو شوہران کے تو دن حشر کے لنگڑے اٹھائے جائیں گے وہ کہ تحقیق ادھورا رکھنا بیوی اپنی کا بیچ تعلیم کے برابر ہے حق مارنے ان کے کے۔ پس جس شوہر نے کہ حق ضائع کیا بیوی اپنی کا پریشان رہے گا وہ دن رات اور کبھی نہ آرام پائے گا دل اس کا، اگرچہ بہت دن گزرے کہ گانا جدن بائی بمبئی والی کا نہ سنا ہم نے بہ سبب گرانی کرایہ ریل گاڑیوں کے۔ پس بعد کہنے "تھینک یو" کے بلیغ ایک ہوائی تار دیا ہم نے چھ آنہ کا مصطفیٰ کمال پاشا کو اوپر اس فتح اور عالی ہمتی ان کی کے اور بعد سلام مسنون آں کہ لکھا ہم نے ان کو اندر اس ہوائی تار کے کہ "تحقیق یہ ہے پھل متفقہ بہادریوں اور قربانیوں تمھاری کا۔ پس مبارک ہو جیو تم کو یہ فتح بذا اور کثیر کرے اللہ مثالیں اس کی"۔

مگر اے عجب وہ گھڑی مسرت اور جوانی کی بڑھانے والی کہ اوپر فقط مبارکباد ہماری کے

روانہ کیا صاحب صفت کیے گئے نے طرف ہمارے وزیرِ خارجہ اپنے ڈاکٹر توفیق رشدی کو واسطے شکر یہ ہمارے کے مگر یہ کہ لائے ہم ان کو ساتھ نعروں "مہاتما گاندھی کی جے" کے، تو مسکرائے وزیرِ خارجہ ترکی کے اوپر اس نعرے ہمارے کے، پھر کہا ہم نے کہ اے وہ تم وزیرِ خارجہ ترکی کے حیران کر دیا ہے ہم کو اس بلند فراست اور سیاسی بلندی تمھاری نے کہ تنہا ہو تم اور تمام یورپ مگر ساتھ ہر حکومت یورپ کے خوشگوار تعلقات پیدا کرا دیے تم نے اور قابل عملہ تمھارے نے اور ایک ہم ہیں ہندستانی ملا رموی کہ آج تک ہم کو نہ سوجھی ایک ترکیب ایسی کہ اتفاق کرا دیتے ہم ذریعہ اس کے سے بیچ تمام قوموں ہندستان کے یا کامیاب بنا دیتے ہم کانگریس کو بیچ جنگ اس کی کے۔ آخر کیا ہے سبب اس درجہ اونچی عقل تمھاری کا۔ تو پھر مسکرائے وزیرِ خارجہ ترکی کے اور فرمایا کہ نہیں آئی ہے اندر میرے یہ عقل سیاسی مگر وجہ اس کی کہ تعلیم پائی ہے میں نے صحیح معنی کی اعلیٰ بیچ ماحول آزاد کے، بھی بعد حاصل کرنے تعلیم اعلیٰ کے رہا ہوں میں اندر اعلیٰ خیال اور تجربہ کار لوگوں کے، پھر تجربے حاصل کیے میں نے غیر ممالک، پھر مطالعہ کیا میں نے خواص اور جذبات و عادات کو غریبوں کی۔ امابعد داخل ہوا میں اندر حلقے ملازمت کے۔ پس ہے یہ صدقہ اتنے وسیع تجربوں کا اور دور رہا میں ریشمی اور فاخرہ لباس سے اور ہمیشہ خریدار رہا میں اخباروں اردو کا کہ تحقیق جو صحیح جذبات اور جو صحیح زندگی غریبوں کی معلوم ہوتی ہے اخباروں اردو سے وہ نہیں معلوم ہوتی اخباروں "ٹائمس آف انڈیا" اور "پانیئر" سے کہ تحقیق یہ دونوں اخبار لکھتے ہیں حالات اونچے اور بلند مگر جذبات غریبوں کے ساتھ اصلیت کے لکھتے ہیں اخبارات اردو کے۔ پھر جو شخص کہ نفرت کرتا ہے اخباروں اردو سے تحقیق بے خبر رہتا ہے وہ اصل زندگی اور جذبات سے غریبوں کے۔ بھی کبھی نہ گیا میں بیچ تماشوں سنیما کے کہ تحقیق ذریعہ سے سنیما کے پست ہوتے ہیں اخلاق اور خراب ہوتی ہے صحت اور تباہ ہوتی ہے دولت۔ بھی کبھی نخرہ نہ کیا میں نے جانے سے بیچ ولیمہ اور عقیقہ غریب لوگوں کے۔ بھی کبھی نہ دل دکھایا میں نے اکلوتی بیوی اپنی کا کہ تباہ ہوتی ہے دل دکھانے بیوی کے سے شہرت خاندانی۔ بھی کبھی نہ بد اطوار ہونے دیا میں نے اولاد اپنی کو، بھی کبھی نہ بھروسہ کیا میں نے اوپر ملازموں اور خادموں قدیم کے کہ تحقیق ہو کر ملازم قدیم تباہ کر دیتا ہے اولاد کو یہ قدیم ملازم بہ سبب نخرہ قدامت اپنی کے۔ بھی درمیان اولاد کے نہ ڈالا ملازم قدیم کو تابع اور محتاج نہ رہے اولاد میری

ملازم میرے کی۔ بھی ہمیشہ استعمال کیا میں نے مال دیسی اور سادہ بھی بدلے گھی کے ہمیشہ تیل کھایا میں نے کہ تحقیق آیا ہے بیچ کتابوں طب کے کہ کھانا گھی کا نہیں ہے مفید اتنا کہ مفید ہے کھانا تیل کا جتنا۔ بھی ہمیشہ جوابات دیے خطوں غریبوں کے قلم اپنے سے کہ ذریعہ اس کے غلام ہوتے ہیں غریب میرے، بھی ہمیشہ پرہیز کیا میں نے سخت محنت سے کہ ذریعہ اس کے کم ہوتی ہے عقل اور تندرستی۔ بھی ہمیشہ پرہیز کیا میں نے گراموفون سے کہ ذریعہ اس کے غفلت اور کاہلی بڑھتی ہے۔ بھی کبھی نہ خریدا میں نے ٹکٹ لاٹری کا۔ بھی کبھی نہ ہاتھ دکھایا میں نے نجومی اور رمال کو، بھی کبھی نہ استعمال کیا میں نے صابن اور موزہ، بھی ریشمی کپڑا غیر ملکی، بھی نہ تیز بھگایا میں نے سائیکل اور موٹر کار کو، بھی کبھی نہ سنا میں نے گانا پیشہ ور مردوں اور پیشہ ور عورتوں کا، بھی نہ پہنا میں نے لباس عریاں، بھی نہ پڑھی میں نے کتاب طلسم ہوشربا، بھی ہمیشہ ملتا رہا اور قدر بڑھاتا رہا میں اخبار نویسوں اور شاعروں کی کہ تحقیق یہی ہیں اور البتہ تحقیق یہی ہیں ذریعہ شہرت اور نیک نامی کا۔

پس جب سلسلۂ کلام ان کے کا او پر اس جگہ کے پہنچا تو شکر ادا کیا ہم نے تشریف آوری ان کی کا اور دعا دی ہم نے قائد شرق مصطفیٰ کمال پاشا کہ محفوظ رکھے اللہ ان کو اور ہم کو خضاب لاجواب سے۔ پھر مذمت کی ہم نے ان لوگوں کی جو برسیاں اور عرس کرتے ہیں مردہ اصحاب کمال کے بعد مرنے ان کے کے اور کہا کہ جو قوم کہ زندہ صاحبان کمال کی قدر نہیں کرتی وہ ہرگز پھل کامیابی اور شہرت کا نہ کھائے گی، مگر عجب ذہنیت اوندھی ہندستانیوں ہمارے کی کہ ڈرتے ہیں وہ، بھی گھبراتے ہیں وہ صاحبان کمال اپنے سے اور پسند کرتے ہیں وہ بے کمالوں کو، مگر یہ ہے نتیجہ تاش کھیلنے کا وقت رات کے بدلے آرام کے۔ بھی طرف سے لیڈی رموزی کے ہدیہ بھیجا ہم نے وزرائے حکومت ترکی کو موافق اے ٹی۔ کیٹ اس زمانہ ہذا کے اور دعا کی کہ محفوظ رکھے اللہ ہر داماد کو زائد بوڑھے خسر سے۔ پھر رائے دی ہم نے ان کو اگر سکو تم تو حملہ کرو تم اب اندر علاقوں افریقہ اور ایشیا کے کہ تحقیق بے کار ہو جائے گی بحری طاقت یورپ والوں کی مقابل تمھارے بیچ خشکیوں ایشیا اور افریقہ کے۔ پس بچے جس قوم کے کہ مونگ پھلی کھاتے ہوں دن بھر اور نوجوان جس قوم کے گالیاں بکتے ہوں دن بھر وہ نہ ترقی کریں گے بیچ دنیا کے مگر یہ کہ تانگے چلائیں گے وہ ۔ بھی اسی طرح جب تک کہ نہ نماز پڑھیں گے روزانہ امیر لوگ بیچ مسجدوں غریب کے۔ وہ بھی واقف نہ ہوں گے

مزاجی کیفیت سے غریبوں یا حق کہنے والوں کی کے کیونکہ کہا ہے حکیموں چندے بیچ دیوان غالب کے کہ ہے یہ کہا ہوا ان کا شعر:

اندر جس قوم کے کہ نہیں رہی ہو غیرت اور حیا
بھاگ تو اس سے کہ تحقیق ہوگی وہ بے وفا

پھر رخصت کیا ہم نے وزیر تر کی کو ساتھ عزت بہت کے موافق حق عزت کرنے ان کے کے:

اب کیا کیا اشارے مضمون ہمارے کے جھٹلاؤ گے؟

◆◆◆

حبشہ کی دھانی جنگ

اے محترم چرس پینے والو!

قسم ہے کھانسی ٹھری نما تمھاری کی کہ نہیں سوئے تھے ہم اوپر مسہری اپنی کی کے کم کردے اللہ کھٹمل اس کے مگر یہ کہ دیکھا ہم نے بغیر عینک فینسی کے مبلغ ایک خواب کہ تحقیق یہ ہے تفصیل بدا اس کی کہ نہیں سوئے ہیں ہم کہ بشارت دی ہم کو بیوی نمبر دو ہماری نے یہ کہ طلب کیا ہے تم کو اے شوہر میرے وائسرائے بہادر حبشہ نے جو مشہور ہیں ساتھ نام مارشل گریزیانی کے مگر یہ کہ اوپر بشارت بیویانہ کے مسکرائے ہم اور کہا ہم نے کہ تحقیق اے بیوی نمبر دو ہماری نہیں بھروسہ کرتے ہیں ہم اوپر باتوں تیری کے کہ تحقیق ہے تو شکی مزاج مانند دوسری لڑکیوں شکی مزاج کے کہ اوپر کہے ہوئے تیرے کے شک ہے ہم کو، مگر عجب وہ گھڑی حیرت اور تعجب کی بڑھانے والی کہ قسم کھائی بیوی نمبر دو ہماری نے بزرگی شکستہ سائیکل ہماری کی اور کہا کہ ایمان سے اٹھالے اللہ اب یہ سائیکل تمھاری اے شوہر میرے کہ تنگ آگئے ہیں صاحبان نظر دیکھنے سے سائیکل بدصورت تمھاری کے بے بیدہ پانی کا تار کہ بھیجا ہے مارشل گریزیانی وائسرائے حبشہ نے بیچ خدمت فیض درجت آپ کی کے۔ پس البتہ تحقیق جب ملاحظہ فرمایا ہم نے یہ بحری تار جو بھیجا تھا مارشل گریزیانی نے ہم کو لگا کر نشان انگوٹھے اطالوی اپنے کے ہمراہ دو گواہوں حلفی کے۔ محفوظ رکھے اللہ دروغ حلفی عدالت سے

بی۔اے پاس لوگوں کوتو فرمائش کی ہم نے بیوی نمبر دو اپنی سے تا نکالیں وہ پوشاک سیاسی ہماری واسطے سفر حبشہ کے اوپر مبلغ ایک ہوائی جہاز کے۔ پس دور کرے اللہ شک طبیعت بیوی نمبر دو ہماری کا کہ نہیں دی انھوں نے پوشاک ہم کو، مگر اے پوشاک مانند پوشاک مارشل مصطفیٰ کمال پاشا اور رضا شاہ پہلوی کے، بھی اوپر اس پوشاک بڑا کے دیا ہم کو بیوی نمبر ایک نے مبلغ ایک عمامہ سفید تا گنبد بنائیں ہم اوپر سر اپنے کے اس کا۔ پھر دیا انھوں نے مبلغ ایک پاجامہ اونچا ٹخنوں ہمارے سے۔ پھر لائیں وہ مبلغ ایک جوڑا جوتا دیسی اے نعل لگے ہوئے اوپر ایڑی اس کی کے، بھی اوپر چوٹی اس کی کے۔ بھی دیا انھوں نے مبلغ ایک کنگھا واسطے بالوں سر ہمارے کے، بھی مبلغ ایک لٹھ بانس بریلی کا واسطے دست مبارک ہمارے کے۔ پھر دعائے سفر دی انھوں نے ہم کو اور ہم نے ان کو اور سوار ہوئے ہم اوپر ہوائی جہاز اٹلی کے ساتھ بزدلی اور کچی بہت کے مانند بزدلی اور کچی نوجوانوں اس زمانہ کے کیونکہ تحقیق اگر بہادر اور عالی حوصلہ ہوتے نوجوان اس زمانہ کے تو ساتھ تعداد بہت کے شریک ہوتے وہ بیچ مدرسوں ہوائی جہاز کے اور بعد سیکھنے ہوائی جہاز رانی کے چلاتے وہ ہوائی جہاز مثل بہادر انگریزوں کے۔ مگر بہ سبب نزاکت فیشن کے ڈرتے ہیں نوجوان اس زمانہ کے کاموں سے محنت اور مشقت اور خطرہ کے اور آراستہ ہوتے ہیں یہ نوجوان بڑا مثل آرائش عورتوں کے۔ راستہ بتاذے اللہ ایسے بے ہنر اور فیشن زدہ نوجوانوں کو راستہ جنگ اسپین کا۔ تا کام آئیں وہ بیچ موٹر ڈرائیوروں باغیوں اسپین کے۔

پس جب سوار ہوئے ہم اوپر ہوائی جہاز کے تو تحقیق بکرے ذبح کرائے بیوی نمبر دو ہماری نے واسطے صدقہ کے موافق عادت بزرگوں اپنے کے، مگر بدلے مستحقین کے کھایا گوشت ان کا نوکروں مسنڈوں نے بہ سبب بدعقلی اور بدانتظامی کے۔ پس روانہ ہوئے ہم اور نہیں پہنچے ہم بیچ شہر بصرہ کے مگر یہ کہ طرف سے حکومت بغداد کے استقبال کیا ہمارا حضرت نقیب اشرف بغداد نے بقلم خود۔ پھر لنچ تناول فرمایا ہم نے ہمراہ گورنر بصرہ کے اور پلایا بعد کھانے کے بعض نے بعض کو حقہ۔ پھر روانہ ہوئے ہم اور تحقیق کہ نہیں پہنچے ہم اوپر شہر اسکندریہ کے مگر یہ کہ دیکھا ہم نے بعض تباہ حال ہندستانیوں کو کہ اوپر فقط امداد ہندستانیوں کے تباہ کر رہے ہیں وہ عمریں اپنی بیچ مصر کے۔ پھر بعد نماز فجر کے روانہ ہوئے ہم اور تحقیق جب پہنچا جہاز ہمارا اوپر بندرگاہ مسوا کے تو استقبال کیا

ہمارے طرف سے حکومت اٹلی کے حکام مسوّا نے ساتھ خلق شریفانہ کے نہ مثل خلق مسلمان
لیڈروں کے کہ تحقیق ساتھ غریبوں کے حد سے زائد بدخلق اور بددماغ رہتے ہیں بعض مسلمان
لیڈر ایشیا کے۔ گویا کہے تو کہ ہیں یہ بادشاہ غریبوں کے۔ پھر اندر مبلغ ایک اجیشل بڑی کے روانہ
ہوئے ہم اور اوپر جنکشن جبوتی کے طلب کیں ہم نے پوریاں کچوریاں فرانسیسی حکام سے توقسم ہے
جھوٹے گنڈے تعویذوں کی محفوظ رکھے اللہ گنڈے تعویذوں سے عورتوں ہماری کو۔ تو حیران رہ
گئے فرانسیسی حکام اور ساتھ ادب بہت کے عرض کیا انھوں نے کہ اے محترم ملا رموزی صاحب
نہیں سکتے ہیں ہم کہ پیش کریں ہم پوریاں کچوریاں بھی مانند ریلوے اسٹیشنوں ہندستان کے تیار
کی ہوئی خوشی رام سالک رام کی۔ پھر طلب کی ہم نے مونگ پھلی بھنی ہوئی بالوریت کی تو پھر معافی
چاہی انھوں نے اور فرمایا کہ بیچ ڈبہ ریل کے تناول فرمایئے آپ کھانا مثل ہندستانی دولت مندوں
کے دراں حال یہ کہ تباہ کردیا ہے نقالی نے یورپ والوں کی ہندستانیوں کو مگر یہ ہے صدقہ ہائی
اسکولوں اور کالجوں کا بھی غلط تربیت استادوں ہندستانی کا کیونکہ البتہ تحقیق گواہی دیتے ہیں ہم اوپر
اس بات کے کہ خود مرعوب ہیں ہندستانی ماسٹر اور پروفیسر معاشرت سے یورپ والوں کی۔ پس
جب نمونہ بنے ہوئے ہوں استاد تہذیب غیر کا تو کس طرح سکتے ہیں شاگردان کے محفوظ رہنا اس
سے۔ پس بہ سبب معاشرت یورپ کے مقروض ہیں ہندستانی خاص کیے گئے مسلمان اور نفع میں
ہیں کانگریسی لوگ کہ تحقیق ساتھ حکم گاندھی صاحب کے سادہ زندگی اختیار کی ہے، لوگوں کانگریسی
نے پس بہتر ہے حالت مالی ان کی لوگوں فیشن زدہ سے اگرچہ بہت دن گزرے کہ دم نہ مارا فرانس
نے سامنے مطالبہ ترکوں کے۔ بھی بہت دن گزرے کہ بھول گئے لوگ نام اکبرالٰہ آبادی، شرر
لکھنوی بھی علامہ شبلی کے کو۔ پس جو قوم کہ پرستش کرتی ہو مُردوں کی اور قدر مرتبہ نہ بڑھاتی ہو زندہ
کام کرنے والوں کا تحقیق حشر اس کا مثل حشر حبشہ کے ہوگا اگر چاہا اللہ مہربان قدرت والے نے۔

پس جب روانہ ہوئی اجیشل ہماری اور پہنچے ہم اوپر اسٹیشن عدیس ابابا کے تو قسم ہے نا اتفاقی
مسلمانوں کی کہ آداب تعظیم ہماری کے بجالایا گارڈ آف آنر اٹلی کا۔ بھی استقبال کیا ہمارا بقلم خود
وائسرائے حبشہ نے۔ پھر اندر مبلغ ایک رولز رائس کار عمدہ کے روانہ ہوا جلوس ہمارا حتّٰی کہ داخل
ہوئے ہم بیچ محل وائسرائے حبشہ کے۔ پس بعد بجالانے قاعدوں میزبانی کے بیٹھے ہم اور مارشل

گریزپائی تا گفتگو بیچ باب جدید جملوں حبشیوں کے کریں ہم تو تحقیق کہ منہ بات اپنی کا اس طرح کھولا مارشل مدت کیے گئے نے کہ اے استاد ہمارے نہیں تکلیف دی میں نے آپ کو مگر یہ بعد قبضہ عدلیس ابابا کے پھر سے حملہ کیا ہے جنرل راس دستا نے اب کس طرح دفع کروں میں اس کو تو درمیان حقہ نوشی کے مسکرائے ہم اور کہا ہم نے کہ دفع کردتم اس کو ساتھ محاصرہ کے تا نہ پہنچے کمک بھی رسد راس دستا کو۔ پھر دیکھو گے تم کہ جلد یا بہ دیر عاجز آجائیں گے جنرل صاحب صفت کیے گئے کیونکہ البتہ تحقیق جب ایک مرتبہ فتح ہو چکا ہے مرکز جنگ حبشہ کا تو اب لاکھ کوششیں کریں حبشی نہ ہوں گے وہ کامیاب یا دفع کردتم اس طرح کہ منع کردتم عورتوں اپنی کو نہ عادی ہوں وہ آٹا چکی کی۔ بھی نہ عادی ہوں وہ مشینوں سنگر کمپنی کی، بھی عادی ہوں وہ زائد جہیز اور زیور کی، بھی نہ عادی ہوں وہ تماشوں سنیما کی، بھی نہ عادی ہوں ویسلین اور ہیز لین کی اور پرہیز کریں نوجوان اٹلی کے نازک لباس سے اور محبت کریں وہ مادری زبان اپنی سے اور درست رکھیں وہ صحت اپنی کو کیونکہ تحقیق کہ بیچ جس قوم کے کہ نہ ہوگا اہتمام صفائی صحت کا اور ناواقف ہوں گے لوگ اصول حفظ صحت سے تو زنہار نہ منہ دیکھیں گے وہ سلامتی اور کامرانی کا۔ بھی ممانعت کردتم موافق حق ممانعت کے تا دور رہیں لوگ غبار سے موٹر کاروں کے کہ تحقیق بیچ غبار گرد کے سانس لینا مضر ہے واسطے صحت کے۔

پس جب سلسلہ کلام ہمارے کا اوپر اس جگہ کے پہنچا تو شکریہ ادا کیا ہمارا وائسرائے حبشہ نے اور مبلغ ایک رولز رائس کار بطور تحفہ دی ہم کو بدلے سائیکل ہماری کے اور رخصت کیا ہم کو ساتھ شان بڑی مثل شاندار دنگل کے جیسا کہ وزیر نوشیرواں عادل بزرجمہر نے کہا ہے:

ہر جنگل کو گمان مت لے جا کہ خالی ہے
شاید کہ حبشی فوجیں اور تیندوا اندر اس کے سوتا ہو

◆◆◆

ہسپانیہ کی سیاہ بغاوت

اے وعظ میں محترم اونگھنے والو!

خبرداری اور آگاہی ہے واسطے تمھارے اور واسطے کثیر اولاد اور قلیل معاش والوں کے۔ بھی واسطے ان کے جو بیچ مشاعرہ کے جاگتے ہیں صبح تک واسطے پڑھنے غزل واہی تباہی اپنی کے ساتھ غرور استادی اپنے کے کہ البتہ تحقیق تشریف لائے حضرت مصطفیٰ کمال پاشا، صدر جمہوریہ ترکیہ عالیہ اوپر مکان ہمارے کے بعد نماز مغرب کے۔ بھی ہمراہ ان کے رفقائے جنگ ان کے موسوم ساتھ ناموں بلند عصمت، پاشا، فوزی پاشا، کاظم پاشا، علی فواد پاشا، صالح پاشا، بھی کاظم قرہ بکر شاہ اور مثل ان کے بعض اور کے۔

پس قسم ہے مطبوعہ دعاؤں قبلہ خواجہ حسن نظامی اپنے کی کہ کھڑے ہوگئے ہم اور کھڑے ہوگئے شاگرد تمام ہمارے واسطے تعظیم ان کی کے۔ پھر بوسہ دیا انھوں نے اوپر ہاتھوں سیاست آگاہ ہمارے کے۔ پھر برابر اپنے جگہ دی ہم نے ان کو بہ سبب بزرگی اور برگزیدگی جنگی سیاسی ان کی کے، مگر اے عجب وہ گھڑی تعجب کی بڑھانے والی ہماری کہ اوپر فقط تشریف لانے ان کے کے نہیں گزرا تھا زمانہ زائد کہ ناگاہ تشریف لائے جنرل فرانکو سالار لشکر باغیوں ہسپانیہ کے اور موافق قاعدوں ہسپانیہ کے آداب بجالائے وہ موافق حق آداب بجالانے اپنے کے۔ پس بعد گزرنے

وقفۂ آداب و تعظیم کے آغاز کیا سلسلۂ کلام و سوالات اپنے کا کاظم نے پہلے حضرت مصطفیٰ کمال پاشا سے اور منہ بات اپنی کا اس طرح کھولا ہم نے کہ:

اے وہ مصطفیٰ کمال پاشا کہ اوپر ذات تمھاری کہ فخر کرتا ہے سارا مشرق۔ غدود بدلوادے اللہ تمھارے تا جوان رہو تم حشر تک۔ کیوں کر ہے تشریف لانا تمھارا بیچ اس سردی سخت کے نزدیک ہمارے۔ تو قسم کھائی انھوں نے تلوار جہاں کشا اپنی کی اور فرمایا کہ اے استاد دنیا تمام کے نہیں ہے آنا میرا بیچ خدمت فیض درجت آپ کی کے مگر واسطے اس کے کہ دریافت کروں آپ سے سامنے جنگی رفیقوں اپنے کے کہ کیا کروں میں بیچ معاملوں مقامات اسکندرونہ اور انطاکیہ کے۔ تو تحقیق بعد آگ تاپنے اور حقہ پینے کے جواب دیا ہم نے کہ اگر چاہتے ہو یہ کہ واپس مل جائیں یہ مقامات بذاتم کو کہ تحقیق ہیں اندران دونوں مقامات کے مبلغ چار لاکھ ترک تو دھمکی جنگ کی دیتے رہو آپ فرانس کو برابر تا آں کہ ذریعہ سے فقط جنگی دھمکی تمھاری کے دب جائے فرانس بھی، دب جائے جمعیۃ اقوام کیونکہ البتہ تحقیق جب تک کہ زندہ ہیں جنگ دیکھے ہوئے اور جنگ آزمائے ہوئے عالمگیر جنگ کے ہرگز تیار نہ ہوں گے وہ واسطے جنگ دوسری کے اور اگر ہو تم شک کے کرنے والے اوپر رائے ہماری کے تو دو تم جواب یہ کہ کیوں نہ ہوئی جنگ عالمگیر اس وقت کہ حملہ کر رہا تھا جاپان اوپر شمالی چین کے دراں حال یہ کہ مشترک تھے منافع بیچ حکومت چین کے یورپی حکومتوں کے۔ بھی کیوں نہ ہوئی جنگ عالمگیر جب قبضہ فوجی کیا جرمنی نے اوپر علاقہ رائن لینڈ کے، بھی کیوں نہ ہوئی جنگ عالمگیر اس وقت جب فوجیں گزار رہا تھا نہر سوئز سے اطالیہ، بھی کیوں نہ ہوئی جنگ عالمگیر جب قتل کیا گیا صدر اعظم آسٹریا کو مگر یہ ہے بے خبری اخبار نویسوں ہندستان کی معاملوں جنگی سے جو روزانہ اعلانات اور مضامین شائع کرتے ہیں اوپر اس کے کہ عنقریب جنگ عالمگیر شروع ہونے والی ہے۔ بھی اسی طرح خود بیچ گھر اپنے کے دیکھا تم نے کہ جب دندنائے تم اوپر قلعہ بندی درہ دانیال کے تو سگریٹ ہی پیتے رہے جمعیۃ اقوام والے، مگر نہ سکے وہ کہ ڈانٹتے تم کو، پھر اگر دیکھو تم کہ اوپر حملہ کرنے تمھارے کے آمادہ ہے فرانس واسطے مقابلہ کے تو قسم ہے تم کو بے مزا اور بے اثر واعظوں ہندستان کی کہ ڈٹ جانا واسطے مقابلے فرانس کے تا آنکہ شکست کھائے وہ تم سے۔

پس جب سلسلۂ کلام ہمارے کا اوپر اس جگہ کے پہنچا تو بات کاٹی ہماری وزیر جنگ مارشل فوزی پاشا نے اور سوال کیا انھوں نے ہم سے ساتھ ادب بہت کے کہ کس طرح فتح پا سکتے ہیں ہم اوپر فرانس ایسی طاقت کے تو کہا ہم نے کہ یہ ہیں اسباب اس کے کہ:

1۔ اگر جنگ اوپر مقامات اسکندرونہ اور انطاکیہ کے ہوگی تو تحقیق دور بہت پڑے گا جنگی مرکز فرانس کا تم ترکوں کو جنگ آزما سے۔

2۔ اور قریب ہوگا بہت جنگی مرکز تمھارا اسکندرونہ اور انطاکیہ سے۔

3۔ بھی ہمدردی باشندوں اسکندرونہ اور انطاکیہ کی نہیں ہے ساتھ فرانس کے بلکہ ہمدردی ان کی ہے ہمراہ تمھارے۔ پس جب حملہ کرو گے تم باہر سے اوپر اسکندرونہ کے تو بغاوت کریں گے اندر سے باشندے فوجوں فرانس سے۔

4۔ بھی وقت جنگ ترکی اور فرانس کے امداد کرے گا روس تمھاری اور ہمراہ اس کے مدد کریں گی تمھاری ریاستیں بلقان کی۔

5۔ بھی سب سے زائد خوبی یہ ہے کہ پھر چندہ دیں گے تم کو مولانا شوکت علی قبلہ اور پھر مضامین لکھیں گے بیچ حق تمھارے کے ہم ملا رموزی صاحب۔

6۔ بھی یہ ممکن ہے کہ پھر سے بغاوت کر گزریں مسلمان شام اور عراق کے بیچ حق تمھارے کے کہ اب کافی آزما لیا انھوں نے زمانہ حکمرانی فرانس کے کو۔

پس جب سلسلہ اوپر اس حد کے پہنچا تو کھڑے ہوئے جنرل فرانکو اور سوال کیا انھوں نے کہ کیا ہے مشورہ آپ کا بیچ باب بغاوت ہسپانیہ کے تو کہا ہم نے کہ شک ہے ہم کو اوپر کامل فتح تمھاری کے بہ سبب اس کے مفلس ہو تم۔ بھی نہیں ہے حاصل تم کو تائید تمام باشندوں ہسپانیہ کی۔ بھی اسی طرح نہیں ہیں مطمئن تم سے تمام مسلمان باشندے مراکش کے۔ بھی مدمقابل تمھارا اے صدر اعظم ہسپانیہ ہے خود ایک جنگی دیوتا۔ بھی جنگ آزمودہ بڑا۔ البتہ اگر طول دو تم بغاوت اپنی کو اور محاصرہ کی جنگ شروع کر دو۔ بھی روک تھام کر دو تم جنگی امداد کی واسطے حکومت ہسپانیہ کے تو شاید کہ تنگ آجائیں تعلیم یافتہ باشندے ہسپانیہ کے زندگی سے محاصرہ کی اور کھول دیں وہ دروازے شہروں بعض کے واسطے بے ترتیب فوج تمھاری کے۔

پس جب سنے یہ جوابات بڑا ہمارا جنرل فرانکو نے تو طاری ہوا اوپر ان کے سناٹا اے
سکوت، مگر یہ کہ توڑا ہم نے مہر سکوت ان کی اور شتابی کی ہم نے بدل جائے غم ان کا ساتھ خوشی کے
تو اوپر فقط اس خیال کے سوال کیا ہم نے کہ اے جنرل فرانکو کیا ہے مقصد بغاوت تمھاری کا۔ تو
فرمایا انھوں نے ساتھ قسم کتابوں گلستاں اور بوستاں کے کہ اے استاد میرے نہیں کی میں نے
بغاوت بڑا مگر واسطے اس کے کہ لڑکے نوجوان ہسپانیہ کے استعمال کرتے تھے لباس نازک مانند
عورتوں نوجوانوں کے۔ بھی حد سے سوا بڑھ گیا تھا افلاس باشندوں ہسپانیہ کا بہ سبب کثرت تماشوں
سینما کے اور استعمال کرنے لگے تھے معمولی آمدنی والے مشینیں ریڈیو کی۔ بھی عادی ہوگئی تھیں
عورت ذاتیں ہماری سنگر کمپنی کی مشینوں کی۔ بھی آٹا پیسا ترک کردیا تھا انھوں نے ہاتھوں اپنے
سے بہ سبب کثرت آٹا چکیوں کے۔ بھی کثرت سے سگریٹ پینے لگے تھے نوجوان ہمارے بدلے
حقہ کے۔ بھی زائد ہوگئی تھیں طوائفوں سے ایکٹرنیاں۔ بھی نہیں پسند کرتے تھے نوجوان ہمارے مگر
غزلیں عاشقانہ اور افسانے عاشقانہ۔ بھی نہیں لکھتے تھے اخبار نویس ہمارے پختہ اور پُرمغز سیاسی
مقالے مگر واہی تباہی اور چوری کے۔ بھی بڑھ گیا تھا زائد حد سے استعمال خضاب لاجواب کا۔ بھی
ترک کردیا تھا استعمال ہانڈیوں اور برتنوں تانبے کا سامنے برتنوں المونیم کے جو ہے زہر قاتل
واسطے صحت کے۔ بھی نہیں کہتے تھے شاعر ہمارے بامعنی مگر بکتے تھے وہ فضولیات بیچ شعروں کے۔
بھی زائد پسند کرنے لگے تھے لوگ ہمارے رونے اور رُلانے والے اشعار کو۔ بھی بے حوصلہ
ہوگئے تھے نوجوان ہمارے طرف چار شادیوں کے۔ بھی شرماتے تھے وہ تجارت اور زراعت
سے۔ بھی بغیر موٹر کاروں کے مارے پھرتے تھے بہترین مضمون نگار ہمارے۔ بھی نہیں تھا شوق
دیسی اخباروں کا بڑے لوگوں ہمارے کو۔ بھی تنگ آگئے تھے ہم جھوٹے تعویذ گنڈوں سے۔ بھی
عاجز تھے شک وشبہ اور کینہ سے دولت مندوں کے۔ بھی نہیں شریک ہوتے تھے موٹر بڑے لوگ بیچ
جنازوں غریبوں کے۔ بھی بیچ ہر گھر کے بجایا جاتا تھا گراموفون بدلے مفید تفریح کے۔ بھی نفرت
کرتے تھے لوگ تیل کھانے سے دراں حال یہ کہ مفید ہے واسطے صحت کے تیل زائد گھی سے۔ بھی
بغیر ٹیلی فون اور برقی پنکھے کے پریشان تھے تمام ملا رموزی ہمارے۔ بھی کثرت سے پیدا ہوگئے
تھے بازاری ڈاکٹر۔ بھی زائد تعلیم سے عاشق تھے طلبا کھیلوں ہاکی اور فٹبال کے۔ بھی کافی سے زائد

رعونت پیدا ہوگئی تھی بیچ مہاجنوں کے طرف سے غریبوں کے۔ بھی کثرت ہوگئی تھی جلسوں قوالی کو
بدلے اخبار پڑھنے کے۔ بھی عادی ہوگئی تھی قوم تمام ہماری چندہ مانگنے کی بیچ ہر کام کے۔ بھی ناپید
ہوگیا تھا دیسی صابون اور دیسی جوتا پسپانیہ سے۔ بھی بغیر واسطہ کے سلام نہیں کرتے تھے ایک
دوسرے ہم قوم اپنے کو لکھے پڑھے ہمارے۔ بھی ڈرنے لگی تھیں عورتیں ہماری ملازموں
ہمارے سے بہ سبب کم علمی اور بے خبری اپنی کے اوپر فقط چغلی کھانے بے وفا ملازموں اپنے کے۔
بھی کم ہوگیا تھا شوق پہلوانی کا نوجوانوں ہمارے سے۔ بھی تھک گئے تھے مسلمان مراکش ہمارے
کے جھوٹی روایتوں میلاد شریف سے۔ بھی عاجز تھے ہم تعزیہ برداروں اپنے سے۔ بھی بھروسہ
کرنے لگے تھے لوگ اور عورتیں اوپر ملازموں قدیم اپنے کے دراں حال یہ کہ جو ملازم کہ ہوتا ہے
زائد بوڑھا تحقیق وہ ہوتا ہے حد سے سوا چالاک، مکار اور چغل خور، مگر تھے بعض کمزور فطرت اور کم
عقل خاندان ایسے بیچ ملک ہمارے کے جو بھروسہ کرتے تھے اوپر ملازموں قدیم بے ایمان اپنے
کے دراں حال یہ کہ ملازم ایسے تھے بیچ پردہ کے حد سے سوا بے ایمان اور بدخواہ ان کے۔ بھی بے
خبر ہوگئے تھے لوگ ہمارے کامل تعلیمات مذہب سے۔ بھی نفرت پیدا ہوگئی تھی ان کو ملکی مصنوعات
سے۔ بھی بدلے اس پابند ہوگئے تھے چھوڑ کر رسوم وطنی اے۔ ٹی۔ کیٹ کے۔ بھی بدلے تقریر کے
بڑھ گیا تھا شوق ریڈیو سننے کا۔ بھی دماغ سنوارنے لگی تھیں مائیں بچوں اپنے کے موافق قاعدوں
غیر اہلیتی کے۔ بھی سفر کرنے لگے تھے مارے فیشن کے متوسط لوگ بیچ موٹر کاروں اور بیچ سیکنڈ
کلاسوں ریل کے۔ بھی قیمت بڑھ گئی تھی حجامت کی مارے فیشن کے اگرچہ حکیم شیراز سعدی نے
بہت بہت کہا تھا بیچ کتاب ''ٹائمس آف انڈیا'' اپنی کے کہ:

''مشک وہ ہے جو اپنے وطن میں پیدا ہو اور بقلم خود خوشبو دے
نہ وہ لیونڈر جو چند لحہ خوشبو دے اور قیمت زائد ہو عطر گلاب سے نہ کہ عطار کہے''۔

پس موافق اس شعر سعدی کے تحقیق ہے یہ صحیح اور فصیح بغاوت کی میں نے اور ہمراہ میرے
مسلمانوں مراکش نے۔

پس تحقیق کہ جب سلسلہ اسباب بغاوت کا اوپر اس کے پہنچایا جنرل فرانکو نے تو ڈر کھلایا
ہم نے ان کو مونگ کی دال کا موافق حیثیت مالی اپنے کے اور وعدہ کیا ان سے اے وعدہ سچا کہ اگر

اچھی ہوئی فصل جوار اور باجرہ کی بیچ ہندستان ہمارے کے تو امداد کریں گے ہم تمھاری جوار اور باجرہ سے اور مصطفیٰ کمال پاشا کی خالص گھی اور چاولوں سے۔

پس اوپران وعدوں امیرانہ ہمارے کے تشریف لے گئے یہ تمام معزز مہمان حجرے سیاسی ہمارے سے ذریعہ پسنجر ریل گاڑی کے کہ بہ سبب کی کرایہ کے اکثر تشریف لے جاتے ہیں ہم شہر بمبئی بیچ پسنجر گاڑی کے۔راستہ بتلا دے اللہ خریداروں ''ندیم'' کو سمجھنے کا اس مضمون ہٰذا کا اور توفیق دے اللہ ایڈیٹر اس اخبار کو توفیق کم کرنے قیمت اس اخبار کے کی کہ کہا ہے:

ہرگز نہیں مرتا ہے وہ اخبار کہ دل اس کا زندہ ہو کم قیمت سے
ثبت ہے اوپر جریدۂ عالم کے سائیکل بے گھنٹی والی ہماری

◆◆◆

جاپان کی سیاہ گولہ باری

اے "ٹائمس آف انڈیا" کے معمے حل کرنے والو!

البتہ تحقیق نہیں ہے یہ مشغلہ ہٰذا تمھارا اگر ملا ہوا اوپر دو چیزوں کے یا ہو تم بے روزگار اور روزی کے مارے ہوئے یا ہو تم بے کار بہ سبب نہ ہونے شادی اپنی کے اور بہ سبب فراغت دولت کے۔ پس بیچ ہر ایک چیز کے ہے نحوست واسطے تمھارے یا اگر ہو تم بے خبر حشر اپنے سے کہ ہوگا وہ ساتھ دوسرے بے خبروں کے بعد گزرنے 1938 کے۔ پس ناگاہ دیکھا ہم نے بیوی چھوٹی اپنی کو مہربان زیادہ اوپر اپنے تو کہا ہم نے کہ کیا ہے سبب خوشنودی تیری کا اے چھوٹی بیوی ہماری دراں حال یہ کہ بہ سبب بھڑکانے اور ڈرانے دشمنوں کے نہیں لکھتی ہے تو جواب خط ہمارے کا۔ پھر بھی رحمت خدا کی اوپر تیرے ہوجیو۔ پس بتا تو کہ کیا ہے سبب مہربانی تیری کا تو قسم ہے بالوں خوبصورت اس کے کی کہ مسکرائی وہ موافق حق مسکراہٹ اپنی کے اور کہا اس نے کہ البتہ تحقیق نہیں ہے سبب کچھ اور خاموش رہنے میرے کا طرف سے آپ کے، مگر یہ کہ حیا فطری میری اور مصروفیت آپ کی بیچ مسئلہ جنگ چین و جاپان کے کہ کس طرح ساتھ بے دردی کے تباہ کیے جا رہے ہیں انسان ملک چین کے۔ مگر خاموش ہیں دوسرے تمام انسان موٹے موٹے یورپ، امریکہ اور ایشیا کے بہ سبب عزیز رکھنے جان و مال اپنے کے دراں حال یہ کہ کہا تھا سعدی شیرازی رحمت خدا کی اوپر

اس کے نے مبلغ ایک شعر پڑھا کہ یہ ہے وہ:

جب مبلغ ایک عضو کو بیچ درد کے لاوے روزگار نہیں رہتا ہے
دوسرے اعضا کو قرار، مگر بعض پولیس والے چوری سے لیتے ہیں بیگار

پس تحقیق کہ مست ہو گئے ہم اوپر اس شعر طویل و مختصر بیوی چھوٹی اپنی کے اور داد عطا کی ہم نے موافق حق داد اس کی کے اور کہا کہ محفوظ رکھے اللہ بالوں خوبصورت تیرے کو صدمات سے زمانہ کے اور ساتھ ایمان کے اٹھا لے اللہ قدرت والا ایسی بوڑھی ساس کو ہر اُس سسرال سے کہ جہاں ہو وہ ستاتی ہے بہو لائق اپنی کو بہ سبب نخرہ ساس ہونے اپنے کے اثر سے جہالت اور رسم قدیم' کے۔ پس تحقیق کہ جو بوڑھی ساس کہ ستاتی ہے بہو انٹرنس پاس اپنی کو حشر اس کا ساتھ شداد و ہامان کے ہوگا بعد 1938 کے اگر چاہا اللہ مہربان قدرت والے نے، مگر یہ کہ راہ ماری ہے شیطان راندے ہوئے نے ساسوں ایسی کی کہ تحقیق خود آراستہ و پیراستہ رہتی ہیں ساتھ سُرمہ اور مہندی سرخ کے۔ بھی ساتھ زیور قدیم وضع کے، مگر نہیں جانے دیتی وہ بہو اپنی کو واسطے دیکھنے تماشے، سنیما اور مثل اس کے کے۔ بھی بھڑکاتی ہیں وہ بیٹے نیم جاہل اپنے کو طرف سے بہو اپنی کے تا آنکہ حشر دونوں کا ہوتا ہے طلاق۔ پس جب ہو جاتی ہے طلاق تو خوش ہوتی ہے ساس ایسی بے دانتوں والی۔ پھر دوسرا نکاح کراتی ہے وہ لڑکے اپنے کا۔ پھر تیسرا نکاح کراتی ہے پھر چوتھا نکاح کراتی ہے حتی کہ مر جاتا ہے لڑکا اس کا مگر نہیں انتقال ہوتا ساس ایسی کا تا پناہ پائیں نیک بہو اس کی شر سے پوپلی ساس اپنی کے اور چینی باشندے سخت گولہ باری جاپان سے جو جاری ہے آج کل اوپر محاذ جنوبی چین کے۔

پس جب سلسلہ کلام کا اوپر اس جگہ کے پہنچا تو بات کاٹی ہماری چھوٹی بیوی ہمارے نے اور کہا کہ اے محترم اور مشہور عالم شوہر میرے کیا ہے رائے آپ کی واسطے ملک حبشہ کے کہ تحقیق آ رہی ہیں خبریں ایسی کہ ثابت ہوتا ہے ان سے یہ کہ نہیں غالب آئی فوج اٹلی کی اوپر حبشہ تمام کے، مگر اوپر حصوں بعض کے۔ تو بعد مسواک کرنے کے کہا ہم نے کہ اے معصوم اور بھولی چھوٹی بیوی ہماری محفوظ رکھے اللہ تجھ کو عادتوں پر منجھلی بیوی سے کہ تحقیق گمراہ ہو رہی ہے وہ بہ سبب غرور اور نخرہ اپنے کے۔ نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے کہ جب غالب آ جاتی ہیں فوجیں اوپر مرکز کسی ملک کے تو پھر

ناممکن ہو جاتا ہے دوبارہ چھین لینا مرکز اپنے کا واسطے فوجوں شکست کھائی ہوئی کے مگر چاہے اللہ جس کو۔

تو قسم ہے درجہ سوم موٹر کاروں کی کہ تباہ کرتا ہے دھواں پٹرول ایسی موٹر کاروں کا صحت دماغ کو عوام کی ہر جگہ کہ نہیں غالب آئیں گے اب باشندے حبشہ کے اوپر قبضہ اٹلی کے، مگر یہ کہ لڑتے رہیں گے وہ بیچ دیہات و قصبات اپنے کے ساتھ جھوٹی امید کے کہ تحقیق امید وصل مفلس عاشق کی اور امید فتح شکست خوردہ فوجوں کی برابر ہے یعنی بے نتیجہ کیونکہ دیکھ تو اے چھوٹی بیوی ہماری کہ صدے اٹھا رہے ہیں ہم ملا رسوزی صاحب مبلغ چھ سال سے واسطے تیرے مگر نہیں ہوتی تو مس سے مس بہ سبب افلاس ہمارے کے۔

پس جب نہ حملہ کیا جرمنی نے اوپر ریاست چیکوسلواکیہ کے تو ثابت ہوا نہیں ہے دم اتنا بیچ جرمنی کے کہ مقابلہ کرے وہ کسی طاقت درجہ اول یورپ سے۔ پس دب جانا جرمنی کا چیکوسلواکیہ سے ہے سبب سے خطرہ فرانس، برطانیہ اور روس کے۔ گویا جو کچھ کہ حاصل کیا جرمنی نے اس وقت تک وہ فقط ذریعہ دھمکی فوجی کے تھا، مگر جب ڈٹ گیا چیکوسلواکیہ واسطے مقابلہ کے اوپر بھروسہ امداد فرانس، برطانیہ اور روس کے تو رہ گیا جرمنی منہ کھول کر اور اتحاد و اتفاق شروع ہوا ہے درمیان مسلم لیگ اور کانگریس کے۔ اب دیکھیں کہ کتنا پائیدار ثابت ہوتا ہے یہ اتحاد مسلم لیگ اور کانگریس کا۔ بہرحال رُخ بدل دیا سوراج کا جھگڑے نے مسلم لیگ اور کانگریس کے بہ سبب بے تدبیری لیڈروں ہندستان کے اور متحد کر دیا سارے چین کو خلاف جاپان کے شدت گولہ باری جاپان نے۔

پس بعد ایک نسل کے نکالی جائیں گی فوجیں جاپان کی چین سے بہ سبب جوشِ انتقام جدید نسل چین کے اور گالیاں دے گی تاریخ چین کی قیامت تک ان کو جو دیکھتے رہے بربادی چین کو، مگر نہ بولے وہ خلاف جاپان کے۔ خراب کر دے اللہ تمام دیا سلائیاں جاپان کی اس بارش سے اور مکان مضبوط بنوا دے اللہ ہمارا طرف سے بڑی بیوی ہماری کے کہ تحقیق ہے وہ بھاری زیورات والی کہ کہا ہے۔

◆◆◆

ایران و مصر کی دھانی منگنی

اے مشین کا آٹا کھانے والو!!

وہ کچھ سنا تم نے جو کچھ کہا مبلغ ایک حکیم مسیحا کے سائنس والے نے بیچ باب آٹے بازاری کے کہ تحقیق نہیں رہتی وہ طاقت بیچ اس آٹے کے جو ہوتی ہے بیچ اس آٹے کے جو چلا کر چکی ہاتھ اپنے سے تیار کرتی ہیں ننھے کی والدائیں تمھاری مگر یہ کہ اس زمانہ ہٰذا نے نقصان پہنچایا صنعتوں ہندستان کو بہ سبب کمزوری عقل ہندستانیوں کے تحقیق نوعمروں اور نوآموزوں ہند نے نقل کی ساری یورپ والی کی بیچ لباس کے اور بیچ کھیلوں کے اور بیچ تقاریب کے اور بیچ رسوم کے اور بیچ عادات کے اور بیچ تحریر و تقریر کے۔ بھی بیچ ہنگاموں سیاسی کے، مگر اے آہ نہ سکے وہ کرنا کسی نقل کا پورا اے مکمل۔ پس جب ادھورے رہے ہندستانی بیچ نقالی یورپ کے تو مسکرائے وزیر اعظم پنجاب کے شہرت پائے ہوئے ساتھ نام آنریبل سر سکندر حیات خاں۔ دراز کرے سایہ وزارت ان کی کا اللہ مہربان قدرت والا اوپر باشندوں پنجاب کے تو حیرت کے مارے ہوئے ہو گئے ہم اوپر مسکراہٹ ان کی کے اور کہا ہم نے کہ اے وہ صدر اعظم پنجاب کے کہ تحقیق ناز کرتے ہیں ہم اوپر کامیاب وزارت تمھاری کے۔ محفوظ رکھے اللہ اس کو فتنوں اور اختلافات سے کیا ہے سبب اس کا اے وزیر بہت بڑے پنجاب کے تو قسم ہے ہمت باغیوں اسپین کی کہ اوپر فقط خیراتی زکاتی

فوجوں کے ناطقہ بند کر دیا ہے انھوں نے فوجوں منتظم حکومتوں اسپین کا کہ پھر مسکرائے صاحب صفت کیے گئے اور فرمایا کہ اے محترم ملا صاحب نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے کہ بیچ فرمایا آپ نے وہ جو کچھ کہ فرمایا آپ نے بیچ باب کمزوری دماغ ہندستانیوں کے کہ بغیر کسی جبر کے ترک کر چکے وہ تہذیب ہندستانی اپنی دراں حال یہ کہ بڑھ گیا ہے افلاس بیچ ہندستانیوں کے باعث سے اسی جدید تمدن اور فیشنی زندگی کے، مگر اے عجب کہ سلسلۂ کلام ہمارے کا کاٹا بیوی نمبر چار ہماری نے اور کہا کہ کیا نہیں سنا آپ نے یہ کہ منگنی ہوگئی محترم و معظم بادشاہ زادی مصر کی ساتھ معظم و محترم ولی عہد ایران کے، مگر اے عجب آپ کہ غافل ہیں آپ مبارکباد اس کی سے۔ تو اوپر اس خبر کے نظر گئی ہماری اوپر سیاسی اہمیت اس منگنی کے تو کہا ہم نے کہ اے سب سے چھوٹی بیوی ہماری رونق بڑھائے اللہ اور زیادہ بالوں سر تیرے کی اور زیادہ کرے اللہ شوق کتب بینی اردو کا اندر دماغ تیرے کے اور اس قابل کرے اللہ تجھ کو اندر ایک ہفتہ کے کہ سمجھے تو معاملات بین الاقوامی اور نتائج آئندہ پیدا ہونے والے ان کے، مگر اے عجب کہ جب ڈرتی ہے تو مبلغ ایک خط لکھنے سے ہم کو تو مت پڑ تو بیچ گفتگو سیاسی بین الاقوامی کے اگرچہ کامیاب ہو رہی ہے سیاست مصطفیٰ کمال پاشا اور احباب ان کے کی بیچ اتحاد ریاستوں بلقان کے۔ مگر بیچ زمانہ حملہ جرمنی اور اٹلی کے ناممکن ہو جائے گا یہ اتحاد بدا بہ سبب جغرافیہ اور مذہبی فرق ترکوں اور بلقانیوں کے اور پھر چندہ کرنا پڑے گا ہم کو اور مولانا شوکت علی قبلہ کو۔

دراز کرے اللہ عمر محمد علی جناح ان کے کی تحقیق سخت پتھر بنے ہوئے ہیں وہ بیچ حق کانگریس کے، مگر اے عجب مسلمان بندے ہندستان کے کہ نہ جمع ہوتے وہ نیچے جھنڈے محمد علی جناح کے اور نہ جمع ہوتے وہ نیچے جھنڈے کانگریس کے۔ البتہ جمع ہو جاتے ہیں وہ واسطے مخالفت مسلمان وزارتوں بنگال، بہار، پنجاب اور سرحد کے۔ سپرد کر دے اللہ ایسوں کو پٹھانوں سرحد کے تا مزہ چکھا دیں وہ ایسے فتنے کھڑے کرنے والوں کو بیچ مسلمانوں کے۔ پس جب تک کہ نہ خط محبت کا لکھے گی تو ہم کو اے چھوٹی بیوی اور نہ جب تک کہ وہ بات کرے گی ہم سے اور نہ جب تک کہ ساتھ حلف کے ترک کریں گے مسلمان مخالفت بھائیوں اور بزرگوں اپنے کی تو نہ ظاہر کریں گے ہم رائے اپنی اوپر جدید رشتہ مصر و ایران کے۔ مبارک کرے اللہ یہ رشتہ واسطے تمام

دنیا کے خاص کر واسطے سیاست ایشیا کے۔

اگر چہ بہت جلد ختم ہو گیا موسم آموں کا اور نہ دے سکے ہم تحفہ بیوی نمبر تین اپنی کو۔ دور کرے اللہ عادت معمے حل کرنے کی اس سے۔ بھی دور کرے اللہ خوف ہمارا دل سے چھوٹی بیوی ہماری کے۔ کہ تحقیق ہے محبت ہم کو اس سے زیادہ جہیز اس کے سے، مگر اے عجب باغی اسپین کے کہ جتنا منع کر و ان کو بم گرانے سے اوپر غیر ملکی جہازوں کے اتنے ہی زیادہ بم گراتے ہیں وہ اوپر ان کے بہ سبب در پردہ شہ سرپستوں جنگی اپنے کے۔

پس جب سلسلہ گفتگو ہماری کا اوپر اس جگہ کے پہنچا تو ناگاہ تشریف لائیں بیوی بال بچوں والی نمبر ایک ہماری۔ فارسی پڑھادے اللہ اس غریب کو ہم سے تا درست ہو جائے املا اردو اس کے کی اور فرمایا کہ کیا بھول گئے آپ اوپر اس موقع کے مظلوم چینی باشندوں کو تو بغیر بنایا ہوا کہا ہم نے اسے بے ساختہ:

''بغیر دولت کے نہ کامیاب ہوگا چین بیچ جنگ کے نہ بیچ الفون کے''۔

''جس کے پاس کہ نقد روپیہ نہیں ہے بیوی تک نہ ملے گی اس کو چاہے قابل ہو وہ بیچ علوم و فنون کے''۔

پس ساکت رہ گئی بیوی تذکرہ کی گئی اوپر کی اوپر اس شعر ہمارے کے۔ دراز کرے اللہ مصرع اوپر اس کے تا برابر ہو جائیں دونوں مصرعے اور محفوظ رہے یہ شعر ہمارا اعتراضوں اعتراض کرنے والوں سے کیونکہ تحقیق مبلغ ایک جماعت پیدا ہوتی ہے بیچ دنیا کے صرف واسطے اعتراضوں کے اور کبھی نہیں تعریف کرتی وہ خوبی کسی شخص کے کی جیسا کہ کہے تو کہ بعض کم علم اور کم نظر ہر تعریف صحیح کو سمجھتے ہیں خوشامد یا بعض کہ اگر ان سے محبت کیجیے بہ سبب کمال ان کے کے تو سمجھتے ہیں وہ کہ روپیہ چاہتا ہے محبت کرنے والا۔ پس جبر بے علمی ہوا اور یہ جہالت بیچ قوم میری کے اے بیوی نمبر ایک۔ تو کیا رائے ظاہر کروں میں اوپر معاملوں اہم سیاسی بین الاقوامی کے۔ کیونکہ جب نہ سمجھ سکی قوم معمولی اشاروں میرے کو تو کیا خاک سمجھے گی وہ اشارے مسائل بین الاقوامی بہ سبب معمولی سائیکل میری کے اور جو ہوتی پاس میرے مبلغ ایک موٹر اور اندر دولت خانے میرے کے ریڈیو تو خود آتی روزانہ بھی قوم میری قریب میرے اور ڈنر کھایا کرتی وہ روزانہ ہمراہ میرے مگر پاس جس

شخص کے کہ نہ ہو گا روپیہ نقد اور موٹر کار تو سمجھیں گے اس کو جاہل بھی جاہل۔

پس شتابی کر و طرف کمانے روپیہ زیادہ کے اگر واقعی خوش ہو تم منگنی مصر و ایران سے۔ محفوظ رکھے اللہ اس رشتہ کو مع نہر سوئز اور چشموں تیل ایرانی کے آفات سے یورپ کے کہ کہا ہے۔

◆◆◆

گلابی اردو

(غیر مطبوعہ)

مصنّف

حضرت مُلّا رموزی

فہرست مضامین

مقدمہ

از حضرت مصورِ فطرت خواجہ حسن نظامی

اردو کا زچہ خانہ

جب اردو زبان پیدا ہوئی تو اس کے جنم استھان یعنی زچہ خانہ میں مختلف قسم کے گیت گائے جاتے تھے۔ کوئی ترکی آمیز ہندی گیت گاتا تھا، کوئی عربی فارسی کے الفاظ برج بھاشا میں ملاتا تھا، کسی کو عورتوں کی بج دھج اردو میں کھپانی منظور تھی، کسی کے دل میں سپاہیانہ اور مردانہ انداز کی تصویریں اتارنے کی سمائی تھی۔

الغرض ان رنگا رنگ بولیوں سے جو در حقیقت اردو کے زچہ خانہ کے گیت تھے اردو نے بڑھنا اور پروان چڑھنا شروع کیا تھا۔

مولویوں اور ان کے عربی مدرسوں میں جب اردو نے دخل دینا شروع کیا اور عربی زبان کی مذہبی کتابیں اردو میں ترجمہ ہونے لگیں تو بہت سادہ، دلچسپ اور عربی آمیز اردو نمودار ہوئی جو آج کل کے زمانہ میں انگریزی اردو کے رواج کے سبب مضحکہ انگیز معلوم ہوتی ہے اور جو شخص اس قسم کی اردو لکھے اس کو پڑھ کر لوگ خوب ہنستے ہیں۔

اگر انگریزی زبان کو ہندستان میں اس قسم کے زوال سے سابقہ پڑے جو عربی فارسی کو پیش آیا تو آج کل کے تمام روزانہ ہفتہ وار اخباروں اور ماہوار رسالوں اور مشہور مصنفوں کی اردو زبان بھی ایسی ہی مضحکہ خیز نظر آنے لگے گی جس طرح پرانے وقت کی عربی نما اردو ہے کیونکہ آج کل کی اردو سراسر انگریزی زبان کا چربہ اور خاکہ ہے۔

مُلا رموزی صاحب کی ''گلابی اردو'' بہت لوگ لطف و شوق سے پڑھتے ہیں۔ انگریزی زبان کا اقتدار اٹھ گیا تو کوئی مسٹر بروزی پیدا ہوں گے اور انگریزی اردو کے عجائبات سے آئندہ نسلوں کو ہنسایا کریں گے۔

مولوی محفوظ علی بی۔اے بدایوں کو اس قسم کی عربی نما اردو لکھنے میں کمال ہے اور ان کے بہت سے گمنام مضامین اخباروں میں چھپ چکے ہیں، مگر ملا رموزی نے ایک خاص روش اختیار کی ہے اور مستقل مزاجی سے مسلسل اسی رنگ میں ان کے مضامین ''گلابی اردو'' کے عنوان سے شائع ہوتے ہیں جن کا ایک مجموعہ پہلے شائع ہو چکا ہے اور دوسرا حصہ اب شائع ہوتا ہے۔

ملا رموزی صاحب نے واقعات، سیاسی، معاشی کو موثر خوبی کے ساتھ اپنے مضامین میں ادا کیا ہے اور اب ان کو پوری قدرت، جدت آفرینی میں حاصل ہوگئی ہے۔

ان کے پہلے مجموعہ پر ہاشمی بی۔اے، چیف ایڈیٹر ''اخوت'' لکھنؤ نے پوری قابلیت سے محاسنِ تحریر کو نمایاں کر کے دکھا دیا ہے لہٰذا اس کے بعد میرے لیے سوائے اس کے کچھ باقی نہیں رہا کہ ملا رموزی صاحب کو مبارکباد دوں اور کہوں کہ آپ کی یہ روشِ تحریر یقیناً اس قابل ہے کہ اس کو قائم رکھا جائے، بڑھایا جائے اور اس میں سیاست و معاشرت کے اہم مسائل کو لکھا جائے تاکہ ایک مستقل صورت اس کے دوام و سلامتی کی پیدا ہو سکے۔

حسن نظامی دہلوی

29 اگست 1921

از درگاہ شریف، دلی

ملا صاحب سنہری دیباچہ

حمد:

سب تعریف واسطے اللہ پیدا کرنے والے مہربان کے ہے کہ جس کو چاہتا ہے وہ گمراہ کرتا ہے وہ طرف قادیان کے اور جس کو چاہتا ہے وہ ہدایت کرتا ہے وہ طرف ترکِ موالات کے بھی نہیں کامیاب کیا اس نے فوجوں مصطفیٰ کمال پاشا کو اوپر فوجوں یونان کے، مگر قدرت اپنی کی سے تاکہ عبرت پکڑیں پنڈت مدن موہن مالوی۔ پس تحقیق وہ وہی ہے قدرت والا کہ خشک کر دیتا ہے پانی نلکوں میونسپل کا بیچ گرمی ماہ رمضان کے اور سرسبز رکھتا ہے وہ چوٹیوں پہاڑ شملہ کو واسطے آرام ایک مخلوق اپنی کے۔ اب کیوں کر ہے روگردانی تمھاری ساتھ اُس کے دراں حال یہ کہ تھے تم مردہ بیچ زمانہ جہالت تعلیم قدیم اپنی کے پھر جلایا تم کو اس نے ساتھ تعلیم سرکاری یونیورسٹی علی گرھ کے تاکہ بیچ دن آخرت کے عہدے بڑے بڑے پائیں طلبا اس کے۔ پھر مارے گا وہ تم کو بیچ زمانہ گرانی لفافوں اور کارڈوں کے۔ پھر جلائے گا وہ تم کو بیچ زمانہ آزادی ہندستان اور خلافت کے اگر ایمان اوپر شرطوں کھدر کے رکھتے ہو تم، پھر طرف اس کے لوٹو گے تم اور مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کہ کہا ہے۔

نعت:

اب پیچھے تعریف اللہ قدرت والے کے درود بھیجو تم اوپر نبی پاک اپنے کے کہ درود بھیجتا ہے

اللہ اور ملائک اس کے اوپر نبی پاک ہمارے کے۔ سبب کے اس کے کہ تکلیفیں زیادہ حد سے اٹھائیں انھوں نے بیچ باب ظاہر کرنے بات حق کے نہ مثل علمائے لاہور کے کہ بعض ان کے نے روگردانی کی بیچ باب فتویٰ دینے اس مسجد کے کہ بنائی گئی وہ بیچ اندھیریوں رات کے۔ پس گواہی دیتے ہیں ہم اوپر اس کے کہ نبی پاک ہمارے بندہ اللہ کے اور رسول اس کے ہیں بھی حکومت کرتے تھے آپ اور دوست تمام آپ کے اوپر ملکوں دنیا تمام کے نہ مثل تاریک خیال علما کے اوپر فقط عبادت حجروں اور مسجدوں کے زندگی بسر کرتے تھے۔ رحمت خدا کی اوپر ان کے ہوجیو۔

سببِ تالیف کتاب:

اب ساتھ اما بعد اور البتہ تحقیق کے بیان کرتے ہیں ہم سبب جمع کرنے کتاب ہٰذا کا، پس سمجھو تم اس بات کو اور قادیانیوں کو اگر موقع ملے تم کو کہ نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے اور بیچ پریشانی ہندستانی مصنفین کے کہ ایک دن دنوں شروع موسم برسات کے بیٹھے ہوئے تھے ہم اور مسلمان امرا اور رؤسا رکھے ہوئے ہاتھ اوپر ہاتھ کے بیچ زمانہ پریشانی خلافت اور ندوۃ العلما لکھنؤ کے کہ نہ پیدا ہوا مبلغ ایک طالب علم اس سے ایسا جیسا کہ پیدا ہوئے فاضل طلبا اس سے بیچ زمانہ شبلی اوپر ان کے رحمت کے (اے علیہ الرحمۃ) مثل مولویوں سلیمان ندوی اور عبدالسلام صاحب ندوی کے ناکہ دیکھا ہم نے مبلغ ایک فرشتہ اوپر آسمان کے یہاں تک کہ اوپر فقط جھپکنے پلکوں آنکھ کے نازل ہوا وہ اوپر زمین کے۔ پھر ٹھہرا وہ بیچ صفوں شاگردوں ہمارے کے اور کہا کہ اے ملا رموزی صاحب بشارت وخوشخبری ہے واسطے تمھارے کہ آیا ہوں میں طرف تمھارے تاکہ خبردار کروں میں تم کو اوپر بھیدوں خاص کے، پس قسم ہے بڑھاپے ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار کی ہمیشہ ہو جیو لڑائی ان کی ساتھ اخبار ''زمیندار'' کے کہ سوال کیا ہم نے اس سے کہ اے وہ تو بھیجے ہوئے اللہ مہربان کے کہہ تو کیا کہ کیا ہیں وہ بھید کہے گا تو ہم سے بس۔ البتہ تحقیق کہ منہ بات اپنی کا اس طرح کھولا اس نے کہ نہیں قائم ہوئی حکومت انگورہ مگر سبب سے اتفاق اور تعلیم اور بہادری، ترکوں کے اور نہیں ہے تباہی ہندستانیوں کی مگر سبب سے اعتدال پسندوں اور تاریک خیال علما اور تھانہ بھون اور تجارتی تالیف وتصنیف پنجاب اور خشک مضامین اخباروں اور رسالوں اردو کے بھی سبب سے چالا کیوں پنڈت مدن موہن مالوی کے موٹر ڈرائیوری سکھائے اللہ ان کو بدلے سیاسی خدمتوں ان

کی کے۔ پس اے ملا رموزی صاحب سب سے کمزوریوں ذکر کی گئی کہ نہیں سکتے ہیں اور البتہ تحقیق نہیں سکتے ہیں کہ نا ترقی کا ہندستانی مگر ذریعہ سے کتاب تمھاری کے اگر چھاپو تم اس کو بیچ "نقاش پریس بدایوں" کے۔ پس نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے اور بیچ خرابی صحت طلبا کے کہ موافق کہنے فرشتہ صفت کیے گئے کے تقسیم کیا کرتے ہیں ہم اس کتاب ہٰذا کو اوپر فصلوں چند کے کہ یہ ہیں وہ فصلیں ہٰذا۔

فصل اوّل:

بیچ باب اس کے کہ ورزش دیسی اختیار کریں طلبا ہمارے واسطے صحت جسمانی اپنی، کے بھی اخبارات اردو کے نہ شائع کریں مظالم یونان کے زیادہ حد سے کہ سبب سے پڑھنے مظالم اور بربادیوں ترکوں کے ضعیف ہوتے ہیں دل نوجوان ہند کے، بھی ترک کردیں ہندستانی رونا اور آنسو بہانا بیچ جلسوں تقریر اور لیکچر کے کہ ظاہر ہوتی ہے اوپر قوموں دوسرے کے بزدلی ہندستانیوں کی کہ روتے ہیں وہ بیچ جلسوں کے بالجبر ائے چلا چلا کر۔

فصل دوم:

بیچ باب اس کے کہ قدر کرو تم اے مسلمانو نو مسلموں کی کہ سبب سے بے خبری تمھاری کے بھیک مانگتے ہیں، وہ پیچھے قبول کرنے اسلام تمھارے کے، بھی کم کرو تم اے رہنے والو بمبئی و گجرات اور رنگون کے قبر پرستی زیادہ شریعت سے اور سکھاؤ تم اولاد اپنی کو زبان عربی تا کہ بیچ آیتوں قرآن اور حدیث کے معلوم کریں وہ حالات قبر پرستی تمھاری کے۔

فصل سوم:

بیچ باب ایمان لانے اوپر کامیابی ترک موالات اور آزادی خلافت اور ترقی افغانستان کے۔

فصل چہارم:

بیچ باب غرور و تکبر ہندستانی لیڈروں اور ایڈیٹروں اور ملازمین فوج کے کہ بیچ راستہ سفر ریل کے نہیں جگہ دیتے وہ شاگردوں ہمارے کو بیچ ڈبہ ریل اپنی کے کھانسی اور زکام ہوجائے، ان کو بدلے غرور ان کے کے۔

فصل پنجم:

بیچ باب دعا کے ہے۔ پس اے اللہ آزادی اور فراغت دے تو ہندستانی مصنفین اور قیدیوں کو اور اضافہ کر تو بیچ دولت اور عزت اور فراغت اور ایمان ہم ملا رموزی صاحب کے، بھی قائم رکھ تو مصطفیٰ کمال پاشا اور دوستوں ان کے کو اوپر خلوص اور خدمت خلافت کے اور خوش رکھ تو اے اللہ روزی دینے والے قادیانیوں کے ہم کو اور عزیزوں اور دوستوں تمام ہمارے کو، بھی دراز کر تو عمر گلابی اردو اور شاگردوں ہمارے کی بھی برکت دے تو بیچ کاموں ہمارے اور خواجہ حسن نظامی صاحب اور شاہزادہ حضرت قدس بھوپالی اور جناب محوی لکھنوی کے کہ محبت ہے ہم کو ساتھ ان کے اور ان کو ساتھ ہمارے اب اوپر مبلغ ایک شعر شاہزادہ قدسی صاحب بھوپالی کے ختم کرتے ہیں دیباچہ ہذا کہ کہا ہے انھوں نے شعر:

جب تک کہ بیچ چاند اور تاروں کے ہووے روشنی
رکھ تو اے اللہ زندہ کتاب اور نام ہمارے کو باقی

تاریخ کیا گیا 20 شوال 1340ھ

برابر

17 جون 1922 دن سنیچر

بوقت نواخت تین بجے رات کے یہ دیباچہ ہذا لکھا گیا اور بہ ثبت مہر دسکہ اور دستخط ہمارے کے شائع ہوا کہ سند ہو اور وقت ضرورت کے نسلوں باوا آدم علیہ السلام کے کام آوے۔

یہ دعا ہم سے اور جملہ جہان سے آمین ہوجیو

ملا رموزی

عید کی لاجوردی مبارکباد

امابعد! روایت ہے ایک سے راویوں ترکِ موالات کے کہ ایک دن دنوں سخت گرمی رمضان کے پناہ کے پکڑنے والے ہو گئے تھے ہم بیچ ایک جگہ ٹھنڈی بہت کے چھوڑ کر پڑھانا شاگردوں اپنے کا مانند حکام ہند کے بیچ شملہ کے بھی سبب سے چلنے ہواؤں ٹھنڈی کے خواب لے گئی تھی ہم کو اوپر ذاتی چارپائی اپنی کے، مگر قسم ہے اشتہاروں فحش سوزاک وجریان کی کہ چھاپے جاتے ہیں وہ بیچ اخباروں مہذب اردو کے سبب سے افلاس مالکوں اخبار اور ناتجربہ کار ایڈیٹروں ان کے کے کہ در آئے بیچ حجرے سیاسی ہمارے کے پنڈت مدن موہن مالوی حال وہ کہ آنسو بہت آنکھوں ان کی سے مانند برسات بہہ رہے تھے۔ پس اوپر فقط دیکھنے حالت ذکر کی گئی کہ بھاگا مبلغ ایک شاگرد ہمارا طرف ہمارے پھر ساتھ آواز اونچی زیادہ کے پکارا وہ کہ اے ملا صاحب چونکو اور خبردار ہو تم اور صرف وعظ و مولود پڑھنے والے علما کہ داخل ہوئے ہیں بیچ حجرہ ہمارے کے پنڈت مالوی۔ پس جھپٹو تم اے استاد ہمارے طرف ہمارے مبادا وسوسے خلاف تحریک سوراج کے ڈالیں پنڈت جی بیچ دلوں پاک ہمارے کے مانند طلبا ہندو یونیورسٹی کے۔ پس عجب وہ گھڑی غصہ اور جوش کی بڑھانے والی کہ جھپٹے ہم طرف حجرہ اپنے کے تو نہ دیکھا کچھ زیادہ مگر یہ کہ بیٹھے ہیں پنڈت مالوی اور مولانا عبدالباری۔ ہمیشہ ہو جیو پیغام ان کا بنام مسلمانانِ ہند کے۔ پھر معانقہ کیا ہم نے ساتھ

ایک دوسرے کے پھر بیٹھ گئے ہم اوپر جگہ خاص کی گئی ان کی کے مگر اسے بیٹھنا ہمارا مانند بیکار بیٹھنے
اُن عورتوں ہند کے تھا کہ سبب سے کثرت مشینوں سنگر کمپنی کے۔ ترک کر دیا سلانا کپڑوں اپنے کا
ہندستانیوں نے ماں بہنوں اپنے سے پھر منہ بات اپنی کا اس طرح کھولا ہم نے کہ اے وہ تم پنڈت
مالوی صاحب لائڈ جارج بنادے اللہ تم کو ہندستان ہمارے کا کہ برابر ہو تم بیچ سیاسی چالوں اپنے
کے لائڈ جارج کے سبب سے اس کے کہ آسان کر دیا مولوی اشرف علی تھانوی نے ذریعہ فتوؤں
اپنے کے جھگڑنا گورنمنٹ کا ساتھ مسجد والوں کے۔ اگرچہ برباد پڑی ہیں بیچ فیض آباد و اجودھیا
کے مسجدیں بہت۔ پس راستہ بتلا دے اے اللہ ایڈیٹر صاحب ''پیسہ'' اخبار کو اجودھیا کا تا کہ
بدلے ایڈیٹری ضعیف اپنی کے مرمت کرائیں وہ مساجد اجودھیا کی پھر کہا ہم نے کہ کہو تم کہ کیوں
کر ہے آنا تمھارا بیچ حجرے ہمارے کے۔ مبادا آمادہ کرو گے تم شاگردوں ہمارے کو اوپر شرکت
کونسل کے یا کاشتکاری سکھاؤ گے تم ان فقیروں اور گداگروں کو کہ ساتھ لباس رنگین صوفیوں کے
پھرتے ہیں وہ بیچ دیہات کے اور ذریعہ سے تعویذوں تولد ہونے بیٹے نیک بخت کے۔ پیٹ
بھرتے ہیں وہ اپنا یا پیش کرو گے تم ان مسکینوں اور محتاجوں ہند کو بیچ صلح کانفرنس جینوا کے کہ نظر آتے
ہیں وہ برہنہ ساتھ حالت فاقہ کشی اور ضعف بہت کے اوپر گھاٹوں گنگا و جمنا بھی بیچ سراؤں اور
مسافر خانوں ریل کے۔ پس قسم ہے گرانی لفافوں اور کارڈوں کی کہ روپڑے پنڈت جی اوپر
سوالوں ہمارے کے اور کہا کہ سچ کہا وہ جو کچھ کے کہا تم نے اے ملا صاحب۔ پس تحقیق جانو تم اس
بات کو کہ نہیں ہے آنا میرا مگر واسطے اس کے کہ بشارت و خوشخبری سناؤں میں تم کو اس کی سلب ہوگئی
غیرت و حمیت ہندستانی سبب سے بند رہنے نلوں پانی میونسپل کے بھی یہ کہ شائع ہوگا مبلغ ایک نمبر
اخبار ''زمیندار'' کا ساتھ نام ''عید نمبر'' کے سبب سے اس کے کہ بھرا ہوا ہے سرسید کالج علی گڑھ
کا نوجوان رئیسوں اور امیروں مسلمان سے کہ خریدتے ہیں طلبا اس کے ولایتی عید کارڈ بھی، ولایتی
کاغذ واسطے عید مبارک دوستوں، فیشن ایبل اپنے کے بھی تیل فرانس ولندن کا واسطے سنوارنے
بالوں انگریزی اپنے کے مثل دوستوں واجد علی شاہ لکھنؤ والے کے۔ پس البتہ تحقیق جب سلسلہ کلام
کا اوپر اس جگہ کے پہنچا تو دعا دی ہم نے پنڈت مالوی کو اس طرح کہ خضاب لگانا سکھادے اللہ تم
کو بدلے سیاسی چالا کیوں تمھاری کے اور مبارک ہو جیو واسطے مسلمانوں دنیا تمام کے ساتھ آزادی

خلافت وملک کے یہ دن عید ہذا اکا کہ خردمندوں نے کہا ہے:

مثنوی: خبردار ہو اے ساقی اور ماڈریٹ پارٹی کہ عشق اور موالات آسان ہوئے پہلے مشکل جینوا کانفرنس کے مگر پڑیں مشکلات۔

یارب ہو افتنہ سے نگہ رکھ "زمیندار" کو جب تک کہ ہندستان اور مالکوں اس کے کو ہووے آزادی۔

(زمیندار 29 مئی 1922)

◆◆◆

''زمیندار'' کی طاؤسی زندگی

البتہ تحقیق! ایک دن بیچ شروع جوانی اپنی کے بیٹھے ہوئے تھے ہم بیچ شہر انگورہ کے ملاکر کاندھا ساتھ کاندھے غازی مصطفیٰ کمال پاشا کے اور سبق سیاست اور خلافت ایجی ٹیشن کا پڑھ رہے تھے ہم سے حکیم لقمان اور مولانا بریلوی۔ بھردے اللہ نور سے قبران کی اور گردانے وفات ان کی کو واسطے تاریک خیال قاضیوں ہمارے کے عبرت کا۔ پس نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے اور بیچ نا قابلیت بعض ایڈیٹروں اور اخبارات کے کہ دیکھا ہم نے کہ طرف سے ملک لاہور کہ ہمیشہ ہو جیو کثرت اردو اخبارات کی بیچ اس کے اوپر کاغذ پتنگ سے آئے منیجر صاحب اخبار ''زمیندار'' کے پھر پیچھے بجالانے قاعدوں ادب کے منہ بات اپنی کا اس طرح کہ کھولا انھوں نے کہ اے ملا رموزی صاحب استاد میرے اور استاد دنیا تمام کے کیوں کر ہے آنا تمھارا بیچ ملک انگورہ کے۔ مبادا ناراض ہوئے تم ان مسلمانان ہند سے کہ بیچ عرس اجمیر شریف کے نے جاتے ہیں وہ جوان بہو بیٹیاں اپنی واسطے زیارت کے یا خفا ہوئے تم اس کے کہ اختیار کیا رئیسوں و زمینداران ہند سے بھی طلبا علی گڑھ یونیورسٹی نے پہنا کھدر کا خوف سے چالاکیوں پنڈت مدن موہن مالوی کے خضاف لگانا سکھادے اللہ ان کو بدلے سیاسی کانفرنسوں ان کی کے یا گھبرا گئے تم ان مصنفین ہند سے کہ مشغول ساتھ تصنیف تجارتی اپنی کے ہیں وہ بیچ زمانہ تباہی خلافت کے اگرچہ بیچ باب بڑھانے محصول پارسل و لفافوں اور ٹکٹوں بھی کارڈوں کے یا تنگ آگئے تم ہندستانی ٹکٹ کلکٹروں

سے کہ ٹھوکریں جوتوں اپنے کے مارتے ہیں وہ غریب مسافروں ہند کو یا کھلا گئے تم اس سے کہ ٹھنڈی پڑ گئی ہیں تحریک ہندستان کی سبب سے کثرت اردو رسالوں کے۔ پس قسم ہے خضاب لاجواب پنجاب کی کہ رو پڑے ہم اوپر بد دماغی اور نااتفاقی ہندستانیوں کے پھر ساتھ البتہ تحقیق کے کہا ہم نے ان سے کہ اے وہ تم منیجر صاحب اخبار ''زمیندار'' کے نہیں ہے آتا ہمارا بیچ ملک انگورہ کے مگر سبب سے اس کے کہ شائع ہوتے ہیں بیچ اخباروں مہذب اردو کے اشتہار آتشک اور جریان کے بھی سبب سے اس کے کہ فرماتے ہیں ایڈیٹر اردو رسالوں کے سنہ اور سال انگریزی بدلے سنہ اور سال ہجری کے۔ اور شروع ہونے پر سال انگریزی کے مبارکباد دیتے ہیں وہ خریداروں مسلمان اپنے کو مثل علی گڑھ میگزین اور ''مخزن'' کے۔ راہ بتلادے اللہ ایڈیٹران کے کو افغانستان کی تاکہ سڑکیں بنوائیں امیر صاحب ان سے بدلے ایڈیٹری ان کی کے بھی قسم ہے کتابوں خواجہ حسن نظامی کی مثل ''مچھر نامہ'' کے فنا ہو گئے مسٹر عبدالماجد بیچ تصوف کے مگر یہ لکھی انھوں نے اور ڈاکٹر اقبال نے مبلغ ایک کتاب اوپر مدافعت خلافت کے۔ اگرچہ مولوی عبدالحق نے اوپر فنا ہوجانے انجمن ترقی اردو اپنی کے بیچ کتاب پانیرِ الہ آباد کے لکھی ہے مبلغ ایک مثنوی:

نہ ہرجگہ مرکب لے کے دوڑانا
بلکہ بہت جگہ بنیاد قومی اسکولوں کی جائے ڈالنا

پس جب سلسلۂ کلام ہمارے کا اوپر اس کے پہنچا تو ہنس پڑے منیجر صاحب ''زمیندار'' کے اوپر بے وفائی اعتدال پسندوں کے بیچ باب ''سوراج'' کے اور کہا کہ تحقیق اے ملا صاحب نہیں ہے آتا میرا نزدیک تمھارے مگر ملا ہوا اوپر اس کے خبردار کروں میں تم کو ساتھ اس کے کہ شائع ہوا ہے ''زمیندار'' پیچھے نقصان اور ٹوٹے بہت کے۔ پس چلو تم ہمراہ میرے بیچ ملک ہندستان کے تاکہ لکھو تم بیچ صفحوں اُس کے گلابی اردو اپنی۔ پس اے مسجدوں سے فرش چرانے والو۔

اگر عقل گلابی اردو سمجھنے کی رکھتے ہو تم تو ایجنسیاں لو تم زمیندار ہمارے کی کہ ہیں بیچ اس کے فائدے بہت۔

اب کیا کیا خوبیاں زمیندار اپنے کی جھٹلاؤ گے۔

(زمیندار، 21اپریل1922)

◆◆◆

خلافت اور ملا رموزی کا عباسی فتویٰ

پس البتہ تحقیق جب تنگ آ گئے۔ ایڈیٹر اردو اخبارات کے گرانی کاغذ اور اضافوں تنخواہ کاتبوں اپنے سے جیسے تنگ آ گئے وائسرائے آئرلینڈ کے خوف سے سن فین جماعت کے کہ آگ لگادی اس نے بیچ دفتروں سرکاری آئرلینڈ کے ساتھ ہمت ہتھیاروں جدید کے تا کہ سبق حاصل کریں، ہندستانی بیچ ایجی ٹیشن خلافت کے۔ اگر ہوم رول چاہتے ہیں، وہ افغانستان سے تو نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے اور بیچ دھوکہ دینے صلح کانفرنس کے قوموں کمزور کو کہ تیار ہو گئے ہم اور شاگرد تمام ہمارے واسطے اس کے کہ باز رکھیں وہ ملازمت سے انگریزوں کے چپراسیوں اور دھوبیوں اور حجاموں ہندستانی کو مثل امریکہ کے۔ اگر غور کریں وہ بیچ کاموں بہادری کے بھرے ہوئے ترکوں قوم پرست کے نیچے کمانڈ مصطفیٰ کمال پاشا کے۔ دراز کرے اللہ عمر ان کی اور راہ بتلادے قوم بالشویک کو صلح کانفرنس کی ساتھ فوجوں ان کی کے کیونکہ ایک کورعایا عراق عرب سے سنا ہم نے کہ حکایت کرتا تھا وہ کاموں عربوں، شام اور عراق کی ساتھ بادشاہت امیر فیصل کے کہ آمادہ ہو گئے ہیں وہ اور شریف مکہ واسطے امداد ترکوں قوم پرست کے بھی واسطے نظر بند کرنے شیعہ مجتہدین لکھنؤ اور نواب صاحب رامپور کے کہ مخالفت کی انھوں نے خلافت اسلامیہ ترکی کی۔ کوتاہ کرے اللہ عمریں ان کی اور وزیر یونان کی۔ اگرچہ وہ رپوٹر ایجنسی کی خبریں ملی ہوئی جھوٹ کی بھیجتی

ہے وہ طرف مسلمانانِ ہند کے بیچ باب پریشانی اسلامی حکومتوں کے تا کہ مایوس ہو جائیں مسلمانانِ ہندستان کے ان سے، مگر خبرداری اور آگاہی ہے واسطے شاگردوں تمام ہمارے اور راجہ صاحب محمود آباد کے۔ اگر چہ نہ شریک ہوئے وہ بیچ خلافت ایجی ٹیشن کے سبب سے دوستی سر ہارکورٹ بٹلر صاحب کے۔ پس آئے وہ ہم کہ موافق عالموں قدیم کے بیچ حجرہ سیاسی اپنے کے پڑھاتے ہیں کتابیں مذہب کی ایڈیٹران اخبار اردو کو کہ اکثر ان کے ناواقف ہیں باتوں علم دین سے جیسے نہیں پڑھاتے بنگالی طلبا کو مولوی نثار احمد صاحب، مہتمم دارالعلوم کانپور کے، مگر یہ کہ آباد کیا ہے انھوں نے طلبا کو بیچ مسجدوں کانپور کے ساتھ بستروں اور چارپائیوں ان کی کے۔ اب تنگ آگئے ہیں مسلمان کانپور کے کہ نہیں سکتے ہیں وہ پڑھنا نماز کا اندر مسجدوں کے سبب سے چارپائیوں ان کی کے بھی اے وہ ہم ملا رموزی صاحب دراز کرے اللہ عمر ہماری ساتھ دولت بہت کے، مگر یہ کہ درس دیتے ہیں بچوں قوم اپنی کو یہ کہ نہیں سکتے ہیں اور ہرگز نہیں سکتے ہیں کر نا قبضہ کا اوپر قسطنطنیہ کے اتحادی بیچ زندگی قوم پرست ترکوں کے بھی اوپر پریشانی مسافرانِ ریل کے۔ افسوس کھاتے ہیں ہم کہ تکلیف دیتے ہیں اور زیادہ حد سے تکلیف دیتے ہیں مسافرانِ ریل کو ہندستانی رنگروٹ سبب سے جہالت اور انگریزی ملازمت کے۔ پس جب خراب ہوگیا انتظام ہندستانی ڈاک خانوں کا بیچ باب منی آرڈروں اور پارسلوں کے اور تنگ آگئے وائسرائے ہندستان کے لڑائی سے قبائل افغانستان کے کہ نہیں آرام پکڑتے وہ لڑنے سے اور مارنے سے فوجوں انگریزی کے۔ تو ہدایت کی ہم نے مبلغ ایک شاگرد بڑے اپنے کو شاگردوں پارلیمنٹ لندن سے مثل لارڈ کرزن اور لارڈ برانس اور لارڈ کنٹری بری اور لارڈ نارتھ کلف کے کہ چاہتے ہیں کرنا قبضہ کا اوپر مسجد اباصوفی کے اور نہ کمیشن تحقیقات کا بھیجا مسٹر لائڈ جارج نے بیچ آرمینیا کے موافق کہنے مسٹر محمد علی کے تا کہ مبلغ ایک فتویٰ لکھے وہ طرف سے ہمارے ارکان مسلم یونیورسٹی کو ملا ہوا اوپر فصلوں چار کے اور یہ ہیں وہ فصلیں ہذا۔

فصل اول: بیچ باب ترک کرنے سگریٹ سیزر اور نیوی کٹ انگریزی کے۔

فصل دوم: بیچ باب اس کے کہ فتویٰ دیتے ہیں ملا رموزی صاحب ٹرسٹیوں مسلم یونیورسٹی کو کہ نہ قبول کریں وہ شرطیں گورنمنٹ کی مثل ہندو یونیورسٹی کے۔ بلکہ وہ بہتر ہے واسطے ان کے بھی

واسطے مسلمانوں ہندستان تمام کے بیچ زمانے شورشوں ہند کے کہ ساتھ اتفاق پورے کے اعلان کریں وہ آزاد یونیورسٹی کا کہ یہی ہے وقت اس کا اگر عقل سیاسی کاموں کی رکھتے ہیں وہ۔

فصل سوم: بیچ باب اس کے کہ بہتر ایک روداد خلافت ایجی ٹیشن کی تیار کریں مسٹر چھوٹانی بمبئی کے بیچ اردو انگریزی کے۔ پھر داخل کریں وہ اس کو بیچ نصاب اسلامی مدرسوں کے مانند ندوہ اور دیوبند بھی۔ اور ایسے ہی مدرسے کہ قائم کیے ہیں ان کو رعایا نے چندے اپنے سے تا کہ ساتھ دیکھنے کتاب روداد خلافت ایجی ٹیشن کے۔ معلوم کریں نسلیں ہماری بیچ زمانے آنے والے فعل مثبت معروف کے، مظالم اتحادیوں اور دیسی ریاستوں کے مثل پٹیالہ اور جموں اور رامپور اور مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواری اور مولانا اشرف علی تھانوی کے۔ راہ بتلادے اللہ ان کو کالے پانی کی۔

فصل چہارم: بیچ جائز ہونے اس فتویٰ عباسی ہمارے کے کہ استدلال پکڑا ہم نے بیچ اس کے کتابوں ڈیفنس آف انڈیا اور رولٹ بل اور انڈیمنٹی بل اور پریس ایکٹ سے تا کہ سند ہو اور وقت صبح کے بیچ کام شاگردوں ہمارے کے آدے کہ کہا ہے شعر:

اچھا وہ ہووے کہ راز سیاست اور دلبروں کا

کہا ہوا آوے بیچ حدیث گلابی اردو ہماری کے

(سیاست 24 اپریل 1920)

◆◆◆

اخبار ’حریت‘ کا شفتالو ریویو

گواہی دیتے ہیں ہم اور لارڈ کرزن شاگرد بڑے ہمارے کہ جب تنگ آگئے ایڈیٹران
اخباروں اردو کے پریس ایکٹ اور گرانی کاغذ اور اضافہ تنخواہوں کاتبوں اپنے سے۔ تو واسطے
خدمت خلافت اسلامیہ کے بھی واسطے اصلاح پولیس ہندستان کے جاری کردیا اخبار ”حریت“
دوست لائق ہمارے مولانا عارف نے۔ ملک دہلی سے تا کہ سبق حاصل کریں مضمون اس کے سے
وائسرائے آئرلینڈ کے کہ دم بیچ ناک ان کی کے کردیا ہے جماعت سن فین نے ساتھ آگ لگا دینے
دفتروں سرکاری کے اوپر بھروسہ ہتھیاروں جدید کے۔ اگر مشابہت پکڑیں ہندستانی ان کے بیچ ایجی
ٹیشنوں ان کے کہ پس البتہ تحقیق نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے اور بیچ دھوکہ دینے صلح کانفرنس کے
حکومتوں کمزور کو کہ تیار ہو گئے ہم واسطے لکھنے اس ریویو ہذا کے جیسے تیار ہو گئے ہیں قوم پرست ترک
اور امیر فیصل اور امیر زید اور شریف مکہ واسطے حفاظت قسطنطنیہ کے۔ اگر آنکھ عربی اخبار پڑھنے کی
رکھتے ہو تم اے بیٹوں ہندستان ہمارے کے کیونکہ ایک دن بیچ رات اندھیری برسات کے سنا ہم
نے قاضی عبدالغفار صاحب کو کہ بیچ باب جاری کرنے ”اخبار صباح“ اور وفد افغانستان کے کہتے
تھے وہ ملا ہوا اوپر اس کے کہ نہیں ہے آنا افغان وفد کا بیچ منصوری کے مگر واسطے اس کے کہ دریافت
کرے وہ حالت جوش ہندستان کی نا گردوں ہمارے سے۔ پھر اوپر پانے حالت موافق دل

امیر صاحب افغان کے حملہ لادیں علامہ طرزی وزیر خارجیہ افغان اوپر پشاور اور نیویارک اور موسیو دینزی لاس وزیر یونان کے اور ڈانٹے وہ کچھ رپوٹر کو کہ موافق حکم وزیر برطانیہ اور ڈاکٹر ایس کے برمن کی خبریں جھوٹی بھیجتا ہے اور بیچ باب پریشانی مسلمان دنیا تمام کے تا کہ مایوسی کے بھرے ہوئے ہو جائیں دل مسلمانان ہند کے مانند ٹھنڈا پڑ جانے مصری ایجی ٹیشن کے یہاں تک کہ ترک کیا ملازمت انگریزی کو دھوبیوں اور حجاموں اور خانساماؤں ہند نے موافق کہنے مہاتما گاندھی اور مولانا اشرف علی تھانوی کے اور نہ آمادہ ہوئے وزیر برطانیہ کے بیچ باب بھیجنے مبلغ ایک وفد کے بیچ آرمینیا کے موافق کہنے مسٹر محمد علی کے سبب سے جھوٹ ثابت ہونے مظالم ترکی کے اوپر آرمینیوں کے۔ تو حکم دیا ہم نے ارکان مسلم یونیورسٹی کو کہ نہ قبول کریں وہ شرطیں حکومت ہند کی بلکہ وہ بہتر ہے واسطے ان کے کہ اعلان کریں وہ آزاد "مسلم یونیورسٹی" اپنی کا اگر عقل سیاسی رکھتے ہیں وہ۔ پھر اے مسلمانو بشارت ہے واسطے تمھارے بیچ باب خریداری اخبار "حریت" کے اگر غور کرو تم بیچ مضمونوں اس کے کیونکہ نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے کہ پاؤ گے تم بیچ کالموں اس کے کے وہ جو کچھ کے ڈھونڈو گے تم بیچ اس کے کہ۔۔۔ دراز کرے اللہ عمر اخبار "حریت" اور مالکوں اس کے کی کہ بدلہ ثمن قلیل کے فروخت کرتے ہیں وہ اس کو اگر خریدو تم اس کو پانچ روپے سالانہ میں کہ کہا ہے:

قطعہ

زندہ ہے نام مبارک نوشیراں اور انور پاشا کا ساتھ بھلائی کے
اگرچہ بہت برس گزرے کہ لارڈ کچنر اور جرنل ماڈ مر گئے

("حریت" دہلی، 25 اپریل 1920)

◆◆◆

اخبار 'اخوت' کی فیروزی ضمانت اور

ملا رموزی کی بادامی ہمدردی

خبرداری اور آگاہی ہے واسطے دیکھنے والوں اور واسطے پڑھنے والوں اس مضمون کے، جو
ملا ہوا ہے اوپر فصلوں چند ضمانت لینے اخبار ''اخوت'' کے اے ضمانت ایسی ہی جیسے چاہتے ہیں اور
بہت چاہتے رہے ضمانت دینا مسٹر شنکر لال رہنے والے دہلی کے، مگر یہ کہ نہ منظور کیا عدالت نے
ضمانت ان کی کو۔ اے نہ منظور کرنا مانند نہ منظور کرنے پریزیڈنٹ ولسن کے اُس خفیہ معاہدہ کو جو
واقع ہونے والا تھا بیچ چھپی ہوئی مجلس لندن کے بیچ زمانے دو تین دن گزرے ہوئے کے۔ پس
جس وقت سنی خبر دہشت کی اثر والی ''ملا رموزی'' نے یہ کہ مانگتی ہے سرکار اخبار ''اخوت'' سے
روپیہ تعداد کیے گئے ایک ہزار تو گھبرا گئے ملا صاحب مفت کیے گئے۔ پس نہ تھا گھبرا جانا ان کا مگر
مانند گھبراہٹ تمام رہنے والوں ہندستان کے خوف سے قانون ہائے فوجی اور دفتری اور خانگی
کے۔ پھر بڑھ گیا ڈر ان کا بہت۔ اے بڑھ جانا مانند بڑھ جانے میعاد گورنر صاحب پنجاب کے
یہاں تک کہ اُٹھ کھڑے ہوئے وہ اور اٹھ کھڑے ہوئے شاگردان کے۔ تو ایک نفر جلسہ کریں
موافق ہم ہندستانیوں کے بیچ باب ظاہر کرنے اور ساتھ زور بہت کے ظاہر کرنا ہمدردی اپنی کا
ساتھ مالک اخبار کے اور ساتھ منیجر اخبار کے اور ساتھ مالک مطبع کے بھی ساتھ سنسر لکھنؤ کے یا

ساتھ مولوی عبدالحی صاحب کے۔ یہاں تک کہ شروع ہو گیا وقت عصر کا۔ پس پیچھے فارغ ہونے نماز اور وظیفے اپنے کے نکل آئے ملا صاحب مدح کیے گئے حجرہ اپنے سے پھر جا ٹھہرے وہ اوپر ایک ٹیلے بلند زیادہ شملہ اپنے کے دراں حال یہ کہ گھیرے ہوئی تھی مخلوق اللہ کی ملا صاحب کو دائیں سے اور بائیں سے اور اوپر سے اور آگے سے۔ اے گھر جانا ان کا مانند گھر جانے نور اسلام کے سبب سے اندھیریوں کفر کے بیچ زمانہ حال کے۔ پس جب بھر گئی جلسہ کی جگہ سی۔ آئی۔ ڈی سے اور آدھمکے فقیر محمد صاحب انسپکٹر خفیہ پولیس۔ کردی تقریر ملا صاحب نے اس طرح:

اے عورتو اور شریف آدمیو!

البتہ تحقیق قریب آ گئی ہے وہ گھڑی کہ پھٹ پڑے آسمان اوپر سر "قانون رولٹ بل" کے خوف سے پریس ایکٹ کے اور شق ہو جائے زمین اوپر فقط جاری ہونے مارشل لا کے اور پھیل پڑیں لڑائیاں بیچ دنیا تمام کے سبب سے یورپ والوں کے یا سبب سے اخبار "پانیر" کے۔ پھر نہ پناہ ملے تم کو مگر نیچے سایہ "یونین جیک" کے جو لہرا رہا ہے اور برسوں سے لہرا رہا ہے اوپر ہندستان کے اور بیچ فلسطین و بغداد کے یا اندر دیسی اسلامی ریاستوں کے بھی بیچ کارخانے "لال املی" کانپور کے۔ پس اے وقار الملک میموریل بنانے والو۔

ساتھ کان ہوش اپنے کے سنو تم یہ کہ نہیں ہے کرنا تقریر ہماری کا اوپر منہ تمھارے کے، مگر یہ کہ واقف ہو جاؤ تم اوپر اس افسوس ہمارے کے جو جگہ کا پکڑنے والا ہو گیا ہے بیچ دل ہمارے کے ساتھ سبب مانگنے ضمانت "اخوت" کے۔ پھر کیا کیا مہربانیاں گورنمنٹ اپنی کی جھٹلاؤ گے۔

اے عجیب وہ گھڑی نحوست کی گئی کہ بیٹھے ہوئے تھے ہم بیچ وہ شاگردوں اپنے کے کہ ناگاہ آیا ایک ڈاک کا آدمی (اے پوسٹ مین 12 منہ رخ) اور دیا اس نے بیچ ہاتھ بزرگ ہمارے کے مراد کی ایک پرچہ اخبار "اخوت" کا۔ پس جلدی بہت کے چاک کیا ہم نے گریبان اس کا تو پڑھا ہم نے بیچ اشتہاروں اس کے کے مگر وہی احوال درد کا اٹھانے والا جو سطر کیا گی ہے اوپر اس مضمون ہمارے کے تو گواہی دیتا ہوں میں اوپر اس کے کہ بھر آیا دل ہمارا اور جاری ہو گئے آنکھوں ہمارے سے آنسو اوپر ضمانت "اخوت" کے بھی اوپر بے بسی مسلمانوں کے یہاں تک کہ رو پڑے ہم اور رو پڑے شاگرد تمام ہمارے اور قریب تھا کہ پھر ہڑتال کر دیتے وہ پڑھنے سے کتابوں اپنی مذہبی کے، مگر بہت تعریف ہے واسطے اللہ بزرگ کے کہ ڈانٹا ہم نے ان کو اس طرح کہ اے کیا ہو گیا ہے

تم کو کہ ہوتے ہو تم کرنے والے رنج کے اوپر فقط ضمانت ''اخوت'' کے۔ حال وہ ہے کہ بہت سے مسلمان مرد اور بہت سی مسلمان عورتیں بیچ دیہات کے ہو جاتی ہیں اور ہو جاتے ہیں یہودی یا نصرانی یا مجوسی مگر نہیں گرتا ہے صلیح ایک آنسو آنکھوں تمھاری سے اور اس حالت درد کی بڑھانے والی کے۔ پھر کیا کیا کوتاہیاں علما اپنے کی جھٹلاؤ گے۔

کیونکہ اس جگہ حکیموں نے اخبار ''نیر اعظم'' کی جے کہی ہے، پس اے معزز بے نمازیو!

نہیں گزری تھی دیر زیادہ باتوں ہماری کو کہ کھڑا ہو گیا ایک شاگرد ہمارا ابھرے ہوئے نیک بختی کے سے اور نہ بات اپنی کا طرف ہمارے لایا۔ پھر سوال کیا اس نے ہم سے کہ اے استاد فتوی لکھنے والے موافق حکم سر جیمس مسٹن کے کیا سکتا ہے تو دینا جواب سوال میرے کا کہ کیوں کر ہے لینا گورنمنٹ کا ضمانت ''اخوت'' سے بیچ حالت ایسی کہ جب کہ لکھا ہوا تھا مضمون ساتھ قلم مولوی عبدالباری صاحب کے۔ پس بیچ جواب کے کہا ہم نے کہ اے لڑکے مکتب ہمارے کے ضرور کہ نہیں ہے مانگنا ضمانت کا ''اخوت'' سے مگر عمل کیا گیا اوپر اس کے کہ مت ہو جیو بیچ زمانہ آئندہ کے لکھیں مولوی صاحب کوئی مضمون دوسرا، مگر یہ کہ نہ ڈریں وہ لکھنے سے باتوں سچ کے۔ کیونکہ دبے تھے وہ بیچ زمانے گزرے کے مگر مانند دب جانے دیسی ریاستوں کے ایجنٹوں سے اور ریذیڈنٹوں سے ساتھ ضرورت کمزوری اپنی کے۔ کیونکہ بیان کیا ہے ایڈیٹر ''البشیر'' نے ایڈیٹر ''ذوالقرنین'' سے اور ایڈیٹر ''ذوالقرنین'' نے ایڈیٹر ''مشرق'' سے اور ایڈیٹر ''مشرق'' نے ایڈیٹر صاحب ''دبدبہ سکندری'' سے اور ''دبدبہ سکندری'' نے ایڈیٹر صاحب ''پیسہ اخبار'' سے یہ کہ چاہتی ہے اور ہمیشہ چاہتی ہے کہ گورنمنٹ تمھاری یہ کہ نہ لکھو تم مضمون مگر مانند مضمون ''ٹائمز'' کے ورنہ وہ بہتر ہے واسطے تمھارے کہ چپ ہو جاؤ تم مانند صاحبزادہ آفتاب احمد خاں کے یا کام کرو تم مانند راجہ صاحب محمود آباد یا مانند عبداللہ صاحب عبادی کے بیچ ملک حیدر آباد یا وعظ کہو تم مانند وعظ مولوی اشرف علی صاحب اور مولانا سلیمان صاحب پھلواری یا جلسے کرو تم مانند جلسے تعلقہ اروں یا ترجمہ کرو تم کتابوں مذہبی کا مانند ترجمہ عبدالماجد صاحب کے پھر کیا کیا خواہش گورنمنٹ اپنی کی جھٹلاؤ گے۔

ریزولیوشن:

1۔ جلسہ ہمارے ساتھ عاجزی بہت کے چاہتا ہے یہ کہ واپس کردے گورنمنٹ ضمانت ''اخوت'' کی یا واپس کردے وہ اُن مشینوں ہندستان کو جو لے لی گئی تھیں واسطے کاموں لڑائی یورپ کے مالکوں ان کے سے۔ ساتھ دعوے واپس کردینے ان کے کے بعد بند ہو جانے لڑائی یورپ والی کے۔

2۔ جلسہ ذریعہ سے اس ریزولیوشن کے عرض پہنچانے والا ہوتا ہے بیچ خدمت مینجر صاحب جی۔آئی۔پی اور این۔ڈبلیو۔آر کے یہ کہ بڑھادے وہ تعداد ڈبوں ریل اپنی کی اور رکھوادے وہ اوپر ہر ایک اسٹیشن کے چاہے ہووہ چھوٹا یا ہو بڑا پانی ٹھنڈا۔

3۔ یہ بڑی شان والا جلسہ مبارکباد بھیجتا ہے پریزیڈنٹ صاحب ''دائرہ ادبیہ'' لکھنؤ پر بیچ باب عمدہ کتابیں لکھنے اور خدمت کرنے زبان اپنی کے ۔واللہ اعلم۔

(''اخوت'' لکھنو۔13 مئی 1915)

◆◆◆

قسطنطنیہ کی سیاہ ہڑتال

حکیموں نے کہا ہے کہ ایک دن پہلے نکلنے آفتاب کے گئے ہم بیچ پارلیمنٹ نوشیرواں کے۔ دیکھا ہم نے بیٹھا ہوا اوپر تخت انصاف کے اور وزیر بڑے اس کے دائیں اور بائیں مثل لائڈ جارج اور اس کو بتہ صاحب کے۔ پس پیچھے بجالانے قاعدوں تسلیم کے جگہ پکڑی ہم نے برابر کرسی لارڈ کرزن شاگرد بڑے اپنے کے۔ پھر سوال کیا ہم نے کہ اے بادشاہ کیوں کرہے ہڑتال کرنا ہندستانیوں کا واسطے قسطنطنیہ کے، بگرائے عجب بہت اوپر اس کے کہ کھڑے ہوگئے وزیر بڑے بزرجمہر طرف سے مزدور پارٹی لندن کے تاکہ انقلاب کرائیں بیچ لندن کے اور بیان کریں وہ سبب سیاہ ہڑتال کا پھر منہ بات اپنی کا اس طرح کھولا انھوں نے کہ:

اے ملا صاحب سلامتی ہو اوپر تمھارے اور شاگردوں تمھارے کے۔

امابعد! جب چھین لیے ہتھیار مسلمانانِ ہند سے برطانیہ بڑی نے اور خطاب دیے اس نے رئیسوں ہند کو اور بزدل ہوگئیں دیسی ریاستیں بھی ہندستان کی اور نوکر ہوئے مسلمان بیچ محکمہ خفیہ پولیس گورنمنٹ ہند کے واسطے مخبری بھائی اور بہن اپنی کے اور بند کردی تعلیم عام بیچ زبان مادری کے اور خارج کردی تاریخ اسلام ایم۔ اے کورس سے مثل الٰہ آباد یونیورسٹی کے اور طلب کیا غلّہ ہندستان سے تمام کا بیچ لندن کے اور ڈالا نفاق بیچ ہند مسلمانوں کے اور بند کردیے اخبارات

آزاد مسلمانوں ہند کے مثل "الہلال" و "زمیندار" کامریڈ کے اور قید کر دیا عالموں ہند کو مثل
محمودالحسن قبلہ اور خواجہ عبدالحی اور مسٹر پی۔ جی ہارنی مین ایڈیٹر "بمبئی کرانیکل" کو کہ وعظ بھرا ہوا
باتوں، بہادری اور مذہب کا کہتے تھے وہ۔ پھر ضبط کر لیں جاگیریں بعض بیٹوں شاہی خاندان ہند
کی اور لگان زیادہ حد سے وصول کیا کاشتکاروں ہند سے ترکوں نے اور نہ ترقی دی مسلمان
بہادروں کو بیچ فوج کے اوپر عہدوں بڑے کے ایرانیوں نے اور ممبر کونسل کا بنایا اعتدال پسندوں کو
تاتاریوں نے مثل سر ملک عمر حیات خاں آف ٹوانہ کے پھر رشوت زیادہ اندازے سے دی بعض
عالموں کفر کے پسند کرنے والوں کو واسطے لکھوانے فتوٰی خلافِ مذہب کانپور والوں نے اور نہ
حفاظت کی بیماریوں کی ہوم رول والوں نے۔ مثل طاعون اور انفوائنیزا کے۔ پھر سر کٹوائے
مسلمانوں ہند کے بیچ مقامات مقدس کے فرانس نے۔ پھر راہ ماری شریف مکہ کی طرف سے امداد
ترکوں کے ساتھ وعدہ حکومت آزاد حجاز کے بنگالیوں نے اور ساتھ دھوکہ بڑے سیاسی کے قبضہ اوپر
مصر کے کیا ذریعہ سے بعض مسلمانان دین کے بیچنے والوں کے مثل حسن موسیٰ عقاد اور رشید رضا
ایڈیٹر اور سلطان حسین کے اور دغابازی کی جرمنی نے بیچ باب مدد کرنے ترکوں کے وقت صلح کے
اور علاحدہ ہو گیا آسٹریا اور بلغاریہ ان سے۔ پھر رشوت دینا اور ورغلانا شروع کیا ڈاکٹر ایس۔ کے
برہمن کلکتہ نے بعض افسروں ذمہ دار ترکی کو ذریعہ سے رشوت پچاس ہزار پونڈ ماہوار کے مثل
صدر اعظم داماد فرید باشا کے پھر نہ حملہ کیا فوجوں افغانستان نے اوپر ہندستان کے۔ اور تابع کیا
ایران کو تاتا ایران کمپنی نے ذریعہ عہد ناموں اور فوجوں روی سے اور ٹھنڈا کر دیا جوش ہندستانی ایجی
ٹیشن کا ساتھ دینے بعض اصلاحات ہند کے پھر اوپر تجارت ہند کے قبضہ کیا یورپ نے اور
مصارف عراق عرب کے برداشت کیے خزانوں ہندستان نے اور نہ منتخب کیا ہندستانی مسلمانوں
نے شیخ الاسلام کو مثل بادشاہوں کے انتظام اور حکومت کرتا وہ اور نہ بنایا قومی "بیت المال"
ہندستانی مسلمانوں نے کہ خرچ ہوتا روپیہ اس کا بیچ زمانے حال کے واسطے حفاظت قسطنطنیہ کے بھی
اور باتیں ایسی ہی کہ قیاس کر دتم اوپر ان کے موافق ان کے اگر آنکھ برٹش پالیسی دیکھنے کے رکھتے
ہو تم اے بیٹو ہندستان ہمارے کے کیونکہ اوپر فقط کمزوریوں ذکر کی ہوئی کے جرأت ہوئی پادریوں
انگلستان کو واسطے ایجی ٹیشن قسطنطنیہ کے۔ اگر عقل رکھتے ہو تم بھی سبب سے ان کوتاہیوں کے۔

غالب لایا اللہ زمین و آسمان کا ایک قوم کو اوپر مسلمانوں کے کہ بدلے غفلت اور کمزوریوں ان کی کے فائدہ اٹھائے وہ۔

پھر کیا کیا تباہیاں اور کمزوریاں قوم اپنی کی جھٹلاؤ گے۔

اگرچہ سعید حلمی پاشا خدیو مصر نے بیچ دارالعوام نوشیراں کے بیان کیا ہے بھی اوپر انھیں یعنی کے علامہ ابن خلدون نے بیچ کتاب گلستاں کے لکھا ہے:

مثنوی

''نام نیک بادشاہوں قسطنطنیہ کا ضائع مت کرا سے انور محمد علی
تا کہ بیچ کافروں اور دنیا تمام کے رہے نام نیک تمھارا ہمیشہ''

پس البتہ تحقیق گواہی دیتے ہیں ہم اوپر اس کے کہ ساتھ باتوں بزرجمہر کے پلٹنے ہم طرف مکتب ہمارے کے پھر اوپر منہ شاگردوں تمام اپنے کے کہا ہم نے یہ کہ بھروسہ اوپر خدا اور قوم پرست ترکوں کے کرو تم اے ایمان لانے والو اوپر دن آخرت کے اور ظاہر و باطن کرو تم یکساں اپنا اے رہنے والو ہندستان کے کیونکہ وہ فوجیں قوم پرستوں کی منڈلائی ہیں وہ اوپر اتحادی بیڑہ کے اندر گیلی پولی اور قسطنطنیہ کے ساتھ مدد خفیہ جرمنی اور بالشویک کے۔ پس وہ بہتر ہے واسطے تمھارے اور واسطے راجہ صاحب محمود آباد کے کہ ساتھ اطمینان اور اتفاق ہندو مسلمانوں کے ہڑتال کرو تم اے شاگردو ہمارے کیونکہ حفاظت و حمایت کرے گا تمھاری اللہ قوت و قدرت والا کہ کہا ہے:

قطعہ

باوفا اور بہادری خود نہ تھی بیچ ہندستانی مسلمانوں کے
یا شاید کسی نے بیچ اس زمانہ کے ساتھ ترکوں کے نہ کی
کیا برسیں بہت اور کیا عمریں دراز و دل یورپ کی
کہ تینتیس کروڑ مسلمان اوپر سر ان کے گزریں گے
جیسا کہ ہاتھوں ہاتھ گئے ہیں ممالک اسلامی ہمارے
بیچ ہاتھوں مسلمانوں کے اسی طرح آویں گے اگر لڑے وہ''

(روزنامہ کانگریس، 7 مئی)

◆◆◆

انور پاشا کا سفید حملہ

اے ولایتی جوتے پہننے والو!

خبرداری اور آگاہی ہے واسطے ممبروں پارلیمنٹ اور صوفیوں گوشوں کے بیٹھنے والوں کے کہ نہیں پریشان کرتا اللہ بزرگ و برتر حکومت ترکی کو مگر یہ کہ اوپر ہر موقع جنگ ترکی کے واسطے حفاظت اور عبرت مسلمانوں ہند کے۔ پیدا کرتا ہے وہ مبلغ ایک بہادر مثل انور و مصطفیٰ کمال پاشا کے بہ مثل مریدوں خواجہ حسن نظامی صاحب کے ساتھ تسبیح و مصلیٰ چٹائی کے۔ اگر غور کرو تم اے بعض صوفیوں ہمارے بیچ آدمیوں کتاب اللہ کے کیونکہ راہ ماری انگریزی تمدن نے مسلمانوں امیر کی طرف سے تعلیم دلانے اولاد اپنی کو علم دین اور قرآن کے یا سبب سے تشریف لانے ولی عہد برطانیہ کے بیچ زمانہ قحط اور ایجی ٹیشن خلافت کے۔ پس تحقیق نہیں دوست رکھتا اللہ ارکان صلح کانفرنس اور ان مسلمان انگریزی طلبا کو کہ ٹھٹھہ مارتے ہیں وہ اوپر تہذیب بزرگوں دین اپنے کے بیچ محفلوں کے سبب سے قیمتی لباس اپنے کے کہ ملتا ہے طرف سے ماں باپ امیر اپنے کے بیچ بورڈنگ ہاؤس کے۔ ہدایت کرے اللہ ان کی طرف تہذیب مشرق کے اور شریف مکہ کی طرف اطاعت خلیفہ اسلام کے ساتھ تلوار انور پاشا کے کیونکہ ایک دن بیچ زمانہ مارشل لا پنجاب کے بیچ باغ جلیانوالہ کے۔ دیکھا ہم نے حکیم لقمان کو کہ فاتحہ اوپر مقتولین جرنل ڈائر کے پڑھ رہے تھے وہ

اور شاگردان کے دائیں اور بائیں مثل جرنل فرینک جانسن اور سراوڈائر اور مسٹر مانٹگو اور لارڈ چیمسفورڈ کے اور افسوس بہت اوپر ایڈیٹروں ہندستانی کے کھاتے تھے وہ سب سے کمزور ہونے دماغ اور اخلاق اور سیاسی معلومات ان کے کہ نہیں پختگی پیدا ہوئی بیچ زمانے تشریف لانے مسیح موعود قادیان کے اندر ان کے مانند فاضل ایڈیٹروں مصر اور ترکی کے کیونکہ نقصان زیادہ سرحد افغان سے پہنچاتے ہیں اور پہنچارہے ہیں قبائل اور خریداران کے ساتھ واپس کردینے دی۔ پی اخبار کے۔ ہرگاہ داخل ہوئے ہم بیچ باغ جلیانوالہ کے اور سلامی کہی ہم نے اوپر حکیم لقمان یونان کے۔ کیونکہ ہے آنا تمھارا بیچ ملک پنجاب کے اور فوجوں قوم تمھاری کا بیچ سرنا اور تھریس کے ساتھ اشارہ اتحادیوں کے۔ پس تعجب بہت اوپر اس کے اور اوپر نہ ملنے آزاد مسلم یونیورسٹی اور عہدوں فوجی ہندستان کے ہندستانیوں کو سبب سے وزارت لائڈ جارج صاحب اور قحط اور گرمی سخت کے کہ جھنجھلائے لقمان تعریف کیے گئے اور کہا کہ نہیں ہے کوئی شک بیچ فتح پانے فوجوں انور مصطفیٰ کمال صاحب اور تشریف لانے ہمارے کے کو کہ اے ملا صاحب بھردے اللہ بیچ دل تمھارے اور ہندستانیوں کے محبت دین اور ملک کی کہ آئے ہیں ہم واسطے اس کے کہ ترک کرادیں ہم طلبا تمھارے اور رئیسوں تمھارے اور نئے فیشن ایبلوں تمھارے سے خریدنا اخبار انگریزی کا مثل ''پائنیر'' اور ''انگلش مین'' اور ''اسٹیٹ مین'' وغیرہ کا۔ پھر اصلاح زبان انگریزی ان کی کہ کریں ہم ساتھ اخباروں ''بمبئی کرانیکل'' اور ''انڈیپنڈنٹ'' الٰہ آباد کے۔ اگر عقل سیاسی بائیکاٹ کی رکھتے ہیں وہ بھی اسی طرح باز رکھیں ہم ہندستانیوں کو خریداری سے چائے لپٹن اور بوٹ پالش اور عینکوں انگریزی اور روشنائی بلیو بلیک کے۔ کیونکہ بیچ درگاہ اللہ مہربان کے فریاد کرتے ہیں ہندستانی دوات قلم اور روشنائی الف خانی۔ ہدایت کرے اللہ مولانا عارف ہسوی اور مسٹر تاج الدین کی طرف حساب دینے چندوں مرکزی کانفرنس دہلی اور دوسری خلافت کمیٹیوں کے کیونکہ قریب آگئی ہے وہ گھڑی کہ حملہ اوپر دارالخلافہ اور ایران اور پنڈی بہاءالدین کے لادیں انور پاشا اوپر فقط سننے تقریر حکیم لقمان کے یہ مصرعہ بڑا پڑھا ہم نے اور چلے گئے ہم کہ کہا ہے:

اے آنا تیرا اور انور کا باعث آبادی ہماری کا

(اخبار ''دستور''، شیر کوٹ 8 جولائی 1920)

اخبار ”پنجاب“ کا ارغوانی خیر مقدم

اے وہ تو اخبار ”پنجاب“ کہ جاری ہوا ہے تو نیچے ایڈیٹری دوست قابل ہمارے مولوی شہباز کے (دراز کرے اللہ عمر اور آزادی ان کی) تا کہ دور کرے تو پیشہ گداگری کا مسلمانوں ہند سے اور لکھیں ہم بیچ اشتہاروں نمک سلیمانی تیرے کے باتیں حکمت کی بھری ہوئی۔ پس اے جشن صلح میں شرکت کرنے والو ساتھ کان ہوش اپنے کے سنو تم یہ کہ ہلاکی اور خبرداری ہے واسطے تمھارے کیونکہ سنا ہم نے کہ ایک گروہ حکیموں لندن کا بیچ پارلیمنٹ نوشیرواں کے اوپر مصلحت قبضہ قسطنطنیہ کے بات کرتا تھا اور بزرجمہر کہ سرداران کا تھا خاموش۔ سوال کیا اس سے کہ ساتھ جائے بیچ اس بحث سیاسی کے کیوں کر ساتھ بات کے نہیں ملتا ہے تو مگر ڈر گیا تو ایجی ٹیشن مسلمانوں اور دنیا تمام سے یا لرزہ اوپر جسم کے ہے تو اے حکیم بڑے قوم بالشویک اور افغان سے بیچ باب حملے ہندستان کے یا کہہ تو وہ جو کچھ دل تیرے اور مسٹر لائڈ جارج کے ہو۔ پس بیچ جواب کے کہا مثنوی:

ساتھ رعیت ترکی کے صلح کر تو اے کیبنٹ اتحادی عزت کی

اور لڑائی انور پاشا اور افغان سے بے خوف بیٹھ

اس لیے کہ شہنشاہ عادل ترکی کو رعیت اسلامی اور بالشویک لشکر اس کا ہے بھی یہ کہ نہیں۔

جاری ہوا ہے دن کا خط (اے دن کا خط یعنی روزنامہ پنجاب 12 منہ رح) ملک امرتسر سے مگر یہ کہ لکھے گا یہ احوال غازیوں اور مجاہدوں اسلامی گزرے ہوئے کا کہ ساتھ دیکھنے اس کے کہ پیدا ہوگی مردانگی بیچ دلوں مسلمانوں بزدلی کے بھرے ہوئے ہندستان کے عزیز رکھتے ہیں وہ جانیں اپنی خدمتوں فوجی سے۔ پس نہیں ہے کہ کوئی سبب دوسرا گرانی ترکاریوں سبز کا مگر غفلت میونسپل کمشنروں ہند کی اور سبب بزدلی مسلمانوں کا غفلت اخباروں اردو کی طرف سے لکھنے حالات لڑائیوں اور بہادروں گزرے ہوئے کا مگر اخبار "الہلال" کلکتہ کا لکھتا تھا وہ (بھرو ے اللہ نور سے قبر اس کی) اور گردانے ایڈیٹر اس کے کو واسطے قوم کے اصلاح کا کرنے والا کہ کہا ہے۔ قطعہ:

مبلغ دس فقیر بیچ ایک کمبل کے سوتے ہیں

اور فرانس وامیر فیصل بیچ اقلیم شام کے نہیں ساتے

البتہ تحقیق خبرداری ہے واسطے محکمہ خبر کے پہنچانے والے یورپ کے اور نشانیاں ہیں واسطے بہادروں پنجاب کے بیچ مضمونوں مولوی شہباز کے اگر فکر کریں وہ یہ کہ ایک دن کہ پہلے نکلنے آفتاب کے گئے ہم نزدیک شاگرد بڑے اپنے رپورٹ کے (بھرد ے اللہ جھوٹ سے قبر اس کی) یہاں تک کہ جا ملے ہم اس سے۔ دیکھا ہم نے اس کو اوپر کرسی بحری تاروں کے بیٹھا ہوا۔ پس اوپر فقط دیکھنے ہمارے کے کھڑا ہو گیا وہ اور نمائندے تمام اس کے واسطے تعظیم ہماری کے پھر سوال کیا اس نے ہم سے اس طرح کہ اے استاد مجھ رپوٹر ایجنسی کے رحمت کرے اللہ اوپر تمھارے اور آزادی سے تم کو بھی اخباروں ہند کو تحریر کی کیوں کرہے آتا تمھارا بیچ محکمہ میرے کے مگر ناراض ہوئے تم خبروں دہشت کے اثر والی میری کی سے کہ بیچ باب ترکی کے بھیجنا کیا میں نے طرف ہندستان کے حکم سے گورنمنٹ لندن کے کہ جبر کیا گیا ہوں میں اوپر اس کے۔ پاس ساتھ سننے کلام اس کے کے جھڑکا ہم نے اس کو اور ساتھ سختی بہت کے جواب دیا ہم نے جیسا ساتھ سختی بہت کے جواب دیتے تھے گواہ یورپ کے ہندستانی ممبروں ہنٹر کمیٹی کو موافق اشارہ حاکموں فوجی اپنے کے بھی موافق ہمت بڑھانے اخباروں اینگلو انڈین کے۔ پھر کہا ہم نے کہ اے دہ تو رپورٹر کہ نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے اور بیچ پریشانی باشندوں دیسی ریاستوں کے کہ ناراض ہوئے ہم تجھ سے اور بحری تاروں تیری کے سے۔ پس کہہ تو کیوں کرہے حال اس متحدہ اسلامی کانفرنس کا جو واقع ہوئی

تھی بیچ ملک سیواس کے ملی ہوئی اوپر نمائندوں ترکی اور افغانی بالشویک اور شاہ حجاز و آذر بائیجان کے بیچ باب حفاظت حکومت ترکی کے مگر یہ کہ چھپایا تو نے حال اُس کا اور مصطفیٰ کمال پاشا اور ارکان انجمن اتحاد و ترقی کا پس ساتھ ایمان انگریزی اپنے کے کہہ تو کیونکہ تنگ آ گئے ہیں سید جالب صاحب دہلی کے غلط تاروں تیرے سے جیسے تنگ آ گئے ہیں مضمون نگار اخباروں اردو سے کہ ایڈیٹر ان کے نہیں شائع کرتے ہیں مضمون ان کا اور نہ ہی واپس کرتے ہیں وہ مضمون ان کا ساتھ بہانہ مصروفیتوں اپنی کے۔ پس اے تعجب نے پکڑا ہم کو کہ کھڑا ہو گیا مبلغ ایک نمائندہ رپورٹر کا سامنے لارڈ نئے سر جیمس مسٹن کے اور کہا اس نے اے ملا صاحب پڑھانے والے کتابوں سیاسی کے علما اپنے کو واسطے درستی مذاق پرانے ان کے کے خبر داری ہے واسطے تمھارے اور واسطے سجادہ نشین صاحب درگاہ صابری کے کہ جشن صلح کا منایا انھوں نے۔ پھٹکار ہو جیو اوپر کاموں کفر کے ملے ہوئے ان کے کے نہیں بھیجتا ہے محکمہ ہمارا خبریں طرف ہندستان کے بھری ہوئی جھوٹ کی مگر اس لیے کہ وہ رہنے والے ہندستان کے کہ ڈرتے ہیں وہ اتنا کہ ڈراؤ ان کو جتنا اور نہیں ایجی ٹیشن کرتے ہیں وہ، مگر ساتھ روزہ ''ستیہ گرہ'' کے اور ساتھ بند کرنے دکانوں تمام کے حال وہ کہ ایجی ٹیشن کرتے ہیں مصر اور آئرلینڈ والے ساتھ قوت اور دبدبہ بہت کے۔ توفیق دے اللہ مہاتما گاندھی اور مسٹر محمد علی شوکت علی کو کیونکہ چھوڑ دیا ہے کرنا بات کا بیرسٹروں اور طلبا ہند نے بیچ زبان مادری اپنی کے اور اختیار کیا ہے انھوں نے ساتھ فخر بہت کے لباس انگریزوں کا کیونکہ شریف مکہ نے بیچ کتاب گلستاں کے لکھا ہے:

کرتا ہے ہم جنس ساتھ ہم جنس کے پرواز
کبوتر ساتھ کبوتر کے اور خطاب یافتہ ساتھ گورنمنٹ کے

اور نہیں پڑھتے ہیں وہ اخبار زبان مادری اور ملکی اپنی کے جیسے نہیں لکھتے علما پرانے ہندستان کے کوئی کتاب علمی مگر بیچ زبان عربی قدیم کے مثل ڈاکٹر اقبال دوست بڑے ہمارے کے کہ نہیں لکھی انھوں نے کتاب ''رموز بے خودی'' واسطے اصلاح قوم اردو کی جاننے والی کے مگر بیچ زبان ایمان (فارسی) کے (ترجمہ کرادے اللہ اس کا بیچ اردو ہندی کے) تاکہ فائدہ کے اٹھانے والے ہو جائیں کتاب ان کی سے بنی آدم ہندستان کے کہا ہے۔ رباعی:

جب تک ہندستانی آدمی اور مصنف نے بات بیچ اردو کے نہ کہی ہو
عیب اور ہنر اس کا اور صلح کانفرنس کا چھپا ہوا ہو وے

پس اے اللہ دراز کیجو تو عمر اخبار پنجاب اور ایڈیٹر اس کے کی بھی عمر اسلام اپنے کی اور توفیق دے تو خریداروں اس کے کو پھیلائیں وہ اس کو بیچ حلقوں دوستوں تمام اپنی کے۔ راضی ہو اللہ ان سے اور ترکوں سے کہ کہا ہے۔ واللہ اعلم۔

(روزنامہ ''پنجاب'' امرتسر، 16 جنوری 1920)

◆◆◆

لیڈروں کی آسمانی رہائی

امابعد! اے مسجدوں سے جوتے چرانے والو! خبرداری اور آگاہی ہے واسطے تمھارے اور واسطے قبائل افغانستان کے کہ نہیں باز آتے ہیں وہ صلح کرنے اور لڑنے سے ساتھ مذ بالشویک اور ترکوں کے۔ نشانیاں ہیں بیچ اس کے کھلی ہوئی اگر غور کرو تم اور غور کریں مسٹر لائڈ جارج بیچ ایجی ٹیشن مسلمانوں، دنیا تمام کے۔ سنا ہم نے ایک کو ممبروں امپیریل کونسل وائسرائے سے کہ ساتھ خوشی بہت کے کہتا تھا وہ یہ کہ نہیں اعلان کیا بادشاہ بڑے برطانیہ نے واسطے رہائی لیڈروں کے مگر یہ کہ تنگ آگئے وہ ان مسلمانوں ہند سے کہ ساتھ قوالی طبلہ اور ہارمونیم کے راتیں گزارتے ہیں وہ اوپر عقیدہ تصوف اپنے کے اور نہیں ڈھونڈتے وہ صفائی دل اپنے کو بیچ آیتوں قرآن کے۔ پس نہیں آزادی دی وائسرائے صاحب نے لیڈروں ہندستان کو مگر واسطے دوبارہ گرفتار کرنے ان کے کے ساتھ ہتھکڑیوں اور بیڑیوں کے مثل خواجہ عبدالحی صاحب کے بھی واسطے رد کرنے ان سوالوں پنڈت مالوی صاحب کو کہ چاہتے تھے وہ پیش کرنا ان کا اوپر منہ وائسرائے اور کونسل ان کی کے بیچ شروع موسم رولٹ بل کے اگر یاد رکھتے ہو تم اے جرنل فرینک جانس امرتسر کے۔ پس نہ گھبراؤ تم اے مسلمانو ہندستان کے بغاوت سے عربوں کی ساتھ ترکوں کے کیونکہ شریف مکہ نے بیچ ناول ''فلورا فلورنڈا'' کے لکھا ہے: رباعی

"آخر کار گرگ زادہ گرگ ہوتا ہے
اگرچہ ساتھ رشوت انگریزوں کے امیر فیصل ہو جائے"

البتہ تحقیق نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے اور بیچ حکومت کرنے لارڈ کچنر کے اوپر ملک مصر کے۔ مگر یہ کہ کھدوادی انھوں نے قبر مہدی کی ساتھ زور حکومت اپنی کے۔ ناگاہ بیچ خواب کے دیکھا ہم نے موسیو وینزیلوس وزیر بڑے یونان کو مگر یہ کہ ڈانٹا ہم نے ان کو پھر ساتھ نرمی بہت کے بیچ بات کے۔ آئے ہم ساتھ ان کے اور کہا کہ اے وہ تم وزیر یونان کے کہ چاہتے ہو تم شامل کرنا بیچ حکومت اپنی کے ملک ترکوں شجاعت کے پیشہ والوں کا تو ہلاکی اور خبرداری ہے واسطے تمھارے کہ آؤ تم بیچ ملک ہندستان کے اور مہمان رہو تم بیچ قیصر باغ لکھنؤ کے اوپر سر کوٹھی راجہ صاحب کے تاکہ سفارش کریں وہ تمھاری سر ہارکورٹ بٹلر صاحب سے واسطے ملازمت عراق عرب کے مثل آنریبل وزیر حسن کے۔ کیا بھول گئے تم کہنے قیصر ولیم کے کو بیچ کتاب عہدنامہ ہیگ کے لکھا ہے انھوں نے اور سعدی علیہ الرحمہ نے:

جانتا ہے تو کہ کیا کہا زال نے ساتھ رستم پہلوان کے
دشمن اور ترکوں کو نہ چاہیے حقیر اور بیچارہ گننا

مگر اے تعجب نے پکڑا ہم کو اس بات نے کہ ساتھ کڑواہٹ بہت کے جواب دیا انھوں نے جیسے جواب دیا تھا وزیر برطانیہ نے مسٹر محمد علی و وزیر حسن صاحب کو، مگر یہ کہ للکار دیا انھوں نے ان کو ملاقات کرنے ان کے سے بیچ زمانے گرادینے مسجد کانپور کے اگر عقل رکھتے ہو تم اسے مسٹر مظہرالحق کہ کھڑے ہو گئے وہ پھر منہ بات اپنی کا اسی طرح کھولا کہ اے استاد مجھ وزیر یونان کے نہیں سکتا ہوں میں آنا بیچ ملک ہندستان تمھارے کے۔ حال وہ کہ تائید کرتے ہیں بیچ کونسل وائسرائے کے سر ملک عمر حیات خاں ٹوانہ اور مہاتما گاندھی قانون "اینڈیمنٹی بل" کی ساتھ مصلحتوں سیاسی اور خوشامد اپنی کے اور نہیں پہنتے ٹوپیاں ایک رنگ کی رہنے والے ہندستان کے، مگر اختلاف کی گئیں بہت۔ اور نہیں دی یونیورسٹی گورنمنٹ ہند نے مسلمانوں ہند کو ساتھ شرطوں عمدہ کے۔ بھی نہیں چھاپے جاتے ہیں اخبار اردو کے مگر ساتھ کاغذ خراب کے ساتھ بہانہ گرانی کاغذ کے۔ اور نہیں نماز پڑھتے مسلمان ہندستان کے مگر یہ ٹیڑھی کر دیتے ہیں وہ صفیں جماعت کی پیچھے

امام اپنے کے ساتھ بے خبری علم دین کے اور نہیں بھرتی کیا رنگروٹوں پنجاب کو گورنر صاحب گزرے ہوئے نے مگر ساتھ سختی بہت کے اور بند کر دیا داخلہ اخباروں اردو کا بیچ حدوں پنجاب کے اور نہ چندہ جمع کیا کانگریس نے واسطے عورتوں اور یتیموں پنجاب کے مثل چندہ جلیانوالہ باغ کے واسطے خریداری اس کی کے۔ اور نہیں ترک کرتے ملازمت سی۔ آئی۔ ڈی کے ہندستانی جیسے نہیں ترک کرتے لینا رشوت کا یورپین آفیسر ریلوے کے تاجروں اور مسافروں سے مگر تعجب بہت اوپر اس کے کہ ہنس پڑا مبلغ ایک شاگرد ہمارا قوم امام نجد سے اوپر لڑائی ہطلبک کے پھر کہا اس نے یہ کہ اے وزیر بڑے یونان کے نہیں ہے کوئی شک بیچ بدانتظامی دیسی ریاستوں اور باتوں تمھاری کے کیوں کر بزرجمہر نے بیچ کتاب "انشا خلیفہ" کے لکھا ہے:

"آدھی روٹی اگر کھائے مرد خدا کا
تقسیم ممالک اسلامی کی کرے وہ بیچ اتحادیوں کے

کیونکہ نہیں آئے سر اوڈائر گورنر پنجاب کے ساتھ فوجی کمیشن کے بیچ ہندستان کے مگر واسطے اس کے کہ رہائی دلائیں وہ مسلمانوں کو قرضداری مہاجنوں کی سے اور سکھلائیں وہ ان کو طریقہ جمع کرنے دولت کا واسطے اولاد اپنی کے اور دور کریں وہ الفاظوں انگریزی کو اخباروں اردو سے بھی ہدایت کریں وہ مالکوں ہوٹل کو کہ خریدیں وہ اخباروں اردو کو واسطے اشاعت مقصد اپنے کے مثل یورپین ہوٹل والوں کے اور داخل کریں وہ بیچ خطبوں جمعہ کے نام خلیفہ کا اندر دیسی اسلامی ریاستوں کے اور درست کریں وہ ڈاکٹروں یورپین کو کہ ساتھ سختی بہت کے پیش آتے ہیں وہ شفاخانوں بمبئی اور کلکتہ اور جنوبی افریقہ کے ساتھ مریضوں ہندستان کے۔ پھر ہمت بڑھائیں وہ نظام حیدرآباد کی بیچ طلب صوبہ برابر کے بھی آزادی عطا کریں وہ لیڈروں ہندستان کو۔ دراز کرے اللہ عمر اور دولت اور آزادی اُن کی بھی شاگردوں تمام ہمارے کے۔ یہ دعا ہم سے اور جملہ جہان سے آمین ہوجیو۔

("دستور" شیر کوٹ، 28 جنوری 1920)

◆◆◆

جنرل ڈائر کی سرخ گولہ باری

پس اما بعد اے محترم ڈاک ڈالنے والو! سب سے گرانی اور بدامنی ہند کے خبرداری اور آگاہی ہے واسطے تمھارے اور واسطے مصطفیٰ کمال پاشا کے یہ کہ شروع کرتے ہیں ہم یہ مضمون بیچ سطروں روز نامہ ''پنجاب'' کے ساتھ نام اللہ بخش کرنے والے مہربان کے جیسے شروع کر دی ہے بعض فوجوں عرب کی نے پیش قدمی طرف بغداد کے۔ موافق تار رپورٹر یورپ والے کے البتہ تحقیق نہیں اشاعت کی اسلام کی خواجہ کمال الدین نے بیچ لندن کے ساتھ مدد چندوں مسلمانوں کے مگر یہ کہ خاموش رہے وہ بیچ معاملہ خلافِ اسلامی کے اور نہ دستخط کیے انھوں نے اوپر اُس یادداشت کے کہ مسلمانوں لندن نے ارسال کی تھی بیچ خدمت تعصب کی بھری ہوئی مسٹر لائڈ جارج کے اگرچہ بے کار گئی وہ۔ پس نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے اور بیچ بزدلی ٹرسٹیان علی گڑھ کالج کے کہ تعطیل کی انھوں نے بیچ زمانہ جشن صلح کے۔ حالانکہ وہ ٹوٹ گیا جامعہ الٰہیہ کانپور کا سبب سے مخالفت تاجروں چمڑے کے بیچنے والوں کے یہاں تک کہ گئے ہم نزدیک وکیل فضل الرحمٰن صاحب کانپور کے تاکہ دریافت کرے حال اُن دو لاکھ روپیوں کا کہ واسطے کاموں قومی کے دیا ان کو کسی مسلمان چھپے ہوئے نے۔ ناگاہ بیچ نظر کے پڑا مبلغ ایک شاگرد ہمارا یہاں تک کہ قریب ہو گیا وہ ہم سے۔ پھر منہ بات اپنی کا کھولا اس طرح اس نے کہ اے استاد شفقت کرنے والے اوپر

شاگردوں اور اوپر ان ریلوے ٹکٹ کلکٹروں کے جو ساتھ ٹھوکروں جوتوں اپنے کے مارتے ہیں کاشتکاروں غریب کو بیچ ریل کے جو بھر دیے جاتے ہیں بیچ ڈبوں ریل کے مانند بھیڑ اور بکریوں کے۔ اگرچہ ڈبودیا بیڑا جہازوں جرمنی کا ملاحوں اُس کے نے سبب سے تعصب اور جوش قومی اپنے کے۔ پس شتابی کرو تم طرف چلنے مکتب اپنے کے کہ در آئے ہیں بیچ اس کے جنرل ڈائر اور بیچ مثال کے مارا اس نے شعر سعدی علیہ الرحمہ کا:

بیچ و ریا اور رولٹ بل کے منافع بے شمار ہیں
اگر چاہتا ہے تو دیکھنا ظلموں حکومت کو پس جنرل ڈائر کو دیکھ

کیونکہ بزرجمہر نے بیچ پستک پریس ایکٹ کے لکھا ہے کہ کسی نے نہ سیکھا علم تیر کا مجھ سے کہ امرتسر پر آخر کار گولہ باری نہ کی۔ پس تحقیق نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے اور بیچ جہالت گجراتی مسلمانوں کے کے جھپٹے ہم طرف مکتب سیاسی اپنے کے۔ نہ تو دیکھا ہم نے مگر یہ کہ اوپر چارپائی ہماری کے بیٹھے ہوئے ہیں جنرل ڈائر بہادر۔

حال وہ کہ اوڑھے ہوئے ہیں وہ اوپر بدن تمام اپنے کے مشین گن اور نواب وقار الملک مرحوم نے واسطے بغاوت اور فساد کے ساتھ بھائیوں ترک اپنے اور اسٹاف ''پانیر'' کے پھر تیار ہوگئے ہم واسطے کرنے جلسے اپنے کے۔ جیسا تیار ہوگیا تھا توپ خانہ دہلی کا واسطے گولہ باری کے اوپر سر ہڑتال کرنے والوں دہلی کے۔ پھر حکم دیا ہم نے شاگردوں تمام اپنے کو واسطے جمع کرنے لوگوں کے جیسا حکم دیا تھا ''ہوزی اپنے بیچ مقدمہ مسٹر تلک کے غلط موافق برائے مسٹر ایڈورڈ کارس کے اوپر غلط دلیلوں اور بحث ان کی کے۔ اگر یاد رکھتے ہو تم اسے پڑھنے والوں اخبار انگریزی کے اور نفرت کرنے والوں اخباروں اردو سے یہاں تک کہ تیار ہوگئی مخلوق اللہ کی واسطے سننے تقریر ہماری کے جیسے تیار ہوگئی ہے مخلوق اللہ کی واسطے ہڑتال اور اسٹرائک انگریزی کے بیچ شہروں امریکہ اور دوسرے یورپ کے سبب سے زیادتی حکومتوں اپنی کے کہ بڑھ گئی ہیں وہ آگے زیادہ حدوں قانون اپنے سے مثل گورنر صاحب پنجاب کے پھر تشریف لائے مسٹر کرنس اور لارڈ ولنگڈن گورنر گزرے ہوئے بمبئی کے بھی افسر دوسرے برٹش کانگریس کمیٹی لندن کے واسطے مخالفت انڈین نیشنل کانگریس کے بھی واسطے دیکھنے لیکچر ہمارے کے۔ پس نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے کے مانگا

انھوں نے رو پیہ نقد ہندستانیوں سے واسطے امداد فوج یورپ کے بھی واسطے قرضہ جنگ کے مگر نہ لائے وہ بیچ دھیان اپنے کے پریشانی قحط ہند کو اور بدلے سکہ چاندنی کے عطا کیے انھوں نے کہ کیوں کر ہے آنا تمھارا بیچ شہید ہال دہلی کے۔ تو قسم ہے چودہ شرطوں پریزیڈنٹ ولسن کے کہ ہنس پڑے خضر علیہ السلام اوپر سوال ہمارے اور بہادری قبائل افغانستان اور مظالم ہنٹر کمیٹی کے اور کہا کہ اے ملا رموزی تحقیق جان تو کہ نہیں ہے آنا میرا بیچ ملک دہلی کے مگر یہ کہ سنا میں نے کہ جاری ہوا اخبار کانگریس دہلی کا ساتھ کاغذ عمدہ اور شان بڑی کے پس ضرور کر کہ راہ بتلاؤں گا میں جھنڈ واڑہ کی ان ہندستانیوں کو کہ چاہتے ہیں وہ ڈالنا نااتفاقی کا بیچ ہندو مسلم اتحاد کے ساتھ اشارہ گورنمنٹ جنوبی افریقہ کے کہ نکالا اس نے ہندستانیوں کو حدود اپنے سے بھی۔ کم کردوں گا میں ''کورٹ فیس'' برٹش عدالتوں کی کو کہ تنگ آگئے ہندستانی مصارف مقدمہ بازی اپنی سے بھی رشوت ستانی سے حاکموں عدالت کے اور اضافہ کردوں گا میں بیچ تنخواہوں ہندستانی عہدہ داروں کے اگر چہ نہ حقوق عطا کیے پورے رعایائے ہند کو اسکیم اصلاحات نے موافق تجویز مسلم لیگ و کانگریس کے بھی۔ حکم کردوں گا میں افسروں پنجاب یونیورسٹی اور الہٰ آباد یونیورسٹی کو کہ نرم کردیں وہ نصاب منشی فاضل اور مولوی فاضل اپنے کو کیونکہ مولوی نیاز فتح پوری نے بیچ کتاب ''گہوارۂ تمدن'' اپنی کے لکھی ہے مبلغ ایک مثنوی اوپر تخی رولٹ بل اور اتحاد قوموں ایشیا کے سبب سے مظالم دول یورپ کے ہمیشہ ہو جیو فارسی ترکیبیں ان کی۔ الغرض لہٰذا یہ ہے کہ وہ مثنوی ہٰذا کہ کہا ہے۔

پس ابھی نہیں گزری تھی دیر زیادہ کہ پھٹ پڑا آسمان اوپر سر صلح کانفرنس کے اور نکل آیا آفتاب اسلام کا افغانستان اور افریقہ کوہ قاف سے ہمراہ قوم پرستوں کے اور تنگ آگئے مہاجن ہندستان کے ڈاکہ زنی اور چوریوں سے بھی دھوکہ بازی اور مخالفت سے اعتدال پسندوں اور انگریزوں کے تو یہ گاہ ایک شاگرد ہمارا آیا بیچ مکتب ہمارے کے پھر پیچھے کہنے سلامتی کے کھڑا ہوگیا وہ تا کہ بیان کرے وہ کچھ تھوڑا اوپر پریشانی مسلمانوں دنیا تمام کے بھی اوپر بیکاری ان شریف عورتوں ہندستان کے کہ فیشن ایبل شوہروں ان کے نے ترک کرادیا ہے سلوانا لباس اپنے کا اُن سے سبب سے کوٹ پتلون اپنے کے پھر منہ بات اپنی کا اس طرح کھولا اس نے کہ:

اے محترم قرضدارو!

خبرداری ہو واسطے عالموں ہندستان کے کہ داخل کریں وہ بیچ خطبوں نماز جمعہ کے باتیں سیاست اور لشکر کشی کی مثل خطبات ترکی اور عربی کے کہ ذریعہ سے خطبوں جمعہ کے عالم عربستان کے تعلیم دیتے ہیں قوم اپنی کو سیاست اور اقتصاد کی ورنہ گواہی دیتا ہوں میں اوپر اس کے کہ بزدل کرے گا اللہ ہندستانیوں کو سبب سے ناواقف ہونے احکامِ مذہبی کے ذریعہ بی۔ اے کورس اپنے کے کیونکہ جکیسوں جاپان نے واسطے ہندستانی انقلابیوں کے کہا ہے کہ وہ انقلابی ہندستانیوں کے بدلے خدمتوں وطن اپنے کے راندے گئے وہ بیچ امریکہ اور جرمنی کے شاگرد ہمارے جو نہیں سکتے ہیں پڑھنا کسی اخبار آزاد کا بیچ اسکولوں اور کالجوں انگریزی کے ساتھ حکم پرنسپل اور حکومت اپنی کے، مگر اخبار ''انگلش مین'' وغیرہ۔ پھر رجوع لائے ہم طرف گرانی ہند اور قانون ہائے بغاوت اور ان اسکولوں اور کالجوں لندن کے کہ بیچ ان کے دشوار ہے داخل ہونا طلبائے ہند کا اگرچہ کتنا ہی خرچ کریں وہ روپے اپنا۔ پھر قصد کیا ہم نے تاکہ مبلغ ایک جلسہ کریں ہم بیچ خوشی پاس ہو جانے قانون ''بری الذمہ'' کے ساتھ ہمت سر ملک عمر حیات خاں صاحب ٹوانہ کے۔ ناگاہ آئے جنرل ایلبنائی طرف سے ملک مصر کے بھی ڈاکٹر کچلو اور ستیہ پال طرف سے جیل خانوں اپنے کے بھی بغض قیدی ہزاری باغ کے تاکہ باز رکھیں وہ ہم کو بٹھانے سے کسی جلسہ ایسے ہی کے جیسے باز رکھے جاتے ہیں ہندستانی باندھنے سے ہتھیاروں جدید کے بھی تجارت سے جنوبی افریقہ کے ساتھ حکم اخبار ''ٹائمز'' اور جنرل بوتھا کے یا جیسے باز رکھے گئے مسٹر اینڈریوز جانے سے بیچ ملک پنجاب کے واسطے دیکھنے ان فسادوں اور زیادتیوں کے جو نازل ہوئی اوپر سر پنجاب کے طرف سے آسٹریلیا اور آئرلینڈ اور دہلی کے اور جیسے باز رکھے گئے لالہ لاجپت رائے آنے سے بیچ ملک ذاتی اپنے کے ساتھ اشارہ قانون تحفظ ہند اور مسٹر مانٹیگو کے۔ (ہمیشہ ہو جیو وزارت ان کی) مگر ہزار خوشی اوپر اس کے کہ ہمت بڑھائی ہماری سی۔ آئی۔ ڈی نے جیسے ہمت بڑھائی تھی عربوں کی بیچ عراق کے برطانیہ ساتھ خون اپنے کے کھیلتے ہیں۔ دن لڑائی کے اور وہ کہ بھاگتا ہے کھیلتا ہے ساتھ خون ایک لشکر کے بھی بیچ انھیں معنی کے لطیفہ اوپر طاق محل فریدوں کے لکھا ہوا تھا کہ۔ بیت:

ڈرتا ہوں میں نہ پہنچے گا تو طرف کعبہ کے اے صلح کانفرنس
کہ یہ راستہ کہ جاتا ہے تو طرف مطلب اور نفع اپنے کے ہے

پس اے محترم سودخوارو!

کوشش کرو تم بیچ باب حفاظت صحت جسمانی اپنی کے تا کہ کپڑے عورتوں کے نہ پہنو تم مثل نزاکت رہنے والوں اور اودھ کے۔ کہ کانپ اٹھتا ہے بدن تمام اُن کا اوپر فقط آواز مرغ اور مرغی گھر اپنے کے۔ پھر کیا سکتے ہیں داخل وہ داخل ہونا بیچ صفوں لڑائی کے مثل بہادروں کے؟ ورنہ قریب آ گئی ہے وہ گھڑی کہ آزمائش میں ڈالے جاؤ تم یا کسی تکلیف بڑی میں مثل قیدیوں قید خانہ ہزاری باغ کے۔ اگر آنکھ خدا دیکھنے کی رکھتے ہو تم اوپر معاملوں دائرہ ادبیہ لکھنؤ اور حکومت چین کے پس وہ بہتر ہے واسطے تمھارے اور ماں باپ گزرے ہوئے تمھارے کے دل کہ مل جاؤ تم ساتھ بھائیوں شیعہ اور بواہرا اور اہل حدیث اور ہندوؤں کے مگر ساتھ قادیان والوں کے۔ کیونکہ بزرجمہر نے بیچ کتاب ''انشاء مادھوراؤ'' اور ''دستور الصبیان'' کے لکھا ہے کہ نہیں ہے فائدہ کا پہنچانے والا اتفاق تمھارا ساتھ گروہ قادیان کے دراں حال یہ کہ مخالفت کی ہے سلطان ترکی کی ایک ان کی نے بیچ اخباروں اور یونانیوں کے ساتھ حکومت ترکی کے تا کہ جھپٹیں وہ اوپر اٹلی کے اور ''دفتری اقتدار ہند'' کے حال وہ کہ سیدھی ہوں آنیاں نیزوں ان کے کی طرف قادیان والوں اور عیاش مسلمانوں کے کہ صرف کر رہے ہیں وہ جائیدادیں اپنی بیچ کاموں لعنت کیے گئے کے موافق حکم وزیر خارجیہ ایران کے بیچ ملک لندن کے جیسے صرف کیا گیا ایک لاکھ روپیہ بادشاہ حیدرآباد کا بیچ ملک بہار کے پس ابھی کہ نہیں پہنچا تھا غلغلہ پکار ہماری کا کہ بلند ہوا ایک غبار طرف سے مصر اور افغانستان اور تبت کے جمال پاشا کا پھر دور ہو گیا وہ اور نکل آئے صفوں اس کی سے سوار جری زیادہ قوم نجاریوں سے ساتھ اس حالت حیرت کی بڑھانے والی کے کہ آگے منہ ان کے سے بڑھے سر ملک عمر حیات خاں صاحب مٹوانہ واسطے مخالفت پنڈت مدن موہن مالوی کے بیچ امپیریل کونسل وائسرائے کے اوپر قانون ''بری الذمہ'' کے یہاں تک کہ جگہ کے پکڑنے والے ہو گئے وہ برابر چارپائی ہماری کے۔ پھر دریافت کیا ہم نے ان سے کہ اے وہ تم لوگو! کہ نہیں باز آئے ہو تم نااتفاقی اور لڑائی اپنی سے حال وہ کہ پناہ کی اختیار کرنے والی ہو رہی ہے مخلوق اللہ کی شر اور فتنہ تمھارے سے جیسے نہیں باز آتی ہے صلح کانفرنس فیصلوں موافق مطلب اپنے کے سے اگرچہ خردمندوں نے بیچ کتاب ''پریس ایکٹ'' اور قانون ''تحفظ ہند'' اور ''رولٹ بل'' کے بھی بیچ کتاب ''قانون بری

الذمہ" کے لکھا ہے کہ وہ کہ قانون سخت بتاتے ہیں رپورٹ آئینی اصلاحات کے کہا ہے۔ قطعہ:

"اگر چہ نزدیک اخباروں ہند اور خردمند کے خاموشی ادب ہے
وقت اصلاح ریاستوں کے وہ بہتر ہے کہ بیچ بات کے کوشش کر دیتے
مبلغ دو چیزیں خراب کرنے والی عقل کی ہیں چپ رہنا
وقت ہوم رول مانگنے کے اور مانگا وقت چپ رہنے کے

تحقیق ساتھ حکم ضرورت کے ایک کو عابدوں بیت المقدس سے پوچھا ہم نے کہ کیوں کر ہے تشریف لانا بیچ وطن پاک ہمارے کے پرنس آف ویلز کا بیچ شروع زمانے جاڑوں کے مگر یہ کہ لحاف تقسیم کریں گے وہ مزدوروں اور بیواؤں پنجاب کو بنے ہوئے کارخانہ کرپ کے یا آگ لگائیں گے وہ واسطے تاپنے ان کے ساتھ دیا سلائی میڈین جاپان کے۔ بس نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے کہ منہ ان باتوں ہماری سے غصہ میں کھینچا اس نے اور لارڈ سنہانے اور کہا نہیں ہے آنا ولی عہد صاحب برطانیہ کا بیچ ہندستان کے مگر واسطے ہیں کے دور کریں وہ اس افراط وتفریط کو جو پیدا ہو گئی ہے بیچ ہندستانیوں کے اور درست کریں گے وہ اخلاقی حالت اعتدال پسندوں اور یورپین فوجی افسروں کی کو کیونکہ بزرجمہر نے ایک مرتبہ نوشیرواں اور مہاتما گاندھی سے کہا کہ اے بادشاہ گزرے ہوئے دیکھا میں نے کتاب "آئینِ اکبری" کو کہ لارڈ مارلے اور لارڈ سیڈنہم نے بیچ مخالفت آزادی ہندستان کے بیچ پارلیمنٹ لندن کے لکھا تھا اس طرح کہ نہیں قدر کرتے ہندستانی بھی بعض شاگرد ملا رموزی کے دولت اور وقت کی بھی قوت اپنی کو ساتھ اعتدال اور انتظام کے بیچ حفاظت کے نہیں لاتے اور نہیں رغبت دلاتے مسلمان ماہرین تعلیم کے بچوں کا شتکاروں کو طرف حاصل کرنے تعلیم سیاسی اور مذہبی کے حال وہ کہ بلاتے ہیں کاشتکاروں کو پنڈت مدن موہن مالوی بیچ اجلاسوں "کانگریس" کے پس اوپر فقط سننے ان باتوں عابد کے کورو پڑے ہم اور سر تسلیم کا ٹیڑھا کیا شاگردوں ہمارے نے پھر ساتھ ایک زانو ادب کے دعا کی ہم نے اور مسٹر لائڈ جارج نے اس طرح کہ اے اللہ درست کر تو صحت جسمانی ہندستانیوں کو اور توفیق دے تو ان کو بیچ درستی معاملوں معاشرت ملکی کے اور مرتب کر تو واسطے کاموں تمام قومی کے مبلغ ایک "نظام و مرکز" اور عقل دے تو بنی نوع ہندستانیوں کو بھری ہوئی سیاست اور تدبر کی تا کہ حفاظت اور بائیکاٹ کریں وہ اوپر

بندرگاہوں بمبئی وکلکتہ، مدراس وکراچی کے مال تجارت امریکہ وفرانس کے کو اور راہ بتلا تو
ہندستانیوں کو واسطے اشاعت مذہب کے بیچ دیہات ہندستان کے نہ مثل خواجہ کمال الدین صاحب
، ، کے بیچ لندن ویورپ کے ساتھ مؤذن مسجد ورکنگ کے اسم کیا گیا ''بلال احمدی'' موافق نام پاک
بلال حبشی کے فدا ہوں ماں باپ ہمارے اوپر ان کے نہ اوپر بلال قادیانی کے کہ کہا ہے:

''زیادہ سرحد ادب اور افغانستان کے''

(روزنامہ ''کانگریس''،22 فروری 1920)

◆◆◆

قسطنطنیہ کے لیے انگریزوں کا بادامی ایجی ٹیشن

اے عجیب وہ گھڑی کہ مبلغ دو بجے رات کے پیچھے فارغ ہونے نماز تہجد اور وظیفہ اپنے کے پڑھا رہے تھے ہم لارڈ بر الیس کو کتابیں تعصب اور تصوف کی تا کہ ترک کریں وہ مخالفت ترکوں کی اور مرید ہوں وہ خواجہ حسن نظامی کے۔ ناگاہ مدادی ہم کو مصطفیٰ کمال پاشا اور انور پاشا نے طرف سے ملک قفقاز اور سیوا اس کے جیسے مداد دیتے تھے فرشتے آسمان کے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو (بھر دے اللہ نبوت سے قبر ان کی) اور گردانے خلیفہ ان کے کو عبرت واسطے مسلمانوں دنیا تمام کے۔ اے مداد دینا انور پاشا کا ہم کو نہ تھا کچھ زیادہ اس سے مگر یہ کہ حکم کیا انھوں نے ہم کو کہ اے ملا رموزی شتابی کر دتم واسطے تیاری شاگردوں ہندستان اپنے کے واسطے حفاظت حکومت عثمانی کے کہ دشمن تمام اس کے منہ اوپر مقابلہ اور فنا کر دینے مذہب الٰہی کے لائے ہیں۔ پس اوپر فقط سننے اس آواز کے گھبرا گئے ہم۔ پھر ایک کو شاگردوں اپنے سے روانہ کیا ہم نے طرف نجد اور بخارا کے کہ مل گئے وہ ساتھ قوم بالشویک کے۔ ناگاہ مبلغ ایک تار رپوٹر ایجنسی کا نازل ہوا اوپر عمامے ہمارے کے لکھا ہوا اوپر اس کے کہ نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے کہ گرفتار ہو گئے جنرل ڈینکن ساتھ فوجوں تمام اپنی کے بیچ ہاتھوں بالشویک کے۔ پھر کیا کیا تو تم بالشویک اپنے کی جھٹلاؤ گے۔

البتہ تحقیق جب ترک کر دیا ہندستانیوں نے تصفیہ کرنا جھگڑوں اپنے کا ذریعہ سے

''پنچایت'' کے تو ویران ہو گئے گھر ان کے اور تباہ ہو گئیں جائیدادیں تمام ان کی بیچ مقدمہ بازی سرکاری عدالتوں کے بھی۔ اختیار کرلیا سادھوؤں ہندستان نے مانگنا بھیک کا سبب سے جہالت اور تنگ دستی اپنی کے۔ راہ بتلا دے اللہ ان کو سیدھی کیونکہ تیار ہو گئی ہے قوم انگریز واسطے لینے قسطنطنیہ کے اوپر فقط بھروسہ فوج اپنی کے ساتھ مدد پادریوں انگلستان کے دراں حال یہ کہ فوجوں ہندستانی کو بدلے ڈبل روٹی اور مکھن کے کھلاتے ہیں چنے بھنے ہوئے اور بدلے گھی کے تیل مٹی کا فوجی افسر برطانیہ کے۔ پھر کیوں کر سکتے ہیں وہ کرنا بہادری اور وفاداری کا ساتھ ان کے۔ پس جب تیار ہو گئے لارڈ برائس اور لارڈ نارتھ کلف مالک اخبار ''ٹائمس'' کے واسطے مخالفت ترکوں کے بھی لارڈ کرزن تو ہنس پڑے ہم اوپر مسلمانان ہند کے۔ پھر کہا ہم نے شاگردوں اپنے سے کہ اے وہ تم شاگردو ہمارے کہ داڑھی موافق ''کرزن فیشن'' کے رکھاتے ہو تم وہ بہتر ہے واسطے تمھارے کہ بائیکاٹ کرو تم داڑھیوں کرزن فیشن اپنی کا کیونکہ اوپر مشابہت انگریزی فیشن کے لارڈ ہارڈنگ نے بیچ کتاب ''اخلاق محسنی'' کے مبلغ ایک شعر لکھا ہے اور یہ ہے وہ شعر:

سگ اصحاب کہف نے مبلغ پانچ برس تک
پیچھا اتحادیوں کا پکڑا وزیر یونان کا ہوگیا

پس ابھی نہیں گزری تھی دیر زیادہ کہ پھٹ پڑا آسمان اوپر صلح کانفرنس کے اور نکل آیا آفتاب اسلام کا افغانستان اور افریقہ اور کوہ قاف سے ہمراہ قوم پرستوں کے اور تنگ آ گئے مہاجن ہندستان کے ڈاکہ زنی اور چوریوں سے بھی۔ دھوکہ بازی اور مخالفت سے، اعتدال پسندوں اور انگریزی کے تو ہرگاہ ایک شاگرد ہمارا اور آیا بیچ مکتب ہمارے کے پھر پیچھے کہنے سلامتی کے کھڑا ہو گیا وہ تاکہ بیان کرے وہ کچھ تھوڑا اوپر پریشانی مسلمانوں دنیا تمام کے بھی اوپر بے کاری ان شریف عورتوں ہندستان کے فیشن ایبل شوہروں ان کے نے ترک کرادیا ہے سلوانا لباس اپنے کا اُن سے سبب کوٹ پتلون اپنے کے پھر منہ بات اپنی کا اس طرح کھولا اس نے کہ:

اے محترم قرضدارو!

خبرداری ہو واسطے عالموں ہندستان کے کہ داخل کریں وہ بیچ خطبوں نماز جمعہ کے باتیں سیاست اور لشکر کشی کی مثل خطبات ترکی اور عربی کے کہ ذریعہ سے خطبوں جمعہ کے عالم عربستان

کے تعلیم دیتے ہیں قوم اپنی کو سیاست اور اقتصاد کی ورنہ گواہی دیتا ہوں میں اوپر اس کے کہ بزدل کردے گا اللہ ہندستانیوں کو سبب سے ناواقف ہونے احکام مذہبی کے ذریعہ بی۔اے کورس اپنے کے کیونکہ حکیموں جاپان نے واسطے ہندستانی انقلابیوں کے کہا ہے کہ وہ انقلابی ہندستانیوں کے بدلے خدمتوں وطن اپنے کے راندے گئے وہ بیچ امریکہ اور جرمنی کے اگرچہ نازل ہوتی ہیں اوپر سر ہندستانیوں کے بیماریاں تعداد کی گئیں زیادہ بیچ ایک سال کے سبب سے نہ ہونے تعلیم عام اور ہتھیاروں جدید کے پھر پوشیدہ رکھا وائسرائے ہند نے ان نقصانات کو جو واقع ہوئے اوپر سرحد کے افغانستان کے۔پس تحقیق کہ سلسلہ بات اس کی کا اوپر اس جگہ کے پہنچا تھا کہ ساتھ عصا اپنے کے کانا بات کا کیا ہم نے پھر منہ طرف اس کے لائے ہم اور کہا: قطعہ

اگر نہ دیکھے بیچ روشنی دن کے پریشانی قیدیوں ہند کی وائسرائے.
چشمہ آفتاب اور ہندستانی اخباروں کا کیا گناہ
بیچ اگر چاہتا ہے تو اے پریس ایکٹ ہند کے
اندھا کردے اللہ تجھ کو اے دفتری اقتدار آفتاب سیاہ سے

کیونکہ ایک کو بادشاہوں عجم سے حکایت کرتے ہیں کہ ہاتھ ظلم اور نظر بندی کا اوپر رعیت ہند کے دراز کرتا تھا اور ممتحن یونیورسٹیوں ہندستان کے پرچہ سخت زیادہ بناتے ہیں واسطے طلبا ہند کے اور اخبارات برٹش انڈیا کے نہیں لکھتے کچھ اوپر خرابیوں، انتظام دیسی ریاستوں کے رعایا ان کی کو دشوار ہو گیا ہے حاصل کرنا ملازمت کا بیچ ان کے کیونکہ مہاتما گاندھی نے بیچ کتاب ''یوسف زلیخا'' کے لکھا ہے۔مثنوی:

بھلائی اور وفاداری کرنا ساتھ انگریزوں کے ہووے ایسا
جیسا برائی کرنا ساتھ ترکوں اور جرمنوں کے

یہاں تک کہ باز آگئے مسٹر لائڈ جارج قبضہ کرنے سے قسطنطنیہ کے اوپر اشارہ ہندو مسلم اتحاد کے۔

(دراز کرے اللہ عمر ہماری اور ایڈیٹر صاحب کانگریس کی)

(روزانہ کانگریس، دہلی۔27مارچ1920)

◆◆◆

اخبار کانگریس کی حنائی تعطیل

اے تو وہ اخبار کانگریس دہلی کے کہ زندہ ہوئی سیاست دہلی کی ذریعہ تحریروں تیری کے بھی رعایا دہلی کی اگر غور کریں لائڈ جارج صاحب بیچ فائل تیرے کے اور بیچ دشواری قبضہ عراق عرب اور قسطنطنیہ کے۔ راہ بتلا دے اللہ تجھ کو ملک پنجاب کی مانند انڈیپنڈنٹ کے۔ پس نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے کہ جب خراب ہوگئی مشین مطبع تیرے کی جیسے خراب ہوگئی ہے حالت اخلاقی خفیہ پولیس کی سبب سے ناقص تعلیم طلباء اس کے کے آئے خراب ہوجانا حالت اخلاقی کا مانند خراب ہوجانے والی حالت کاشتکاروں ہند کے سبب سے مظالم زمینداروں اور تھانیداروں کے ہے۔ پس لازم ایک دن بیچ ''شہید ہال'' دہلی کے گئے ہم اور شاگرد ہمارے تاکہ دیکھا کریں ہم اس کو ناگاہ اوپر دروازہ اس کے کے دیکھا ہم نے خضر علیہ السلام کو کھڑے ہیں وہ اوپر اس کے اور کمشنر دہلی کے ساتھ قانون امتناعی مجالس سیاسی کے بیچ دہلی کے۔ پس البتہ تحقیق کے ساتھ تعجب بہت کے سوال کیا ہم نے ان سے ساتھ نرمی اور خوشامد زیادہ کے مانند اعتدال پسندوں کے کہ کیوں کر ہے آنا تمھارا بیچ شہید ہال دہلی کے۔ تو قسم ہے چودہ شرطوں پریزیڈنٹ ولسن کے ہنس پڑے حضر علیہ السلام اوپر سوال ہمارے اور بہادری قبائل افغانستان اور مظالم ہنٹر کمیٹی کے اور کہا کہ اے ملا رموزی تحقیق جان تو کہ نہیں ہے آنا میرا بیچ ملک دہلی کے مگر یہ کہ سنا میں نے کہ جاری ہوا اخبار کانگریس دہلی کا

ساتھ کاغذ عمدہ اور شان بڑی کے پس ضرور کر کر راہ بتلاؤں گا میں جھنڈ وارہ کی ان ہندستانیوں کو کہ
چاہتے ہیں وہ ڈالنا نا اتفاقی کا بیچ ہندو مسلم اتحاد کے ساتھ اشارہ گورنمنٹ جنوبی افریقہ کے کر نکالا
اس نے ہندستانیوں کو حدود اپنی سے بھی ۔ کم کروں گا میں "کورٹ فیس" برٹش عدالتوں کی کو کہ
تنگ آ گئے ہندستانی مصارف مقدمہ بازی اپنی سے بھی رشوت ستانی سے حاکموں عدالت کے اور
اضافہ کروں گا میں بیچ تنخواہوں ہندستانی عہدہ داروں کے اگر چہ نہ حقوق عطا کیے پورے رعایائے
ہند کو اسکیم اصطلاحات نے موافق تجویز مسلم لیگ و کانگریس کے بھی ۔ حکم کروں گا میں افسروں
پنجاب یونیورسٹی اور الٰہ آباد یونیورسٹی کو کہ نرم کر دیں وہ نصاب منشی فاضل اور مولوی فاضل اپنے کو
کیونکہ مولوی نیاز فتح پوری نے بیچ کتاب "گہوارۂ تمدن" اپنی کے لکھی ہے مبلغ ایک مثنوی او پر تختی
رولٹ بل اور اتحاد قوموں ایشیا کے سبب سے مظالم دول یورپ کے ہمیشہ ہو جیو فارسی ترکیبیں ان
کی ۔ الغرض الہٰذا یہ ہے کہ وہ مثنوی بذا کہا ہے۔

◆◆◆

ہندستان کی زرد اصلاحات

البتہ تحقیق جب مل گئیں ہندستان کو اصلاحات تعداد کی گئیں چند جیسے مل گئیں فوجیں جاپان کی ساتھ قوم بالشویک کے بیچ ملک سائبیریا کے موافق اس شعر سعدی علیہ الرحمہ کے کہ بیچ شروع دیباچہ کتاب ''گلستاں'' کے مسٹر چنتامنی ایڈیٹر ''لیڈر'' الٰہ آباد نے واسطے خوشی اعتدال پسندوں کے لکھا ہے شعر:

جمال ہم نشیں نے بیچ فوجوں قوم پرست ترکی کے اثر کیا
وگرنہ وہ وہی تھیں کہ حملہ کیا انھوں نے اوپر گیلی پوی کے

پس جب ڈانٹا سر ہملٹن گرانٹ کو سردار علی احمد خاں نے بیچ کانفرنس صلح راولپنڈی کے تو مبلغ ایک گارڈن پارٹی دی انھوں نے ان کو تا کہ راضی ہوں وہ ساتھ ان کے اور راضی ہوں افغانی ساگھ انگریزوں؟؟؟؟ مگر اے تعجب بہت اوپر سیاسی افغانوں کے کہ وہ راضی ہوئے وہ ساتھ نوجوان وائسرائے ہند کے مگر ساتھ بالشویک کے بیچ ماسکو کے ذریعہ سے مبلغ ایک وفد افغانی کے کہ ہمراہ اس کے گئے ڈاکٹر برکت اللہ بھوپالی شہرت دیئے گئے ساتھ نام ہندستانی انقلابی کے۔ پس ایک رات غور بیچ زمانے گزرے ہوئے جنگ طرابلس کے کرتے تھے ہم اور اوپر عمر ضائع کی ہوئی اور اوپر وزارت میاں محمد شفیع و مسٹر لائڈ جارج کے افسوس کھاتے تھے ہم اور سنگلاخ دل کو ساتھ الماس

پانی آنکھوں کے پروتے تھے ہم جہاں ملا صاحب ادبی عبارت کے جوہر دکھلا رہے ہیں اور یہ
بہت مناسب حال قادیانیوں کے کہتے تھے ہم۔

ہمیشہ ہو جیو مدرسہ الٰہیات ان کا۔

(''کانگریس''، دہلی 15 جولائی 1920)

◆◆◆

زمیندار کی اودی ضمانت

خبرداری اور آگاہی ہے واسطے ناظم یتیم خانوں ہند کے کو ایک دن بیچ حجرہ سیاسی اپنے
کے غور راو پر نتائج تعلیم انگریزی کالجوں کے کر رہے تھے ہم اور مصطفیٰ کمال پاشا اوپر فوج کشی یونان
کے ساتھ مدد مہاجرین ہند کے اگر شامل ہوں وہ بیچ فوجوں افغانستان کے تو قسم ہے مظالم مسٹر
لائٹ جارج کی کہ نا پایا ہم نے مگر یہ کہ جب فارغ ہوتے ہیں مسلمان طلبا تعلیم کالج سے تو
ملازمت کرتے ہیں اکثر ان کے۔ پس تحقیق کہ جب ترقی دیتا ہے اللہ قدرت والا ان کو اوپر
عہدوں تحصیلداری اور کلکٹری کے یا اوپر وزارت کسی دیسی ریاست کے مثل حیدرآباد کے۔ تو نہیں
کام کرتے وہ مگر یہ کہ مانند وزیر یونان اور جنرل ڈائر کے ظلم کرتے ہیں وہ اوپر محکوم رعایا اپنی کے۔
ساتھ رشوت اور تکبر انگریزی لباس کے۔ بدلے احسان وسلوک کے۔ سبب سے بے خبری علم دین
اور اخلاق اسلامی کے بھی نہیں سوار ہوتے وہ مگر اوپر موٹر سرکاری کے، واسطے ڈانٹنے ماتحتوں اپنے
کے مثل مزدوروں این۔ ڈبلیو۔ آر کے کہ آمادہ ہو گئے وہ واسطے ہجرت کے سبب سے مظالم
انگریزی حکومت کے بھی اسی طرح نہیں خطوط لکھنے وہ دوستوں اور عزیزوں اپنے کو بیچ آرزوؤں
کے مگر یہ کہ بیچ لفافوں قیمتی سیدھی ان جاپان کے انگریزی لکھتے ہیں وہ بدلے زبان مادری اپنی کے
اور نفرت کرتے ہیں وہ ملکی معاشرت اپنی سے۔ پس اگر ہو تم شک کے کرنے والے بیچ باب

بیہودگی انگریزی طلبا ہمارے کے تو دیکھو تم ان افسروں اور بھروسے اللہ پانی سے موسیٰ ندی کے گھر
ان کا پھڑ ڈا اٹھا ہم نے الفسر ذکر کیے گئے کو اس طرح کہ باز آ تو اے افسر کرنے سے غیبت علما ہمارے
کی کیونکہ نہیں ہے قصور ان کا بیچ تاریک خیال اپنی کے مگر یہ کہ معروف رہتے ہیں وہ بیچ درس دینے
کتابوں 'نحو میر' اور 'قدوری' اور 'کافیہ' اور 'ترمذی' اور 'بخاری شریف' کے۔ پس اب مثال مار تو اوپر
اس کے کہ کیوں کر سکتے ہیں وہ لینا حصہ کا بیچ خلافت ایجی ٹیشن کے دراں حال یہ کہ تباہ ہو رہے ہیں
پرانے وضعدار بزرگ ہمارے بیچ حکومت جدید تعلیم یافتہ لوگوں کے کہ ساتھ حقارت بہت کے
دیکھتے ہیں وہ رسموں قدیم ماں باپ اپنے کو سبب سے بی۔ اے کورس اپنے کے اور نہیں ہے تباہ ہونا
کاشتکاروں ہمارے کا مگر سبب سے اس کے کہ جب ایل ایل بی پاس ہوئی اولاد گونڈوں اور
بھیلیوں اور مہاجنوں ہند کی تو ملازم ہوں وہ اوپر تحصیلداری اور تھانیداری دیہات ہندستان کے پھر
موافق ذات اپنی کے پکڑا انھوں نے بیچ بے گار اور کاموں مردم شماری کے کاشتکاروں کو بیچ زمانہ
تحریری اُن کی کہ بھی اسی طرح جب بیچ جبری بھرتی فوج کے پکڑے گئے ذلیل اور چمار ہندستان
کے اور روانہ ہوئے وہ بیچ اسپیشل ٹرینوں کے تو سبب سے بھوک اور پیاس کے لوٹا انھوں نے
ہندستانی خوانچہ والوں کو اور ڈاکے ڈالے انھوں نے بیچ دیہات اپنے کے کیونکہ اوپر اسی جگہ کے بیچ
کتاب ''راونجات'' کے لارڈ کرزن کے لکھا ہے یہ کہ نہیں سختیاں ہوتیں اوپر قیدیوں ہندستان کے
بیچ جیل خانوں کے واسطے۔ ممبر ہوتے ہو تم تو بھول جاتے ہو تم حق استادی ہماری کا مثل لارڈ
سیڈنہم گورنر گزرے ہوئے بمبئی کے کہ مبلغ ایک انجمن بنائی انھوں نے واسطے مخالفت ہندستانی ہوم
رول کے بھی اسی طرح وہ مسٹر مانٹیگو اور رشتہ داروں کے مخالفت مصنوعی کی انھوں نے جنرل ڈائر کی
بیچ سباحثہ دارالعلوم کے تا کہ ہمدرد سمجھیں ان کو ہندستانی اپنا۔ دراں حال یہ کہ آزاد کیا انھوں نے
حکومتِ ہند کو بیچ باب ظلم کرنے اور خدام خلافت کے اور مبلغ ایک غزل کہی انھوں نے واسطے توہین
مہاتما گاندھی کے۔ پس ابھی کہ سلسلہ سوال ہمارے کا اوپر اس جگہ کے پہنچا تھا کہ ناگاہ داخل ہوا
مبلغ ایک ڈاک کا آدمی (پوسٹ مین) بیچ گھر مکتب پاک ہمارے کے اور دیا اس نے وہ حکم سرکار کا
کہ ذریعہ اس کے سے ضبط کرتا ہے اللہ قدرت والا بحق گورنمنٹ ہند کے ''زمیندار'' سے۔ تو نہیں
ہے کوئی شک بیچ اس کے اوپر بیچ پریشانی ارباب کمال کے سبب سے ناقدر روانی اور مظالم دول

یورپ کے کہ رو پڑے ہم اور سر آغا خان اوپر ضمانت ''زمیندار'' اور حکم برداری شام و عراق کے
ساتھ توپ خانوں انگریزی اور فوجوں ہندستان کے مثل فوج کشی فرانس کے اوپر دمشق اور شام
کے۔ اگر چہ بیچ اصولوں مہاتما ولسن کے لکھا تھا شاگردوں تمام ہمارے نے یہ کہ نہیں سکتا ہے کوئی
کرنا ''حکم برداری'' اوپر جماعتوں کمزور کے مگر ساتھ رضامندی ان کی کے۔ پس اگر چاہتے ہو تم
دیکھنا طریقوں زوال حکومتوں دنیا تمام کا تو غور کرو تم اوپر معاہدہ ایران و انگلستان اور قبضہ عراق و
شام کے ساتھ مزدوروں اور ملازموں ہند کے مثل آنریبل وزیر حسن اور ایڈیٹر صاحب ''پیسہ اخبار''
کے۔ پس جب اطلاع کیے گئے ہو گئے ہم اوپر ضمانت اخبار ''زمیندار'' کے تو مبلغ ایک جلسہ کیا ہم
نے بیچ باب ظاہر کرنے غصہ اپنے کے اندر جامع مسجد دہلی کے کہ بند کر دیتی ہے دروازے اس کے
گورنمنٹ ہند واسطے جلسوں مذہبی مسلمانوں کے بیچ زمانے خلافت ایجی ٹیشن کے اور پلاؤ کھلاتی
ہے متولیوں اس کے کو بدلے بے ایمانی ان کی کے۔ پس البتہ تحقیق کہ مانند پرانے علما اپنے کے کی
ہم نے تقریر جلسہ کے اس طرح کہ کہا ہے۔

(روزنامہ ''زمیندار'' 31 اگست 1920)

◆◆◆

عید کی ہری مبارک باد

اماں بعد!

اے انگریزوں سے ڈرنے والو! خبرداری اور آگاہی ہے تمھارے واسطے اور اولاد تمھارے کے اگر تعلیم دلاؤ تم اس کو بیچ مدرسہ الٰہیات کانپور ہے کہ قائم کیا ہے اس کو واسطے حفاظت دین کے تاجروں چمڑوں کے بیچنے والوں نے بھی علامہ آزاد سبحانی نے۔ ہمیشہ ہوجیو درس الٰہی ان کا ایک مرتبہ پیچھے گزرنے مبلغ آدھی رات کے دیکھا ہم نے ایک کو شاگردوں اپنے سے بیٹھا ہوا بیچ لندن پارلیمنٹ کے۔ پس اے عجب وہ گھڑی حیرت اور غصہ کی بڑھانے والی کہ ڈانٹا ہم نے اس کو اس طرح کہ اے وہ تو شاگرد ہمارے کہ نہیں پڑھی تو نے کتاب گلستاں ہماری ہم سے مگر کچھ پس ساتھ ایمان اینگلو انڈین اپنے کے کہہ تو کہ کیا ہے سبب اس کا کہ ممبر پارلیمنٹ کا بنایا تجھ کو اللہ مہربان قدرت والے نے دراں حال یہ کہ نہیں تھا تو قابل اس کے کہ ہے تو، مگر یہ کہ رشوت دی تو نے مسٹر لائڈ جارج کو جیسے رشوت دی گورنمنٹ ہند نے ان مہاجرین افغان کو کہ لوٹے وہ طرف ہندستان کے مانند مسیح موعود قادیان کے۔ غرق کردے اللہ ان کو بیچ درۂ دانیال کے مانند غرق ہونے بیڑے اتحادیوں کے بیچ زمانے گزرے ہوئے لارڈ کچنر کے۔ بھر دے اللہ آبدوزوں سے مزار ان کا یا شاید کہ حلف کیا تو نے ساتھ مسٹر لائڈ جارج کے واسطے دھوکہ دینے

قوم اپنی کے مانند ممبروں وائسرائے کونسل کے یا دعوت دی تو نے ان کو ساتھ کھانوں لذیذ کے
جیسے دعوت دی گورنمنٹ ہند کے افغان وفد کو ساتھ کھانوں انگریزی اور رنڈیوں ہندستان کے یا
مضامین بھرے ہوئے خوشامد کے لکھے تو نے بیچ اخبارات کے واسطے بادشاہ انگریزوں کے مانند
''پیسہ'' اخبار لاہور اور ''مشرق'' گورکھپور کے۔ چھین لے اللہ ایڈیٹرس اس کے حکیم برہم سے
آنریری مجسٹریٹی کیونکہ اوپر اسی جگہ کے بزرجمہر نے بیچ کتاب ''بہشتی زیور'' کے ماری ہے مبلغ
ایک مثال کہ یہ ہے وہو ہذا۔ قطعہ:

محبت وطن کی اچھی زیادہ ہے ممبری کونسل اور خطابوں ملک سلیماں سے
کانٹے ہجرت افغان کے اچھے ہیں اجمل خاں کے سنبل وتخم ریحان سے

پس البتہ تحقیق کہ جب سلسلہ سوالوں ہمارے کہ اوپر اس جگہ کے اور پیش قدمی بالشویک کی
اوپر دارالسلطنت پولینڈ کے پہنچی تو بدل دیا رنگ خبروں اپنی کارپوٹر نے بیچ باب موافقت پولینڈ کے
دراں حال یہ کہ اوپر قدم قدم ہر بنی آدم کے محصور ہوگئیں فوجیں برٹش کی بیچ عراق عرب کے ساتھ
ہتھیاروں جدید اور ساتھ اور ساتھ بہادری عربوں کے نہ مانند ہندستانیوں کے کہ ایجی ٹیشن کرتے
ہیں وہ ساتھ روزوں، ستیہ گرہ کے۔ ہدایت کرے اللہ ان کی طرف امین گنج کانپور کے کہ اولاد ان
کی سبق لے ایڈیٹر صاحب ''نئی روشنی'' سے تجارت کا اور علامہ آزاد سبحانی سے الٰہیات کا اور مولانا
حسرت سے سودیشی کا بھی ایڈیٹر صاحب ''البرید'' سے شکار کا تاکہ درست کردے اللہ نشانہ
بندوقوں اور نصاب عربی دیوبند و بریلی کا بھی۔ ترقی دے اللہ زبان اردو کو بیچ بی۔ اے کورس اور
ایم۔ اے کورس کے۔ اگر چاہیں ہندستانی پھر منہ بات اپنی کا طرف ہمارے لایا اور کہا کہ اے
استاد میرے نہیں ہوا ممبر پارلیمنٹ لندن کا میں مگر یہ کہ پہلے شہید ہونے مہاجر کری کے ساتھ
سنگینوں انگریزوں کے۔ پڑھا میں نے ''علم دین'' اپنا پھر رجوع لایا میں طرف زبان انگریزی کے
بھی ورزش کی میں نے واسطے صحت جسمانی اپنی کے نہ مانند رہنے والوں اودھ کے جسم ان کے مانند
عورتوں واجد علی شاہ کے ہیں پھر مدد کی میں نے ساتھ اردو کی اپنے کی بیچ بات تعلیم کے نہ مانند
ہندستانیوں کے کہ نہیں پسند کرتے اور یہ کہ ترقی کرے کوئی عزیز ان کا بیچ کمال کے زیادہ ان سے
بھی ذریعہ سے محبت کے۔ خدمت کی میں نے بزرگوں اپنے کی نہ مانند ہندستانی مسلمانوں کے کہ

مقدے اوپر پنچایتوں اپنے کے چلاتے ہیں وہ واسطے جائیداد ماں باپ قدیم اپنے کے۔ راہ بتلادے اللہ ان کو "محکمہ شرعی کانپور" کی اور ہیضہ بیچ فوجوں اتحادیوں کے پھیلا دے اللہ قدرت والا پھر عمل کیا میں نے اوپر طریقوں کفایت شعاری بزرگوں اپنے کے نہ مانند فضول خرچی طلبا علیگڑھ کالج کے پھر نماز ساتھ جماعت کے پڑھی میں نے بیچ مسجد محلہ اپنے کے نہ مانند حافظ سلیم صاحب کانپور کے کہ ترک کر دی انھوں نے نماز ساتھ جماعت کے۔ دونی کر دے اللہ تجارت ان کی واسطے چندہ دینے مدرسہ الٰہیات و مسلم ہائی اسکول کے اگر چہ نام اس کا اوپر نام سر جیمس مسٹن صاحب کے رکھا انھوں نے پھر اتفاق کیا میں نے ساتھ رائے لیڈروں قوم اپنی کے نہ مانند اختلاف و بد مذاقی اخباروں اردو کے کہ نہیں اتفاق پکڑتے وہ ساتھ رائے لیڈروں اپنے کے۔ پس یہ ہے سبب ممبری پارلیمنٹ میری کا اے استاد میرے۔ اب چاہیے تم کو یہ کہ مبارکباد بھیجو تم اور قوم اپنی کے عید کی اگر سیاسی معلومات رکھتے ہو تم نہ مثل تاریک خیال علما ہندستان کے۔ پس البتہ تحقیق گواہی دیتے ہیں ہم اوپر اس کے کہ شتابی کی ہم نے اوپر کہنے شاگرد اپنے کے اور بیچ ترک موالات کے۔ سبار کباد ہو جیو عید کی اوپر مسلمانوں تمام اور ترکوں قوم پرست کے۔

("البرید" کانپور۔ 8 ستمبر 1920)

◆◆◆

افغانستان کی زعفرانی صلح

جان تو اے قوم میری یہ کہ حیرت بڑھانے والی تھی وہ گھڑی کہ بیٹھے ہوئے تھے ہم اور بیٹھے ہوئے تھے شاگرد تمام ہمارے دائیں اور بائیں بیچ گھر مکتب ہمارے کے۔ ناگاہ آیا مبلغ ایک تار اوپر نام ہمارے کے طرف سے ملا طاہر سیف الدین کے پیچھے اما بعد کہ لکھا تھا انھوں نے اور مریدوں تمام ان کے نے یہ کہ نہیں ہیں واقف زیادہ عالم دین مسلمانوں کے معاملوں، سیاسی اور تجارتی ہندستان سے خاص کیے گئے رہنے والے ''دیوبند'' کے ساتھ سبب تعلیم پانے موافق طریقوں اگلوں کے۔ پس کیا ہو گیا ہے تجھ کو اے ''ملا رموزی'' کہ نہیں حاصل کرتا ہے تو واقفیت معاملوں ہندستان اور ترکستان اور راولپنڈی سے دراں حال یہ کہ واقع ہوئی تھی بیچ زمانے گزرے ہوئے کہ مبلغ ایک مجلس ملی ہوئی اوپر انگریزوں اور افغانوں چند کے بیچ اسی شہر ذکر کیے گئے کے بیچ باب گفتگو کرنے لڑائی افغانستان کے۔ پس البتہ تحقیق نہیں ہے بے خبر ہونا تیرا اے ''ملا رموزی'' مگر مانند بے خبر ہونے مسلمانوں ہند کے حالت سے ''عورتوں بیوہ'' اور معاملوں علی گڑھ بورڈنگ سے۔ پس کوئی شک نہیں اس کے کہ آنسو کی برسانے والی ہو گئیں آنکھیں ہماری اوپر اس تار ذکر کیے ہوئے کے اور البتہ تحقیق یہ ہی تھی وہ خبر جو سنی ہم نے اور سنت جماعت ہماری نے ساتھ ذریعہ ملا جلال الدین افغانی اور ملا طاہر سیف الدین کے (بھر دے اللہ نور سے قبران کی) اور گردانے

ملا صاحب کو واسطے قوم ہماری کے عبرت۔ پس عجب وہ گھڑی کہ بیٹھے ہوئے تھے ہم واسطے
پڑھانے شاگردوں اپنے کے اوپر قالینوں عمدہ کے مثل مولانا عبدالباری صاحب کے یا بیٹھے
ہوئے تھے ہم مانند مسلمانوں ہندستان کے جونہیں جلسے کرتے ہیں بیچ شہروں اپنے کے تعداد کیے
گئے زیادہ واسطے ظاہر کرنے خیالوں اپنے کے اوپران ناموں اسٹیشنوں ریل کے جو لکھے جاتے
ہیں ساتھ خط اردو خراب کے بھی، بیچ معاملوں ملک قسطنطنیہ اور وظیفہ بند ہوجانے امیر صاحب
افغانستان کے اور اوپر قبر پرستی حیدرآباد کے عالموں عثمانیہ یونیورسٹی سے۔ پھر نظر آیا ہم کو ایک
بطریقہ ساتھ اس حالت تعجب کے بڑھانے والی کے کہ در آیا وہ بیچ گھر مکتب فاتی ہمارے کے جیسے
در آتی ہے بیچ رات اندھیری کے واسطے تلاشی لیڈروں اور ایڈیٹروں کے خفیہ پولیس یہاں تک کہ
قریب ہوگیا وہ بطریق تخت ہمارے کے۔ پھر سلام کیا اس نے ہم کو بیچ زبان انگریزی کے اس
طرح کہ "اچھی صبح" (یعنی گڈ مارننگ) پس بہت خوش ہوئے ہم سلام انگریزی اس کے سے مثل
فیشن ایبلو ہندستانی کے بھی۔ شتابی کی ہم نے واسطے جواب سلام کے اس طرح کہ پھر بڑھا وہ
طرف ہمارے اور بوسہ دیا اس نے ہمارے کو، بھی کوٹ پتلون ہمارے کو جو پہن لیتے ہیں ہم بیچ
زمانے ملاقات کے سرہارٹ کوٹ بٹلر صاحب کے تاکہ خوش رہیں وہ راجہ صاحب محمودآباد سے پھر
سوال کیا ہم نے اس سے اس طرح کہ اے وہ تو آیا ہے تو بیچ کتب ہمارے کے مگر گمان لے جاتے
ہیں ہم اوپر تیرے کہ ہووے تو کوئی افسر ضلع ہمارے کا اور آیا ہو تو واسطے لکھوانے لینے فتوے کے بیچ
باب مخالفت مسجد کانپور۔ تو خوش خبری ہے واسطے تیرے بیچ تھانہ بھون کے کہ جا تو نزدیک شاہ
سلیمان صاحب پھلواری یا مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے یا نزدیک بعضوں عالموں دیوبند
کے کیونکہ نہیں ہے شک بیچ اس کے کہ پوری کرے گا اللہ مرادوں تیرے کو اور لکھ دیں گے بعض ان
کے کوئی ایسا فتویٰ کہ چاہنے والا ہے تو اس کا۔

مگر اے تعجب نے پکڑا ہم کو اوپر اس بات کے کہ ناگہاں آیا بطریق برابر تخت اور چارپائی
ہماری کے۔ پھر بیٹھ گیا اوپر چارپائی ہماری کے اور منہ بات اپنی کا اس طرح کھولا کہ اے استاد
شفقت کرنے والے اوپر بچوں امیروں کے اور نفرت کرنے والے غریبوں اور مظلوموں کے۔
جان تو کہ نہیں ہوں میں کوئی بطریق مگر ہوں میں اہم کیا گیا بی۔ جی۔ ہارنیمن، ایڈیٹر "بمبئی

کرانیکل'' کہ آیا ہوں طرف سے آرمینیا اور تھریس اور کابل کے تاکہ سکوں میں معلوم کرنا حالتوں
''کانگریس''، ''مسلم لیگ'' کو کہ کیا کر رہے ہیں وہ بیچ باب درست کرنے جامع الٰہیہ کانپور کے جو
ٹوٹنے والا ہے سبب سے مخالفت بعضوں سرپرستوں اپنے کے کیونکہ نوشیرواں نے بیچ کتاب پائنیر
الٰہ آباد کے لکھا ہے کہ ٹوٹ جانا جامع الٰہیہ کانپور کا برابر ٹوٹ جانے مشنری اسلام کے ہے بھی آیا
ہوں میں واسطے انتظام کرنے ان دولاکھ روپیوں کے جو دیے ہیں کسی ایک شخص نے سکریٹری مسلم
ہائی اسکول کانپور کو واسطے کاموں قومی کے تاکہ دے دوں میں اس روپیہ کو مولانا ابوالکلام کو تاکہ
بنائیں وہ کوئی ایسا مدرسہ کو بیچ اس کے سبق دیا جائے بچوں مسلمانوں کو سیاست کا۔ اور خالص
سیاست کا اگرچہ ہو یہ کتنا ہی دشوار۔ اور درست کریں مولانا مدح کیے گئے اوپر کے شہر تھریس کو
جہاں داخل ہوگئے ہیں یونانی ساتھ اشاروں دوستوں قومی اپنے کے جیسے داخل ہوگئے تھے ایڈیٹر
صاحب ''پیسہ اخبار'' بیچ مقبرے ایک صحابیؓ بڑے کے دراں حال یہ کہ پہنے ہوئے تھے وہ بیچ پاؤں
اپنے کے جوتا بنا ہوا ''انڈیا کونسل'' کا پس بہت تعریف واسطے اللہ بزرگ و برتر کے ہے کہ توڑ دیا ہم
نے سلسلہ بات ان کی کا جیسا توڑ دیا تھا اور توڑ دیا ہے ''پردہ بیگم حسرت موہانی'' اور لیڈی سر امام
نے اوپر خوشی چھانٹے جانے خاوند اپنے کے واسطے ملازمت حیدرآباد کے (راہ بتلا دے اللہ اُن کو
سیدھی) پھر سوال کیا ہم نے حکیم اجمل خاں صاحب سے جو بیٹھے ہوئے تھے بیچ گروہ شاگردوں
ہمارے کے کہ گواہی دو تم اے حکیم بڑے اوپر اس کے کہ کیا ہوا وہ روپیہ جو جمع کیا تھا دوستوں
تمھارے نے واسطے ''انجمن خدام کعبہ'' اور واسطے ''وقارالملک میموریل'' کے۔ پس ہزار تعریف
واسطے حکیم صاحب ذکر کیے گئے کے کہ جواب دیا انھوں نے ساتھ جلدی بہت کے جواب دیا انھوں
نے ''سلطان جہاں منزل'' علی گڑھ سے اور بیچ مثال کے مارا انھوں نے مبلغ ایک شعر پریزیڈنٹ
ولسن اور امیر امان اللہ خاں کا اور یہ ہے ترجمہ اس کا کہ وہ لوگ کہ ساتھ چندوں قوم اپنی کے چلاتے
ہیں خرچ بیوی بچوں اپنے کا وہ بہتر ہے واسطے ان کے کے نہ جواب دیں وہ قوم اپنی کو نسبت
چندے وصول کیے ہوئے کے اگرچہ کتنا ہی پوچھے قوم ان سے۔

خبرداری اور آگاہی ہے واسطے آل انڈیا ہندو کانفرنس کے جو واقع ہونے والی ہے بیچ باب
ہمدردی ظاہر کرنے ساتھ ملزموں کنارپور کے کہ منہ بات اپنی کا طرف مطلب اپنے کے لاتے ہیں

ہم یہ کہ دریافت کیا ہم نے ایک کو شاگردوں اپنے سے کہ کچھ تھوڑی خبر رکھتا ہے تو خبروں لڑائی افغانستان سے بیچ حالت ایسی کہ جب کہ نہیں رکھتے ہیں سپاہی افغانستان کے ہتھیار ہلاک کرنے والے آدمیوں دنیا تمام کے جور کھتے ہیں سپاہی انگریزوں کے بیچ گھروں اپنے کے نئے۔ پس اے اللہ بلند کچھ مرتبہ شاگرد ہمارے کا بیچ ''صلح کانفرنس'' کے کہ جواب دیا اس نے ہم کو اس طرح کہ اے صرف مکتب میں پڑھانے والے استاد ہمارے نہیں ہے تو خبر کار رکھنے والا اوپر معاملوں واپسی معزول شاہ ایران کے اور اوپر مقرر ہونے میاں محمد شفیع صاحب کے ممبری تعلیمات پر۔ پس وہ ہے حالت لڑائی افغانستان کی کہ بند ہو گئی سبب سے معافی چاہنے دونوں حکومتوں کے شامل اوپر شرطوں چار کے۔ بیچ زمانے گزرے ہوئے اور حال کے۔ پھر بہت خوش ہوئے ہم اور باقی رہنے عام برطانیہ اور افغانستان کے اور تار دیا ہم نے سہار کباد کا ''محمود الحسن صاحب قبلہ اور ایڈیٹر صاحب ذوالقرنین'' بدایوں کو کہ شائع کر دتم کوئی فتویٰ کفر کا طرف سے عالموں بدایوں کے اوپر صلح افغانستان کے کہ عادت کیے گئے ہو تم۔ یہی اطلاع دی ہم نے ذریعہ سے ''کھلی چٹھی'' کے صاحب وائسرائے ہند کو یہ کہ بدل دیا ہے ہم نے طریقوں تعلیم اپنے کو موافق ندوہ کے اس طرح کہ نکال دیا ہم نے نصاب اپنے سے حصہ ''علم دین'' کا مثل ''ندوہ'' کے جیسا نکال دیا عالموں فرنگی محل نے مولانا برکت اللہ صاحب رضا اور مولوی فضل الرحمٰن صاحب کو مکان اپنے سے ساتھ خوف ''مسیح موعود قادیان'' کے بھی حکومت لکھنؤ کے۔ پس اے ولایتی مال شوق سے خریدنے والو! بشارت ہے واسطے تمھارے بیچ صلح افغانستان اور انگلستان کے۔ اب چاہیے بولنا تم کو پاکی اللہ مہربان قدرت والے کی کہ حکیموں نے کہا ہے ''واللہ اعلم''۔

(اخبار ''دستور'' شیرکوٹ، 4 ستمبر 1919)

◆◆◆

مولوی ظفر علی خاں کی نیلگوں گرفتاری

پس اے خفیہ پولیس سے ڈرنے والو!

خبرداری اور آگاہی ہے واسطے تمھارے یہ کہ ایک دن بیچ مکتب پاک سیاسی اپنے کے پڑھا رہے تھے ہم کتاب گلستاں شاگردوں بی۔اے پاس اپنے کو کہ اکثر ان کے سبب سے نہ جاننے زبان عربی کے محروم رہتے ہیں علوم حکمت وسیاست سے مگر اے پڑھانا ہمارا مانند پڑھانے استادوں دیوبند وندوے کے ساتھ طریقوں قدیم سکندر ذوالقرنین کے تھا۔تا کہ ذریعے سے اس پرانے طریق تعلیم کے غفلت اور خوف انگریزی کا پیدا ہو بیچ دلوں اولاد ہماری کے۔ناگاہ مبلغ ایک اعتدال پسند داخل ہوا بیچ مکتب ہمارے کے اور بیٹھ گیا وہ دائیں ہمارے۔اے بیٹھ جانا اُس کا مانند بیٹھ رہنے طلبا علی گڑھ کالج اور اسلامیہ کالج پشاور کی طرف سے خلافت ایجی ٹیشن کے تھا۔پس جب نظر ہماری اوپر اس کے اور اوپر ان بیوہ عورتوں لکھنؤ کے پڑی۔کہ نہیں انتظام کرتے نکاح ان کے کا رہنے والے فرنگی محل کے۔تو سوال کیا ہم نے کہ اے وہ تو اعتدال پسند بیچ کہہ تو کہ کیوں کر ہے آنا تیرا بیچ مکتب پاک ہمارے کے۔مبادا ہوئے کہ واسطے مخبری ہماری کے آیا ہو تو یا واسطے اس کے کہ ترک کردیں ہم پڑھانا کتابوں سیاسی کا شاگردوں اپنے کو مانند علمائے بریلی اور بدایوں۔بھی دار العلوم کانپور اگرچہ خراب ہو رہی ہے اکثر مساجد ہماری رہنے سے عربی طلبا بنگال کے مانند گھر

ماں باپ اپنے کے غلاظت پھیلاتے ہیں وہ بیچ صحن مسجدوں کے اور بیچ حجروں مسجدوں کے۔ راہ
بتلادے اللہ ان کو بم بازی کی۔ موافق رسم باپ داداؤں اپنے کے۔ یا یہ کہ مبلغ ایک فتوے لکھیں ہم
بیچ باب مخالفت خلافت ایجی ٹیشن کے مانند قاضی صاحب دھولپور کے۔ بہرہ اور گونگا کردے اللہ
ان کو یا باز رکھیں ہم شاگردوں اپنے کو اس سے کہ نہ جمع کریں وہ روٹیاں اہلِ محلّہ سے واسطے پیٹ
بھرنے اپنے کے مثل گداگروں ہندستان کے، کہ ذریعہ اس کے بدنام ہوتی ہے عربی تعلیم ہماری۔
یا کہہ تو وہ جو کچھ کہ بیچ دل اعتدال پسند تیرے کے ہوئے۔ پس گواہی دیتے ہیں ہم اوپر اس کے اور
اوپر بدماغی ان مسلمان افسروں کے کہ بیچ ریاستوں دیسی ہندستان کے رواج دے رہے ہیں وہ
زبان انگریزی کو بدلے زبان مادری اردو اپنی کے۔ پنشن کردے اللہ ان کی اور لارڈ سنہا کی پہلے
مقرر ہونے لیفٹننٹ گورنر صوبہ بہار کے کہ بیچ جواب کے آیا وہ اور کہا کہ خبردار ہو تم اے ملا رموزی
صاحب کہ نہیں ہے آنا بیچ کتب تمھارے کے میرا۔ مگر یہ کہ خبردار کردوں میں تم کو اوپر باتوں چند
سیاسی کے۔ اگر غور کریں اوپر ان کے تاریک خیال علما تمھارے۔ پس یہ ہیں وہ چند باتیں ہذا کہ
بسبب غلامی اور خوف بیچ دلوں مسلمانوں ہند کے۔ بھر گیا سبب سے معاشرت انگریزی اور تحریروں
پائنیر اخبار کے اور مصروف ہوگئے علما تمھارے بیچ تکرار زید و بکر کے اور صوفی بیچ سماع طبلہ اور
ہارمونیم کے اور سیاسی لیڈر بیچ مخالفت ترک موالات کے مانند مدن موہن مالوی اور مسٹر محمد علی
جناح کے اور طلبا بیچ کھیلوں فٹ بال اور ہاکی کے اور اسلامی والیان ریاست بیچ گرفتاری خدام
خلافت کے مانند نواب ٹونک و رامپور اور حیدرآباد کے۔ تو شروع کردیا گرفتار کرنا علمائے ہند کا اور
لیڈروں ہند کا اور صوفیوں ہند کا مانند مولوی فاخر اور ظفر علی خاں اور پیر محبوب شاہ وغیرہ، ان کے
ذریعہ سے مخبری ہندستانی خفیہ پولیس کے۔ اگرچہ عمریں تمام اپنی صرف کیں تعلقہ داروں اودھ نے
بیچ باب رضامندی سر ہارکورٹ بٹلر کے سبب سے کمزوری اور سکون مولانا عبدالباری کے کہ بیچ
زمانے دو تین مہینہ گزرے ہوئے کے۔ روایت کی تھی انھوں نے بیچ کتاب (مقاماتِ حریری)
کے کہ اما بعد اگر نہ منظور کیا مطالبہ خلافت کا گورنمنٹ ہند نے تو ہجرت طرف افغانستان کے
کروں گا میں۔ مگر اے افسوس بہت اوپر خاموشی ان کی کے بھی اسی طرح جس پڑے ممبر پارلیمنٹ
لندن کے اوپر اس کے کہ جب گرفتار ہوتا ہے مبلغ ایک لیڈر ہمارا تو دائیں اور بائیں اس کے چلتی

ہے مخلوق اللہ کی، ساتھ نعروں اور بے کاروں کے سرحد عدالت تک، مگر جب وہ لیڈر ذکر کیا گیا
داخل ہوتا ہے بیچ جیل خانہ سرکاری کے تو فرار ہوتے ہیں طرف گھر اپنے کے ہمراہی اس کے جیسا
کہ اوپر اسی جگہ کے بزرجمہر نے کہا ہے کہ اے افسوس بہت اوپر اس کے کہ جب روانہ ہوئے مسٹر
محمد علی اور مولوی سلیمان ندوی طرف یورپ کے تو نہ پہنے کپڑے انھوں نے کپڑی سودیشی تاکہ اوپر
رہنے والوں یورپ ولندن کے اثر پڑتا تحریک سودیشی ہندستان کا۔ پس چاہیے کہ نہ سفر کریں وہ مگر
ساتھ کپڑوں سودیشی ہندستان کے۔ اگرچہ اولاد کہاروں اور لوہاروں اور کسانوں اور مہاجنوں کی
سبب سے زبان دانی انگریزی کے ممبر میونسپل بورڈ کی ہوتی ہے۔ بھی اسی طرح سویشی اور گاڑیاں کا
شکاروں ہمارے کی پکڑی جاتی ہیں بیچ بے گار جنازہ ڈپٹی کمشنر کچہری کے بس جب سلسلہ کلام
اعتدال پسند کا اوپر اس جگہ کے اور اتحاد و احرار اسلام کا بیچ ماسکو کے پہنچا تو دعا کی ہم نے واسطے
رہائی مولوی ظفر علی خاں اور دیگر مولویوں اور لیڈروں ہمارے کے۔ شعر:

ہمت مانند ہمت آئرلینڈ والوں کے اختیار کرو البتہ تحقیق
بائیکاٹ کہو بزدل علما اپنے کو اور نوجوان نثار کر: البتہ تحقیق

("زمیندار" 12 اکتوبر 1922)

◆◆◆

آل انڈیا مسلم کانفرنس لکھنؤ میں دھانی تقریر

اے بیٹو آدم کے چھپا ہوا نہ رہے اوپر تمھارے اور اوپر جنرل ٹاؤنڈشنڈ کے بیچ محاصرہ قط العمارہ اور نہر کیل کے بھی اوپر کپتان جہاز ''ایمڈن'' کے بیچ ملک مدراس کے دراں حال یہ کہ گولہ باری کی تھی اس نے اوپر تالابوں اور کنوؤں تیل کے سبب سے غفلت جہازوں ہند کے۔ اگر عقل رکھتے ہو تم ساتھ کانوں ہوش دل اپنے کے سنو تم یہ کہ بیٹھے ہوئے تھے ہم اور شاگرد ہمارے ''زیرسایہ'' خیمہ رفاہِ عام لکھنؤ کے جیسے نازل ہوتی ہیں برکتیں ''زیرسایہ برطانیہ عظمیٰ'' کے اوپر سر ہندستان کے موافق لکھنے اخباروں خوشامد کے پیشہ والوں کے یہاں تک کہ گرما گیا آفتاب اوپر سر مخلوق رفاہِ عام لکھنؤ کے ساتھ حکم رب آسمانوں اور زمینوں کے۔ ناگاہ درآئے بیچ جلسہ کی جگہ کے مولانا عبدالباری صاحب ساتھ دوست بڑے مہاتما گاندھی اور صاحبوں دانائی فرنگی محل اپنے کے۔ پھر حرکت کرنا کیا لوگوں نے ساتھ حجت بہت کے واسطے صدارت ان کی کے یہاں تک کہ بدلے حسرت موہانی صاحب کے چڑھ گئے مولانا صفت کیے گئے اوپر کرسی صدارت کے پھر ساتھ خوشی نفس امارہ اور یتیم نیچے ہونٹوں اپنے کے کھڑے ہو گئے وہ مثل رہنے والوں قوم کے واسطے حفاظت حقوق اپنے کے۔ پھر ندا دی انھوں نے ہم کو ساتھ ادب زیادہ کے تا کہ کچھ تھوڑی تقریر کریں ہم اوپر پریشانی ترکوں اور رعایا دیسی ریاستوں کے۔ تنگ آگئے ہیں وہ اور تنگ آ گئی ہے وہ

ساتھ سلب صلح کانفرنس اور علی گڑھ کالج والوں کے۔ پس فیض گزری تھی دیر زیادہ حکم کرنے مولانا
عبدالباری صاحب اور سابق لیفٹننٹ گورنر پنجاب کو واسطے کرنے قید کے پنجابیوں کو کہ تیار ہو گئے
ہم واسطے تقریر اور تحریر کے بدلے قیمت تھوڑی کے۔ پھر باندھ لیا ہم نے اوپر سر ذاتی اپنے کے
[illegible] "میڈ ان جاپان" کا اور پہن لیا ہم نے جُبہ ریشمی اپنا بنا ہوا کارخانہ کرپ اور سودیشی اسٹور
[illegible] چادر چھوڑ دیا ہم نے بالوں سر اپنے کو دائیں اور بائیں مثل خواجہ حسن نظامی صاحب کے۔
(ہمیشہ ہووے حلقہ نظام المشائخ ان کا) پھر ساتھ سہارے عصا اپنے کے کھڑے ہو گئے ہم اوپر بلندی
سر اسٹیج کے اور شروع کر دی ہم نے تقریر اس طرح کہ معزز تعزیہ بنانے والو! آگاہی اور خبرداری
ہے واسطے تمہارے بیچ شروع مہینے محرم کے۔ البتہ تحقیق سزا پائی مولوی فضل الرحمن صاحب ایڈیٹر
"اخوت" نے بدلے خدمت قومی اپنی کے ساتھ باتوں بھائیوں مذہب اپنے کے۔ نہیں ہے کوئی
شک بیچ اس کے کہ بند پڑی ہے جبری تعلیم بھوپال کی بیچ ممانے حال کے اگرچہ شہرہ اس کا بلند
ہو چکا تھا بیچ زمانے گزرے ہوئے کے اوپر فقط محنت ڈاکٹر عبدالرحمن بجنوری کے (زندہ کر دے اللہ
ان کو واسطے کاموں قوم ہماری کے) بھی اے وہ لوگو کہ مخالفت کرتے ہو تم علاج دیسی طب کی سبب
سے تعصب قومی اپنے کے بھی سبب سے بغاوتوں، فیوم اور گلاسکو لیور پول اور نیو یارک کے۔ نہیں
گھیرا تھا ہم کو غفلت بہت نے مگر یہ کہ نیند لے گئے تھے ہم اوپر چارپائی اپنی کے بیچ شروع رات
اندھیری برسات کے۔ ناگاہ نظر پڑا ہم کو بیچ خواب کے مبلغ ایک قافلہ ملا ہوا اوپر قسموں ممبروں
امپیریل کونسل کے کہ جا رہا تھا وہ واسطے کرنے حج کے۔ بیٹھا ہوا اوپر گردنوں اونٹوں عرب کے ہمراہ
امیر فیصل کے طرف یورپ کے تاکہ خبردار کرے وہ فوجوں شیخ سنوسی کو بیچ ملک طرابلس کے اوپر کر
کرنے صلح کانفرنس اور یونانیوں کے ساتھ حکومت ترکی کے تاکہ جھپٹیں وہ اوپر اٹلی کے اور "دفتر
اقتدار ہند" کے حال وہ کہ سیدھی ہوں انیاں نیزوں ان کی طرف قادیان والوں اور عیاش
مسلمانوں کے کہ صرف کر رہے ہیں وہ جائیدادیں اپنی بیچ کاموں لعنت کیے گئے کے موافق حکم
وممبر خارجیہ ایران کے بیچ ملک لندن کے جیسے صرف کیا گیا ایک لاکھ روپیہ بادشاہ حیدرآباد کا بیچ
ملک بہار کے۔ پس ابھی کہ نہیں پہنچا تھا غلغلہ پکار ہماری کا کہ بلند ہوا ایک غبار طرف سے مصر اور
افغانستان اور تبت کے جمال پاشا کا۔ پھر دور ہو گیا وہ اور نکل آئے صفوں اس کی سے سوار جری

زیادہ قوم نجاریوں سے ساتھ اس حالت حیرت کی بڑھانے والی کے کہ آگے منہ ان کے سے بڑھے سر ملک عمر حیات خاں صاحب متوانہ واسطے مخالفت پنڈت مدن موہن مالوی کے بیچ امپیریل کونسل وائسرائے کے اوپر قانون ''بری الذمہ'' کے یہاں تک کہ جگہ کے پکڑنے والے ہوگئے وہ برابر چارپائی ہماری کے۔ پھر دریافت کیا ہم نے ان سے کہ اے وہ تم لوگو! کہ نہیں باز آئے ہو تم نااتفاقی اور لڑائی اپنی سے حال وہ کہ پناہ کی اختیار کرنے والی ہورہی ہے مخلوق اللہ کی شر اور فتنہ تمھارے سے جیسے نہیں باز آتی ہے صلح کانفرنس فیصلوں موافق مطلب اپنے کے سے اگرچہ خردمندوں نے بیچ کتاب ''پریس ایکٹ'' اور ''قانون تحفظ ہند'' اور ''رولٹ بل'' کے بھی بیچ کتاب ''قانون بری الذمہ'' کے لکھا ہے کہ وہ کہ قانون سخت بناتے ہیں ساتھ خون اپنے کے کھیلتے ہیں۔ دن لڑائی کے اور وہ کہ بھاگتا ہے کھیلتا ہے ساتھ خون ایک لشکر کے بھی۔ بیچ انھیں معنی کے لطیفہ اوپر طاق محل فریدوں کے لکھا ہوا تھا کہ۔ بیت:

ڈرتا ہوں میں کہ نہ پہنچے گا تو طرف کعبہ کے اے صلح کانفرنس
کہ یہ راستہ کہ جاتا ہے تو طرف مطلب اور نفع اپنے کے ہے

پس اے محترم سود خوارو!

کوشش کرو تم بیچ باب حفاظت صحت جسمانی اپنی کے تاکہ کپڑے عورتوں کے نہ پہنو تم مثل نزاکت رہنے والوں اور اودھ کے۔ کہ کانپ اٹھتا ہے بدن تمام اُن کا اوپر فقط آواز مرغ اور مرغی گھر اپنے کے۔ پھر کیا سکتے ہیں داخل وہ داخل ہونا بیچ صفوں لڑائی کے مثل بہادروں کے؟ ورنہ قریب آگئی ہے وہ گھڑی کہ آزمائش میں ڈالے جاؤ تم یا کسی تکلیف بڑی میں مثل قیدیوں قید خانہ ہزاری باغ کے۔ اگر آنکھ خدا دیکھنے کی رکھتے ہو تم اوپر معاملوں دائرہ ادبیہ لکھنؤ اور حکومت چین کے پس وہ بہتر ہے واسطے تمھارے اور ماں باپ گزرے ہوئے تمھارے کے دل کہ مل جاؤ تم ساتھ بھائیوں شیعہ اور بواہر اور اہل حدیث اور ہندوؤں کے مگر ساتھ قادیان والوں کے۔ کیونکہ بزرجمہر نے بیچ کتاب ''انشاء مادھو راؤ'' اور ''دستور الصبیان'' کے لکھا ہے کہ نہیں ہے فائدہ کا پہنچانے والا اتفاق تمھارا ساتھ گروہ قادیان کے دراں حال یہ کہ مخالفت کی ہے سلطان ترکی کی ایک ان کی نے بیچ اخباروں ''اینگلو انڈین'' کے موافق حکم احمد حسین ولد ارحسین تمبا کو فروش لکھنؤ کے۔ کیونکہ

ایک جماعت اوپر اس کے ہے کہ ساتھ عاجزی بہت کے التجا کرنے والے ہو جاؤ تم حکومت اپنے سے تاکہ ساتھ انصاف بڑے کے فیصلہ کرے وہ تجارت چرم اور قانون وسیع ریلوے کا کہ پیش کیا تا مسودہ اس کا بیچ زمانے گزرے ہوئے کہ سر جیمس میسٹن نے دراں حال یہ کہ برابر ہے بیچ گرانی کے کپاس اور گھی بھی کرایہ ریلوں ہندستان کا پھرائے مسلمانوں بمبئی کے۔

وہ سنا تم نے بیچ عقیدوں قبر پرستی اپنی کے سبب سے نہ جاری ہونے کسی اخبار بڑے اردو کے بمبئی سے کہ سکے وہ لکھنا تحریروں آزاد کا اوپر حالت مذہبی مسلمانوں بمبئی کے کہ بُری رسمیں جاری ہیں بیچ ان کے بھی اکثر ان کے سنوارتے ہیں قبروں اونچی اونچی زیادہ کوشش دولھا کے۔ پھر خطاب کیا گیا کیا ہم نے ساتھ لہجہ سخت کے اس طرح بیچ باب ترکی کے۔

حکایت: ایک گورنر کو سنا ہم نے کہ گھر رعیت کا خراب کرتا تھا تاکہ خزانہ بادشاہ کا آباد کرے۔ لے خبر قول حکیموں سے کہ کہا ہے جو کہ خدا بزرگ و برتر کوستا ہے تاکہ ایک قوم کو بیچ قبضہ اپنے کے لادے اللہ تعالیٰ اُس مخلوق کو اوپر اس کے مقرر کرتا ہے تاکہ بلا کی دماغ اس کے سے نکالے۔ شعر:

آگ جلانے والی نہیں کرتی ہے ساتھ رائی کے
وہ جو کچھ کہ کرتا ہے دھواں دل مسلمانوں کا
بیچ مقدمہ پریشانی ترکوں سمرنا اور تھریس کے۔

(اخبار شیر کوٹ 16 اکتوبر 1919)

◆◆◆

اخبار ''کانگریس'' کا پیازی اجرا

شروع کرتے ہیں یہ مضمون کو ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے بیچ باب دوبارہ جاری ہونے اخبار'' کانگریس'' کے بھی مانند شاعروں ہندستان کے لکھتے ہیں ہم بیچ شروع سطروں اس مضمون کے مبلغ دو شعر شاگر بڑے اپنے لارڈ سیڈنہم کے کہ بیچ کتاب آئینی اصلاحات ہند کے لکھے ہیں انھوں نے یہ ہیں وہ:

اے چڑیا صبح کی عشق تو کا اخبار'' کانگریس سے سیکھ کہ اس جلے ہوئے کی جان گئی ساتھ حکم پریس ایکٹ کے۔

یہ اینگلو انڈین اخبار بیچ تلاش اس کی کے بے خبر ہیں اس کو کہ خبر ہوئی خبر اس کی پھر نہ آئی۔

پس موافق ان شعروں سطر کیے گئے کہ حیرت کی بڑھانے والی ہے۔ زندگی اخبار '' کانگریس'' کی جو نہیں جاری ہوا مگر ساتھ قدرت اللہ بڑے اور عزت والے کے اور خوش ہوئے وہ شاگرد ہمارے جو نہیں سکتے ہیں پڑھنا کسی اخبار آزاد کا بیچ اسکولوں اور کالجوں انگریزی کے ساتھ حکم پرنسپل اور حکومت اپنی کے، مگر اخبار ''انگلش مین'' وغیرہ۔ پھر رجوع لائے ہم طرف گرانی ہند اور قانون ہائے بغاوت اور ان اسکولوں اور کالجوں لندن کے کہ بیچ ان کے دشوار ہے داخل ہونا طلبائے ہند کا اگرچہ کتنا ہی خرچ کریں وہ روپیہ اپنا۔ پھر قصد کیا ہم نے تا کہ مبلغ ایک جلسہ کریں ہم

بیچ خوشی پاس ہوجانے قانون "بری الذمہ" کے ساتھ ہمت سر ملک عمر حیات خاں صاحب نوانہ
کے۔ ناگاہ آئے جنرل لیلبنائی طرف سے ملک مصر کے بھی ڈاکٹر کچلو اور ستیہ پال طرف سے جیل
خانوں اپنے کے بھی بعض قیدی ہزاری باغ کے تاکہ باز رکھیں وہ ہم کو بٹھانے سے کسی جلسہ ایسے
ہی کے جیسے باز رکھے جاتے ہیں ہندستانی باندھنے سے ہتھیاروں جدید کے بھی تجارت سے جنوبی
افریقہ کے ساتھ حکم اخبار "ٹائمز" اور جنرل بوتھا کے یا جیسے بام رکھے گئے مسٹر اینڈریوز جانے سے
بیچ ملک پنجاب کے واسطے دیکھے ان فسادوں اور زیادتیوں کے جو نازل ہوئیں اوپر سر پنجاب کے
طرف سے آسٹریلیا اور آئرلینڈ اور دہلی کے یا جیسے باز رکھے گئے لالہ لاجپت رائے آنے سے بیچ
ملک ذاتی اپنے کے ساتھ اشارہ قانون تحفظ ہند اور مسٹر مانٹیگو کے (ہمیشہ ہوجیو وزارت ان کی) مگر
ہزار خوشی اوپر اس کے کہ ہمت بڑھائی ہماری سی۔ آئی۔ ڈی نے جیسے ہمت بڑھائی تھی عربوں کی
بیچ عراق کے برطانیہ اور نواب وقار الملک مرحوم نے واسطے بغاوت اور فساد کے سات بھائیوں
ترک اپنے اور اسٹاف "پائنیر" کے۔ پھر تیار ہوگئے ہم واسطے کرنے جلسے اپنے کے جیسا تیار ہوگیا
تھا توپ خانہ دہلی کا واسطے گولہ باری کے اوپر سر ہڑتال کرنے والوں دہلی کے۔ پھر حکم دیا ہم نے
شاگردوں تمام اپنے کو واسطے جمع کرنے لوگوں کو جیسا حکم دیا تھا "جوزی لندن" نے بیچ مقدمہ مسٹر
تلک کے غلط موافق رائے سرایڈورڈ کارسن کے اوپر غلط دلیلوں اور بحث ان کی کے اگر یاد رکھتے ہو
تم اے پڑھنے والو اخبار انگریزی کے اور نفرت کرنے والو اخباروں اردو سے۔ یہاں تک کہ تیار
ہوگئی مخلوق اللہ کی واسطے سننے تقریر ہماری کے بیچ جگہ جلسہ کے جیسے تیار ہوگئی ہے مخلوق اللہ کی واسطے
ہڑتال اور اسٹرائک انگریزی کے بیچ شہروں امریکہ اور دسرے یورپ کے سبب سے زیادتی
حکومتوں اپنی کے بڑھ گئی ہیں وہ آگے زیادہ حدوں قانون اپنے سے مثل گورنر صاحب پنجاب
کے۔ پھر تشریف لائے مسٹر کرنس اور لارڈ ولنگڈن گورنر گزرے ہوئے بمبئی کے بھی افسر دوسرے
برٹش کانگریس کمیٹی لندن کے واسطے مخالفت انڈین نیشنل کانگریس کے بھی۔ واسطے دیکھنے لیکچر
ہمارے کے۔ بس نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے کہ مانگا انھوں نے روپیہ نقد ہندستانیوں سے
واسطے امداد فوج یورپ کے بھی واسطے قرضہ جنگ کے مگر نہ لائے وہ بیچ دھیان اپنے کے پریشانی
قحط ہند کو اور بدلے سکہ چاندی کے عطا کیے انھوں نے نوٹ کاغذ کے مہاجنوں ہمارے کو پھر حکم کیا

انھوں نے واسطے لینے تاوان کے مظلوموں پنجاب سے اگر چہ باپ اور بھائی ان کے کٹا چکے سر اپنے بیچ لڑائی یورپ کے طرف سے برطانیہ بڑی کے ساتھ حکم لارڈ کچنر اور مہاراجہ کشن پرشاد کے۔ پھر نالائق گردانا افسروں ذکر کیے گئے نے ہندستانیوں کو بیچ باب حاصل کرنے ہوم رول کے۔ پس کھڑے ہو گئے ہم واسطے تقریر کرنے کے بیچ گھر امپیریل کونسل کے اس طرح کہ:

اے وہ تم لوگو کہ بناتے ہو تم مبلغ تین قانون سخت بیچ ایک سال کے واسطے رہنے والوں ہند کے۔ خبر داری اور آ گاہی ہے واسطے تمھارے بیچ کالموں اخبار ''کانگریس'' کے جو ساتھ قدرت اللہ مہربان کے جاری ہوا ہے ساتھ زندگی دوسری اپنی کے مثل زندگی آئرلینڈ اور کوریا کے جو ساتھ قوت بازو اپنے کے چاہتے ہیں کرنا حاصل حکومت اپنی کا بھی ایک ان کا (کوریا) کر چکا حاصل آزادی اپنی حکومت سے جاپان کی ساتھ بغاوت بڑی اور اعلان خود مختاری اپنی کے کیونکہ خسرو نے بیچ کتاب ''قانون اسلحہ ہند'' کے لکھا ہے کہ وہ حکومت کہ بیچ قبضے ہاتھوں دوسرے کے وہ نہیں ملتی ہے واپس ساتھ جلسوں سالانہ اور تقریروں عمدہ کے مگر ساتھ اتفاق اور تعلیم مادری زبان اپنی کے۔

◆◆◆

گلابی اردو

(کالم برائے اخبارات)

از

ملا رموزی

فہرست

جرمنی کی سیاہ شکست

اے نماز سے زیادہ پابندی سے ریڈیو سننے والو!

بیچ کہو تم کہ تحقیق کیا ہوئے انداز ے تمھارے بیچ باب فتح جرمنی کے مگر اے افسوس کہ نہ سکے تم اور البتہ تحقیق نہ سکے بعض اخبارات تمھارے معلوم کرنا کمزوریوں فوجی جرمنی کا۔ پس اگر عمر اپنی زہر باد کرتے تم بیچ تقریروں لیڈروں درجہ سوم کے اور ہوتے بالغ نظر لیڈر زیادہ بیچ ہندستان کے تو کبھی کا نکاح ہو جاتا ہمارا اے نکاح پانچواں بعد طلاق ایک کے مگر جب ہمراہ عرس کے ہوں مشاعرے بھی نہ ترک کیا ہو ہندستانیوں نے علاج ڈاکٹری اور منجن یورپ کا تو کیا خاک سمجھتے اسباب شکست ہٹلر کا۔

امابعد اگر آنکھ حق دیکھنے کی پائی ہم تم نے بھی بیوی بچوں تمھارے نے تو دیکھو ساتھ اس کے کہ کس قدر مستعدی، تیزی اور سرگرمی سے مصروف ہوتے ہیں لیڈر تمھارے بیچ حصول وزارت بھی بیچ حصول ممبری بلدیات کے مگر نہیں ہوتے وہ ایسے مستعد بیچ اصلاح کاموں غریبوں اور بیچ کاموں حصول آزادی ہند کے۔ پس یہ ہے اور البتہ تحقیق یہ ہے سبب اس کا کہ واسطے حصولِ وزارت کے کافی ہے ایل ایل بی پاس ہونا، مگر واسطے حصولِ آزادی ہند کے درکار ہے عقل اعلیٰ پس جب نہیں ہے یہ جوہر قیادت اندر لیڈروں اکثر کے تو غور کرو کہ کس قدر دور پڑی سڑ رہی ہیں مقاصد اپنے سے لیگ اور کانگریس۔ پس جب مل گئیں فوجیں اتحادیوں کی اوپر ایک محاذ کے اور نہ جھگڑے اتحادی اوپر پہلے داخل ہونے کے برلن کے باہم تو پھر مسکرائے ہم اور بیوی تین ہماری

اوپر اتفاق ہندستانی لیڈروں کے کہ نہیں سکتے ہیں اور البتہ تحقیق نہیں سکتے ہیں وہ کرنا ضبط خدمات کا
واسطے اتحاد کے اس طرح جس طرح کہ ضبط کیا برطانوی اور امریکی قوم نے بھی روسی قوم نے
تحریکات اختلاف کو۔ پس اندر جن قوموں کے کہ ہوا ایسی عقل چمک دمک والی ان سے کیا لوگے تم
کر کے ایک ایک سالانہ اجلاس لیگ وکانگریس کا اور کر کے نااتفاقی اوپر ہر قدم کے مگر ہے یہ سب
کچھ پیدائشی کمزوری علاقہ ایشیا وافریقہ کی کہ کہے تو کہ جیسے کھود کر پھینک دیے ہوں کارخانے عقل
اعلیٰ کے ایشیا وافریقہ سے کسی نے جو نہیں پیدا ہوتے، مدبر مانند مدبرین یورپ وامریکہ کے۔ محفوظ
رکھے اللہ نظر بد سے ملک چین کو کہ تحقیق بن کر صدر سان فرانسسکو کانفرنس کا رکھ لی ہے لاج اس
غریب نے عقل ایشیا کی اگرچہ بہت دن گزرے کہ نہ کھائے قورمہ اور کباب ہمراہ مولانا احمد سعید
صاحب جمعیۃ علمائے مدظلہ کے اور نہ پیا شربت ہمراہ خواجہ حسن نظامی مدظلہ کے کہ خاک بیچ منہ
میرے کہ تحقیق بعد ان کے زوال پا گئی قوالی بیچ ہندستان کے مگر یہ کہ روئے گی نسل آنے والی
جرمنی کی حماقت کو ہٹلر آسٹروی کی جس نے مانند قصائیوں کانپور وسہارنپور کے کٹوا کرا کے ذبح
کرا کر رکھ دیا جرمنوں کروڑوں کو اور آسٹروی وہنگریوں لاکھوں کو اوپر فقط آن بان اپنی کے۔ اب
دیکھیں کیا کرتی ہیں بیچ زمانے آنے والے کے وہ مسلمان لڑکیاں جو دھڑا دھڑ بے پردہ اور میٹرک
پاس ہو رہی ہیں بیچ اس زمانے بلا کے۔ پس جب خود تلاش نہ کیے جدید چشمے تیل کے ایران وعراق
کے تو فقط اوڑھ لینا یورپی ٹوپی کا اور کھانا کھانا ساتھ چھری کانٹے کے۔ نہیں ہے اصل ترقی ایران و
عراق کی۔ اللہ ہی حافظ ہے اب ان اخباروں اردو کا جو جاری ہوئے تھے بہ سبب جنگ جرمنی کے
بدلے کلرکی اور کاروبار دوسرے تجارتی کے پس حد سے زیادہ قائم ہونا دکانوں کتب فروش گھٹیا کا
علامت زوال عقل اس قوم کی کی ہے۔ بھی نہ ہونا شائع کتابوں پختہ کاروں کا اور دھڑا دھڑ شائع
ہونا موشعروں ہر شاعر کا علامت زوال مذاق علمی کی ہے بہ سبب قلت مصنفین پختہ کار کے۔ پس
تحقیق شکست جرمنی کی سبب بن جائے اگر جدید نکاح ہمارے کا ہمراہ کسی غیر بی۔ اے پاس کے تو
بہتر ہوگی بیوی غیر بی۔ اے پاس بی۔ اے پاس سے کہ کہا ہے:

نہ ہر بی۔ اے پاس عورت ہے عورت نہ ہر ایم۔ اے پاس مرد، مرد
اللہ تعالیٰ نے ایک مدبر اعظم لیڈر بھی ہندستانیوں کو نہ دیا

(19 مئی 1945)

وائسرائے کا عنابی اعلان

اے حد سے بڑھے ہوئے مغرور و متکبر سودا سلف فروخت کرنے والو!
تحقیق پڑھو تم اندر دکانوں نفع خور اپنی کے اعلان وائسرائے ہند کے کو کہ تحقیق ذریعہ اس کے سے جب حاکم ہوں گے اور وزیر ہم ہندستانی تو تحقیق اس وقت دریافت کریں گے ہم تم سے سبب نخرے، غرور اگر گراں فروش کا تم سے اگرچہ تعمیر کر رہے ہو تم بیچ زمانے گرانی کے کوٹھیاں، بنگلے اور مکانات شاندار ذریعہ سے آمدنی گراں فروشی کے مگر آوردہ اند کہ یہ کمایا ہوا ظلم اور بے ایمانی تمھاری کا نہ نفع دے گا اور البتہ تحقیق نہ نفع دے گا تم کو بھی، بیوی بچوں تمھارے کو اور ہمیشہ فیل ہو رہے گی اولاد تمھاری بیچ امتحان میٹرک کے اور ضائع کرے گی اولاد تمھاری بعد وفات تمھاری کے اس کمائے ہوئے تمھارے کو اندر گھوڑ دوڑ سر آغا خان کے۔ پس جب شائع ہوا اعلان وائسرائے کا اور نہ پایا اندر اس اعلان کے ہم نے وزیر داخلہ کسی عورت کو تو لائق واپسی کے قرار دیا ہم نے اس اعلان کو کیونکہ قسم ہے فتح یورپی تہذیب کی کہ جب صدقہ سے تہذیب یورپی کے سب کچھ ترک کر دیا مشرقی عورت نے اپنا اور حرف حرف نمونہ بن گئے وہ یورپی تہذیب کا تو پھر بھی نہ جگہ ملی اس کو اندر اس اعلان کے تو کس طرح قبول کرتے ہم حمایت الاسلام عورت کے اس اعلان کو کیونکہ گواہی دیتے ہیں ہم اور قبلہ مولانا احمد سعید، لمبا کرے اللہ سایہ ان کا کہ تحقیق پیچھے چھوڑ دیا

ہے میمون یورپ کو اکثر ہندستانی عورتوں نے بیچ فیشن اور اے ٹی کیٹ کے پھر کس طرح برداشت کریں ہم کہ نہ ہوں اتنی ترقی یافتہ عورتیں صدر الصدور اور صدر امین محکمات اعلیٰ کی کیونکہ تحقیق روگردانی میٹرک پاس عورتوں سے بے خبری ہے اس زمانے کی اے بے خبری بڑی۔

امابعد! وہ کچھ سنا تم نے جو کہا گیا ہے واسطے لڑائی جاپان کے ذریعہ سے ریڈیو اور اخباروں کے کہ تحقیق ہوگی یہ لڑائی سخت مانند لڑائی برلن شریف کے جو نہ تھم سکا مبلغ ایک ماہ بھی مقابلہ میں اتحادیوں کے مگر مایوس ہوگئے ہوں گے مولانا حسرت موہانی اعلان وائسرائے سے کہ نہ دیں، اسے نہ عطا کیں وائسرائے نے سوئٹ جمہوریتیں ہندستان کو موافق مطالبہ مولانا حسرت موہانی کے بدلے اسلامی جمہوریتوں کے۔ پس جو لیڈر کہ بقلم خود نہ سکے وضع کرنا نظامِ سلطنت کا برابر ہے لیڈر رہنا اس کا اور امام ہونا کسی جامع مسجد کا۔ ارزاں کردے اللہ گانجے اور افیون کو۔ دور ہو پریشانی افیونیوں اور گانجا فروشوں کی مانند دور ہونے پریشانی قوم فرانس کی کہ تحقیق پھر سے جوانی پائی فرانس نے اور اب قلعہ کا کام دے گا وہ واسطے امریکہ اور برطانیہ کے بہ سبب واقع ہونے اوپر نوک بحر اٹلانٹک کے اور محفوظ واپس لائے اللہ قائم مقام شاہ عراق کو عقائد اور فیشن امریکہ سے اور نہ دوستی بڑھے ان کی ٹھیکہ داروں امریکہ سے اگرچہ بہت دن گزرے کہ نہ سنی ہم نے اور بیوی نمبر تین ہماری نے کوئی خبر بیچ باب حکومت ترکی کے۔ آخر کیا حشر ہوا اس کانفرنس سان فرانسکو کانفرنس کے دراں حال یہ کہ وقت صنعت حکومت جرمنی کے اعلان جنگ کیا تھا ترکوں جدید نے مگر عجب اثر قوالی کا اوپر جاہلوں اور بے روزگاروں کے کہ تحقیق زیادہ اعلان وائسرائے کا سنتے ہیں عوام ہندستان کے قوالی اوپر ریڈیو کے۔ دراز کرے اللہ عمر ریڈیو کی کہ تحقیق ذریعہ اس کے بے شمار شعرائے عوام روزی پا رہے ہیں پڑھ کر غزلیں اوپر مشین ریڈیو کے بھی۔ طوالت جنگ و مقابلہ کی جس طرح مضر ہوتی ہے واسطے لڑنے والوں کے اسی طرح طوالت جنگ کی مفید بھی ہوا کرتی ہے واسطے لڑنے والوں کے، مگر فتح اسی کی ہے جو عجلت کرے بیچ جنگ کے اے عجلت کانی۔

امابعد! اے بے برف کے پانی والو یاد رکھو یہ کہا ہوا ہمارا کہ جو شخص کہ قبول کرتا ہے عقیدہ کیمونسٹ پن کا وہ وہ ہوتا ہے جو نہیں سکتا بقلم خود وضع کرنے عقیدے نادر اور اچھوتے کا اور جو لوگ کہ ہو چکے ہیں اتنے غلام مرنے کے کہ بے برف کے نہیں پیتے ہیں پانی۔ وہ کیا خاک ثابت

قدم رہیں گے بیچ مصیبتوں حصولِ آزادی کے۔ بھی اندر جس ملک کے زیادہ ہوں سیاسی تقریروں
سے غزلیں مشاعروں کی تو کیا خاک سمجھیں گے لوگ وہاں کے اعلان وائسرائے کے کو۔ پس حال
طاری ہونا اندر عرس اور قوالی کے علامت ضعفِ قلوب و دماغ کی ہے۔ بھی علامت جہل کی اسی
لیے زیادہ حال آتا ہے بیچ قوالی کے عوام اور جاہلوں کو۔ پس اگر مالک تاج وتخت ہو گئے بادشاہ بلجیم
کے تو زیادہ مضبوط ہو جائے گا مورچہ حفاظت برطانیہ اور امریکہ کا کیونکہ ہر حال میں موافق اور
مضبوط ہونا مغربی یورپ کا۔ مبارک و مسعود ہے واسطے برطانیہ اور امریکہ کے اور طرف دار ہونا
مولانا ابوالکلام آزاد کا کانگریس کا نہیں ہے مبارک واسطے ان کے اور واسطے ساتھیوں مسلمان ان
کے کہ، مگر زیادہ سے زیادہ وزارت چند روزہ تک، اگرچہ بہت دن گزرے کہ مانند حشرات الارض
کے بڑھتے جارہے ہیں بیچ زبان اردو کے واہی تباہی بکڈ پو بہ سبب وفات منشی نول کشور کے کہ تحقیق
عجیب عجیب قسم کے مصنف ہاتھ آئے تھے منشی جی صاحب کے۔ محفوظ رکھے اللہ تعالیٰ بیویوں
چاروں ہماری کو تماشے ،سنیما اور جہل قدی ٹھنڈی اور گرم سڑک سے۔ پس تباہی اوپر اعلان
وائسرائے کے نہیں ہے اچھی علامت سیاست دانی کی اگرچہ کم آئی ہے بیچ اس سال کے فصل آم
کی۔ بچائے اللہ ملیح آباد کو آندھیوں بارش سے اور مولوی ظفر الملک صاحب علوی لکھنوی کو فسادات
سے تبرّے اور مدح صحابہ سے اور توفیق دے ہم کو اللہ تعالیٰ نکاح تازہ کی کہ کہا ہے شعر:

ہرگز نہیں مرتا ہے وہ مرد کہ نکاح کرے وہ چار
لکھا ہوا ہے اوپر جریدۂ عالم کے یہ قول و قرار

◆◆◆

ہار جانا جاپان کا

یہ کہ جب سنا بیوی نمبر تین بی۔اے پاس ہماری نے یہ کہ مبلغ ایک بڑا بم دے مارا امریکہ نے اوپر جاپان کے اور حملہ کر گزرا ملک روس عین اسی وقت تو کانپ گئی بیوی صفت کی گئی اوپر کی اوپر اس بڑی لڑائی دنیا کے تو مسکرا کر سوال کیا ہم نے کہ اے عجب انگریزی داں بیوی ہماری کہ دعویٰ کرتی ہے تو ''حقوق مساوی'' کا مجھ مرد شوہر سے اور ادھر کانپ جاتی ہے کاموں اور جنگ مردوں بہادر سے پھر کیا خاک لڑے گی تو اے بیوی میری ہمراہ میرے توپ خانوں سے میدان جنگ کے جہاں دل وجگر پگھلتے ہیں پہاڑوں کے سنگینوں مردوں دلیر سے مگر یہ کہ صرف میونسپل ممبری چاہتی ہے اور بے پردگی اور جو البتہ تحقیق ہوتی تو پیدائشی مضبوط مانند مجھ مرد کے تو ہرگز نہ ڈرتی اور نہ لرزتی تو اس ''پہاڑی بم'' سے۔

امابعد! اوپر اطلاع شکست جاپان کے اظہار خوشی کا کیا بچوں ہمارے نے بہ سبب اس کے کہ شاید اب نہ موقع ملے زیادہ نفع لینے والوں تجارت پیشہ ہندستانیوں کو کہ تحقیق جاپان اور ہٹلر سے زیادہ ثابت ہوتے ظالم ہندستانی تاجر بیچ حق ملکی بھائیوں اپنے کے بھی شاید کہ ارزاں اے سستا ملے کپڑا عید کا بچوں ہمارے کو۔ ناگاہ تشریف لائیں دیسی بیوی ہماری اور فرمایا کہ بتایئے کہ کیوں کر اور کس طرح ہار گیا جاپان نقلی کپڑے بنانے والا، تو رکھ کر مسواک اپنی اوپر مصلّی کے۔

جواب دیا ہم نے کہ ہار جانا جاپان کا مشتمل ہے اوپر باتوں حسب ذیل کے۔

یعنی اس لیے ہار گیا کہ اندر ملک ہندستان کے بڑھ گیا ہے فیشن اور نفرت کرتا ہے ہر جدید تعلیم والا طور طریقوں ماں باپ اپنے کے اور وبا کی پھیل گئے ہیں سینما اور ریڈیو اندر ہندستان کے مگر نہ پھیلی عقل اتنی اندر ہندستان کے اور حسن لڑکیاں ہندستان کا قرار پا گیا ہے میٹرک اور بی۔ اے پاس ہونا، بدلے اعلیٰ سیرت اور عمدہ ماں بننے ان کے کے اور طاعون کی طرح پھیل پڑے ہیں بیچ اردو کے افسانہ نگار لڑکے، شاعر اور ایڈیٹر بھی اکثر مالک بکڈپو اردو کے پیدا ہوتے ہیں ایسے جو تعلیم بقلم خود نہیں جانتے صحیح اردو، بھی حد سے گزر گیا ہے حسن اور محصول دکانوں حجامت والوں کا بھی 90 فیصدی بے روزہ و بے نماز ہو چکے مسلمان ہندستان کے بھی نہیں ہے مبلغ ایک ''محکمۂ احتساب اوپر ان کے طرف سے انجمن حمایت اسلام کے دراں حال یہ کہ ہے نام اس کا انجمن حمایت اسلام، بھی نہیں ہے مبلغ ایک محکمہ احتساب اجتماعی اوپر مسلمانوں ہند کے طرف سے مسلم لیگ کے اس لیے بے لگام ہیں نوجوان مسلمان زادے طرف سے اصول وامور دینی وقومی کے اسی لیے جس کا جی چاہتا ہے ہو جاتا ہے معا نیشنلسٹ بھی کیمونسٹ اور بھی مانند ان کے بھی کیوں نہ شکست کھاتا، جاپان جب کہ بے سائیکل تانگے اور موٹر کے چل نہیں سکتے دو قدم ہندستانی صاحبزادے اور دولت مند، بھی بغیر پاؤڈر یورپ کے دانت صاف نہیں ہوتے صاحبزادیوں نئی کے، بھی بغیر چائے یورپ کے، انگڑائیاں لیتے رہتے ہیں مولوی صاحبان ہندستان کے، بھی حد سے گزر گیا ہے شوق عینک کا اور لڑکیوں فینسی کے، بھی ٹائیں ٹائیں فش رہے گا ہر سیاسی مسئلہ اور ہندستان کے بہ سبب نہ ہونے اعلیٰ سیاست داں لیڈروں کے اور بے خبر ہونا سیاست سے عوام ہند کے کا چاہے لاکھ کے میوے کھا کر آئیں لیڈر ہمارے مگر عجب گرانی بکرا بکریوں اور مرغا مرغیوں کی بیچ ہندستان کے، بھی عجب بے حیائی ہندستانیوں کی کہ خود ناقص اور ناکام کہتے ہیں۔ علاج دیسی طب کو دراں حال یہ کہ یہ ہے ورثہ اور ترکہ اسلاف اور بزرگوں ان کے کا مگر بہ سبب نہ ہونے سرپرستی دولت کے مشکل ہو گیا ہے طریق علاج یونانی ہندستانی طب کا کہ کرے اللہ مہربان حکمت والا مشاعرے اخباروں اردو کے اور شائع ہوں اندر کالموں مشاعروں کے اونچے مضامین اوپر فلسفے مسلم لیگ اور اوپر اصول وعقائد سیاسی یورپ کے تابعدار ہو دماغ ہندستانی عوام کا۔ بس

جب سے یہ اسباب شکست جاپان کے ہم سے دیسی بیوی ہماری نے تو دعا کی اس نے عمر درازی ہماری کی بعد افطار روزہ کے اور سر جھکا رہا ندامت سے بیویوں سنیما پسند اور فیشن زدہ ہماری کا سامنے ہمارے۔ پھر نصیحت کی ہم نے ان کو کہ تحقیق نقال ہونا بیچ تہذیب کے یورپ کا علامت ہے اس کی کہ نہیں ہے ذاتی عقل پاس تمھارے زیادہ دیں انڈے مرغیاں ہماری تا کھا کر ذاتی انڈے مرغیوں اپنی کے مذمت کرتے رہیں ہم ہندستانی بہن بھائیوں کی جیسا کہ روایت کیا ہے بعض نے بعض سے کہ:

ہرگز نہیں مرتا ہے وہ جس نے کہ برقرار رکھا روایات وطن اپنے کو

سدھارتے ہیں ہندستانی دولت مند مانند یورپ والوں کے بقلم خود روزنامہ چمن اپنے کو

لندن 16 اگست فرنچ ریڈیو اطلاع دیتا ہے کہ عراق کے پرنس ریجنٹ پیرس پہنچے ہیں۔

◆◆◆

کالے سیلاب

اے ہوٹلوں میں بیٹھ کر اونگھنے والو!

وہ کچھ سنا تم نے کہ آ رہے ہیں سیلاب اے سیلاب تباہ کرنے والے بڑے بیچ دنیا کے مگر تحقیق یہ ہے نحوست کالے بازار والوں اور کالا نفع حاصل کرنے والوں۔ پس قسم ہے ہمت و فراست مسٹر چرچل کی کہ تحقیق تیار ہو رہا ہے یورپ واسطے دوبارہ اقتدار حاصل کرنے کے اندر افریقہ اور ایشیا کے ساتھ بہانوں اور معاہدوں منطقی کے اگر سکو تم سمجھنا اس اشارے بڑا ہمارے کا اور طرز گلابی اردو کے کو کیونکہ تحقیق گواہی دیتے ہیں ہم اوپر اس کے کہ جو لوگ اے تاجر اور دکاندار کہ نفع لیں گے زیادہ لوگوں مجبور سے تو تحقیق مارے جائیں گے وہ اور اولاد ان کی سیلابوں زلزلوں بڑی بیماریوں اور آپریشنوں شفاخانوں یورپ سے مگر عجب اتفاق کہ عذاب طاری کیا اللہ حکمت والے نے اے عذاب طاری کیا اللہ حکمت والے نے اے عذاب سخت اوپر یورپ کے ہاتھوں سے فوجوں ہٹلر کے بہ سبب اس کے کہ نفع حاصل کیا کرتے تھے یورپ والے مجبور افریقہ اور ایشیا والوں سے مگر عجب اونٹ پن کالے تاجروں ہمارے کا کہ نہیں سکتے وہ سمجھنا اس رمز جنگ ہٹلر کو اسی لیے قریب لا رہا ہے اللہ قدرت والا تیسری جنگ عظیم کو تا ہلاکی دماغوں کالے نفع والوں کی نکالے وہ نئی گولہ باری اور بمباری سے۔ پس اگر سکتے ہو تم اے کالے تاجرو ہمارے سمجھنا اس قانون قدرت

ہذا کوتو قسم کھاؤ اولاد اپنی کی کہ نہ لوگے تم اب نفع زیادہ لوگوں غریب و مجبور سے۔ اے کاش ہڑتال کریں بیویاں کالے تاجروں کی مقابل کالے شوہروں اپنے کے تا ترک کردیں وہ منافع کالے۔ اجر دے گا اجر عمدہ اللہ تعالیٰ ایسی بیویوں کو جو بغرض اصلاح اور خدمت خلق کے درست کریں گی شوہروں نفع خور اپنے کو اگرچہ پیچھے پڑے ہوتے ہیں مسٹر چرچ اور ساتھی ان کے واسطے دوبارہ حاصل کرنے وزارت بڑی انگلستان کے مگر افسوس کہ محروم ہیں افریقہ اور ایشیا والے ایجادات سے اور گزر رہو رہے ہیں اوپر ایجادات یورپ و امریکہ کے۔ کم کردے اللہ تعالیٰ شوق ریڈیو لگانے کا بھی شوق سنیما دیکھنے کا کہ تحقیق نہیں ہے ابھی لیاقت اندر ہمارے ریڈیو اور سنیما کی مگر یہ کہ بڑھ رہی ہے کاہلی اور مالی تباہی اندر قوم کے ہوٹلوں ریڈیو اور سنیما سے جیسا کہ کہا بزرجمہر وزیر بڑے نوشیرواں نے کہ:

جس نے کہ راستہ اختیار کیا مشاغل یورپ کا
وہ ہرگز اوپر منزل ایشیا و افریقہ اپنی کے نہ پہنچے گا

پس محفوظ رکھیا اللہ ہندستان ہمارے کو حوادث اور سیلابوں سے کہ کہا ہے:

اے اللہ ہوا فتنے سیلاب سے۔ نگاہ رکھ تو خاک ہند ہماری کو جب تک کہ خاک اور ہوا کو ہوئے بقا۔

◆◆◆

پنجاب میں زعفرانی جنگ

تحقیق کہ سمجھنا محال ہے (اے) ناممکن اس تحریر ہذا کا واسطے ان کے جو محروم ہیں زبان
عربی اور فارسی سے اور لکھ رہے ہیں وہ ''کانگریسی اردو'' بھی اسی طرح سمجھنا محال ہے اسباب کو
اس پنجابی جنگ کے جو شروع ہوئی ہے مقابل وزارت پنجاب کے مگر قسم ہے بزرگی قادیان
دارالامان کی کہ تحقیق یہ ہیں اسباب اس جنگ ہذا کے کہ امید کہ خلاف علاحدہ عرف برطرف
کر دیے گئے مسٹر چرچل اور علاوہ صدمے وزارت عظمیٰ کے یہ بھی صدمہ پہنچا ان کو کہ کیوں معاملہ
آزادی ہند کا چھیڑا مزدور سکونت انگلستان نے اگرچہ خوب سمجھتے ہیں مسٹر چرچل کہ کیا حشر ہوگا اس
تحریک آزادی ہند کا، بھی اسی طرح دیکھا دنیا تمام اور مجلس اقوام نے تحریک جمہوریہ ویت نام کا
موافق حق دیکھنے یورپی کے، بھی نہ گھمنڈ کرنا چاہیے ملک مصر کو اوپر مطالبات اپنے کے بیچ زندگی
یورپ کے اور یہ کہ غلط ہے اور یکسر غلط ہے یہ کہ کمزور پڑ گئی ہے سیاست برطانیہ کی مگر یہ کہ بعد
گزرنے مہینوں چند کے جب کروٹ لے گی سیاست برطانیہ کی تو دنگ عرف حیران رہ جائے گی
دنیا تمام اگرچہ بہت دن گزرے کہ شرکت قادیان شریف کی بیچ قومی کاموں کے نہ سنی ہم
نے۔ پس جو مسلمان کہ روگردانی کر رہے ہیں مسلم لیگ سے وہ شرمائیں گے بعد دنوں چند کے اوپر
ناقص عقل اپنی کے، بھی اسی طرح جب تک کہ نہیں کریں گے مسلمان چار چار نکاح موافق دین

اپنے کے تو نہ ہوگا غلہ سستا اور نہیں ملیں گے کم قیمت پر مرغا مرغی۔ پس مخالفت مسٹر چرچل کی اوپر بیان مسٹر اٹلی کے البتہ ترکیب ہے مسٹر چرچل کی کیمیاوی۔ پس جو لوگ کہ نگاہ رکھتے ہیں اوپر سیاست امریکہ کے وہ جانتے ہیں کہ کیا ہے رتبہ امریکہ کا بیچ ڈھانے مشینوں کے اور کیا ہے رتبہ امریکہ کا بیچ اعلیٰ سیاست دانی کے مگر یہ کہ محال کرادیا اندر حدود عربستان اور پٹرولی علاقوں کے مقبول ہونا امریکہ والوں کا بعض خاص الخاص لوگوں نے اور پھنس کر رہے آخر کار سلطان ابن سعود اندر رتباہ کن ترقی یورپ کے اور خریدنا ہی پڑا آخر کار ان کو موٹر لاریاں اندر حجاز کے بدلے اونٹ کے۔ اب دیکھیں بعد پچاس سال کے کیا نتائج پیدا کرتا ہے داخلہ اندر نجد و حجاز کے یورپی ترقی کا، مگر یہ سب کچھ نتیجہ ہے جنگ پنجاب و وزارت پنجاب کا جو الحمدللہ ختم ہوئی اوپر مصالحت عمدہ کے اور چھوڑ دیا وزارت کا میدان واسطے دوڑنے خان ممدوٹ کے۔ بھی دعوت دی گورنر پنجاب نے واسطے بنانے لیگی وزارت کے خان ممدوٹ کو۔ پس جن اخباروں نے کہ بازاری فقرے لکھے واسطے مخالفین اپنے کے محض واسطے خوش کرنے خریداروں اپنے کے ان کو احتیاط اور شائستگی اختیار کرنا چاہیے آئندہ مقابل مخالف بھائی مسلمان اپنے کے۔ بھی اسی طرح دعوت اتحاد دینا چاہیے تمام مسلم لیگی اخباروں کو جمعیۃ علما ہند اور حضرات احرار کو ساتھ عبارتوں برادرانہ کے، بھی دعا کرنا چاہیے تمام لیگی اخباروں کو واسطے جدید نکاح ہم حضور ملا رموزی بقلم خود کے کہ کہا ہے:

اب حیران ہیں انگریزی داں مسلمان
کہ کیا کریں گے بیچ زبانِ اردو کے ہم نادان

(ہمدرد، دہلی 7 مارچ 1947)

◆◆◆

گلابی اردو

اے روزہ نہ رکھنے والے مسلمان بھائیو اور بہنو!

قسم ہے جھوٹے پیروں اور فقیروں کی کہ دیکھا ہے ہم نے بعض خانقاہ نشینوں 1950 کو کہ استعمال کرتے ہیں وہ لباس شاہانہ ولایتی کپڑوں کا مثل عمامے اور عبائے ملک کے۔ بھی اکثر پیرزادے ڈٹے پھرتے ہیں اندر موٹر کاروں درجۂ اول کے ہو کر مشہور ساتھ نام پیرزادے کے بھی، ایسے اکثر امام لوگ مسجدوں کے۔ مگر ہے یہ اصل کوتاہی علم دین کی جس طرح ناواقف ہے دنیا اصل ترکیب جنگ کوریا سے، مگر نہیں ہے کوئی شک اس کے کہ نہیں دیکھی ہم نے اور مرغا مرغیوں ہمارے نے اتنی پست اور چھچھوری سیاست اندر یورپ کے جتنی کہ نظر آئی ہم کو اور تم کو موافق حق نظر آنے اس کے کے۔ امابعد اے دن رات ننگے سر رہنے والے بھائیو۔

نہیں ہے بے سبب ننگ دھڑنگ رہنا سر تمھارے کا مگر سبب سے کم عقلی کے ورنہ البتہ تحقیق کرتے تم چار شادیاں مانند ہم حضور ملا رموزی صاحب کے اگرچہ نصیبہ جاگے گا مسٹر چرچل کا اس جنگ کوریا ہذا سے بھی جاپان کا اگر چاہا اللہ مہربان قدرت والے نے۔ پس نابینا کردے اللہ ان سوداگروں اور تاجروں اور دکانداروں کو بھی جو بے سبب نرخ بڑھائیں چیزوں کھانے پینے والی کا بھی والیوں کا۔ مگر ہیچ حیرت سخت کے مبتلا ہیں کہ کیوں کر مشورہ دیا اس جنگ ہذا کا۔ جنرل آئیزن

ہادر صدر المہام افواج جنگ دوم عالمگیر نے مگر شاید اس لیے کہ نہیں تھے پاس ان کے مشیر اعلیٰ ان
کے فیلڈ مارشل صفت کیے گئے نے صفیں الٹ دی تھیں فوجوں ''جرمنی ہذا'' کی از مقام ''العالمین
لغایت فرانس و برلن''۔ پس اے کاش ہوتے لوگ ذی علم اور جنگی ذوق کے تو بتاتے ہم ان کو کہ کیا
کچھ کیا بیچ جنگ ہٹلر کے دماغ مارشل منٹگمری نے ہو کر خلیفۃ المسلمین جنرل آئیزن ہادر امریکی کے
مگر یہ سب ترکیبیں تھیں سیاست مآب لڑائی ''جناب چرچل کی کہ دے کر صدارت'' جنگ کی
جنرل آئیزن ہادر امریکی کو کہ کیا کچھ حاصل کیا بقلم خود؟ پس البتہ تحقیق اگر عقل گلابی اردو اور
فائدے سمجھنے چار بیویوں کی رکھتے ہو تم تحقیق سمجھو تم اس بات ہذا ہماری کو کہ اندر جس قسم کے
ہوں گے موجود دماغ تحقیق وہی ہوگی اونچا سرائے سربلند کیونکہ جب تک کہ ترقی نہ کریں گے
مسلمان لوگ ہندستان کے بیچ زبان ہندی کے نہ سکیں گے وہ کر نا ترقی اے ترقی اصلی کا، محفوظ
رکھے اللہ تعالیٰ بکرا بکریوں ہمارے کو قحط اور گرانی چارے سے۔ اگرچہ ٹائیں ٹائیں فش ہو کر رہ
جائیں گے وہ تمام عقیدے اور خیالات عوام صاحبان کے جو بن رہے ہوں گے وہ ریڈیو امریکہ
سے۔ پس اللہ ہی حافظ ہے فراغت کا غریب اور مزدور کی سبب سے کثرت سینما، سرکس
اور کارنیوالوں کے مگر عجب بدنصیبی عوام کی کہ تحقیق نہیں پیدا ہوا ہے مبلغ ایک لیڈر اخلاقی بجز سیاسی
کے اور ہے یہ محرومی عقل اعلیٰ سے اے محرومی بڑی۔ شعر:

اگر چاہتا ہے تو اے مزدور کہ زیادہ ملے روزی تجھ کو شادیاں کر چار
اطمینان رکھ اطمینان کہ نہیں پھیلے گی جنگ کوریا چاہے جاری ہو وہ کئی بار

بادشاہ مصر کے کہ نہ تسلیم کیا ان دونوں حکومتوں نے شاہ مصر کو شاہ سوڈان کیونکہ ابھی خوف
غالب ہے امریکہ بلاک کا ان دونوں پر بھی یہ کہ حکمران ترکی اور انڈونیشیا کے نہیں ہیں مگر مارے
ہوئے تعلیم و تہذیب اور امداد یورپ کے، کیونکہ جب منتخب ہو وزیر کہیں کا ساتھ والے کے تو کیا
ضرورت ہے اس کو تدبر و فراست کی پس ہزار درجہ بہتر ہے بیچ اس زمانے کے کہ نکل جائیں
علما، فقہا، مدبر و محقق اور ذی ہوش شہروں اپنے سے اور بیچ پہاڑوں اور جنگلوں کے بنالیں نوآبادی
اپنی تا نہ سامنے ہوں یہ بے اصول اور بے تک ہنگامے جہالت کے مگر عجب زمانہ 1951 کا کہ اگر
بنائیں علما و مدبرین بیچ جنگل کے نوآبادی تو مطالبہ کریں گے بھی قبضہ چاہیں گے شرنارتھی اوپر اس

توآبادی کے مگر عجب مدبرین ملک روس کے جو خفیہ ہی خفیہ ایسی تدابیر اختیار کررہے جو نہ نصیب ہوئیں مدبرین یورپ وامریکہ کو گویا ہیچ اس زمانے ہذا کے اعلیٰ تدبر و فراست کا ریکارڈ ہے پاس ملک روس کے اور دیوالیہ ہو چکا فراست اعلیٰ سے یورپ اس لیے اگر ووٹ نہ دیا آپ نے محمد طاہر خاں کو تو بعد کامیابی ان کی کے ہاتھ افسوس کا ملنا پڑے گا آپ کو کہا ہے۔

(اجمل سنڈے ایڈیشن، 16 اگست 1950)

◆◆◆

کوریا کالال بھرتہ

اے سینما کے تماشوں پر جان دینے والو! جس طرح بے خبر ہو تم مستقبل اپنے سے اسی طرح بے خبر ہو تم اس سے کہ تیار ہو گیا بھرتہ ان تمام کوریا والوں کا جو ہو گئے تھے غلط اصول اخلاق اور اعلیٰ صفات انسانی سے کیونکہ البتہ تحقیق نہیں مسلط کرتا اللہ انصاف والا جنگ و قتال اوپر کسی قوم کے مگر اس وقت کہ پیدا ہو جاتے ہیں بیچ اس کے لوگ بداخلاق بداعمال امن شکن مغرور بھی سرکش۔ پس اگر ہو تم رکھنے والے عقل کے تو شتابی کرو تم اے شتابی مانند ہوا کے طرف اخلاق عمدہ کے اور ذریعہ عمدہ اخلاق اپنے کے سنو اور تم جماعتوں انسانی کو بدلے بلیک مارکیٹ کے اگرچہ زیادہ مغرور اور ظالم ثابت ہو رہے ہیں بلیک مارکیٹ والوں سے چھوٹے دکاندار۔ پس البتہ تحقیق اب بھی وقت باقی ہے اس کا کہ غالب آجائے جماعت مسٹر چرچل کی اور جماعت مزدور انگلستان کے۔ سبب تدبر اپنے کے، بھی اسی طرح نہیں ہے خیریت اور خیر و عافیت ان ممالک افریقہ اور ایشیا کی جو محروم ہیں نادر ایجادات اور نادر مصنوعات سے کیونکہ قسم ہے تعویذ گنڈوں خواجہ حسن نظامی قبلہ کی بھی قسم ہے فیشن ایبل مسلمانوں کی کہ جب تک محتاج رہیں گی قومیں افریقہ اور ایشیا کی بیچ مصنوعات اور ایجادات امریکہ و یورپ کی تو ہرگز دور نہ ہوگا سایہ یورپ و امریکہ کا پس اسی لیے باقی ہیں ابھی خطرات زیادہ واسطے ایشیا و افریقہ کے بھی باقی ہیں حضرات اب بھی واسطے ان

شوہروں کے جو مرعوب ہیں بیویوں فیشن ایبل اپنی سے۔ کم کردے اللہ تعالیٰ ہوٹل اور ریڈیو تاکہ نہ جمع ہو سکیں کاہل اور مجہول لوگ اندر ہوٹلوں کے کیونکہ بہ سبب کثرت ہوٹلوں کے تباہ ہو رہی ہے گرہستی اور اخلاقی و مالی حالت اکثر ہمارے کی کیونکہ آیا ہے بیچ کتابوں بڑی مانند کتاب طلسم ہوشربا کے کہ نہیں ہے مبلغ ایک آل انڈیا لیڈر ایسا جو مصروف ہو بیچ کاموں اصلاح اخلاق و اصلاح جماعت کے مگر جس کو دیکھو وہ بنا ہوا ہے لیڈر سیاسی۔ کم کردے اللہ تعالیٰ دیسی اخباروں اور نوخیز لیڈروں کو کہ کہا ہے:

نتائج اور اثرات خطرناک باقی ہیں اگرچہ ختم ہوئی جنگ کو ریا
کوٹھی اور بیز کری دیجیے ہم کو اور دور کیجیے پرانا بوریا

◆◆◆

گلابی اردو میں جشن عید

اے قرض کے لباس سے عید کرنے والو!

قسم ہے تندرستی مسٹر چرچل کی کہ نہیں کی فضول خرچی اوپر عید خاکی اپنی کے نے تم بھی بیوی بچوں تمھارے نے بھی بعد نماز عید نہیں خرید کی شیرینی وغیرہ تم نے بے شمار روپیہ کی مگر سبب سے غفلت علمائے ہند کے کہ تحقیق جب خوب لکھے فضائل رمضان اور عید کے علمائے سابق نے بیچ زمانے نول کشور پریس کے تو ثواب سمجھنے لگے بے تعلیم مسلمان خرچ رمضان اور عید کے کو مگر کسی نے نہ بتایا ان کو کہ ہر فریضہ اسلام کا بھی ہر تہوار مسلمانوں کا موقوف رکھا گیا ہے اوپر استطاعت بھی اوپر تقاضوں وقت حاضر کے۔ پس جب کہ دندنا رہے ہیں مسٹر چرچل اوپر ایران کے اور بے روزگار کہہ رہے ہیں مسلمانانِ ہند خود کو تو فرض تھا لیڈروں مسلمان علما اور صوفیا ان کے کا کہ باز رکھتے اسے منع کرتے، اسے روکتے وہ مسلمانوں بے تعلیم اور مسلمانوں بے مقدرت کو خرچ بے اعتدال رمضان اور عید سے مگر جب بقلم خود مسلمان لیڈر بھی مسلمان ائمہ مساجد بھی علما بھی صوفیا ڈٹے ہوں عبائیں اور عمامے سلک کے تو بے خبروں تک کیا پہنچے جیسا کہ کہا ہے کہنے والوں شیراز میں سے ایک نے:

خلاف پیمبر اور خلاف حالت حاضرہ کے جس نے کہ راستہ اختیار کیا ہرگز اوپر عید دن

بڑے اور کوٹھیوں بلند کے نہ پہنچے گا۔

امابعد اے بے تنظیم مسلمانو ہندستان ہذا کے۔ قسم ہے بزرگی لال بکرے ہمارے کی کہ بیچ معاملہ تیل ایران کے جیسی کہ غلط عجلت کی ایرانیوں نے ویسے ہی عجلت کی حکومت انگلستان نے خلاف وقار جنگی اپنے کے۔ پس معلوم ہوا کہ گھٹ گیا اے بے حد کم ہو گیا وقار، مد برادر ملکہ سیاست بین الاقوامی قوم انگریز کا بہ سبب شدید نقصانات جنگ جرمنی کے بھی بہ سبب نکل جانے نو آبادیوں عظیم کے بناسپتی گھی کھلائے اللہ تعالیٰ نے بھی ملاوٹی تیل وزرائے انگلستان کو مانند ہمارے اگرچہ نہیں مثال مار سکتا کوئی جفاکشی اور بہادری سپاہیوں شمالی کوریا کی مگر یہ کہ ابھی باقی ہیں لمبے آزمائش باشندوں کوریا بھی بعض دوسرے علاقوں ایشیا کے بہ سبب اس کے کہ اکثر باشندے ایشیا کے ظالم و جابر کہتے رہتے۔ یورپ والوں خاص کیے گئے انگریزوں کو مگر بقلم خود نہ سکے وہ بہ سبب استعداد ناقص اپنی کے ترقی کرنا بیچ سائنس بھی بیچ ایجادات کے اور اس کو تاہی ہذا اپنی کو سبب بتاتے ہیں اب بھی غلامی کا دوراں حال یہ کہ غلبہ یورپ والوں کا علامت ہے ناقص استعداد ایشیا کی کا مگر کون سکے سمجھنا ان نکتوں بھی رموز علمی ہمارے کا سامنے تماشوں سنیما اور سامنے ٹھمریوں ریڈیو کے۔ پس اے اخباروں اردو کے چندہ کھا جانے والے ایجنٹو! ہلاکت ہے واسطے تمھارے بھی واسطے اولاد تمھاری کے اگر کھا گئے تم چندہ اے قیمت اخبار کی کیونکہ البتہ تحقیق آیا ہے بیچ کتابوں بزرگ دین اسلام کے کہ جو شخص کہ حق مارے گا دوسرے کا تحقیق حق مارا جائے گا اس کا مانند وفات حسرت آیات ہر ہٹلر اور مسولینی اور احباب ان کے کے اگرچہ بہت دن گزرے کہ نوش فرمانا شاہی کبابوں کا حضرت خواجہ حسن نظامی کا نہ سنا ہم نے۔ دراز کرے اللہ عمر ان کی اور رسی ظالم کی۔ پس جو لوگ اور لگائیاں کہ آگ بھڑکاتے ہیں جھگڑوں فرقہ وارانہ کی کم کرے گا اللہ قدرت والا راشن ان کا بھی نہ ملے گی دوائیں اور ڈاکٹر و طبیب ان کو وقت مرض الموت کے کیونکہ نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے کہ جھگڑیں ہم سے چاروں بیویاں ہماری موافق حق جھگڑنے اپنے کے واسطے عمدہ اور شاہانہ لباس عید ہذا کے کیونکہ کیا شوہر بہت اور کیا بیویاں بہت دور ہیں علوم دین اسلام سے اور قریب ہیں غلط رسوم سے بے سبب بے خبری مسلمانوں بے تعلیم کے۔ مگر عجب ہم اور بکرا ہمارے کے معا اے فوراً مبلغ ایک تقریر کی ہم نے خلاف قاعدوں تقریروں سرکاری یورپ کے کہ تحقیق اندر تقریروں

سرکاری یورپ کے نہیں ہوتی اصلیت مگر برابر راشی کے اور جھڑ کا ہم نے موافق جھڑ کنے کوتوال کے
کرتم ہے بے حسی دولت مندوں کی جو نہیں کام آرہے ہیں فاقہ کشوں کے نہ خریدیں گے اور البتہ
تحقیق نہ خریدیں گے ہم لباس قیمتی واسطے عید ہذا کے کہ تحقیق نہیں ہے حق منانے عید کا بیچ اس حال
کہ دال فروخت ہو رہی ہے ساتھ قیمت مچھلی اور مکھن کے اور سبزی مل رہی ہے برابر قیمت موٹر اور
سائیکل کے اور بکرا مل رہا ہے واسطے بلا قورمہ کے برابر قیمت جنگی جہاز کے اور بھاگے جا رہے ہیں
مسلمان بے توفیق اور بے سامان طرف پاکستان کے مگر یہ کہ راہ ماری تم سب کی شیطان رانده
ہوئے۔ راستہ بتا دے اللہ تعالیٰ بجیرۂ روم اور طوفانوں اس کے کا غنڈوں فسادی کو بھی ان اخباروں
تمام کو جو بھڑ کاتے ہیں مانند آگ بھڑ کنے والی کے غنڈوں اور فرقوں کو واسطے باہمی جھگڑوں کے مگر
یہ ہیں فضلات زمین کے اے فضلات ناقص۔ پس بدلے لباس شاہانہ عید کے اگر جمع کردتم پیسہ
مانند جمع کرنے سیٹھ جی سود خوار کے کھا کر روٹی روکھی پھیکی ساتھ دال چنے کی کے تو دور ہوں تکالیف
تمام تمھاری۔ پس کیا ملک ایران اور کیا ملک کوریا اور چین اور مثل ان کے نہ حاصل نہ کرسکیں گے
منافع کامل اے منافع پورے جب تک کہ نہ پیدا کریں گے بقلم خود موجد و مدبر درجہ اولیٰ کے اندر
زمین اپنی کے مگر عجب وقت بحران اور ہیجان باشندوں ایشیا کا کہ آسان سمجھا ہے مطالبہ آزادی کو
۔محفوظ رکھے اللہ تعالیٰ ان بے استعداد عوام اور لیڈروں غیر مآل اندیش ان کے کو چالا کیوں
مدبرین یورپ سے بھی توفیق دے اللہ مہربان قدرت والا مسلمانوں ہند کو اے توفیق اتحاد باہمی و
اتفاق باہمی کے ساتھ برکت اس خاکی عید 1953 کے کہ کہا ہے:

علامت ہے افلاس عقل کی جب بڑھ جائے شاعری۔ مفید ہے اگر بڑھ جائے بیچ ظالم کے
قہر والے انصافی۔ درست کیجیے قافیہ ہمارا اے مکور ہنے والوں اندر قافیو کے بیچ زمانے افلاس کے
زیادہ حد ادب اور عید کی۔

(روزنامہ 'جمہوریت' عید نمبر، 7 جولائی 1951)

◆◆◆

انقلابات مشرق درمیانی

اے ہوٹلوں میں دن رات گزارنے والو!

قسم ہے بزرگی کاہلی تمھاری کی کہ بدل گئی دنیا تمھاری اور اولاد تمھاری کی مگر نہ بدلی کاہلی عقل تمھاری بہ سبب نہ ہونے تعلیم صحیح کے نہ کہ تعلیم بی۔اے کی کہ نقال اور غلام بنا کر چھوڑا یورپ کا اس تعلیم بی۔اے نے اور نہ ذہانت پیدا ہوئی ہمارے اندر ایجادات وتحقیقات کی بہ سبب آب وہوا غلیظ ملکی ہماری کے نہ بہ سبب غلامی انگریز کے جیسا کہ دل خوش کر لیتے ہیں بے ذہن لوگ ڈال کر ہر کمزوری اپنی اوپر انگریز کے محفوظ رکھے اللہ لوگوں کو بندروں کثیر اور ٹڈی دلوں کثیر سے۔پس جب سنی ہی خبر ہم نے شہادت شاہ عبداللہ تاجدار شرق اردن کی تو آنسو ڈبڈبا آئے اندر آنکھوں تباہی دیکھنے والی مسلمانوں کے اور بتایا ہم نے بیوی نمازی نمبر ایک اپنی کو کہ تحقیق تھے شاہ شہید اصل شاخ نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیونکہ سبب سے اسی نسبت نسبی بلند کے بنایا تھا حکومت اسلامیہ ترکیہ نے والد ان کے شریف مکہ کو "کلید بردار حرم" اور نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے کہ موجود تھے اندر شاہ شہید کے جلالت ہاشمی مگر آپ کہ اندر معاملوں بعض کہ راہ ماری ان کی انگریزوں چند نے اور لغزشیں سرزد ہوئیں ان سے بیچ اختلاف جنگ عرب ویہود کے کیونکہ اگر نہ خطا کرتے شاہ شہید وقت جنگ عرب ویہود کے تو آج بدلے حکومت اسرائیل کے وطن جدید تلاش کر رہے

ہوتے یہودی مگر گواہ ہے تاریخ حکومت ہائے اسلامی کی کہ جو سلسلہ مخالف باہمی کا شروع کیا تھا یزید کربلائی نے ہوکر مسلمان ساتھ امام مظلوم کے وہ جار ہے گا وقت آخرت تک اندر مسلمان حکومتوں اور جماعتوں کے گویا اختلاف باہمی اور قتل وقتال باہمی ایک مزاج طبعی اور فطری ہے مسلمان کا۔ پس اوپر اس تصدیق تاریخی کے اطمینان اور وقار سے دیکھتے رہو مزید انقلابات ہونے والے مشرق درمیانی کے کوشل قتل وزیراعظم لبنان صالح ریاض بے کے بھی انتظار کرو برکات اور کرامات کا اندر ایران کے جو ظاہریوں کی طرف سے قوم السلطنت کے بھی غنیمت ہے ذات اندر عراق کے جنرل نوری سعید پاشا کی اور مصر میں ''اخوان المسلمین'' کی۔ پس اگر ہیں یہ سب چالیں انگریزوں اور امریکنوں کی تو کیوں پھنس جاتے ہیں لوگ ایشیا وافریقہ کے اندر چالوں ان کی کے مگر یہ کہ فطری طور پر تحقیق ہوئے ایشیائی ذہین وقوم پرور جو پھنس جاتے ہیں بیچ چالوں انگریز و امریکہ کے مگر عجب ہے اور خام دماغ ایڈیٹر اخباروں اردو کے کہ واسطے تسلط اور غلبہ بھی واسطے ہر قتل بغاوت مشرقی درمیان اور ایشیا وغیرہ کے سبب قرار دیتے ہیں انگریزوں وغیرہ کو مگر خود نہیں شرماتے اس حماقت اپنی سے کہ کیوں کر پھنس جاتے ہو تم بیچ چالوں انگریز کے۔ پس بتاؤ کہ کون ہے مجرم اس تباہی کا؟ مگر اے افسوس کہ نہیں ہے یہ ذہانت بیچ لیڈروں اور ایڈیٹروں ہمارے کہ خبردار کریں وہ حمقا اور بے وقوفوں بھی بے دماغیوں قوموں اپنی کو کہ بھاگیں وہ چالوں اور رشتوں مخالف سے ساتھ ذہانت اپنی کے۔

پس عجب وہ گھڑی غم کی بڑھانے والی کہ جب افسوس کر رہے تھے ہم اوپر شہادت شاہ عبداللہ اور مثل ان کے تو ناگاہ پکڑا اسلیغ ایک بلی نے ایک نوجوان مرغا ہمارا اور زخمی کیا اس کو جس طرح زخمی کرتے ہیں بعض غنڈے فرقہ پرست مار کر چھرا سمت غربی سے آئے طرف سے پشت کے پاس چاہا بیویوں تمام ہماری نے کہ سوگ منائیں وہ اس پی۔ اے پاس مرغ اپنے کا تو بتایا ہم نے ان کو حکم رسول اسلام کا کہ تحقیق منع فرمایا ہے حضور نے سوگ تا بلند وبرتر رہے بیچ کردار شجاعت کے قوم مسلمان اور ذبح کیا ہم نے اس کو اور کہا کہ تحقیق منع فرمایا قدرت نے ذریعہ بلی کے نوش فرمانا قورمہ اس کے کا۔

امابعد! اے علما کے اختلاف کے مارے ہوئے مسلمانو!

وہ بہتر ہے اور البتہ تحقیق وہ بہتر ہے واسطے تمھارے کہ بقلم خود تعلیم حاصل کرو مع اولاد اپنی کے دین کی تا آزاد ہو جاؤ تم گرفت سے علما تاریک ذہن کی، مگر یہ کہ افسوس کھاتے ہیں ہم اوپر مسلمانوں کے جو بے خبر ہیں شادیوں چار اور برکات ان کی سے بہ سبب کوتاہی ذہن اپنے کے۔ پس بھروسہ کرو اوپر اس قول ہمارے کے کہ تحقیق کرے برداشت نقصانوں عظیم مشاہیر اپنے کا۔ ایک "نوجوان مشرق وسطیٰ" پیدا ہوگا ایسا کہ دیکھنا ہوگا ساتھ لرزے بخار کے اس کو مسٹر چرچل کو کیونکہ فرمایا بزرجمہر وزیر اعظم نوشیرواں نے ذریعہ برقی روحانی کے عرب کی، مگر یہ کہ رنگ لائیں گی وہ ایسا کہ۔

(9 ستمبر 1951)

جانا ٹنڈن جی کا صدارت سے

اے بانس کے برابر لٹھ رکھنے والو!

نہیں بھولے ہیں ہم نفاست اور صفائی شہروں اور گلیوں ہندستان کو بیچ زمانے انگریز کے مگر آہ کہ الٹی ہوگئی وہ صفائی اور رونق شہروں ہندستان کی بہ سبب اس کے مصروف ہوگئے لوگ بیچ فرقہ بندی اور باہمی ظلم و زیادتی میں ۔ اب کون ہے جو صفائی کرے مانند انگریزوں کے شہروں، بازاروں، دکانوں، ہوٹلوں اور گلیوں کے ہماری ۔ زیادہ کرے اللہ تیل مونگ پھلی اور ناریل کا بیچ علاقوں صوبۂ برابر کے ۔ پس اے وہ لوگ نہیں سکتے ہو تم سمجھانا قوانین اور اصول خدا کو بہ سبب عقل راشن زدہ اپنی کے ورنہ بے شمار نشانیاں ہیں اندر اس کے کہ ہتھیار بند کر رہے ہیں بقلم خود امریکہ فرانس اور برطانیہ جرمن کو، بھی دیا کر ٹیٹوا جاپان کا جیسا کہ معاہدہ فرمایا ہے امریکہ نے اوپر اس کے ہنس پڑے جب مرغا مرغی ہمارے تو پھر کیا کچھ نہ سمجھ گئے خود جاپانی بھی افریقی اور ایشیائی پس جب سنی ہم نے خبر "ہلکے کاندھوں" اے سبکدوشی کی ٹنڈن جی کی تو لرز گئے ہم اور بکرا بکری ہمارے اوپر اس "واقعہ تاریخی" پھر کہا ہم نے مبلغ ایک بکرے اپنے سے کہ دیکھ ایسے صدر صاحب کو لائے تھے بعض خاص کانگریسی اور اکثریت ملک کی یعنی اندازہ کرو علاحدگی ٹنڈن جی سے ذہنیت اور عقد حامیوں ان کا، پس اے فقط بیڑی پینا کر سو روپے کے بکرے کی قربانی کرنے والو بہ سبب غفلت

تاریک دماغ علما، صوفیا اور اماموں مسجدوں کے اگر نہ اختیار کی تم نے کوئی بڑی صنعت بیڑی تو گویا نہیں علاحدہ ہوئے صدارت کانگریس سے ٹنڈن جی۔ پست ہمت حوصلہ لیاقت اور جفاکشی اختیار کروائے جفاکش مانند بزرگوں بہادر اپنے کے واسطے ترقی روزی اپنی کے اور جلد بڑھاؤ اولاد اپنی کو علوم دین اور ہندی زبان اور دور بھاگو پیروں فقیروں گنڈہ تعویذ والوں سے بھی ان کے اماموں اور مولویوں سے جو فقط لباس پہنتے ہیں خاص جو نہیں ملتا لباس سے نبی کریم اور صحابہ کرام کے اور جو فقط صورت اور وضع بنائے پھرتے ہیں مانند اپنی علما اصلی کے مگر تحقیق میں ہے بے خبر حالات اور اصول اسلام سے جو زور دیتے ہیں اوپر فقط سچ بولنے اور نماز پڑھنے کے۔ راستہ بتائے اللہ تم کو تجارت، زراعت، صنعت و حرفت بیڑی کا اور ترک کرائے تم سے اور عورتوں بے حجاب سے تماشہ سفاکانہ درست ہو زمانہ آنے والا تمھارا برکت سے ٹنڈن جی اور مہاسبھا کے اب کیا کیا واردات ٹنڈن جی اور مہاسبھائی جھٹلاؤ گے تم۔

پس قسم ہے بڑے اماموں اور دیہاتی غذاؤں کی کہ اپیل کی مسٹر منشی وزیر خوراک نے بیچ پارلیمنٹ کے مبلغ 27 اگست 1951 کو کہ بہ سبب قلت گیہوں کے کھانے والے ہندستانی مچھلی پر مچھلی۔ پس اگر ہے بیچ علاقہ تمھارے کوئی دریا ندی، تالاب تو موافق ارشاد وزیر خوراک کے اے جلدی کرو تم مدح ایڈیٹر صاحب ''امن'' کے واسطے ڈٹ کر کھانے مچھلیوں کے روزانہ۔ امابعد جب دیکھا ہم نے جریدہ ''امن'' اکولہ کا تو یاد آئے ہم کو احباب اکولہ کے کہ ساتھ کثرت کے کھلایا تھا انھوں نے پلاؤ بکرے کا اور مچھلی کا مگر اندر تیل مونگ پھلی کے خاص کیے گئے ایڈیٹر البرہان رحمت خدا کی اوپر ان سب کے۔ محفوظ رکھے اللہ ان سب کو منتوں سے فرقہ پرستوں کے جو زندہ ہیں بھی مانند طاعون اور دق ہندستان کے مگر جو مسلمان کہ صابر و باوقار رہے گا مقابل ایسوں کے پھر دیکھے گا وہ انقلاب و حادثہ مانند ٹنڈن جی کے اور۔

امابعد اے مشاعروں میں اونگھنے والو!

قسم ہے بیچارگی اردو کی بیچ علاقوں سی پی برار کے مگر تعریف کرتے ہیں ہم ایڈیٹروں ''الفاروق'' کامٹی اور ''امن'' اکولہ کی۔ زیادہ کرے اللہ مثالیں ان کی اور روانہ کرے کوئی ناگپوری یا براری بخدمت ہماری کے مچھلی خشک جھینگے خشک یا تر مگر یہ کام عرف قدر افزائی نہیں کرتے مسلمان

مسلمان کی۔ دراز کرے اللہ عمر ''امن'' کی اور بہم پہنچائے اللہ اس اخبار کو سامان قسم اول روزانہ کا۔ پس اگر ہو تم سمجھنے والے اثرات علاحدگی ٹنڈن جی کو اور صدمہ مہاسبھا کے کو تو ترک کرو تم لباس فینسی پہننا اور اتحاد کروائے زبردست اور روپیہ بچاؤ کھا کر فقط پکوڑیاں آلو اور چنے کی مانند بقالوں لکھ پتی کے، پس ہرگز نہ فائدہ دے گا انقلاب کانگریس اور علاحدگی ٹنڈن جی کی مسلمانوں کو جب تک کہ بقلم خود نہ پیدا کریں گے وہ اتحاد و اتفاق اور تعلیم و صنعت اندر اپنے اور بچوں اپنے کے۔ محفوظ رکھے اللہ مسلمانوں کو کھانوں خراب ہوٹلوں اور چائے سے اور جلد جلد مشاعرے کرائے اللہ نیچے صدارت مولانا وجدی الحسینی خان صاحب دیوبند مقیم امراؤتی کے کہ تحقیق میں مولانا صفت کیے گئے بقلم خود عالم بھی شاعر و افسانہ نگار وغیرہ۔ پس اگر اندر اکولہ اور دفتر ''امن'' کے ہوا مشاعرہ تو ہے امید کہ حضرت وجدی الحسینی پلاؤ کھلائیں گے ہم کو بھینس سخت کالے رنگ والی کا۔ پس اگر چاہتے ہو یہ کہ محفوظ رکھے اور ترقی کرے اردو تو اشاعت اور خریداری بڑھاؤ کر کے حلف اخبار ''الفاروق'' اور ''امن'' بھی ان تمام پرچوں اردو کی جو جاری ہیں علاقوں سی پی برار سے اور پیدا کرو جلد اور جوان علما اسلام کے اگر چاہتے ہو تم سمجھنا اس شاہانہ دین اسلام کو کہ کہا ہے:

''ہرگز نہ مرے گا بیچ فسادات شرارتیوں اور فرقہ بندوں کے وہ کہ دل اس کا زندہ
رہے گا مطالعہ سے اخبار ''امن'' کے''۔

(ہفتہ وار ''امن'' اکولہ، 20 ستمبر 1951)

◆◆◆

اوپر اپیل جناب مولانا زاہد علی صاحب کی دو نظریں

اے اخباروں کے عوض سنیما، تھیٹر، سرکس اور بیچ فٹ بال ہاکی کے دیکھنے والو! قریب آگئی ہے وہ گھڑی کہ بہ سبب اس غفلت تمھاری کے اس سے زیادہ عذابوں میں مبتلا ہو گئے۔ جاؤ تم اور بعض بد و چھاپ علما، صوفیا، ائمہ مساجد، ایڈیٹر اور مسلمان لیڈر جو ہیں بے خبر دار محروم ذہانت 1951 سے۔ پس خبرداری اور آگاہی ہے واسطے تمھارے کے جب سے اخبار خلافت ہذا نے درخواست کی ہے ''کل ہند مسلم اجتماع'' کی اگر سکتے تم سمجھنا فائدہ اس اجتماع کو تو شتابی کرتا بچہ بچہ تمھارا واسطے اس اجتماع کے کیونکہ بجز اس کے کہ دن رات ایڈیٹوریل لکھے جاتے ہیں اوپر معاملوں پامال کے بہ سبب عدم صلاحیت و عدم تدبیر اخبار نویسی کے۔ پس قسم ہے رنگارنگ غذاؤں سگالی وفودکی کہ جب اور جو اپیل کی ہے عزیز زاہد علی صاحب نے ہمیشہ ہو جیو خلافت گھران کا اس وقت سے پہلی دماغی بے چارگی یہ دیکھی ہم نے اس قدر مدبرانہ ضروری اور مفید تحریک کے خموش رہے دوسرے مسلمان جرائد، مگر یہ ہے دلیل اے نشانی بے خبری عظیم مسائل سے ان کی۔ راستہ بتائے اللہ کاتب ''خلافت'' اس مضمون کو اے راستہ صحیح لکھنے مضمون ہمارے کا۔

امابعد! اے بمبئی شہر میں قتل اور ڈاکے کے مجرمین آگئی ہے وہ گھڑی کہ نشان مٹ جائے گا تمھارا بہ سبب اس گناہ بڑے کے سبب سے جرائم کے تمھارے کے بدنام ہو رہی ہے سامنے

یورپ، امریکہ اور سامنے دنیا تمام کے تہذیب ہندستان کی۔ مگر اے عجب حکومت مزدور لندن کی
کہ ثبوت دے رہی ہے اوپر ہر قدم کے اندر نوآبادیوں ایشیا و افریقہ کے اے ثبوت مزدور پارٹی
ہونے اپنے کا۔ پس اوپر اس ترکیب اس کی کے بہتر اندازہ کیا مزدور حکومت کا ڈاکٹر محمد مصدق
ایران اور نحاس پاشا مصر نے اور نہیں ہے شک اندر اس کے کہ بعد دنوں چند کے خالی کر دے گی
مزدوروں پارٹی فوجوں اپنی سے عربستان کو اگر بہ سبب سخت نقصانات کے اور ناممکن کر دیں گے
امن پسند مزدور انگلستان کے جیت جانے کو مسٹر چرچل کے اور مشکوک ہے کامیابی مسٹر چرچل کی بہ
سبب غلبے خوفزدگی انگریزوں جو نہیں تھی قبل از جنگ کے مگر موجودہ انگریز ملک نے ثابت کیا کہ
نہیں ہے اندر اس کے اب مقدرت جو صولوں بلند کی اس لیے چاہیے مسٹر چرچل کو کہ واسطے کامیابی
انتخاب اپنے کے تعویذ لیں وہ خواجہ حسن نظامی دہلوی سے اور دعا کرائیں ان ''بدو چھاپ'' صوفیا علما
اور ائمہ مساجد سے جو نہیں رکھتے ہیں ذہانت حالات 1951 کی اور نہ باز رکھ سکے وہ قربانی بھاری
قیمت سے مسلمانوں کو بھی جو روک سکے ان مسلمانوں کو جو بعد ایک حج فرض کے کرتے ہیں دوسرا
تیسرا حج۔ پس جب یہ حال ہو مسلمانوں کا کہ خلاف حالات زمانے کے اندر دین کے اور دعویٰ
کریں دین داری کا وہ جو کہ دیں اندر عظیم مسائل دین کے تو پھر کیوں نہ استعفیٰ دیتے ٹنڈن جی
صدارت کانگریس سے۔ پس اگر ہوتا عظیم دشعور اہد عظیم مسائل کے بیچ لیڈروں مسلمان کے تو
باہر نکل آتے وہ اوپر تحریک ''خلافت'' بھی اوپر اپیل زاہد سیاں کے بھی اگر ہوتی صلاحیت بین
الاقوامی اندر مسلمان ایڈیٹروں کے تو قسم ہے فراغت سر آغا خان اپنے کی کہ عجلت کرتے یہ سب
طرف حمایت تحریک اجتماع مسلمانانِ ہند کی، مگر جب قیمت ہو ایک پلیٹ مرغ پلاؤ کی برابر قیمت
ملا رموزی کے اور بے اصلی گھی کے کھایا جائے قورمہ کباب اور مچھلی پاؤ تو کیا خاک سوجھے گی
مسلمان کو دور کی۔ دراز کرے اللہ عمر و ذہانت مرغا سرغی اصیل افغانی ہمارے کی کہ سبب سے گوشت
اور انڈوں ان کے مل رہی ہے ذہانت اور استعداد ہم کو اور قبلہ خواجہ حسن نظامی کو کام کی بیچ زمانے
خضاب لاجواب کے، مگر رحمت خدا کی اوپر قوم جاپان کے ہوجیو کہ جس نے اندر زمانے بیچارگی
شکست کے وہ ترقی کے اندر صنعت و حرفت کے کہ چیخ پڑا ملک آسٹریلیا کہ بند کرو درآمد اشیائے
جاپان کو ورنہ دم توڑ دے گی تجارت انگریزوں و آسٹریلیا کی مگر عجب مسلمان ہندستان کے کہ پڑے

ہوئے ہیں صنعت بیڑی بنانے کے اور نہیں سکے وہ ترقی کرنا اور صنعتوں بڑی کے بہ سبب فطری ہندستانی کاہلی اور دماغی محتاجی اپنی کی اور بسر کر رہے ہیں او پر وظیفوں مطبوعۂ نول کشور پریس بھی او پر دعاؤں اور او پر مسجدی عقائد تاریک خیال بدو چھاپ علمائے صوفیا اور ائمہ مساجد سے پھر کیا خاک سمجھیں گے وہ اپیل زاہد میاں صاحب اور مقالات ''خلافت'' کو۔ جلد پیدا کرے اللہ مسلمان لیڈر نوجوان جو درست کریں اس انصاف ''درس نظامی'' کو جس نے پیدا کیے لکیر کے فقیر علما اور مسلمان جیسا کہ کہا نوشیرواں عادل نے:

بدل دو جلادو دقیانوسی عقائد دین کو
دیکھو بہادری سپاہی شمالی کوریا اور چین کو

اما بعد اے دنیا کے بے ہوش مسلمان دولت مند اور رئیسو تیزی کر دو واسطے امداد مدرسہ خلیلیہ ٹونک کی کہ تحقیق بہ سبب سالِ 1947 کے بند ہوچکی امداد مدرسہ دینیہ اسلامیہ خلیلیہ ٹونک راجستھان کی جو پیدا کر رہا ہے علما موافق 1951 کے اگرچہ شدید انقلابات سے گزرے گا ملک امریکہ بہ سبب پھس پھسی سیاست اور غلط اقدامات جنگی اپنے کے، بھی بہ سبب جنرل نوری سعید وزیر اعظم عراق کے سخت انقلابات آنے کو ہیں اندر عربستان کے۔ پس اگر چاہتے ہو موافق حق چاہیے کہ محفوظ رہنا ایسے انقلابات خونی سے تو قبول کرا پیل زاہد میاں اور ''خلافت'' کو۔ توفیق دے کاتبوں ''خلافت'' کو اے توفیق صحیح لکھنے مضمون ہم حضور پر نور لامع النور ملا رموزی صاحب کے کہ کہا ہے:

یارب نگاہ رکھ اخبار خلافت اور زاہد شیر دل کو
جب تک کہ خاک ہووے اور ہوا کو بقا

◆◆◆

ایران و برطانیہ کی عنابی جنگ

اے خلافت کی تحریک تنظیم و اجتماع کو نہ سمجھنے والو بھی اس سے اختلاف کرنے والو! کم
کردے گا اللہ قدرت والا راشن تمھارا یہ سب روگردانی تمھاری کے طرف سے مشورہ عمدہ اور
مدبرانہ کے مگر افسوس بہت اوپر اس کے کہ نہیں ہیں مسلمان لوگ تعلیم یافتہ تمام پس سبب سے اسی
کے سمجھتے ہیں اور والا فیشن ایبل بعض لڑکوں بداطوار کے سینما سرکس تھیٹر کارنیوال اور فینسی لباس
اور انگریزی اے ٹی کیٹ کو مگر سکے نہ وہ آج تک مسائل عظیم قرآن کو ورنہ ہوتے وہ آج اوپر
عہدوں بڑے کے مگر بیٹھے ہوئے ہیں وہ اندر مساجد و خانقاہوں کے رکھے ہوئے ہاتھ اوپر ہاتھ
کے بہ سبب تعلیم غلط بدو چھاپ اماموں مساجد۔ بھی بہ سبب رنگیلے صوفیوں خانقاہوں کے بھی بہ
سبب عقائد دور از اسلام اور طریق تعلیم ربانی علمائے ذہن کے پس یہی ہے اور بعد تحقیق یہی ہے وہ
کہ حج پر حج کیے جا رہے ہیں مسلمان ہندستان کے ساتھ مصارف بے شمار کے دراں حال یہ کہ نہیں
فرض کیا اللہ مہربان قدرت والے نے حج مگر ایک۔ پس بے شمار قوم کہ خرچ کی جاتی ہیں اوپر
ہر سال کے اوپر زیادہ حجوں کے اگر جمع ہوں وہ اندر بیت المال مرکزی مسلمانوں کے مانند رقم
قربانی کے تو پچاس کالج کھل جائیں دینی و دنیوی بیچ اس ہندستان ہذا کے مسلمانوں کے مگر جب
تک نہ بدلے جائیں گے علما 308 قبل مسیح کے لباس و صورت والے تو سکیں گے مسلمان سمجھا دین

اسلام اور بین الاقوامی مسائل کے کو بند کردے حکومت ہند ان سب کو جو گنڈے تعویذ سے بیکار
کیے ہوئے ہیں مسلمانوں ہند کو طرف سے کوشش محنت اور تعلیم کے۔

اما بعد! اے فطرت و سیرت کو سمجھنے والو خبرداری ہے واسطے تمھارے کہ اثر کر رہا ہے اوپر
حکومت برطانیہ کے نقطہ و کردار ''مزدور'' کا بہ سبب حکومت مزدور انگلستان کے بھی سبب سے ہی
کردار مزدور کے حد سے زیادہ نیچی ہو گئی ہے اور پس پھسی سیاست برطانیہ کی اور بس کی نہیں ہیں
نو آبادیاں حکومت مزدور کی بہ سبب فطرت و کردار مزدور کے ورنہ محال تھا بیچ زمانے وزرائے شاہی
کردار کے قومی صنعت قرار دینا تیل ایران کو ایرانیوں کو مگر بہ سبب برکت مبارک وقت کے پھر متفق
ہو گئے ایرانی ساتھ محمد مصدق کے خلاف فطرت و عادت مسلمان کے کیونکہ البتہ تحقیق بھری پڑی
ہے تاریخ اور ٹڈی دل کہ تحقیق یہ ہے اثر بددعا حکومتوں مسلمانوں کے باہمی مخالفتوں عداوتوں اور
بغاوتوں سے مانند بغاوت عربوں کے ساتھ قومی بھائی ترکوں کے۔ پس کردار باہمی مخالفتوں
مسلمانوں کا ہے اندر تاریخ کے مسلم اسے تسلیم کیا گیا تو نہ فائدہ دے گا اتحاد عربوں کا خلاف حکومت
یہود کیونکہ آنکھ بند کر کے قبول کی ہے پوری تہذیب اور زندگی عرب ریاستوں نے انگریز اور
برطانیہ کی پس جب اندر حکومت ابن سعود صاحب کے موجود ہیں ہزاروں امریکی تو محال ہے
واسطے عربوں کے علاحدہ رہنا موٹروں، ریڈیو، ہوائی جہازوں اور سوٹ بوٹ امریکہ سے پس جو
جماعتیں کہ محتاج رہیں گی اندر آداب ضروریاتِ زندگی کے دوسروں کی وہ ہمیشہ اوپر مجبوروں کے
گزر کریں گی۔ پس قسم ہے شاندار موٹروں سعودی عرب کی کے بدلے شاندار اونٹوں کے کہ فرقہ
بندی ہندستانیوں کی اور تشدد فرقوں بعض کا اوپر فرقوں کمزور کے قریب لے آیا ہے ان سے قحط، خشک
سالی، سیلابوں، بندروں، ٹڈی دلوں اور ڈاکہ زنی کو۔ پس جب تک کہ نہ توبہ کریں گے فرقہ بند
زیادتیوں اپنی کی سے تو کم نہ ہو گا قحط، سیلاب، بندر اور سر آغا خاں قبلہ کی کا۔

اما بعد بہ سبب نحوست اخباروں فرقہ بند کے دیکھو گے تم اے ڈرے ہوئے اور گھبرائے
ہوئے مسلمانوں فرقوں ظالم سے کہ وہ کچھ ہو گا ساتھ ان کے کہ نہیں سکیں گے پھر ابھرنا اور محفوظ رہنا
جیسا کہ واسطے مغرور فرقہ بندوں کے آیا ہے بیچ کتابوں آبادان تیل چشموں والے کے اندر کتابوں
چند کے تحقیق یہ ہے وہ ہر فرقے غریب کو گراں مت لے جا کہ وہ بزدل ہے۔ شاید کہ اندر ان کے

تیندوا یا چیتا سوتا ہو۔ پس جب اندازہ کرلیا دنیا تمام نے ناقص اور پھس پھسے تدبر مزدور حکومت انگلستان کا تو شیر ہوگئی دنیا اوپر مزدوروں لندن کے کیونکہ آخر کار اثر کیا لفظ مزدور نے اوپر عظیم سلطنت برطانیہ کے اور آخر کار لے آئے مزدور انگلستان کے برطانیہ عظمیٰ کو اوپر اوقات اور حیثیت مزدور کے کیونکہ تحقیق اثر ہوتا ہے اوپر کردار اور سیرت کے مانند نام اخبار خلافت بمبئی کے کہ تحقیق بتاتا ہے یہ اخبار بذا ایسی تدبیریں کہ ذریعہ ان کے سے مل جائے انسانوں کو رتبہ خلافت کا مگر کیا سمجھیں وہ جو سمجھتے ہیں تماشوں نما کو بدلے سمجھنے تحریروں "خلافت" کو محفوظ رکھے اللہ ہندستان کو فسادات محرم اور دیوالی سے۔ کاش سمجھائے مسلمان علما مسلمانوں کو نقصانات تعزیہ سازی اور تفریط پرستی کے مگر جب بقلم خود ہوں علما وصوفیا پلاؤ خور عوام کے تو کاہے کو روکنے لگے وہ عوام کو مرغوبات ان کے سے اور دور ہیں مسلمان ایڈیٹر علوم دین سے بہ سبب برکت بی۔ اے پاس ہونے اپنے کے مگر دن قیامت کے حوالات میں بند کیے جائیں گے پلاؤ خور علما وصوفیا اور امام مساجد کے وہ جو اوپر فقط "وردی مولویت" اور اوپر فقط ڈریس امامت کے ظاہر کرتے ہیں خود کو عالم والا فاضل دراں حال یہ کہ نہیں سکتے ہیں اور البتہ تحقیق نہیں سکتے ہیں وہ احاطہ کرنا ان مسائل اسلام کا جو بناتے ہیں مرد مومن و مسلمان کو تا جدار مگر یہ کہ عادی کردیا ہے انھوں نے مسلمانوں جاہل کو اندر مسجد و خانقاہ کے پاؤں توڑ کر بیٹھنا اور پڑھنا وظیفوں لمبے لمبے کا۔

پس خوشخبری ہو جیو فرقوں واسطے ہندستان کے کہ مغلوب و مقہور ہوں گے اب فرقے آگ لگانے والے اندر مکانوں غریب کے بھی الزام لگانے والے اوپر بے کس فرقوں کے بھی لاٹھی چلانے والے اوپر نہتوں کے کیونکہ تیار ہوگئے ہیں واسطے حجامت ان کے کی صدر اعظم ہندستان ہمارے کے مگر یہ ہے بدلہ صبر وضبط کرنے فرقوں غریب کا۔ شوق دے اللہ مہربان سر آغا خان قبلہ ہمارے کو تا روانہ کریں وہ واسطے ہم حضور ملا رموزی صاحب کے مرغ مسلم، مچھلی مسلم، تیتر مسلم، طاؤس مسلم، مرغابی مسلم، پیرس و لندن سے اور واسطے مصیبت زدہ مسلمانوں کے آب جوش چھوٹی مچھلی کا بھی عرق انگوروں سوئٹزرلینڈ کا جیسا کہ کہا ہے:

پی ڈٹ کر عرق موسمی اور انگور روزانہ

کھا ڈٹ کر کباب کہ نہ رہے گا یہ وقت و زمانہ

پس نہیں شبہ اندر اس کے کہ حیران رہ جائے گی دنیا اوپر ڈاکٹر مصدق اور ایرانی مدبرین کے
بہ سبب فتح عنابی پانے ان کے کے اوپر مزدوروں اے اوپر مزدوروں انگلستان کے مگر خوب تجربہ ہوا
انگلستان کو دے کر حکومت مزدوروں کو کہ کہا ہے:

آخر مزدور پارٹی مزدور پارٹی ہی رہتی ہے
اگرچہ وہ ساتھ شاہی پسندوں کے ہوئے بزرگ

اس لیے ہرگز فتح نہ پائیں گے مسٹر چرچل بیس انتخابات کے کیونکہ ڈرتے ہیں اب انگریز
جنگ و مصیبت سے بہ سبب سایہ آرام دہ حکومت مزدور کے کہ کہا ہے۔

(خلافت، بمبئی۔10 اکتوبر 1951)

◆◆◆

مسلمان ممالک کے شفتالوانقلابات

اے ہمت مردانہ سے جاری رکھنے والے اخبار ”بے باک“ کے ایڈیٹر صاحب!

قسم ہے ہمت، جرأت، صبر واستقامت آپ کی کے جو برابر ہے صبر وہمت ڈی دلیرا صدر اعظم آئرلینڈ اور صدر اعظم ایران ڈاکٹر مصدق کے۔ پس جو لوگ کرتے ہیں کام بھلائی انسانوں کے بدلے بلیک اور ملاوٹی گھی کے تو تحقیق تکالیف حصہ ہوتی ہیں ان کا اس لیے تا کہ فکرمندی اور پریشانیوں سے جلتی رہے چربی دماغ خراب کرنے والی ان کی کیونکہ اگر فراغت بخشی جائے کام کرنے والوں کو تو بہ سبب فراغت کے توند بڑھ جائے ان کی مثل بجالوں اور دکانداروں کے اور نہ سوجھے ان کو بجز دھندے اور کوٹھی بنگلے کے، یہ ہے وہ نکتہ علمی تحقیق کیا ہوا ہمارا بقلم خود۔ پس جو دماغ کہ معمور ہیں اے بھرے ہوئے ہیں علوم سے اور رکھتے ہیں وہ بجلی ذہانت عمدہ کی تو تعویذ بنائیں گے وہ اس تحقیق اور نظریہ عملی ہمارے کو اور کبھی پروانہ کریں گے وہ مصائب ومشکلات اور خطرات کے مانند ہم ملا رموزی صاحب کے کہ مبلغ 37 برس سے خدمت کر رہے ہیں ہم انسانوں کی اوپر توکل خدا زمین آسمان والے کے حتی کہ مبلغ 8 ماہ کی مسلسل علالت کے اوپر سے بستر علالت کے لکھ رہے ہیں ہم واسطے انسانوں ہند کے کہ دراں حال یہ کہ ان کروڑوں انسانوں ہند نے نہیں بھیجا کوئی تحفہ واسطے ہمارے حتی کہ شکریہ مثل بعض احباب

عبداللہ پورآپ کے کے۔

پس جب قتل کیے گئے ریاض صالح تو پیش گوئی کی ہم نے بیچ اخباروں بمبئی کے کہ یہ ہے پیش خیمہ انقلابوں سخت کا ممکن ہے کہ سبب سے ان انقلابوں خونی کے ''تازہ عربستان'' پیدا ہو، مگر یہ خیال بعض اخباروں کا ہے غلط کیونکہ تحقیق یہ ہے اصل محققانہ نظریہ ذاتی ہمارا کہ دی گئی ہے ہر علاقہ کو ایک خاص استعداد ذریعہ آب وہوا اور نظام شمسی کے۔ پس نیچے عمدہ آب وہوا اور ستاروں علوی کے ہیں امریکہ اور یورپ والے اور نہیں ملی ہے استعداد برابر ان کے افریقہ وایشیا کو۔ پس چاہے لاکھ انقلابات ہوں اندر ایشیا وافریقہ۔ کے مگر نہ سکیں گے اور ہرگز نہ سکیں گے برابری کرنا افریقہ وایشیا امریکہ اور یورپ کی اور مثال اس کی ہے آزادی حکومت ترکی اور ریاست ہائے عربستان کی کہ ہو کر آزاد عرصہ دراز سے کیا تیر مارا ان سب نے بجز محتاجی یورپ وامریکہ کے بھی باہمی اختلافات حتی کہ لباس اور معاشرہ تک اپنی نہ ایجاد کر سکے یہ سب اور بنے ہوئے ہیں آج بھی یہ سب کوٹ پتلون بریک فسٹ اور لنچ ڈنر یورپ کا اور محتاج ہیں واسطے ایک ایک چیز زندگی کے یورپ وامریکہ کے، پس اوپر اس بے استعداد حالت کے جو انقلاب خونی کہ ہوگا اندر عرب و افریقہ بھی ایشیا کے وہ مبارک ہوگا واسطے امریکہ ویورپ کے نہ واسطے افریقہ وایشیا والوں کے مثال تازہ اس کے ہے جنگ کوریا اگر نظر نتائج سمجھنے کی رکھتے ہو تم اے سینما پسند اور رائے فرقہ پسند لوگو ہندستان کے اور جو ہوشک کے کرنے والے بیچ نظریوں عظیم علمی ہمارے کے تو کوشش کروا ے کوشش سخت اور مسلسل واسطے ترقی اپنی کے مگر عجب ہے بس لیڈر لوگ کہ فرماتے ہیں اے تسلی دیتی ہیں عوام بے سمجھ کو یہ کہ بعد ہر انقلاب کے ممکن نہیں ہے کرنا ترقی کا جلد مگر جواب دیتے ہیں ہم ان لیڈروں ہذا کو کہ واسطے ترقی اندرونی تمھاری کے کب فرصت دیں گی تم کو اے فرصت لبی سکون کی جنگجو اور فاتح قومیں؟

اما بعد دراز کرے اللہ عمر اولا د متعلقات ایڈیٹر ''بے باک'' کی اور عمر بکرا بکریوں اور مرغا مرغیوں ہمارے کی موافق حق درازئ عمر طبعی کے، پس جو لوگ کہ بازار گرم کیے ہوئے ہیں فرقہ بندی کا تحقیق وہ محروم رہیں گے ہر نعمت دنیا سے بعد دنوں چند کے جیسا کہ فرمایا نوشیرواں عادل نے کہ تحقیق یہ ہے فرمایا ہوا بادشاہ صفت کیے گئے کا:

ہرگز نہیں کامیاب ہوگا جو ستائے گا انسانوں کو
تحقیق مقرر کرے گا اوپر ایسوں کے اللہ تعالیٰ حیوانوں کو

پس اوپر فقط اس شعر نوشیرواں عادل کے گواہی دیتے ہیں ہم کہ نہیں درست کرتے مسلمان لوگ حالت دماغی اور اخلاقی و معاشرتی و جماعتی اپنی کو بہ سبب نہ ہونے فاضل لیڈروں کے۔ پس اندر جس جماعت کے بقلم خود نہ ہو تعلیم اور پوشیدہ ہو گئے ہوں قائد اس کے بھی بالغ نظر اور بدتر نہ ہوں لیڈر اس کے تو عوض ترقی کے دیکھے گی ایسی جماعت سینما، تھیٹر، سرکس اور میچ ہاکی، فٹ بال کے۔ اگرچہ ضرورت ہے اسے ضرورت سخت اس کی ساتھ جلدی بہت کے کہ تنظیم کریں مسلمان اپنی بھی تعلیم دلائیں بچوں اپنے کے کو اسے تعلیم مدارس حکومت ہند کی، بھی مصروف ہو جائیں بیچ صنعت اور تجارت اور مزدوری کے مسلمان مرد بغیر شرم و حجاب اور غرور کے۔ اور کبھی نہ کھائیں پلاؤ قورمہ جب تک کہ حالت ترقی یافتہ نہ ہو جائے ان کی۔ بھی دور بھاگیں مسلمان ایسے مسلمان لیڈروں سے کہ دماغ ان کے لبریز ہیں غرور و نخوت لیڈری چند روزہ اپنی سے بھی نہ خریدیں وہ اخبار ایسے جن میں ہوتی نیم خام انگریزی داں غیر مدبر اور تکبر ہوان کو اوپر زیادہ فروخت اخبار اپنے کے۔

پس جو لوگ سمجھیں گے ان باتوں ہماری کو تحقیق وہ ہوں گے نجات پانے والے انقلابوں شفتالو اور سیلابوں سرخ سے جو منڈلا رہے ہیں اوپر کناروں ملک ہمارے کے۔ محفوظ رکھے اللہ کھیتوں گیہوں چاول کو ٹڈی دل سے اور نادار حاجت مندوں کو رشوت ستاں حکام سے اور بے ٹکٹ سفر ریل سے۔

(بے باک، سنہار نپور۔ 17 اگست 1951)

◆◆◆

مشرق درمیانی اور خون

اے ایشیا وافریقہ میں بہ سبب ضعف دماغ اپنے کے پہلے قبول کر لینے داؤ پیچ مشرق وسطی
کے یورپی قوموں اور یورپی تہذیب کو مثل سلطان ابن سعود کے کہ تحقیق یہ رہ گئے تھے اندر عربوں
تمام کے حامل تہذیب اسلامی مگر بہ سبب لالچ مال زیادہ کے۔ داخل کیا امریکی تجار، انجینئروں اور
سیاسی چالاکوں کو اور ترک کی سختی اور مردانہ ہمت مجاہدانہ اور قبول کیا آرام دہ موٹروں موٹر سائیکلوں
اور لاریوں، ٹیلیفون، ریڈیو اور لباس کافرانہ کو بعض نے اور سواری اور اڈے ہوائی جہازوں امریکہ
کے کو اور حریص ہوئے ساتھ عجلت بہت کے اوپر ان تمام آسائشوں کو چھوڑ تہذیب اسلامی جو
سکھاتی ہے مرد مومن کو تہذیب ایسی کہ اندر اس کے میں منافع بے شمار اخلاقی، تمدنی، بین الاقوامی
مثل حیات مبارک رسول خدا و مردان فاتح مکہ و مردم شام کے پس یہی حال ہے جملہ باشندوں
افریقہ اور ایشیا کا کہ تحقیق ضائع کر دی قوت برداشت اور قبول کی آسائش موت اور غلامی لانے
والی یورپ کی بھی برسوں بیچ غلامی یورپ کے وہ کہ سیکھا صرف فیشن اور اے۔ ٹی کیٹ مگر نہ سیکھی
سائنس اور علوم ایجادات بہ سبب مجہول آب و ہوا ایشیا کے۔

پس اے ایران و مصر و عراق کے آزادی طلب کرنے سے خوش ہونے والو ڈرو تم اس
زمانے آنے والے سے کہ بعد آزادی تمھاری کے پھر عظیم حملے کریں گے اوپر یورپی وضع کی

آزادی تمھاری کے انگریز، امریکی، فرانسیسی، جرمن اور اطالوی کیونکہ قسم ہے جغرافیہ یورپ کی کہ پیدا کرتا ہے وہ اندر زمین اپنی کے مردان دمدبر و مردانِ جنگ اور مردانِ موجد و محقق اس لیے بعد جمع کر لینے سامان جنگ کے حملہ آور ہوں گے وہ اوپر یورپی وضع کی جمہوریتوں تمھاری کے اور نہ سکو گے اور البتہ تحقیق نہ سکو گے تم حفاظت و ممانعت کرنا جمہوریتوں اپنی کا بہ سبب ضعف فکر و دماغ اپنے کے۔

(2)

اور ہمیشہ مخالف رہو گے تم بھائیوں اور قبیلوں اپنے کے اور کبھی نہ سکو گے تم پابندی اوپر قوانین ڈسپلن اور آداب قومی اپنے کے مانند پابندی یورپی قوموں کے بہ سبب کوتاہی نامکمل اور ناقص دماغ اپنے کے اور نہ صاف اور چمکیلا رکھ سکو گے تم بعد آزادی کے بازاروں مکانوں اور لباس اپنے کے کہ اور چاہو گے تم چلانا حکومت اپنی کی کو موافق دباؤ اوہام پرستی اپنی کے اور موافق اصول 308 قبل مسیح کے پھر کیا خوش ہوں مطالبات سے آزادی ایران مصر اور عراق کے مگر یہ کہ خوش ہوں وہ جو رکھتے ہیں دماغ محرر اور کلرک چنگی کا یا وہ جو اوپر دکانوں اور اندر ہوٹلوں کے پڑھتے ہیں اخبار مگر نہیں سکتے وہ احاطہ کرنا۔ مسائل عطیہ بین الاقوامی کے کا اور سمجھے ہوئے ہیں وہ آج تک حضور ملا رموزی اپنے کو صرف مزاح نگار۔ انجکشن دے اللہ عقل کا ایسے کم نگاہوں اور فرقہ پرست ہندستانیوں کو پہلے آنے تباہی سے کہ کہا ہے واسطے لوگوں مشرقی وسطیٰ کے:

نہ ہر جگہ چاہیے ہے جہاز اور جنگی ٹینک سے جانا اور دھمکیاں دینا
بلکہ کئی جگہ موافق عقل کے چاہیے ہے سپر ڈالنا اور کم مطالعہ کرنا

اما بعد اے صرف امید و وظیفوں مطبوعہ نا کام رہو گے پڑھ کر وظیفے، مگر قسم ہے لاکھوں روپیہ کے گھوڑوں سر آغا خان قبلہ کے کہ جب تک نہ محنت، تجارت اور کوشش کرو گے مطابق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تو نہ فائدہ دیں گی تم کو مساجد اور خانقاہیں اور نہ وظیفے بتائے ہوئے اماموں جاہل مسلمانوں اور پیروں بے دین کے کیونکہ البتہ تحقیق نہیں ہے دین اسلام مگر قانون واسطے شاہی اور محنت و تجارت و زراعت اور تعلیم کے مگر بہ سبب جہالت اپنی اور علما 90 فیصدی اپنے کے گزار رہے ہو یہ زمانہ آفت کا اوپر سہاروں وظیفوں کے مگر تحقیق یہ ہے:

بھول تمھاری اے بھول برابر قطب مینار کے جیسا کہ کہا ہے
وہ ہرگز اوپر منزل اپنی کے نہ پہنچے گا ذریعہ سے وظیفوں کے
پس گواہی دیتے ہیں ہم معہ چاروں بیویوں اور بکرا بکریوں بھی مرغا مرغیوں کے حاصل ہوں گے تم کو منافع زیادہ اگر تجارت زراعت، محنت مشقت کی تم نے مانند صحابہ کے اور ہو گے تم بھی لوگوں چند کے گورنر۔ اگر رہے تم وفادار حکومتِ ہند کے۔

(کشکول 12 نومبر 1951)

◆◆◆

محمد طاہر خاں کو ووٹ دیجیے

روایت ہے اے روایت صحیح کہ تشریف لائے اندر مزار کوارٹر ہمارے کے واسطے پرشش
بیماری طویل ہماری کے حضرت العلام قبلہ محمود علی خاں بی۔اے، مولوی فاضل پرنسپل احمدیہ کالج
بھوپال بھی ہمراہ ان کے حاذق عہد ڈاکٹر مسٹر عبدالغنی صاحب میرٹھی کہ تحقیق نہ پایا ہم نے کمال نظر
کا ڈاکٹر دراز کرے اللہ عمران دونوں کی مانند خواجہ حسن نظامی اور سر آغا خان کے کہ فرمایا ہم سے کہ
کیا ناواقف ہو تم محمد طاہر خاں صاحب سے دراں حال یہ کہ پوری عمر اور پیسہ ان کا خرچ ہوا واسطے
خدمت عوام کے۔ پس اوپر اس اطلاع کے فرض ہو گیا اے فرض بڑا اوپر ہمارے اور اوپر مرغا
مرغیوں ہمارے کے بھی اوپر اکلوتے مینڈے ہمارے کے بھی اوپر چاروں بیویوں ہماری کے کہ
تائید کریں ہم اور یقین دلائیں ہم اوپر اس بات کے کہ جو لوگ کہ مخالفت کریں گے محمد طاہر
خاں صاحب کی دن حشر کے محروم رہیں گے وہ نعمتوں جنت سے۔

اما بعد وہ سنا تم نے کہ جو اسلامی سلطنتیں کہ لڑ رہی ہیں یورپ والوں سے واسطے آزادی اپنی
کے اندر انہی کے ہیں وہ راندے ہوئے درگاہ خداوند کریم سے جو مخالفت کر رہے ہیں بھائیوں
آزادی طلب اپنے کے کی پس مخالفت مسلمان کی واسطے مسلمان کے علامت ہے اس کی کہ بعد
ہونے آزاد کے بھی تباہی نہ چھوڑے گی ایسی جماعتوں کو مثل فرقہ پسند ہندستان کے پس جو مسلمان

کہ ناواقف ہیں موجودہ سیاست سے چاہیے ان کو کہ ووٹ دیں وہ محمد طاہر خاں صاحب کو تاوہ کھولیں راہیں آسودگی اور فراغت کی واسطے مسلمانوں کے کیونکہ دن حشر کے رکھ دیے جائیں گے بلکہ ساتھ بھاری اکثریت کے ہوں گے کامیاب محمد طاہر خاں صاحب۔

امابعد! آج چار برس ہوگئے کہ اندر ہر صوبے شہر قصبہ کے بند ہو چکا ہے ذبیحہ گائے کا، مگر نہ اضافہ ہوا دودھ مکھن کا مانند اضافہ ہونے پہلے کے۔

پس قسم ہے سوٹ اور ڈنر سر آغا خان کی کہ جب دال مونگ مسور کی ملے ساتھ قیمت ہاتھی کے اور بھنڈی مولی ملے ساتھ قیمت رولز رائس موٹر کار کے تو کس طرح سبزی خور بنے آدمی غریب اور تندرست مگر یہ کہ جلد نتیجہ دیکھے گی دنیا قوم ترکی اور قوم انڈونیشیا کی کا بہ سبب مخالفت۔

(جمہوریت، 3 جنوری 1952)

جنگ انڈونیشیا کی

امابعد! اے مسلم لیگ سے علاحدہ رہنے والو!

قسم ہے لبی عمر پنڈت مدن موہن مالوی اور سر ضیاء الدین احمد خاں کی، کہ تحقیق قطب میں یہ دونوں یونیورسٹیوں کے مگر غور کرو اگر سکتے ہو تم غور کرنا اوپر اس مسئلہ کہ کتنا فائدہ پہنچایا کس نے کس یونیورسٹی کو، اگرچہ بہت دن گزرے کہ جنگ جاری ہے بیچ انڈونیشیا کے مگر یہ ہے سبب اس کا کہ تحقیق نوجوان ہندستان کے تباہ ہو رہے ہیں اندر تماشوں سینما کے، مگر بے پروا ہیں تباہی ان کی سے لیڈر ہمارے۔ پس جو لیڈر کہ واقع ہوا ہو وہ ''بکرخا'' اور بھول جائے وہ دوسرے رخ کو قوم کے تو کس طرح دعا کریں واسطے اس کے خواجہ حسن نظامی اپنے ہو کر ''شمس العلما'' بیچ اس پیرانہ سالی کے مگر یہ کہ تحقیق غالب لائے گا ان مہربان قدرت والا قوم جاوی کو اوپر قوم ہالینڈی کے بہ سبب جدوجہد کے اگرچہ بڑھ گئی ہے عادت بہت بیچ مسلمانوں ہند کے لمبے لمبے آئے طویل وظیفے پڑھنے کی بیچ مساجد کے اور یہ ہے صدقہ ان علما کا جنھوں نے گھڑے ہیں طول طویل وظیفے واسطے قیمت وصول کرنے کتابوں وظیفوں اپنی کے۔ پس جو قوم کہ محو ہو جائے اندر مساجد کے چھوڑ کر جدوجہد کو رکشا کھینچے گی اولاد اس کی قوموں ترقی یافتہ کی۔ پس اگر زندہ ہے جمعیۃ علما بیچ ہندستان کے تو باہر نکالے وہ مسجد نشینوں کو بیچ اس زمانہ جدوجہد کے اور سوچے قوم کہ تعلیم ایم۔ اے کی

کہ ناواقف ہیں موجودہ سیاست سے چاہیے ان کو کہ ووٹ دیں وہ محمد طاہر خاں صاحب کو تا دہ کھولیں راہیں آسودگی اور فراغت کی واسطے مسلمانوں کے کیونکہ دن حشر کے رکھ دیے جائیں گے بلکہ ساتھ بھاری اکثریت کے ہوں گے کامیاب محمد طاہر خاں صاحب۔

امابعد! آج چار برس ہو گئے کہ اندر ہر صوبے شہر قصبہ کے بند ہو چکا ہے ذبیحہ گائے کا، مگر نہ اضافہ ہوا دودھ مکھن کا مانند اضافہ ہونے پہلے کے۔

پس قسم ہے سوٹ اور ڈزسر آغا خان کی کہ جب دال مونگ مسور کی ملے ساتھ قیمت ہاتھی کے اور بھنڈی مولی ملے ساتھ قیمت رولز رائس موٹر کار کے تو کس طرح سبزی خور بنے آدمی غریب اور تندرست مگر یہ کہ جلد نتیجہ دیکھے گی دنیا قوم ترکی اور قوم انڈونیشیا کی کا بہ سبب مخالفت۔

(جمہوریت، 3 جنوری 1952)

جنگ انڈونیشیا کی

امابعد! اے مسلم لیگ سے علاحدہ رہنے والو!

قسم ہے لبی عمر پنڈت مدن موہن مالوی اور سر ضیاء الدین احمد خاں کی، کہ تحقیق قطب میں یہ دونوں یونیورسٹیوں کے مگر غور کرو اگر سکتے ہو تم غور کرنا اوپر اس مسئلہ کہ کتنا فائدہ پہنچایا کس نے کس یونیورسٹی کو، اگر چہ بہت دن گزرے کہ جنگ جاری ہے بیچ انڈونیشیا کے مگر یہ ہے سبب اس کا کہ تحقیق نوجوان ہندستان کے تباہ ہو رہے ہیں اندر تماشوں سنیما کے، مگر بے پرواہیں تباہی ان کی سے لیڈر ہمارے۔ پس جو لیڈر کہ واقع ہوا ہو وہ ''بکرخا'' اور بھول جائے وہ دوسرے رخ کو قوم کے تو کس طرح دعا کریں واسطے اس کے خواجہ حسن نظامی اپنے ہو کر ''شمس العلما'' بیچ اس پیرانہ سالی کے مگر یہ کہ تحقیق غالب لائے گا ان مہربان قدرت والا قوم جاوی کو اوپر قوم ہالینڈی کے بہ سبب جدوجہد کے اگر چہ بڑھ گئی ہے عادت بہت بیچ مسلمانوں ہند کے لیے لیے آئے طویل وظیفے پڑھنے کی بیچ مساجد کے اور یہ ہے صدقہ ان علما کا جنھوں نے گھڑے ہیں طول طویل وظیفے واسطے قیمت وصول کرنے کتابوں وظیفوں اپنی کے۔ پس جو قوم کہ محو ہو جائے اندر مساجد کے چھوڑ کر جدوجہد کو رکشا کھینچے گی اولاد اس کی قوموں ترقی یافتہ کی۔ پس اگر زندہ ہے جمعیۃ علما بیچ ہندستان کے تو باہر نکالے وہ مسجد نشینوں کو بیچ اس زمانہ جدوجہد کے اور سوچے قوم کہ تعلیم ایم۔ اے کی

عورتوں کوڈاکٹری قاعدہ سے مفید ہے یا تعلیم گھرداری اور پرورش اولاد کی۔ پس رستگاری آئے چھنکارا قوموں یورپ سے نہ ہوگا قوموں ایشیا کا جب تک دماغ سائنس داں اور دماغ موجود محقق نہ پیدا ہوں گے اندر ایشیا تمام کے اور قانوناً بند کردیے جائیں گے مشاعرے اردو کے اور سینما یورپ کی مشین والے کیونکہ بیچ عہد غلامی کے حق نہیں ہے کسی قوم کو تفریح اور فیشن کا گمراے عجب پنڈت جواہر لعل نہرو کہ حق میں مسلمانوں انڈونیشیا کے آواز بلند کرتے ہیں اور واسطے مسلمانوں ہند کے مخالفت، مگر نہ سوجھی ان کو مبلغ ایک تدبیر ایسی کہ اتحاد ہوجاتا بیچ ہندو مسلمانوں کے پس یہ ہے کھلی نشانی قلت فراست ان کی کی اگرچہ بہت دن گزرے کہ جنگ جاری ہے بیچ انڈونیشیا کے مگر یہ ہے سبب نہ بند ہونے اس کے کا کہ بڑھتا جائے شوق فیشن یورپ کا اندر عورتوں ہندستان کے بہ سبب جہالت مردوں اپنے کے۔ پس جس قوم نے کر اختیار کیے ہوں طور طریقے غیر قوموں کے وہ ہرگز اوپر دروازہ نجات نہ پہنچے گی کبھی نہ وہ پہنچیں گے جو مخالف ہیں مسلم لیگ کے گمراے عجب بے حسی دولت مند مسلمانوں کی کہ بجز حافظ محمد صدیق کانپوری کے نہیں چندہ دے رہے ہیں دوسرے مسلمان عہدہ دار بڑے اور تاجر بڑے۔ راستہ بتانے اللہ ایسے کنجوس اور بخیل مسلمانوں کو انڈونیشیا کا تا پتہ چلے ان کو بے حسی ان کی کا۔ بھی شوق دے اللہ مسلمانوں ہند کو شادی پر شادی کا اور نوجوانوں کو شدید محنت اور لگاتار جدوجہد کا کیونکہ عاری رائے خالی ہے جسم ہندستانی مسلمانوں کا قوتِ عمل سے، مونگ پھلی کھانا سکھادے اللہ بیچ ناشتہ کے مسلمان دولت مندوں کو بدلے انڈے اور کیک کے۔ پس جب تک کہ نہ داخل ہوں گے مسلمان جوق جوق اے فوج فوج بیچ مسلم لیگ کے تو کس طرح بند ہوگی جنگ انڈونیشیا کی جیسا کہ فرمایا نوشیرواں عادل نے وزیر اعظم بزرجمہر اپنے سے شعر:

جس نے کہ راستہ خلاف پیغمبر اور مسلم لیگ کے اختیار کیا
وہ اور اولاد اس کی اندر پاکستان کے راہ نہ پائے گی

(انقلاب، بمبئی۔24 جنوری1946)

◆◆◆

فاتح کربلا حسینؓ اور مسلمانانِ ہند

اے وہ مسلمانو کہ ہوتم سنی اور نہیں ہوتم شیعہ سنوتم کان دھر باتیں ہماریں اگر ہوتم واقف
خاندانِ نبوت اور خاندانِ شیر خدا اور تاثیرات مکہ و مدینہ سے پس ساتھ بہشت غور کے سنوتم کہ
تحقیق نہیں مغلوب ہوئے حضورامام بھی اصحاب و انصار اور اہلِ بیت فوجوں بڑی یزید سے مگر یہ کہ
ساتھ بہادری ہاشمی و مطلبی بھی ساتھ شجاعت شیر خدا کے ڈٹ کر مقابلہ کیے بچے بچے نے مصائب
مشکلات اور حوادث کربلا کے حتیٰ کہ واسطے حفاظت امانت خداوندی اور امانت دین اسلام کے
قربان ہوئے۔ سب ساتھ شان جلال اور سطوت کے۔ پس موافق قاعدوں جنگ کے فرار ہونا بھی
ہتھیار ڈالنا سامنے دشمن کے ہے شکست، لیکن اوپر مقصدِ جنگ کے قربان کرنا خود کو ساتھ جلال
شاہانہ کے وہ فتح عظیم ہے جس کو سکتے ہیں سمجھنا صرف اصحاب علم نہ بدعات محرم میں مبتلا ہونے
والے۔ پس لازم ہے اوپر ہر سنی مسلمان کے قبل عاشورے بھی بعد عاشورے کے اگر مجلس منعقد
کرے وہ یا یوم حسین منائیں سنی مسلمان یا محرم نمبر نکالیں سنی مسلمان ایڈیٹر تو لازم ہے اوپر ان سب
کے کہ ساتھ تفصیل عمدہ کے سنائیں وہ واقعات شجاعت اور کردار مجاہدانہ حضور امام اقدس بھی محترم
خواتین اور بچوں ان کے کا مانند کمال صبر و ضبط ان کے کے اوپر عظیم شدائد اور تکالیف کے، بھی اوپر
شدید پیاس کے دکھائیں حوصلے اور صبر و ہمت خواتین و اصحاب امام۔ بھی بچوں ان کے کی ان

مسلمانوں ہندکو جو ذلیل ورسوا ہو چکے بیچ نگاہ دنیا تمام کے بھاگ کر پاکستان اور رور ہے ہیں اور بے حوصلہ ہور ہے ہیں آج بھی سبب سے تکلیفوں چند کے، مگر نہیں سکتے وہ کھڑا ہونا اوپر دونوں ٹانگوں اصلی اپنی کے مانند ہمت وحوصلے بزرگانِ کربلا کے، مگر اے آہ کہ شاعروں بعض نے دکھایا ہے بیچ اشعار اپنے کے خواتین شجاعت آبِ اہلِ بیت کو بیچ کربلا کے بدحواس اور ماتم جو غلط اور خلافِ حوصلہ خاندانِ نبوت کے ہے۔ بھی خلافِ تاثیر جغرافیہ مکہ کے ہے جب کہ آج بھی سرزمین حجاز مکہ مدینہ وغیرہ اس غضب کا مردشجاع اور سولجر قسم اول کا پیدا کرتا ہے کہ تصدیق کرو اس کی قوموں یورپ سے۔ پس جو سرزمین تم نے لوگوں خاندان اپنے کو تو دروازے رزق وکامرانی کے کھولے گا اللہ اوپر تمھارے دعا کرو بیچ ماہ مقدس کے واسطے کامیابی ڈاکٹر مصدق صدر اعظم ایران کے۔

امابعد اے مفت کے اخبار پڑھنے والو!

دیکھا تم نے قابلیت لیاقت اور اسلام دانی مسلمان ایڈیٹروں کی کو کہ تحقیق گزر گئی تاریخ یکم محرم الحرام مگر ایک نے مبارکباد نہیں دی مسلمانوں کو اوپر سال اسلامی شروع ہونے یا ''نوروز اسلامی'' کے کیونکہ چڑھا ہوا ہے غلاف اوپر دماغوں ایڈیٹروں مسلمان کے تہذیب انگریزی کا جب شروع ہوتا ہے ماہ جنوری عیسائیوں کا تو سنہ عیسوی اور سال عیسائی پر ہر مسلمان اخبار مبارکباد دیتا ہے۔ مسلمان خریداروں اپنے کے کو۔ پس جو اخبار پڑھنے والے اور جو اخبار لکھنے والے اتنے بے خبر ہوں تاریخ اپنی سے تہذیب وتمدن اپنے سے، حالات وواقعات اپنے سے تو کیا خاک کام دے گی ایڈیٹری ان کی راستہ بتائے اللہ ایسے مسلمان بے خبر ایڈیٹروں کو اے راستہ شرنارتھی کیمپوں کا کیونکہ مقابلہ ایسے ایڈیٹروں سے بہتر واقف ہیں شرنارتھی دین اپنے سے۔

امابعد! اگر ہو تم سچے نام لیوا فاتح کربلا امام حسین واہلِ بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے تو سامنے رکھو تم آج کردار شجاعانہ اور صبر فاتحین کربلا کے کو اور نہ بھاگو تم طرف پاکستان کے کہ تحقیق برکت سے پیروی صبر وضبط فاتحین کربلا کے دراز سے رحمت وفراغت وسربلندی کے کھولے گا اللہ قدرت وحکمت والا اوپر تمھارے بشرطیکہ نہ مبتلا ہو تم اندر بدعات محرم کے کیونکہ قسم ہے بزرگی محقق اسی کی کہ نہیں سکتے ہیں یہ نکتے بتانا تم کو علما نوے فیصدی مگر بعض ان کے۔ پس اگر اندر تاریخ

9اور 10 محرم کے روزہ رکھا تم نے اور خوب ڈٹ کر کھایا اور کھلایا۔

اما بعد! چاہیے ہے سنی مسلمان شعرا کو کہ لکھیں وہ نظمیں اوپر ہمت، جلالت، شجاعت، بہادری حضور فاتح کربلا کے تا سمجھے دنیا کہ کس طرح حفاظت فرمائی حضور نے ''جمہوریہ اسلامی'' اور امانت الٰہی کی تھی جو تھی واسطے کل انسانوں کے فیض و راحت کی پہنچانے والی، بھی مشاعرے منعقد کرواوپر یوم حسین یا ساتھ نام ''مشاعرۂ حسینیؓ'' کے اور نظمیں پڑھواندر ایسے مشاعروں کے اوپر بلند تر کردار اور سیرت حضور فاتح کربلا کے بھی خود بھی نقل کرو اخلاق عالیہ مقام اور اہلِ بیت کی کہ تحقیق سبب سے حکمت اخلاق حضور علیہ السلام کے ہوں گی اور البتہ تحقیق ہوں گی کامیابیاں تم کو بے شمار اور سبب سے اخلاق پاکیزہ تمھارے کے۔ اضافہ کردے گا اللہ قدرت والا اندر راشن کارڈ تمھارے کے اور مانند جنرل میک آرتھر امریکی کے غائب ہوجائیں گے ہندستان اپنے سے فرقہ بند اور فرقہ پرست کیونکہ جس طرح اوپر سے آسمان شہرت کے گرایا گیا اندر مکان گم نامی کے جنرل میک آرتھر کو مانند ان کے ختم کردیں گے فرقہ بندوں، فرقہ پرستوں، لوٹ مار کرنے والوں، ڈاکہ ڈالنے والوں اور تنگ کرنے والوں کمزوروں کے کو بندر، ٹڈی دل، سیلاب، قحط اور شدید بیماریاں پھیل پڑنے والی بعد دنوں چند کے اگرچہ حال ہے اتحاد عربوں تمام کا بہ سبب قلت تعلیم اور مزاجی و دماغی بے بسی کے مگر عجب قومیں یورپ کی کہ باوجود ہزاروں اختلافات کے نہیں گھر جلاتی ہیں غریبوں کے نہ آواز ے کستی ہیں اندر بازاروں اور اندر سفر ریلوں یورپ کے اوپر غریبوں غیر قوم کے اور ایک ہوجاتی ہیں بیچ وقت آڑے ٹیڑھے کے اندر جمعیۃ اقوام کے اور موقع دیتی ہیں زندگی ترقی اور کامیابی کا دشمن قوموں کو مانند جرمنی اور جاپان کے، مگر اے عجب مسلمانانِ ہند کے کہ آئے دن گرفتار ہوتے ہیں وہ بہ سبب جرائم باہمی اپنے کے بھی نہیں دور ہوتے وہ اب بھی سینما، کرکٹ، ہاکی، فٹ بال اور ہوٹلوں سے بھی نہیں کرتے وہ تنظیم اپنی موافق حق تنظیم اپنے کے مگر یہ ہے اثر اور نتیجہ عقائد 308 قبل مسیح ان کے کا جو بھرے گئے ہیں اندر دماغوں ان کے کے ذریعہ کتابوں غلط اور فقیر بنا دینے والی کے، بھی ذریعہ بعض کوتاہ نظر علما صوفیا اور ائمہ مساجد کے، پس جب تک کہ نہ کھڑے ہوں گے واسطے اصلاح عقائد غیر اسلامی کے نوجوان علما اور ایڈیٹر عالم تو بیڑی ہی بناتے رہیں گے اور تیتر ہی لڑاتے رہیں گے 90 فیصدی مسلمان بے تعلیم ہند کے اور کاہل ہی رہیں گے

وہ بیچ اونچی صنعتوں کے، بھی اسی طرح نہ پیدا ہوگی ہمت کام کرنے قومی کی اندر شکست خوردہ مسلمان لیڈروں کے اور تجارتیں اور ملازمتیں ہی کریں گی لڑکی بی۔ اے پاس ان کے بہ سبب دور اور ناواقف ہونے والے واقعات تاریخی اور انقلابی کے۔ پس ہمت دے اللہ مسلمانوں ہند کو اے ہمت حضور فاتح کربلا کی اندر بے روزگاری، برطرفی، گرانی، بلیک مارکیٹ اور ملاوٹی اشیا کے اور باوقار و خوددار بنائے اللہ ان کو مانند وقار صبر کرنے والوں کربلا کے اور محفوظ رکھے اللہ ان کو باہمی مقدمہ بازی، باہمی مضمون نگاری مخالفانہ سے مانند اخباروں بازاری اور بے وقار کے کیونکہ نہیں ہے شایانِ شان ایڈیٹر کے کہ وہ گپ کرے اندر ہوٹلوں کے اور کھانا کھائے اندر ہوٹلوں کے اور جائے اندر سنیما کے۔

اب مبارک ہو تم مسلمانوں کو "نوروز اسلامی" اے آغاز سال ہجری اسلامی جیسا کہ "نوروز" منایا جاتا ہے اوپر آغاز سال ہجری کے ساتھ تقریب شاندار سرکاری کے اندر ملک مصر سے بہ سبب روشن نظر علمائے ازہر یونیورسٹی کی۔ اندر ہندستان کے واسطے مسلمانوں تاریک دماغ کے اور سرغ مسلم کھلائے اللہ ہم کو روزانہ بہ سبب غلامی فاتح کربلا امام حسین رضی اللہ عنہ کے۔

(جمہوریت، بمبئی۔ 11 اکتوبر)

◆◆◆

خفیہ مبارکباد مولانا زاہد شوکت کو

اے زیادہ پیارے جان سے بھائی زاہد شوکت علی! قبول کرو تم مبارکباد ہذا ہماری جو ہے ملی ہوئی اے مشتمل اوپر شاندار ترقی ''خلافت'' کے کیونکہ قسم ہے ہزار بولیوں بمبئی کی کہ تحقیق اندر بنیاد اخبار'' خلافت'' کے ڈالا گیا تھا جو پتھر اور گارا تھے چند لوگ اُس زمانے گزرے ہوئے کے جو ڈالے گئے تھے اندر اس بنیاد کے۔ پس اندر ان کے تھا مبلغ ایک ملا رموزی بھی۔

اما بعد عجیب وغریب ہچکولے کھاتا رہا یہ اخبار ''خلافت'' اور بے انداز بارشیں مخالفت کی گزریں اوپر بنیاد اس اخبار ہذا کے مگر ساتھ مہربانی اللہ غالب وقادر کے مقابلہ کرتے رہے ان کا بانی اور معاون ان کے اور لکھتا رہا یہ مغرور افغان ساتھ نام ملا رموزی کے بھی۔ پھر آئیں آفتیں مالی اوپر اس کے اور بدلے گئے ایڈیٹر لوگ اس کے وغیرہ وغیرہ یہاں تک کہ بھیجا اللہ بھیجنے والے دانا بینا نے اندر بمبئی کے واسطے چلانے اس اخبار ہذا کے حضرت قبلہ مولانا شوکت علی اور ہمراہ ان کے حضرت عرفان کو بھر دے اللہ نور سے قبریں ان کی اور روپیہ نقد سے گھر ہمارا۔ پس اوپر شروع ہونے زمانے ''مولانا شوکت علی'' کے بھیجا گیا ملا رموزی طرف خلافت ہاؤس کے بے ٹکٹ اور کبھی ساتھ ٹکٹ کے تو قسم ہے جلالت شان مولانا رحمت کیے گئے کی کہ حد سے سوا مضبوط، متحد، جفاکش، صابر و مدبر پایا ہم نے بیچ زمانے مالی تکالیف کے ایڈیٹروں خلافت، منیجروں خلافت، کاتبوں

خلافت بھی متعلقین ان کے کو جو عہد کر چکے تھے اوپر ہاتھ مولانا رحمت کیے گئے کے وفاداری اور جفا
کشی سخت کا خاص واسطے خدمت خلق کے نہ واسطے مولانا کے کہ تحقیق یہ تھے بعض ان بیعت کنندہ
سے حضرات مولانا عرفان مولوی قمر احمد، مولانا صدیقی، مولانا جیلانی اور بعض دوسرے۔ پس اوپر
اس قربانی ایثار، جفاکشی ان لوگوں کے بنیاد رکھی اس جریدۂ گرامی ''خلافت'' کی حضرت مولانا نے
اور دیکھا ہم نے بیچ خلافت ہاؤس کے ساتھ دونوں آنکھوں ذاتی اپنی کے حق کہ بقلم خود شریک
ہوئے بیچ ناشتہ صبح کے ساتھ قمر احمد چیف ایڈیٹر اس کے تو نہیں کھا رہے تھے وہ ہو کر چیف ایڈیٹر مگر
اُبلے چنے بھی اس طرح دیکھا ہم نے اور کھایا ہم نے مولانا عرفان کے جو کھا رہے تھے وہ ہو کر
سکریٹری مجلس خلافت اور اخبار خلافت کے مگر کھانا معمولی ہوٹل تیسرے درجہ کا تو بہ سبب ہونے
افغانی ان کے کے تحقیق کی ہم نے ان سے ذریعہ زبان پشتو کے کہ ہو تم افغان اور ہیں ہم افغان پھر
کس طرح سکیں ہم کھانا مانند کھانوں غریب ہریجنوں کے تو تحقیق ٹھٹھہ مارا انھوں نے قہقہہ اور فرمایا
کہ اے گمراہ ملا رموزی نہیں ہے عملہ ''خلافت'' کا اے عملہ خدام خلق و خدام خلق و خدام کعبہ کا پس
جو مسلمان کہہ سکتا ہے وہ قربان کرنا جذبات نفس پر در کا اندر اس عملہ کے اور کھاتا ہے وہ کھانہ معمولی
مانند مزدوروں بے چارہ کے تو ہے ایڈیٹر ''خلافت'' مترجم خلافت اور مضمون نگار کہ تحقیق اجر جفاکشی
اس کی کا نہیں ہے اوپر خزانے کے مگر اوپر اللہ غالب و قادر کے جو سکتا ہے بھیجنا فوجوں چین کو اندر
کوریا کے اور بڑھا سکتا ہے وہ ذرائع کھیتی ہندستان کو باوصف ہونے فوجوں مندری کے یہ تھا مختصر
دیگر احوال کارکنوں اخبار خلافت کا اور کردار مردانہ ان کا۔ اما بعد اوپر ہونے وفات مولانا شوکت
علیہ الرحمۃ کے مایوس ہوئے اے مایوس بہت عشاق خلافت کے طرف سے ایسے ایثار پیشہ عملدار
ادارہ و اہتمام کے مگر اے عجب دعائیں بزرگان ''خلافت'' کی کہ تحقیق آج دیکھ رہے ہیں حاسد اور
بدخواہ ''خلافت'' کے کہ نیچے ریاست و اہتمام آپ کے ایک ایسا عملہ ''خلافت'' موجود ہے جو
اندر محبت، جفاکشی، صبر و ایثار، قربانی، علمیت اور بے باکی کے کہیں زیادہ بڑھا ہوا ہے عملوں سابق
اپنے سے اور حیران ہیں بکرا بکری اور مرغا مرغی تمام ہمارے بھی اصحاب علم و عقل اندر اس کے کہ
کس طرح آج برائے جائے نماز مسجد جامع دہلی کے نکل رہا ہے اخبار ''خلافت'' روزانہ کہ تحقیق
نہیں ہے اندر بعض امور خاص کے مثیل اور جواب اس کا بیچ وقار اخباروں ہندستان کے مگر یہ ہے

جو بے انداز اور سلیقے آپ کے کی جمع فرمائے آپ نے ایسے نادر افراد ادارہ اندر زمانے ایسے کے جب جی چھوڑ رہے ہیں اچھے اچھے پٹھان اور بارایٹ لا ہندستان کے اور بھاگ رہے ہیں خوف بزدلانہ اپنے سے طرف پاکستان کے گرڈنے ہوئے ہیں آپ اور عملہ مردانہ آپ کا اندر شہر بمبئی کے زیادہ کرے اللہ واسطے آپ کے بھنا گوشت بھی موٹریں دلائے اللہ قدرت والا آپ سب کو کسٹوڈین کے جو قرق کی ہوں اس نے بزدل بھاگے ہوئے مسلمانوں کی۔

پس قسم کھاتے ہیں ہم ضبط و تحمل کبھی بہادری قوم انگریز کی بھی تدبر اس کے کی کہ آخر کار ڈٹ گیا وہ اوپر ''تیل گاہ آبادان ایران'' کے باوصف شدت طوفان مخالف ایرانیوں کے کہ نہیں کی ہم نے یہ تعریف عملہ خلافت اور آپ کی مگر ساتھ بزرگی خواجہ خضر اور سر آغا خاں قبلہ کے کہتے ہیں ہم کہ یہ ہیں واقعات اے ٹھوس اور چشم دید واقعات ''خلافت'' کے پس امابعد بھی جو سمجھے اس کو خوشامد تو بڑھادے اللہ اولاد اس کی برابر ٹڈی دل کے اور کم کردے راشن اور ذرائع پرورش اولاد اس کی کے مگر یہ کہ افسوس اوپر اس کے کہ بہ سبب نہ ہونے تعلیم اعلیٰ اور ذہانت فطری اندر مسلمانوں کے تنگ نظر حاسد اور عیب جو ہیں وہ اور ساتھی ان کے کہ تحقیق سکتے ہیں وہ مانند نادیدہ کے دیکھنا ترقی ''خلافت'' کا۔ راستہ بتائے اللہ ایسوں کو اے راستہ سیلابوں آسام۔

پس قبول کیجیے یہ مبارکباد خفیہ ہماری اور طرف سے ہمارے پہنچائے یہ مبارکباد عملہ ادارہ ''خلافت'' کو کہا ہے:

حاصل نہ ہوگا کچھ ان سے جو ہیں مخالف ازلی
لیجیے گلستان گلابی اردو سے خوشدلی

◆◆◆

کوریا کی سرخ صلح

ساتھ قلم اصلی ملا رموزی صاحب کے اے بھنا ٹا گوشت کھانے والے بھائیو!

وہ کچھ سنا تم نے کہ منائی سالگرہ مبلغ ایک صدی عمر اپنی کی رائٹر کمپنی انگریزوں نے بیچ اس
ماہ کے اور پیغام مبارکباد کا دیا اس کو بادشاہ انگلستان اے پھر کیا بتاؤ گے تم کھا کر بھنا ٹا گوشت یہ کہ
ایسی استقامت اور ایسی طویل عمر ہے کہ ہندستانی مسلمان کے کاروبار کی بھی جس طرح نوازا بادشاہ
اور باشندوں انگلستان نے کاروبار کمپنی منفعت کی گئی کو کیا ایسا ہی نوازا جاتا ہے بیچ ہندستان کے
شاعروں و عرس وغیرہ کو، مگر یہ کہ تحقیق جو عظیم پروپیگنڈا کیا رائٹر نے انگریزوں اور منافع ان کے کا
وہ باہر ہے اندازے سے ان مولویوں کے جو پڑے ہوئے ہیں اوپر فقط اختلافات رویت ہلال عید
وغیرہ کے روشن کرے اللہ دماغ ان کا ذریعہ بھنا ٹا گوشت کے تحقیق جھگڑنا اوپر ایسے مسائل کے
جن کی ضرورت نہیں ہے از روئے شرع مسلمانوں حالی کو بلکہ مسلط ہیں اوپر ان کے بعض فرائض
خاص مگر عجب مسلمان بی۔اے پاس کا خطا کار کہتے ہیں صرف علما و صوفیا غیر ترقی پسند کو دراں حال
یہ کہ فرض ہے مولوی ہونا اوپر ہر مسلمان کے مگر جب نہ پڑھے علوم دین اسلام کے مسلمانوں نے
اور پڑھے علوم بی۔اے انگریزوں کے تو کیا حق ہے ان کو خطا کار اور تاریک خیال کہیں وہ علما و صوفیا
کو مگر یہ ہے بھول ان کی اے بھول پڑی کہ پس جب دیکھا ہم نے دن عید کے مسلمانوں بدحال کو

کہ ڈرے ہوئے ہیں وہ اور بال بچے ان کے شاہانہ لباس اور ڈٹے ہوئے ہیں وہ اندر ہوٹلوں کے فوج فوج اور کرسیاں محفوظ کرائی ہیں انھوں نے بیچ تماشوں سنیما کے تو حیران رہ گئے ہم اوپر اس بیان اخباروں مسلمان کے کہ ہیں پریشان روزی اور بے روزگار مسلمان پس جو قوم کہ وقت تباہ حالی کے نہ باز آئے فضولیوں اپنی سے کیوں کر نازل ہوگا غضب خدا کا اوپر اس کے مگر یہ ہے کوتاہی مسلمان علما لیڈروں اور ایڈیٹروں کی کہ نہیں تنبیہ کرتے وہ مسلمانوں کو اوپر غلط کاریوں ان کی کے بہ سبب لالچ منافع اپنے کے۔ پس سبب سے اس کے دور ہے ابھی کوریا منافع سے اگر چہ بیچ لڑائی کوریا کے ضائع کی جارہی ہیں اور لڑائی جاری ہیں فوجیں دونوں طرف کی ناقص اور کمزور مثل لڑائی روس اور فن لینڈ کے اور محفوظ ہیں عمدہ فوجیں اندر ہر ملک جنگی کے مگر کیا خاک سمجھیں گے ان جنگی نکتوں کو سنیما پر جان دینے والے اور محض وعظ میں اونگھنے والے، اگر چہ ذلیل اور پست و غلط ہوتی جارہی ہے زبان اردو بیچ اخباروں اور رسالوں کے اور ٹھونس رہے ہیں نادان اور بے علم اندر زبان اردو زبان اردو کے الفاظ بازاری اور غیر علمی اور سبب سے اس کے نہ بن سکے گی 1947 کے شروع ہونے والی بیچ زمانے آنے والے کے علمی کیونکہ اندر اردو قبل 1947 کے کام کرتے تھے بیچ اخباروں کے علما فضلا مثل ڈاکٹر عبدالحق، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا ظفر علی خاں، وحیدالدین سلیم اور مثل ان کے تو آخر کار پہنچایا ان سب نے بہ سبب قابلیت کے اردو کو اوپر بلندی علمی زبان کے مگر آج کی اردو کہ تحقیق نہیں ہے وہ زیادہ عمدہ مگر پہنچی ہے وہ اوپر مقام انا للہ اور استغفر اللہ و لاحول و لا کے راستہ بتائے اللہ غیر فارسی و عربی داں اہل قلم کو تعلیم کا اور علما کو واسطے تقریروں اصلاحی کے باہر مسجدوں کے اور صوفیا کو باہر خانقاہوں کے۔ ملادے اللہ لال بکرے ہمارے کو جو کھو گیا ہے قبل رمضان شریف کے۔

اما بعد اے ٹریموے میں بیٹھ کر گھورنے والو!

قسم ہے مرغ پلاؤ اور بکرپلاؤ دولت مندوں کی کہ تحقیق بڑھ گئے ہیں بیچ کھانوں قیمتی اور چٹخارے کے مزدور ہندوستان کے دولت مندوں سے اور کھاتے ہیں قیمتی کھانے مزدور بیچ ہوٹلوں کے مثل ملائی، شیرینی، مچھلی، کباب، مرغ پرند وغیرہ کے اور نعرے لگاتے ہیں بیچ جلوس کے روٹی کپڑے کے بھی خرچ کرتے ہیں مزدور روزانہ کمائی اپنی اوپر تماشوں کے مگر نہیں بولتے بھی نہیں

روکتے ایڈیٹر اور لیڈر مزدوروں کو ان فضولیوں اور بداخلاقیوں سے بہ سبب فائدے خریداری اخبار اور ووٹ کے۔ پس اوپر اس حال ہذا کے تعریف کرتے ہیں ہم اس اخبار خلافت ہذا کی کہ تحقیق تجویز پیش کی اس نے اجتماع مسلم کی کیونکہ البتہ تحقیق قسم کھاتے ہیں ہم بزرگی سر آغا خان اور خواجہ حسن نظامی کی کہ شاید پہلا اخبار ہے یہ اخباروں اور مسلمان میں کہ تجویز و تدبیر عمدہ اور وضع کی اس نے واسطے اصلاح و رہبری مسلمانوں ہند کے ورنہ معذور و محتاج پایا ہم نے اخباروں اردو کو وضع کرنے سے جدید تجاویز کے بہ سبب قلت لیاقت سیاسی و اجتماعی وغیرہ کے۔ پس جو ایڈیٹر کہ بقلم خود نہ ہو مدبر مفکر فلسفی محقق اور عالم کامل تو گزر کرے گا وہ اوپر غزلوں شاعروں بھی اوپر تقریروں اور تجویزوں لیڈروں کے اگرچہ قریب آ گئی ہے اور بے حد قریب آ گئی ہے وہ گھڑی کہ عظیم انقلاب سے دوچار ہو دنیا اور غلبہ حاصل ہو مسٹر چرچل اور بزم ادب ان کی کو اور سینما ہی دیکھتے رہیں مسلمان اور ایڈیٹر ان کے سینما کا کیونکہ نہ برداشت کرے گا اور البتہ نہ برداشت کرے گا انگریز غلبے اور فوقیت امریکہ کو بیچ علاقوں ایشیا و افریقہ کے مگر یہ کہ ساتھ تدبیروں عمدہ کے غیر مقبول بنائے گا وہ امریکہ کو بیچ ایشیا و افریقہ کے مطیع کہ غیر مقبول بنایا اس نے امریکہ کو بیچ ممالک عرب کے بنوا کر حکومت یہود امریکہ سے بکرا ملا دے اللہ ہمارے جو کھو گیا ہے قبل رمضان کے۔

پس مسجدوں میں تھانیداری کرنے والو اگر سکتے ہو تم کہ سمجھو ان بدعات کو جو پھیل پڑی ہیں اندر مساجد کے تو بتاؤ کہ کیا ہے سبب اس کا کہ نہیں نماز جماعت پڑھتے دولت مند اور حاکم مسلمان اندر مساجد کے اور کوتوالیاں کر رہے ہیں اندر مساجد کے جاہل؟

اما بعد اے اخباروں کا چندہ ہضم کرنے والو!

آپریشن پر آپریشن ہوں گے تمھارے طرف سے قدرت کے بہ سبب چندہ کھانے کے۔ کیا نہ دیکھا تم نے کہ بہ سبب محتاجی اور بے بسی ایجاد و اختراع کے قبول کی زندگی یورپ و امریکہ کی نجدیوں اور یمنیوں ایسے متشدد مسلمانوں نے مگر افسوس کہ نہ پیدا ہوا مبلغ ایک علاقہ اندر ایشیا و افریقہ کے ایسا جہاں پیدا ہوتے ایسے وجد سائنسداں اور محقق و مدبر کہ نقل کرتا ان کی یورپ اور امریکہ۔

پس اگر صلح ہو جائے اندر کوریا کے تو شاید کہ چھٹانک ڈیڑھ چھٹانک گیہوں چاول زیادہ مل جانے لگے لیکن تمام دنیا کو مچھلی پلاؤ کھلائے اللہ قدرت والا ہم کو ساتھ صوفیا کرام کے کہا ہے:

حلوا مانڈے چھوڑ عافیت کے اے صوفی!
نکل واسطے اصلاح مسلمانوں کے اور شراب انار پی

◆◆◆

قربانی بقرعید کی اور کالے بازار

اے علوم دین اسلام کی باریک سیاسی اور جماعتی تعلیمات وتصریحات سے بے خبر امیرد

وغریبو!

تحقیق پھیلے ہوئے ہیں بیچ ہندستان کے ننانوے فیصدی علما اور صوفیا بھی امام مساجد کے
ایسے جو اوپر ترجموں قرآن وحدیث اور روایات چھپی ہوئی اندر مطابع دیمک خوردہ یوپی اور دہلی
کے بنے ہوئے ہیں علامہ بھی ساتھ کچھ وضع وقطع مولویانہ کے۔ پس کیا پہنچے ان ایسوں سے اصل
بین الاقوامی وشاہی اسلام تم کو بھی باریکیاں اس کے مطابق ہر زمانے کے۔ پس پڑھ کر فضائل ایسی
کتابوں اردو کے بھی سن کر فضائل عید بقرعید اور قربانی وغیرہ کے ان ایسے کم نگاہ علما کے جان دیتے
ہو تم اوپر قربانی درجہ اول کے بھی اوپر لباس درجہ اول کے بھی اکثر تمھارے خاص کیے گئے۔ ایم ایل
اے قسم کے مسلمان بکرے ذبح کرتے ہیں۔ برابر تنخواہ بلکہ زیادہ تنخواہ سے ایڈیٹروں اخباروں،
اردو کے مگر اے عجب خموشی علما اصلی کی کہ تمھیں منع کرتے وہ بھی اخبارات مسلمان ایسے مسلمانوں کو
ایسی اور اتنی بھاری قیمت والی قربانیوں سے دراں حال یہ کہ فاقہ کر رہے ہیں رشتہ والے ایسے
بھاری قربانی والوں کے اور تباہ ہیں بہ سبب بے روزگاری اور تخفیف وغیرہ کے۔ پس بدلے قربانی
کے اگر دے ہر مسلمان رقم قربانی کی تنگدست رشتہ داروں اپنے کو پھر یتیموں فرقہ پسندوں کے کو بھی

بیوہ مسلمان عورتوں کو کہ شوہران کے ہلاک کر دیے گئے اندر میدانِ جنگ طاقت ور فرقہ پرستوں
کے تو اجر اس کا زیادہ ہے اور فائدہ مقابل ذبح کرنے بکرے موٹے اور ہاتھی و تبت و برما کے۔
زیادہ کرے اللہ تعداد علما روشن نگاہ کی تا سمجھائیں وہ بے خبر مسلمانوں کو ایسی قربانی سے قبل عید کے
مگر عجب اخبارات مسلمان کہ نہیں سوجھتی کسی کو اصلاح مسلمانوں کی قبل تہوار کے بہ سبب لالچ عید
نمبر کے راستہ بتائے اللہ ایسے بے خبر علما و صوفیہ، لیڈر اور ائمہ اور ایڈیٹروں کو اے راستہ میدان
جنگ کوریا کا اگر چہ قبل امداد غیبی کے غلبہ حاصل کر لیں گے امریکہ اور برطانیہ او پر مشرق وسطیٰ کے
بہ سبب واقفیت بے تعلیم بے ایجاد غریبوں تمام کے بھی بہ سبب عادت پیدائشی نا اتفاقی کے جو ورثہ
ہے اے اثر ہے آب و ہوا۔ ایشیا و افریقہ کا لاکھ نعرہ لگائیں اے نعرے عوامی و جمہوری ایشیا و افریقہ
والے مگر یہ کہ ایک دور ہے کہ بحرانی دماغوں عوام ایشیا افریقہ کا ذریعہ سے چالوں یورپی اور
بمباریوں یورپی کے بھی معاہدات یورپی سے کیونکہ قسم ہے ان مسلمان بھٹیاروں کے جو غریب
فروخت کر رہے ہیں دیگیں، دیگچیاں، پتیلیاں، ہانڈیاں اور سیخیں کبابوں درجۂ اول کی بہ سبب
گرانی وغیرہ کے۔ اشیائے عام اور معمولی کے مثل پالک، مٹر، مور کے جو مل رہی ہیں۔ اب برابر
قیمت اونٹ نجد و یمن کے کہ نہیں پایا ہم نے ایک قانون ساز بھی ایک معاہدہ نگار قابل برابر قانون
سازوں اور معاہدہ نگاروں یورپ کے لاٹ سیٹھ جی امریکہ کے کہ تحقیق ایسا لوچ، پیچ و خم بھی منطق
رکھ دیتے ہیں یہ لوگ اندر دفعات قانون و معاہدات کے واسطے غلام مالک کے کہ ذریعہ اس کے
سے بے تلوار کے پھانستے رہتے ہیں، گلے ایشیا و افریقہ والوں کے۔ پس توفیق دے اللہ تعالیٰ
باشندوں ہندستان تمام کو معہ شرنارتھیوں کے تا اتفاق کریں وہ ساتھ تمام فرقوں ہندستان کے اور
ایجاد والے دماغ پیدا کریں ساتھ کثرت کے بدلے تعمیر کرنے اکھنڈ بھارت کے اور لڑائی فرقہ
وارانہ کے۔ پس اگر بڑھ گئی تو اتنی سمجھ باشندوں ہند میں اور گیہوں اور اصلی گھی تو نہ سکیں گے اور
زنہار نہ سکیں گے یورپ والے غلبہ حاصل کرنا او پر ہمارے تمھارے کے اگر چہ محال ہے ایسا ہونا بہ
سبب خمیر مٹی ہندستان کے۔ وزیر بنا دے اللہ ماسٹر تارا سنگھ کو کہیں کا تا فرصت پائیں وہ تقریروں
آلا اودل اپنی سے۔ پس اے فقط کرتا پائجامہ پہن کر اندر ہوٹلوں کے بیٹھنے والے ایڈیٹروں اور
نیجر رکھ دیا تم نے وقار و اثر ایڈیٹری کا بہ سبب لیاقت محرری اپنے کے۔ بھی کبھی ماضی نہ ہوگا اللہ

موافق احکام واعلانات قرآنی اپنے کے ان مسلمانوں سے جو بیچ اس عظیم اور تاریخی تباہی مسلمانوں کے دوعید ڈنر دیں گے اندر ہوٹلوں اور کوٹھیوں کے بھی تباہی اولاد اور تباہی مال کی دکھائے گا اللہ تعالٰی ان مسلمان عورتوں اور مردوں کو جو جگہ محفوظ کرائیں گے ساتھ رقم بھاری کے قبل عید کے اندر تماشہ گاہوں لہو ولعب کے۔

پس جو مرد اور جو عورت کے ساتھ ڈنگل اور اعتدال اصل اسلامی کے گزاریں گے دن بقرعید کا اور یاد کر کے تباہی اپنوں کی کو باز رکھیں گے فضول خرچی سے بچوں اور عورتوں اور احباب اپنے کے تو محفوظ رکھے گا اللہ حکیم قادر ایسے لوگوں کو ان جیپ کاروں، ٹیکسیوں اور لاریوں سے جن میں سوار ہو کر کے ہندستان زادے ڈاکے ڈال رہے ہیں اندر دیہات اور دارالسلطنتوں، صوبوں ہند کے اے ڈاکے روزانہ اور غائب ہیں بعض ان کے بہ سبب تعویذ اور غنڈوں پیروں فریب کار کے، اگر چہ ٹھنڈے پڑ جائیں گے باشندے مصر و ایران کے بہ سبب چالاکیوں یورپ والوں اور باہمی نفاق اپنے کے اور ٹھنڈے ایسے کہ پھر قبل جنگ عالم گیر نمبر 3 کے نہ ہوش میں آئیں گے بھی نہ سنبھل سکیں گے باہمی مخالفتوں سے پس اے چٹخارے کے کھانے کھانے والو اندر ہوٹلوں کے اور اگر ہو تم مسلمان سچے تو ترقی کرو اندر صنعت وحرفت بڑی کے مانند بجلی کے ترقی کی جاپانیوں نے بیچ صفت جہاز سازی پارچہ بافی وغیرہ وغیرہ کے نہ مثل تمہارے اندر بیڑی، بنانے اور مونگ پھلی فروخت کرنے کے شرم زیادہ ہو جیو اور تمہارے کہ ہو کر صاحب تاریخ اتنے بے چارہ محتاج، دعا گو، تعویذ پرست، بزدل، بے ہمت اور غیر متفق ہو گئے ہو تم طرف سے محنت اور کوشش اور مسلسل کے۔ پس اگر ترک کیا تم نے خریدنا دن عید کے اشیا چکیلی کھلونوں رنگا رنگ شیرینی قسم قسم کبابوں ایمان سوز خوشبو والوں کو تو غلامی کریں گے تمہارے تاجر یورپ کے اور حاجب حاجت وافلاس نہ رہو گے تم مانند آج کے کیونکہ البتہ تحقیق لباس عید بقرعید اور مصارف ان کے کہ بغاوت کرتے ہیں ساتھ لباس کے عیدین رسولؐ پاک اور صحابہؓ کرامؓ کے، مگر اے عجب علمائے صوفیا اور ائمہ مساجد اندر عیدین کے کہ دن عید 1951 کے بھی اوڑھیں گے وہ عبائیں اور قبائیں ریشمی سلک کی کو اور باندھیں گے اوپر خالی علوم دین سے سر اپنے کے لنگ اے لنگی اے عمامہ بنے ہوئے پشاور، چین و تاتار اور کرتا کشیدہ زدہ لکھنؤ کے مگر نہ یاد آئیں گے ان کو بے شمار تباہ شدہ مسلمان بھی بزرگان مکہ و

مدینہ اپنے کے کس سادگی وقار اور اعتدال سے مناتے تھے وہ عیدین مگر یہ بے ادبار لایا ہوا بے خبری علوم اسلام سے تمھاری کا کیونکہ البتہ تحقیق نہیں سکتے اکثر علما درجہ سوم منافع کرنا عوام کو موافق ممانعت شریعت اصلیہ کے بہ سبب خوف ناخوشی عوام کے گویا پیدا ہوئے ہیں ایسے علما واسطے راضی رکھنے عوام کے نہ واسطے خدا اور رسول کے۔ پس بیڑہ غرق کردے اللہ ان کا جو تجارت ساتھ نفع زیادہ کے کریں گے بہ سبب دیوانگی مسلمانوں کے بکرا بکریوں، بھیڑ بھیڑیوں اور مینڈا مینڈیوں اور بھینسا بھینسوں کے اور لیں گے ساتھ نام قربانی کے دام ہر جاہل مسلمان سے برابر داموں مکانوں قرق شدہ کسٹوڈین کے۔ پس اگر ہور کھنے والے ہوش کے طرف سے مزید مصیبتوں اور آفتوں آنے والی کے تو بے حد سادہ مناؤ عید بکرے والی اور بھیجو رقم واسطے امداد دار العلوم دینیہ اسلامیہ خلیلیہ ٹونک ریاست راجستھان اور مثل اس کے کہ تحقیق بے وسیلہ ہوگئی ہیں درسگاہیں علوم دین کی بہ سبب بددعا خلیفۂ قادیانی اور علامہ مشرقی وغیرہ کے۔ پس جس نے کہ بھیجی رقم امداد کی مدرسہ خلیلیہ ٹونک، راجستھان کو تو بدلے اس کے ہوگا وہ ڈپٹی کلکٹر یا تاجر بڑا کھجوروں عرب کا کہ کہا ہے:

جس نے کہ دن بقرعید کے راستہ خلاف پیمبر کے اختیار کیا
اس کو اور اولاد اس کی کو قدرت نے بے اقتدار کیا

اب یاد کرو بیچ اور معنی اس مضمون ہذا کے۔

(خلافت، بمبئی)

◆◆◆

آزادی کا نیلمی جشن

اے بڑے اہتمام سے کھادی پہننے والو!

کیا غور فرمایا آپ نے کہ بعد ملنے آزادی ہذا کے کہ کس درجہ پر پہنچا معیار اخلاقی ہندستانیوں کا اور کس طرح فوائد حاصل کر رہی ہے پبلک اس آزادی ہٰذا سے، بھی کبھی غور کیا موافق حق غور کرنے اپنے کے اوپر اخلاق و اعلام اپنے کے مگر یہ کہ نصیب جاگے جنرل نوری سعید وزیراعظم عراق کے کہ تشریف لے جاتا ہوا ان کو مثل شاہ اردن مرحوم کے لندن، مگر اے افسوس بہت اوپر اس کے کہ رہ گئے قوام السلطنت ایران کے جو امیدوار تھے صدارت ایران کے چھین کر ڈاکٹر مصدق سے اے کاش جو علاج معالجہ شاہانہ ہو رہا ہے ڈاکٹر مصدق کا وہ نصیب ہوتا ہم گل بنفشہ، عناب، تخم خطمی والوں کو کہ تحقیق لے رہے ہیں عطار ہندستان کے قیمت دوا معمولی کی برابر قیمت ہاتھی گھوڑوں کے۔ پس مبارک ہو جشن ہذا ہندستانیوں کو اگر چہ صدقہ سے اس آزادی کے بے شمار لوگ سفر کر رہے ہیں بے ٹکٹ اندر ریلوں کے اگر چہ دانت پیس رہے ہیں مسٹر چرچل اوپر ایران کے مگر نہیں سکتے ہیں اور البتہ تحقیق نہیں سکتے ہیں وہ حملہ کرنا اوپر ایران کے۔ زیادہ کرے اللہ بے بسی اور بے کسی ان کی اگر چہ پتہ چل گیا بیچ میدانِ جنگ کوریا کے کہ کیسی اور کتنی ہے فوجی طاقت یورپ امریکہ کی۔ مگر عجب مسلمان ہندستان کے کہ مصروف ہیں وہ بیچ عرس، مشاعرے اور ہوٹل

بھی اندر تماشوں سنیما کے گر نہیں کرتے وہ اصلاح حال اور استقبال اپنی کی پس ہے یہ گمراہی ان کی اے گمراہی بڑی۔

امابعد! اے بات بات پر جھگڑنے والے معقول آدمیو!

غور کرو تم اوپر اخلاقی حالت اپنی کے کہ تحقیق پریشان ہیں برتاؤ تمھارے کے سے بعض لوگ مقامی تمھارے پس نہ ہو تذکرہ اس کا بیچ تاریخ آنے والی کے ہو۔ کیونکہ جس طرح اندر ان پر چار برس آزادی کے پیدا ہوئے بلیک والے۔ نفع خور ملاوٹی اشیا والے۔ رشوت خور نہ دیکھا تھا اس تعداد کو بیچ دنیا تمام کے خواجہ خضر نے مگر یہ پستی اخلاقی ہندستانیوں کی ہے فطری بہ سبب آب و ہوا سے اس ہندستان ہذا کے اگر علم اوپر جغرافیہ کے رکھتے ہو تم بھی سبب ہے یہ 86 فیصدی بے تعلیم ہونے کا پس وہ کہ جو ظلم ڈھا رہے ہیں اوپر غریبوں اور بے بسوں ہندستانیوں کے وہ یاد کریں حشر جنرل میکارتھر کو اور دیکھیں کہ وہ جنرل میکارتھر امریکی کہ جاتا تھا ہز میجسٹی جاپان کا مزاج پرسی اس کی کو اوپر غریب خانے اس کے کے آج کس طرح بند ہو گیا ہے اندر خانقاہ امریکہ کے اور پڑھ رہا ہے وظیفے لمبے لمبے واسطے دوبارہ عروج اپنے کے۔ مگر بے خبر اصول خداوندی سے جو نہیں بدلتا اپنے۔ پس قریب آگئی ہے وہ گھڑی کہ مضبوط سے مضبوط ہو جائیں قدم برطانیہ و امریکہ کے اندر مشرق وسطیٰ کے بہ سبب نااتفاقی اور عدم تدبر عربوں عربستان کے۔ کیونکہ جب اہل نجد سیر کریں بیچ موٹروں امریکہ کے تو کیوں نہ قدم جمائیں برطانیہ اور امریکہ اندر نجدیوں اور عراق و شام کے۔

امابعد! اے بڑے ڈاکے ڈالنے والو! کیا ہو گیا تم کو نہیں سمجھتے تم اس نکتہ کو کہ سبب سے ڈاکوں تمھارے کے بدنام ہو رہی ہے آزادی ہندستان کی، مگر یہ ہے سبب اس کا کہ ہر لیڈر کھڑا ہوتا ہے واسطے سیاسی ووٹ کے اور دن رات تقریریں کرتا ہے وہ اوپر سیاست کے مگر نہیں کرتا وہ تقریر اوپر بداخلاقی پبلک کے اور نہیں اصلاح کرتی کوئی بڑی سیاسی جماعت اخلاقی قومی کی اور یہ سب نتیجہ ہے بے ذہانت آب و ہوا ہندستان کی کا جیسا کہ بیچ پارلیمنٹ ایران کے ڈاکٹر محمد مصدق وزیراعظم ایران نے:

زمین شور سنبل نہیں اُگاتی
مانند فرقہ بندوں کے کوئی جماعت آگ نہیں لگاتی

تعریف کی اس ترجمہ ہمارے کی مرغا مرغیوں ہمارے نے۔ محفوظ رکھے اللہ ہم کو مشاعروں اور سنیما سے کہ تحقیق بیچ اس زمانے عذاب کے مبتلا ہیں مسلمان ہندستان کے بیچ مشاعروں اور سنیما کے اگرچہ محال ہے یہ کہ قوم جاپانی بہ سبب عمدہ استعداد آب و ہوا جاپان کے کاہل اور بے عمل ہی رہے۔ مانند ہم ہندستانیوں کے پس جس تیزی سے کہ ریکارڈ تک پہنچا دیا کام صنعت وحرفت کا جاپانیوں نے۔ اے کاش مانند ان کے ترقی کرتے مسلمان ہندستان کے بیچ صنعت وحرفت کے مگر بیٹھے ہوئے ہیں وہ اندر سنیما اور ہوٹلوں کے مانند الیونیوں لکھنؤ قدیم کے۔ پس کیا کاہلی ان کی اور کیا بے عقلی ان کی برابر ہے موت ان کی کے کیونکہ قسم ہے بغداد سے لے کر مکہ شریف تک کی کہ جو قوم کہ ہو بے تعلیم و بے صنعت حشر اس کا مانند ترکوں اور عربوں کے ہوگا جو آج بھی محتاج ہیں یورپ وامریکہ کے بہ سبب نہ ہونے موجد اور صناع کے پس اگر چاہتے ہو تم یہ کہ ترقی کرو تم بیچ اس زمانہ ہذا کے تو چار چار شادیاں کرو تم تا دور رہو کاہلی اور بے عملی تمھاری اور تلاش کرو تم لال بکرے ہمارے کو جو بیچ تندرستی اپنی کے مشابہ ہے ساتھ تندرستی مسٹر چرچل کے۔

پس اے خوش ہونے والو ستا کر غریبوں کو!

غور کرو تم کہ کس طرح ستایا اس جشن آزادی کو غریب پبلک نے اور سرمایہ داروں نے مگر معلوم ہوگا تم کو ہر جگہ کافی محنت اور مال صرف کیا غریب پبلک نے اوپر اس جشن کے اور جی چرایا اور بہانے کیے دولت مندوں نے اور کتنے ہی حکام تجار زمیندار، مہاجنوں اور مالکوں فلم کمپنیوں نے دینے سے بھاری چندہ واسطے اس جشن ہذا کے۔ پس یہ ہے علامت اس کی کہ حالت اخلاقی زیادہ تباہ ان ہندستانیوں کی پبلک سے جن کو کہتے ہیں بڑے لوگ پس جو بڑے لوگ کہ جی چرائے اپنے سے بھاری رقوم واسطے جشن آزادی کے برابر ہیں وہ ہریجنوں بے نوا کے مگر عجب دماغ ہوا کھایا ہوا ان کا جو نہیں دیتے آج بھی روپیہ برابر کا ہریجنوں گاندھی جی کو اور بدنام کر رہے ہیں وہ تہذیب ہند کو کیونکہ بیچ اس زمانہ ترقی و آزادی کے بھی معلوم ہوا کہ:

آخر کار خاندانی بے عقلا بیوقوف ہی ہوتا ہے اگرچہ
کتنا ہی وہ بی اے پاس ہو اور ساتھ آدمیوں کے بزرگ ہو

پس اگر خوش ہوتم اس آزادی ہذا اور جشن اس کے سے تو نصیحت کروائے نصیحت پر زور شر نارتھیوں کو تا مانند بھائی بھائی کے رہنا اختیار کریں وہ ساتھ ہندی بھائیوں اپنے کے بھی جڑیں کھود کر پھینک دو فرقہ بندی کو ہندستان سے ، بھی متوجہ کرو کاتبوں اخباروں اردو کو کہ محنت اور مشقت کتابت سے نہ جی چرائیں وہ اور صحیح لکھا کریں وہ ہر مضمون اور بعد کتابت کے دوسری نظر کریں وہ اور مقابلہ لکھے ہوئے اپنے کا۔ پس قسم ہے حد سے گزری ہوئی خوش نصیبی سر آغا خاں قبلہ کی کہ جس نے گرہ پابندی نصائح اور نکات ہمارے کی تو بعد دونوں چند کے ہوگا وہ ڈپٹی کلکٹر کیونکہ جب بھڑکا دیا ہے غیر مآل اندیش پبلک افریقہ وایشیا کو لیڈروں عہدہ طلب ان کے نے تو محال ہے یہ کہ بند کردیں جنگی تیاریاں اپنی برطانیہ وامریکہ کیونکہ تحقیق یہی ہیں دو قومیں بیچ دنیا کے مہماتی۔ اے دور دور علاقوں کو فتح کرنے والی اور پیچھے ہیں ان دو کے روس، فرانس اٹلی وغیرہ۔ پس جتنا کہ دب رہے ہیں برطانیہ وامریکہ آج شورشوں افریقہ وایشیا سے بعد دنوں چند کے ذریعہ اسلحہ جدید اور لشکروں جوان اپنے کے پھر قدم بڑھائیں گے یہ طرف کھوئے ہوئے افریقہ اور ایشیا کے اور پھر اب جانا پڑے گا افریقہ وایشیا کو ان سے بہ سبب نااتفاقی اور بے ہنری اپنی کے مانند تازہ ایران مصدقی کے بس۔ پس مبارک ہو کل قوموں ہندستان کو یہ جشن آزادی نمبر چار ساتھ فراغت اور خوبیوں بہت کے۔

◆◆◆

(الجمعیۃ، دہلی)

گلابی اردو میں جشن عید

اے قرض کے لباس سے عید کرنے والو! قسم ہے تندرستی مسٹر چرچل کی کہ نہیں کی فضول خرچی اوپر عید خاکی اپنی کے نے تم بھی بیوی بچوں تمھارے نے بھی بعد نماز عید نہیں خرید کی شیرینی وغیرہ تم نے بے شمار روپیہ کی مگر سبب سے غفلت علما ہند کے کہ تحقیق جب خوب لکھے فضائل رمضان اور عید کے علمائے سابق نے بیچ زمانے نول کشور پریس کے تو اب سمجھنے لگے بے تعلیم مسلمان خرچ رمضان اور عید کے کو مگر کسی نے نہ بتایا ان کو کہ ہر فریضہ اسلام کا بھی ہر تہوار مسلمانوں کا موقوف رکھا گیا ہے اوپر استطاعت بھی اوپر تقاضوں وقت حاصل کے۔ پس جب کہ دندنا رہے ہیں مسٹر چرچل اوپر ایران کے اور بے روزگار کہہ رہے ہیں مسلمانانِ ہند خود کو تو فرض تھا لیڈروں مسلمان علما اور صوفیا ان کے کا کہ باز رکھتے اسے منع کرتے، اسے روکتے وہ مسلمانوں بے تعلیم اور مسلمانوں بے مقدرت کو خرچ بے اعتدال رمضان اور عید سے، مگر جب بقلم خود مسلمان لیڈر بھی مسلمان ائمہ مساجد بھی علما بھی صوفیا ڈالے ہوں عبائیں اور عمامے سلک کے تو بے خبروں تک کیا پہنچے جیسا کہ کہا ہے کہنے والوں شیراز میں سے ایک نے:

خلاف پیمبر اور خلاف حالتِ حاضرہ کے جس نے کہ راستہ اختیار کیا ہرگز اوپر عید دن بڑے اور کوٹھیوں بلند کے نہ پہنچے گا۔

امابعد اے بے تنظیم مسلمانو خدا کے۔ قسم ہے بزرگی لال بکرے کی ہمارے کی کہ بیچ معاملہ تیل ایران کے جیسی کہ غلط عجلت کی ایرانیوں نے ویسے ہی عجلت کی حکومت انگلستان نے خلاف وقار جنگی اپنے کے پس معلوم ہوا کہ گھٹ گیا اے بے حد کم ہو گیا وقار، تدبر اور ملکہ سیاست بین الاقوامی قوم انگریز کا بہ سبب شدید نقصانات جنگ جرمنی کے بھی بہ سبب نکل جانے نوآبادیوں عظیم کے بناسپتی گھی کھلائے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ملاوٹی تیل وزرائے انگلستان کو مانند ہمارے اگرچہ نہیں مثال مار سکتا کوئی جفاکشی اور بہادری سپاہیوں شمالی کوریا کی مگر یہ کہ ابھی باقی ہیں لمحے آزمائش باشندوں کو، یہ بھی بعض دوسرے علاقوں ایشیا کی بہ سبب اس کے کہ اکثر باشندے ایشیا کے ظالم و جابر کہتے رہے۔ یورپ والوں خاص کیے گئے انگریزوں کو مگر بقلم خود نہ سکے وہ یہ سبب استعداد ناقص اپنی کے ترقی کرنا بیچ سائنس بھی بیچ ایجادات کے اور اس کوتاہی ہذا اپنی کو سبب بتاتے ہیں اب بھی غلامی کا دراں حال یہ کہ غلبہ یورپ والوں کا علامت ہے ناقص، استعداد ایشیا کی مگر کون سکے سمجھا ان نکتوں بھی رموز علمی ہمارے کا سامنے تماشوں سینما اور سامنے ٹھمریوں ریڈیو کے۔ پس اے اخباروں اردو کے چندہ کھا جانے والے ایجنٹو!

ہلاکت ہے واسطے تمھارے بھی واسطے اولاد تمھاری کے اگر کھا گئے تم چندے اے قیمت اخبار کی کیونکہ البتہ تحقیق آیا ہے بیچ کتابوں بزرگ دین اسلام کے جو شخص کہ حق مارے گا دوسرے کا تحقیق حق مارا جائے گا اس کا مانند ذات حسرت آیات ہٹلر اور مسولینی اور احباب ان کے کے اگرچہ بہت دن گزرے کہ نوش فرمانا شامی کباب کا حضرت خواجہ حسن نظامی کا نہ سنا ہم نے۔ دراز کرے اللہ عمر ان کی اور رسی ظالم کی پس جو لوٹ اور لگائیاں کہ آگ بھڑکاتے ہیں جھگڑوں فرقہ وارانہ کی کم کر دے گا اللہ قدرت والا راشن ان کا بھی نہ ملے گی دوائیں اور ڈاکٹر طبیب ان کو وقت مرض الموت کے کیونکہ نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے کہ جھگڑیں ہم سے چاروں بیویاں ہماری موافق جھگڑنے اپنے کے واسطے عمدہ اور شاہانہ لباس عید ہذا کے کیونکہ ہیں شوہر بہت اور کیا بیویاں بہت دور بین علوم دین اسلام سے اور قریب ہیں غلط رسوم سے بے سبب بے خبری مسلمانوں بے تعلیم کے مگر عجب ہم اور بکرا ہمارے کے معا فوراً بلیغ ایک تقریر کی ہم نے خلاف قاعدوں تقریروں سرکاری یورپ کے کہ تحقیق اندر تقریروں سرکاری یورپ کے نہیں ہوتی اصلیت مگر برابر رائی کے اور

جھنڑ کا ہم نے موافق جھڑ کنے کوتوال کے کہ قسم ہے بے حسی دولت مندوں کی جونہیں کام آرہے ہیں فاقہ کشوں کے نہ خریدیں گے اور البتہ تحقیق نہ خریدیں گے ہم لباس قیمتی واسطے عید ہذا کے تحقیق نہیں ہے حق منانے عید کا بیچ اس حال ہے کہ دال فروخت ہو رہی ہے ساتھ قیمت مچھلی اور مکھن اور سبزی مل رہی ہے برابر قیمت موٹر اور سائیکل کے اور کپڑا مل رہا ہے واسطے پلاؤ قورمہ کے برابر قیمت جنگی جہاز کے اور بھاگے جا رہے ہیں مسلمان بے توفیق اور بے سامان طرف پاکستان کے مگر یہ کہ راہ ماری تم سب کی شیطان راندے ہوئے۔ راستہ بنائے اللہ تعالیٰ بحیرۂ روم اور طوفانوں اس کے کا غنڈوں فسادی کو بھی ان اخباروں تمام کو جو بھڑکاتے ہیں مانند آگ بھڑکنے والی کے غنڈوں اور فرقوں کو واسطے باہمی جھگڑوں کے مگر یہ ہیں فضلات رہیں گے اے فضلات ناقص۔ پس بدلے لباس شاہانہ عید کے اگر جمع کردتم پیسہ مانند جمع کرنے سیٹھ جی سودخوار کے کھا کر روٹی روکھی پھیکی ساتھ دال چنے کی کہ دور ہوں تکالیف تمام تمھاری۔ پس کیا ملک ایران اور کیا ملک کوریا اور چین اور مثل ان کے نہ حاصل کرسکیں گے منافع کامل اے منافع پورے جب تک کہ نہ پیدا کریں گے بقلم خود موجد و مدبر درجہ اول کے اندر زمین اپنی کے مگر عجب وقت بحران اور ہیجان باشندوں ایشیا کہ آسان سمجھا ہے مطالبہ آزادی کو۔ محفوظ رکھے اللہ تعالیٰ ان بے استعداد عوام اور لیڈروں غیر مال ان کے کو چالاکیوں مدبرین یورپ سے بھی۔ توفیق دے اللہ مہربان قدرت والا مسلمانوں ہند کو اے توفیق باہمی و اتفاق باہمی کی ساتھ برکت اس خاکی عید 1951 کے کہا ہے:

علامت ہے افلاس عقل کی جب بڑھ جائے شاعری مفید ہے اگر بڑھ جائے بیچ ظالم کے قہر و بے انصافی۔ درست کیجیے قافیہ ہمارا اے محور ہنے والوں اندر قافیوں کے بیچ زمانے افلاس کے زیادہ حد ادب اور عید کی۔

◆◆◆

روس کی لال فتح

اے صرف جرمنی کی جنگ تک اخبار پڑھنے والو!

وہ کچھ سنا تم نے سنانے سے رائٹر کمپنی کے کہ فتح پا گیا موسم سرما میں موافق حق فتح پانے اپنے کے لشکر روس کا بہ سبب اعلیٰ فراست لیڈروں اپنے کے نہ مشکل فراست لیڈروں ہند کے جو نہ سکے سمجھوتہ کرنا ساتھ لیگ اور کانگریس کے بہ سبب کوتاہی سیاسی فراست اپنی کے کیونکہ البتہ تحقیق ہر مشکل ہوتی ہے مشکل واسطے اسی عاجز انسان کے جو نہ سکے حل کرنا اس کا، پس جن دماغوں سے کہ نہ تیار کی گئی ہو تدبیر ہندو مسلم سمجھوتے کی وہ کیا خاک نجات دلائیں گے ہندستان کو بغیر امداد تعویذ خواجہ حسن نظامی قبلہ اور بغیر سفوف مراد کے بھی کون سمجھے کہ کیا خامیاں ہیں بیچ کانگریس کے اور بیچ لیگ کے جب کہ قوم مصروف ہے بیچ بجھنے اور جانچنے کھیلوں سینما کے اور نہیں ہے فرصت نوجوانوں ہند کو سینما ہا کی اور فیشن سے بھی داخل ہو چکے ہیں بیچ صحافت اردو کے وہ نوعمر صاحبزادے جو دور ہیں فارسی اردو اور صحت اردو سے۔ پس کیا خاک مشورے سیاسی دیں گے ایسے صاحبزادے مگر یہ ہے علامت اس کی کہ تدبر اور سیاسی خردمندی زیادہ ہے لبنان والوں سے بیچ سلطان ابن سعود اور امام یمن کے۔ لبی عقل دے اللہ مہربان قدرت والا بیچ تحریک "وفاق عرب" کے عربوں کو بھی توفیق دے اللہ علمائے اسلام ہندستان کو تا نمازیں پانچ وقت کی ادا کیا کریں بیچ مساجد محلے اپنی

کے اور کھڑے ہوں وہ واسطے انسداد سوشلزم اور دوسرے یورپی ازمیات کے، بھی محفوظ رکھے اللہ میاں قدرت والا عورتوں اور بچوں کو ٹھمریوں اور غزلوں ریڈیو سے اور کم کردے مشاعرے بیچ مسلمانوں کے اور شوق دے اللہ بدلے تعلیم بی۔اے کے تعلیم صنعت وحرفت کا مسلمانوں کو اور محفوظ رکھے اللہ ہم کو خضاب لاجواب جاپان سے، اگرچہ گمراہ ہوتے جارہے ہیں بے اندازہ مسلمان نوعمر بچے سبب سے ناواقفیت مذہب اسلام کے کیونکہ محال ہے بیچ گھرانے بی۔اے پاس لوگوں کے پیدا ہونا مفتی اسلام کا۔پس جب بقلم خود بے خبر ہوں والدین رموز وحقائق اسلام سے تو کیا خاک سمجھیں گے بچے ان کے اہم مسائل اسلام کے کو بھی نہ دیکھا ہم نے مبلغ ایک ایڈیٹر اخباروں اردو کا ایسا کہ صحیح نتیجہ اخذ کیا ہو اس نے روس سے جرمنوں کی پسپائی کا مگر یہ کہ اوپر فقط اطلاعات رائٹر کے رائے قائم کرتے ہیں یہ، بھی اسی طرح اعتراض کرتا ہے ہر ایڈیٹر اوپر اصول اور تقریروں وزیر ہند کے مگر نہیں اعتراض کرتا وہ اوپر خامیوں اور کوتاہ کاریوں ہندستانیوں کے۔پس جتنے اعتراضات کہ کیے جاتے ہیں اوپر طریقوں حکومت انگلستان کے اتنے ہی مضامین اگر لکھے جائیں واسطے اصلاح غلط کاریوں ہندستانیوں کے تو صحیح نتیجہ نکلے ایڈیٹری اور لیڈری کا مگر کون عقل دے ان کو جو بقلم خود محتاج ہوں طرف سے عقل وفراست اعلیٰ کے سبب بددعا مسیح موعود قادیان کے ۔پس جس قوم نے کہ لباس معاشرت اور طور طریقے تک بدل لیے ہوں یورپ والوں سے وہ کیا خاک ترقی کریں گے بیچ سیاست کے اور کیا خاک سمجھیں گے رموز سیاسی وفاق عرب اور ترکیب آزادی شام ولبنان کو جیسا کہ حکیم نوشیرواں نے کہا وزیر بزرجمہر اپنے بیچ دفتر جمعیۃ علما ہند دہلی کے کہ تحقیق یہ ہے کہا ہوا اسی کا شعر:

نہ سکا کوئی سمجھنا راز آزادی لبنان کو
سب کچھ ملا نہ ملی عقل اعلیٰ ہندستان کو

پس تحقیق حاصل ہوئی موسم سرما میں فتح عظیم روس کو بہ سبب قربانی اور عقل اعلیٰ کے کہا ہے۔

(زمزم، لاہور)

◆◆◆

روم کی عنابی فتح

اے یورپ والوں کی طرح ننگ دھڑنگ رہنے والو!

کاش اختیار کرتے تم خوبیاں اور کمالات بھی یورپ والوں کے مثل شجاعت جنگی ان کے کی
بھی جدید مشینیں اور جدید آلات تیار اور ایجاد کرتے تم تو تعریف کرتے ہم مع بیوی نمبر دو اور نمبر
تین کے مگر اے افسوس کہ سیکھا تم نے یورپ والوں سے صرف نقالی لباس اور طور طریقوں ان کے
کو مگر نہ سکے تم حتی کہ اکثر لیڈر تمھارے سوچنا لا جواب تدابیر سیاسی کا کیونکہ البتہ تحقیق اگر نہ ہوتیں
تجاویز سیاسی لیڈروں تمھارے کی ہاتھی مار کر تو کب کا آزاد ہو جاتا ہندستان بہ سبب تدبیروں عمدہ
سیاسی کے، مگر سیکھا تم نے کلہم داڑھی مونچھ منڈوانا مانند فرنگیوں کے اور سیکھا مسٹر ایمرے وزیر ہند
نے جواب دینا بیچ دارالعوام لندن کے بہ سبب بے تدبیری لیڈروں تمھارے کے اگر چہ بہت دن
گزرے کہ نہ ختم ہوئی یہ لڑائی ہذا یورپ کی بہ سبب اس کے کہ غیر ضروری سمجھ رہے ہیں مسلمان
نوجوان اس زمانے کے پابندی نماز کو۔ پس جو مسلمان کہ نہ سکا سمجھنا فائدوں نماز روزہ کو وہ کیا
خاک سمجھے گا ترکیبوں سیاسی چرچل اور روزویلٹ کو بھی داؤ پیچ کو جرمن کمانداروں اور اتحادی
کمانداروں کے، مگر یہ کہ دیر میں نکال سکا، دس فوجوں جرمن کو بہ سبب کی بحری بیڑے اپنے کے۔
پس اللہ حافظ ہے بعد ختم اس لڑائی کے ملک رومانیہ کا کیونکہ پہنچ گئی ہے چائے لپٹن کی بیچ وہی نوش

پنجاب کے اور کثرت سے پی رہے ہیں پنجابی چائے بیچ اس زمانے ہذا کے۔ پس یہ سب کچھ صدقہ ہے نقالی یورپ کا کیونکہ حملہ جس طاقت سے اوپر روم کے کیا گیا اندر اس کے عبرتیں ہیں واسطے ان حکام کے جو ستاتے ہیں خلاف قانون ماتحت لوگوں اپنے کو۔ پس اگر نہ ہوتی بحری طاقت برطانیہ بہت بڑی کی بھی امریکہ کی تو کس طرح سکتے اینٹ سے اینٹ بجانا روم کی کا جب کہ ترقی کر رہی ہے بے حجابی اندر نو عمر لڑکیوں اس زمانے ہذا کے بہ سبب ایل۔ ایل۔ زیڈ اور بی۔ پی۔ اینڈ۔ سی۔ آئی۔ آر قسم کے ماں باپ ان کے کے۔ پس جب والد صاحب ہی ہوں مغرب زدہ بقلم خود تو کیا خاک حجاب کریں صاحبزادیاں انٹرنس پاس ان کی، پس اگر شرکت فرماتے مولانا محمد علی جناح بیچ اجلاس جمعیۃ علما ہند کے تو یہ بہتر ہوتا اس کے کہ اظہار معذرت فرمایا صفت کیے گئے نے اے کاش طے کرے اجلاس جمعیۃ علما ہند کا تجاویز ایسی بلند حکیمانہ کہ دنگ رہ جائیں گاندھی جی دیکھ کر ٹھوس سیاست دانی لیڈروں جمعیۃ علما ہند کی کو کیونکہ تحقیق ہر بلندی عقل اعلیٰ اور تدبر کو حاصل ہے، اگر چہ معذور ہوتے ہیں سمجھنے سے تدابیر فراست و سیاست اعلیٰ کو مونگ پھلی کھانے والے بیچ سنیما کے اور نعرے لگانے والے زندہ باد کے بیچ جلسوں کے۔ پس محروم رکھے اللہ چاروں بیویوں ہماری کو سنیما اور سگریٹ نوشی سے جیسا کہ دیکھا ہم نے بعض مسلمان عورتوں کو پیتے ہوئے سگریٹ بیچ نقالی میموں سرخ و سفید کے اور محفوظ رکھے اللہ عاقلوں کو علاج سے انجکشن کے بھی نکلوانے سے دانتوں کمزور کے ذریعہ ڈاکٹروں کے بھی کم کردے اللہ تعداد ڈاکٹروں اور وکیلوں کی بیچ ہندستان ہذا ہمارے کے موافق حق کی تعداد ان کی کے کیونکہ جب ہو جائیں بیچ کسی ملک کے ڈاکٹر زیادہ مریضوں سے لیڈر زیادہ عوام سے ایڈیٹر زیادہ اخباروں سے مصنف زیادہ کتابوں سے اور وکیل زیادہ موکلوں سے تو مت گمان لے جا تو اے لڑکے نیک کہ محفوظ رہے گا ایسا ملک غلامی اور تباہی سے جیسا کہ مثال ماری ہے شیخ سعدی ساکن شیراز نے۔ بھر دے اللہ قبر ان کی مقبولیت سے گلستاں و بوستاں کی کہ تحقیق یہ ہے وہ مثال ہذا:

ہر جنگل اور کالج کو گمان مت لیجا کہ خالی ہے
شاید کے تیندوے اور سوشلسٹ جاگ رہے ہوں

(زمزم، لاہور۔ 4 جون)

مسلمانوں کی خاکی بکراعید

اے ٹنڈن جی کے ہٹ جانے سے خوش ہونے والے مسلمانو! خبرداری اور آگاہی ہے واسطے تمھارے کہ تحقیق جب تک کہ تم خود اپنے کو نہ سنبھالو گے اور ہنرمند اور کام کے آدمی بنو گے موافق اس زمانہ ہذا کے تو نہ فائدہ دے گا تم کو استعفیٰ ٹنڈن جی کا اور رہے گا پتہ پتہ اور چپہ چپہ درخت اور زمین کا بیچ حق تمھارے کے عذاب اے عذاب دکھ دینے والا۔

امابعد! سنو تم حال لیڈر، ایڈیٹر، اماموں مساجد اور علما وصوفیا اپنے کے کا کہ جب نازل ہوا دن عید 1951 کا اوپر مسلمانوں ہند کے تو ساتھ حالاتِ فاقہ کشی، افلاس، بے روزگاری کے بھی بکرے خریدے جاہل مسلمانوں نے ساتھ قیمت ایک سو بجایت ایک ہزار کے دہلی، بمبئی، کلکتہ وغیرہ میں بھی اسی طرح ہر جگہ بکرا اوپر قیمت کروڑوں روپیہ کے نہ میدان میں آئے ایڈیٹر، لیڈر، امام مساجد اور علما کے روکتے ایسے جاہل مسلمانوں کو اتنی قیمت سے اور بتاتے ان کو کہ تحقیق نہیں مکلف فرمایا ہے اللہ ورسولؐ نے تم کو بیچ زمانے تباہی کے واسطے اس قدر قیمتی قربانی کے اور اگر دیوانے ہو تم واسطے قربانی کے تو قیمت اتنی بھاری قربانی کی تو تقسیم کرو اوپر حقداروں کے یا جمع کرو اندر کسی مرکزی بیت المال کے۔ پس اگر کرتے یہ کام علما تو کروڑوں روپیہ جمع ہو جاتا آج مسلمانوں کا مگر افسوس اور بے خبری علما، اماموں مساجد، لیڈروں اور ایڈیٹروں کے نہ سمجھ سکے وہ

مقصد اصل قربانی کو اور برباد کیے کروڑوں روپیہ مسلمانانِ ہند کے اوپر بکروں قربانی اور لباس فیشن
کے خلاف مقصد اخبار شروع کے اب کیا امید کہ ثوب اور ترقی ملے تم کو بدلے قربانی بھاری رقم کے
بجز اس کے درست کریں گے دماغ تمھارا وہ بے حساب ٹنڈن جی جو موجودہ ہیں واسطے تمھارے
ہر جگہ اوپر اور جو ہوتے تم صحیح قربانی کرنے والے تو تحقیق ترقی کرتے تو بہ سبب اس کی کہ جیسا کہ کہا
ہے:

خلاف پیمبر کے جس نے کہ راستہ اختیار کیا وہ بجز بیڑی بنانے کے نہ کرے گا ترقی
زیادہ۔ پس اے مسلمان ہوٹلو بنگلور کے زیادہ بکرے اللہ تصفیہ کھانوں تمھاری کے اب پکاؤ تم مچھلی
پر مچھلی روزانہ جب کہ اپیل کی ہے مسٹر منشی وزیر خوراک حکومتِ ہند نے بیچ پارلیمنٹ کے اور نہ
کھانے دو مسلمانوں کو مونگ پھلی بیچ راستوں اور بیچ بازاروں کے اور نہ جانے دو ان کو اندر سنیما
کے اور نہ استعمال کرنے دو ان کو لباس فینسی جب تک کہ نہ ہوں یہ مسلمان صحیح الدماغ کہ کہا ہے۔

◆◆◆

روم کی سیاہ شکست

اے بمبئی کے دھماکوں کے وقت حواس کھودینے والو!

تحقیق نہیں شکست دی حکومت برطانیہ بہت بڑی نے حکومت روم سے بہت بڑی کو مگر یہ کہ حواس قائم رکھنے برطانیہ نے وقت دھماکوں بمباری جرمنی کے۔ پس جو لوگ کہ عقل سیاسی اور برداشت کرنے تکلیف کی قوت نہیں رکھتے اور بھاگتے ہیں خود سے جاپان دیا سلائی نشان کے تو وہ وہی ہیں جو ہرگز نہ سکیں گے کر نا ترقی کا بیچ کسی کام اور مقصد کے، اگرچہ فائدے سے زیادہ نقصان دے رہا ہے شوق سینما اور ریڈیو کا کم عقل ہندستانیوں کو مگر نہیں روک تھام کرتے لیڈر ہندستان کے ایسے ہندستانیوں کی بجز اس کے کہ مصروف ہیں۔ اکثر لیڈر بیچ گھوڑ دوڑ ممبر اسمبلی اور وزارت کے دراں حال یہ کہ طلب کرتے ہیں وہ حکومت آزاد ہندستان کی۔ پس اے لڑکے نیک غور کر تو بیچ اس کے کہ پیدا ہو گئے ہیں بے شمار تاجر کتابوں اردو کے ساتھ بہانے خدمت اردو کے دراں حال یہ کہ نہیں سکتے ہیں صحیح اردو کا پڑھنا بقلم خود بھی اسی طرح اوپر قدم قدم کے پیدا ہو گئے ہیں مصنف اور دھڑا دھڑ لکھے جا رہے ہیں وہ کتاب اوپر کتاب کے کر کے آنکھیں بند۔ پس سبب سے اس کے داخلہ ہو رہی ہے بیچ زبان اردو کے شدید غلاظت لفظوں غلط کی، بھی مضامین غیر عقلی کی اور جذبات عریاں کی مگر نہیں متوجہ ہوئے لیڈر اردو کے طرف اصلاح و نگرانی کتب فروشی اردو کے۔ پس تنہا

اعتراض کرتے رہتا اور مسٹر ایمرے وزیر ہند کے نہ کام آئے گا جب تک کہ نہ اصلاح کریں گے ہندستانی بقلم خود کی کیونکہ البتہ تحقیق دیکھا ہم نے نوجوان ہند کو خاص کیے گئے طلبا کالجوں اور اسکولوں کے کوکہ اوپر فقط گری وطن پیدائشی اپنے کے ریشمی بنیائن اور نصف پاجامہ انگریزوں کا پہنے پھرتے ہیں دراں حال یہ کہ اولاد ہیں وہ بقلم خود ہندوستانی جہنم کی مگر نہیں سکتے ہیں وہ قدم اٹھانا بغیر برف اور فالودے بھی بغیر کسی کے۔ پس نوجوان جس قوم کے ہو جائیں اس قدر نازک اور ریشمی تو کیا خاک سمجھیں گے وہ نقاط واسباب شکست حکومت روم قدیم کے کو۔ اے کاش نقاط سیاست اور تجاویز آزادی وضع کرتے عمدہ اور اچھوتی کانگریس سے صدر جمیعۃ علمائے ہند دہلی کے بھی واضح فرماتے وہ اصول قرآنی حکومت کے بدلے مشہور و معروف تذکرے سرکرپس اور مسئلہ فلسطین کے تو تحقیق قصیدہ مدحیہ لکھتے ہم واسطے صدر مدح کیے گئے کہ، مگر اے آہ کہ دیکھا ہم نے ہمیشہ بیچ خطبات صدارت ہندستانیوں کے کہ ہوتے ہیں وہ لبریز واقعات پارینہ اور شکایات سے برطانیہ کی، مگر نہیں دیکھا مبلغ ایک خطبہ صدارت کا ایسا جو لبریز ہوتا تجاویز و تدابیر اچھوتی اور لاجواب سے مگر ہے یہ سبب سے اس کے کہ سیکھا یورپ سے بعض ہندستانیوں نے فقط بے پردہ کردینا عورتوں اپنی کا اور چھری کانٹے سے طعام نوش فرمانا مگر نہ سکے وہ عاقلانہ کام کرنا اور جدید مشینیں تیار کرنا مانند یورپ والوں کے۔ تانگہ چلانا سکھا دے اللہ ایسے مغرب زدوں کو جو فقط ریشمی بنیائن پہنا کر تفریح کو بھیجتے ہیں لڑکیوں اپنی کو۔ پس کافی دھوکہ کھایا ہٹلر نے راسکنڈا سے دوسرے محاذ کے۔

(انقلاب، بمبئی۔16 جولائی)

◆◆◆

روس کی سرخ فتح

اے محترم ایک پیسہ کا اخبار پڑھنے والو!

قسم ہے اٹک اٹک کر اور ہل ہل کر پڑھنے تمھارے کی کہ کیا خاک سمجھتے تم اسٹالن لائن روس کو مگر یہ کہ سمجھے تم اس کو مبلغ ایک قلعہ مثل لال قلعہ دہلی وغیرہ کے مگر یہ ہے بھول تمھاری اور غنودگی تمھاری بہ سبب بے خبر ہونے حالات بین الاقوامی کے دراں حال یہ کہ نہیں ہے اسٹالن لائن مگر وہ ''خط مدافعت'' جو منسوب کیا جاتا ہے بیچ ہر ملک کے ساتھ نام بڑے آدمی اس ملک کے تاثر سے اس بڑے نام کے غیرت اور جوش پیدا ہو اندر فوجوں اس ملک کے پھر اسی طرح بیچ ہر ملک کے طریقے جدا جدا ہوتے ہیں خط مدافعت کے اگر سمجھو تم ورنہ قریب آ گئی ہے وہ گھڑی جب سنو گے تم کہ چندہ جمع کیا جا رہا ہے بیچ ملک جرمنی کے واسطے لحافوں اور ٹوپوں روئی کے واسطے فوجوں جرمنی مقیم روس کے کیونکہ تحقیق پکڑ لے گی اور البتہ تحقیق پکڑ لے گی سردی سخت بحر منجمد شمالی روس کی فوجوں جرمنی کو پھر نہ سکے گی اور البتہ تحقیق نہ سکے گی فوج جرمنی کی حرکت کرنا طرف روس کے اگرچہ مال اور اخلاق نوجوان کے تباہ کر چکے بعض تماشے سینما کے بھی برباد کر دی تعلیم بعض نوجوان طلبا کی تماشوں سینمان اور مارے پھر رہے ہیں وہ ہمراہ کمپنیوں بعض کے اور ہمراہ ایکٹرنیوں بعض کے۔

ابابعد تشریف لے گئے ہم اور پراڑن کھولے قدیم اپنے کے نزدیک پیر صاحب جرمنی کے اندر برلن کے اور بعد بجالا نے آداب تعظیم مذہبی کے سوال کیا ہم نے قاضی صاحب جرمنی سے کہ اے وہ تم کہ تحقیق حاصل ہے منصب بزاتم کو بیچ جرمنی کے۔ پس بتاؤ تم کہ موافق کس فتوے مذہبی کے تباہ کرر ہے ہیں جرمن زادے لاکھوں انسانوں بے قصور کو تو اٹھ کر بیٹھ گئے پیر صاحب جرمنی کے اوپر چار پائی اپنی کے پھر کھانستے رہے دیر تک موافق حق کھانسی بڑھاپے اپنے کے پھر فرمایا کہ اے حضور ملارموزی صاحب ہندستان کے دراز کرے اللہ سلسلہ نکاح تمھارے کا اور محفوظ رکھے اللہ تم کو اولاد زیادہ سے بیچ فرمایا آپ نے وہ جو کچھ کہ فرمایا آپ نے واسطے مظالم فوجوں جرمنی کے ،مگر یہ کہ رنگ لانے والے ہیں مظالم فوجوں جرمنی کے یعنی بہ سبب ان مظالم ان کے کے پھر واپس آئے گا بیچ سرزمین روس کے 1918 اور شکست کھائیں گی فوجیں جرمنی کی بہ سبب مظالم اپنے کے کیونکہ قسم ہے فینسی طلبا ہندستان اور سیکنڈ ہینڈ موٹرنشینوں ہندستان کی کہ ہرگز کامیاب نہ ہوگی وہ قوم جرمنی کی جس نے کہ بم گرائے ہوں اوپر بے قصور شہری باشندوں کے جیسا کہ کہا ہے کہنے والوں شیراز میں سے ایک نے شعر:

ہرگز راستہ نجات کا نہ ملا اس کو جس نے کہ ستایا بے قصور کو
سب کچھ برداشت کیا فطرت نے مگر نہ برداشت کیا اس نے غرور کو

پس جتنا کہ سنو تم شور فوجوں جرمنی کا بیچ میدان جنگ کے اتنا ہی یقین کرو تم اوپر شکست جرمنی کے کیونکہ تحقیق اندر خبروں جرمنی کے ہوتا ہے مبلغ 75 فیصدی جھوٹ ۔ پھر جھوٹ بھی قسم سفید کا۔ محفوظ رکھے اللہ ہم کو بحث اور جرح سے بیوی بی۔اے پاس کے ۔ پس جب سنے یہ جوابات پیر صاحب جرمنی کے تو اعلان کیا ہم نے شکست جرمنی اور فتح روس کا کہ کہا ہے۔

◆◆◆

جاویوں پر سفید گولہ باری

اے محترم تجاویز پاس کرنے والی اور والیو!

وہ کچھ سنا تم نے کہ تحقیق قریب آگئی ہے وہ گھڑی کہ تقریریں فرمائیں سر آغا خان اور پر مسلم سیاست ہند کے اور پیچھے دوڑیں بعض مسلمان بے سیاست ان کے بہ سبب اس کے کہ نہیں ہے مبلغ ایک سیاست داں اندر بیچ ہندستان کے مانند سیاست داں لوگوں یورپ کے کیونکہ البتہ تحقیق اگر ہوتا سیاست داں درجہ اول کا بیچ ہندستان کے تو اتحاد کرا دیتا وہ اندر ہندو مسلمانوں کے بہ سبب قابلیت عمدہ اپنی کے مگر یہ کہ علامت اے منحوس نشانی ہے واسطے یورپ والوں کے کہ ہوتے ہی ختم جنگ بڑی کے بے تاب اور بے اختیار ہوگئیں تمام قومیں ایشیا کی بجز شہنشاہ اعظم چین جنرل چیانگ کائی شک کے کہ تحقیق فوجیں شاہانہ ان کی لڑ رہی ہیں ہمراہ فوجوں اشتراکی کے بھی اسی طرح نہیں ہے لڑائی جاوا والوں کی مگر سبب سے اس کے کہ بڑھ گئے ہیں تماشے سینما کے بیچ بھو کے ہندستان کے اور تعداد بڑھ گئی ہے بیوقوفوں کی بیچ ہندستان کے اسی لیے گھر گھر پہنچ رہے ہیں ریڈیو۔ پس مگر ہے یہ غفلت لیڈروں ہند کی کہ نہیں آگاہ کرتے وہ اندرونی کمزوریوں ہندستانیوں کی سے ہندستانیوں کو بھی، اسی طرح نہیں جنگ کر رہے ہیں جاوی مسلمان مگر سبب سے اس کے کہ معلوم ہوگیا ہے ان کو ترک کیے ہوئے ہیں مسلمان علما نماز با جماعت کو اور پھیل پڑی ہیں بدعات

اندر مساجد ہند کے بہ سبب غلبے اور قبضے جاہلوں کے۔ پس بی۔ اے پاس کرادے اللہ تعالیٰ علما
ہمارے کو تابعداری اور ذہانت اس عہد کی پیدا ہوا انلاران کے اور زیادہ کردے اللہ مہربان بکرا بکری
اور مرغا مرغی ہم حضور ملا رموزی صاحب کے اور نظر بند کرادے اللہ کھیل تماشوں یورپ والوں کو
اندر بھو کے ہندستان کے مگر آپ کہ نہ وضع کیا کوئی متحدہ لباس کل مسلمانوں ہند کا مسلم لیگ اور
مدبرین اس کے نے اگرچہ بار بار لکھا ہم نے۔ پس بیداری ملک ملک جاوا کے لوگوں کی پائے گی
فتح اوپر ملک ہالینڈ کے۔ محفوظ رکھے اللہ بیویوں چاروں ہماری کو دالوں اور سبزی ترکاریوں سے اور
ہم کو وٹامن اے اور وٹامن بی سے اور شوق دے اللہ مسلمانوں کو طاقت ور غذاؤں کا اور عادی
کرے اللہ مسلمان حکام اور دولت مندوں کو پیدل چلنے کا اور عادی کرے اللہ ماں باپ کو اولاد
سے ترکِ محبت کا تا ہمت ذاتی پیدا ہو اندر اولاد کے بہ سبب قلت لاڈ پیار کے۔ پس جب آزمالیا ہم
نے مسٹر اٹلی وزیر اعظم انگلستان کو تو کہا ہم نے شاگردوں تمام اپنے سے کہ استعمال چائے بسکٹ
کا تباہ کر رہا ہے عقلی قوی کو اب اللہ بہتر جانتا ہے کہ کب تک درکار ہوں گے گیہوں چاول اور گھی
ہندستان کا یورپ والوں کو اور کب ارمان ملے گا کپڑا اپا جاے ہمارے کا اور کب تک فرمائیں گے
ترک کرنا قبلہ خواجہ حسن نظامی مدظلہ سفر پر سفر اپنے اور کب وزیر اعظم ہوں گے جواہر لعل نہرو بھی
کب ممکن ہوگا اتحاد ایشیائی اقوام کا اور کب نمودار ہوں گے شہنشاہ روس کے ایم مارشل اسٹالن۔
محفوظ رکھے اللہ ہندستان کو معیارِ زندگی بلند ہونے کے مگر عجب ہمت و جرأت ڈاکٹر محمد عطا نائب
صدر جمہوریہ انڈونیشیا کی کہ تحقیق شادی فرمائی انھوں نے اندر گرج توپوں کے مگر نہ کر سکے ہم
پانچوں آج تک ہو کر دور میدانِ جنگ سے پس خطرہ باقی ہے ابھی ملک یونان کے اور علاقوں
بلقان کا بہ سبب بزرگی اور فیض ملک روس کے اور پھر دندنائے ہیں ڈی ولیرا شاہ جمہوریہ آئرلینڈ
کے مگر عجب تعویذ دیا ہے خواجہ حسن نظامی قبلہ نے جنرل فرانکو اسپین والے کو کہ ٹس سے مس نہ ہو وہ بہ
سبب سیاست بحیرۂ روم اور افریقہ کے۔ لمبی کردے اللہ عمر نحاس پاشا مصری کی کہ تحقیق کون کہے کہ
کیا نتیجہ نکلے گا بغاوتوں ایران کا، مگر یہ سب کچھ عذاب ہے پٹرول اور بے صنعت زندگی ایرانیوں
کا۔ پس قریب آگئی ہے وہ گھڑی کہ بند ہو گولہ باری اندر انڈونیشیا کے اور مصالحت ہو ساتھ یورپ
والوں حاجیوں جاوا کی کہ کہا ہے:

محفوظ رہنا جمہوریت یورپی وضع کی سے ایران کا محال محسوس ہوتا ہے بہ سبب بی۔اے
پاس ایرانیوں کے۔رنگا چلا جارہا ہے پورا ایشیا بیچ رنگ یورپ کے۔محال ہوجائے گا آئندہ فرق
درمیان ایرانیوں اور تورانیوں کے۔معاف کرے اللہ اس بحر طویل ہماری کو اور محفوظ رکھے اللہ
بیویاں ہماری کو چکیلے الفاظ یورپ سے۔

◆◆◆

ایران کا سیاہ تیل

اے محترم خشک مچھلی کھانے والو!

قسم ہے بے مثل ہمت تمھاری کی کہ مانند تمھارے اگر باہمت اور بہادر ہو جائیں مسلمان بے روزگار بیچ تجارت وزراعت کے اور عورتیں ان کی ہمت دکھائیں بیچ صنعت وحرفت کے تو آج جھگڑا تیل ایران کا ختم ہو جائے بیچ موافقت ایرانیوں کے، مگر افسوس بہت اوپر اس بات ہذا کے کہ جس طرح غلط اندازہ کیا قوت جنگی امریکہ کا لیڈروں شمالی کوریا اور لیڈروں رضا کاروں چین نے اور آخر کار نقصان میں رہے اے نقصان سخت میں اسی طرح پیشگی تو میانے کھڑے ہوئے ایرانی بھائی تیل اپنے کو بغیر پیدا کیے ماہرین اور ذرائع ذاتی اپنے۔ پس بہ سبب قلت اور فقدان ایجادات کے وہی حشر ہوگا ایسے تمام عجلت کرنے والوں کا جو ہوا قوم ترک کا کہ ہو کر آزاد عرصہ دراز کے محتاج ہیں آج بھی امداد امریکہ کے بیچ باب روپیہ اور اسلحہ جدید کے، مگر لیڈر چند اور وزرا چند ایشیا و افریقہ کے بھی لیڈر شمالی کوریا کے یقین دلا رہے ہیں عوام اپنے کو کہ بعد نکل جانے یورپ کے بن بر سے گا بیچ ملک ہمارے کے خبر اصلی کمزوری ملکی آب و ہوا اپنی کے ہے۔ پس اگر ہو تم شک کرنے والے اس بے لاگ اور حقیقی ومحققانہ نظریہ ہمارے پر تو مثال مارتے ہیں ہم اے مثال صحیح کے بھی ایجادات کی اور وہ ہیں ریاستیں آزاد عربوں کی جو قدم قدم پر محتاج اور ہاتھ دیکھنے والی ہیں

ظلم اوپر ملک جاوا کے

ملا رموزی صاحب نے فرمایا یہ کہ تحقیق بغیر بی۔اے اور ایم۔اے اور بغیر پردہ شکنی کے
بیدار ہو گئے ہیں مسلمان ملک جاوا کے موافق حق بیداری اس زمانہ ہذا کے بھی حوصلہ ہے اندر دلوں
ان کے کے بھی اندر دماغوں ان کے کے اور ہمت وشجاعت اندر بازوؤں ان کے کے تو پھر ظاہر
ہے نتیجہ کوشش سیاسی ان کی کا، مگر تعجب کیا بیوی نمبر ایک بعنایت نمبر چار ہماری نے اور سوال کیا ہم
حضور ملا رموزی صاحب سے کہ کیا سبب ہے اس کا کہ بیچ کتابوں بھی بیچ رسالوں بھی بیچ اخباروں
اردو کے ہوتے ہیں اغلاط زیادہ قواعد زبان کے تو فرمایا ہم نے کہ بعد سے تیسرے نکاح ہم
ملا رموزی صاحب کے گھس آئے ہیں اندر زبان اردو کے صاحبزادے زیادہ جو کورے ہیں اے
نابلد ہیں زبانوں عربی فارسی سے اسی لیے غصہ میں آ گئے باشندے جاوا کے اگرچہ حکومتیں یورپ کی
بہ سبب منافع اپنے کے مدد کریں گی ہالینڈ کی مگر تحقیق نہ کام آئے گی اور زنہار نہ کام آئے گی مدد ان
کی اور سینما بینوی عورتوں ہندستان کی۔ پس اگر زندہ رہ گئے مسٹر چرچل ایک سال بعد تو ضرور ضرور
وزیر ہوں گے وہ اور مزا چکھائیں ہو کر وزیر نحاس پاشا مصری کہ جو ہمیشہ چاہتے ہیں جلاوطنی فوجوں
برطانوی مقیم مصر کی۔ اگرچہ بہت دن گزرے کہ نہ مشاعرہ منعقد ہوا کوئی آل انڈیا غم اور صدمہ میں
فلسطین اور جاوا کے کیونکہ تحقیق مشاعرہ منعقد ہونا بات بات پر علامت ہے اس امر کی کہ جو کام

یورپ والے لیتے ہیں بحری اور ہوائی بیڑوں اور توپوں سے وہ کام لے سکتے ہیں ہندستانی مشاعروں اور دنگل پہلوانوں سے۔ پس البتہ تحقیق ہے یہ نتیجہ تعلیم خام لیڈروں کا جو بقلم خود نہیں ہیں سیاسی انسان مگر اکثر ان کے بن گئے ہیں لیڈر بہ سبب معذوری ہندستانیوں غیر سیاست داں کے۔ پس یاد رکھوائے شاگرد تمام ہمارے کہ نہ توجہ کیا کرو اوپر خبروں یورپ امریکہ کے کہ تحقیق محال ہے سمجھنا ترکیبوں یورپ کا، بھی اسی طرح بے کار ہے شغل سنیما اور ریڈیو کا واسطے غیر عاقل ہندستانیوں کے کیونکہ البتہ تحقیق اگر ہوتے مدبر اور مفکر بڑے اندر کانگریس کے تو چھوڑ کر میدان انتخاب کا سب سے پہلے سمجھوتہ کرتے وہ ساتھ مسلمانوں مسلم لیگ کے کہ تحقیق کارگر ہوتا زیادہ انتخاب سے سمجھوتہ مگر جب رجحان نوجوانوں کا بدلے سیاست کے طرف سنیما اور فیشن کے ہو اور بقلم خود لیڈر بھی ناغہ نہ کرتے ہوں سنیما کا تو کیا عقل سیاسی پیدا ہوگی بیچ جوانوں ہند کے۔ بھی اسی طرح نہیں بھلائے گی تاریخ مسلمانوں ہند کی ان مسلمانوں کو جو کٹ گئے ہیں مسلم لیگ سے بہ سبب زور عقل درجہ اول کے مگر در اصل نہیں ہے یہ عقل درجہ اول کے مگر فریب شیطان راندے ہوئے کا۔ محفوظ رکھے اللہ اولاد ہماری کو فیشن، سنیما اور ریڈیو سے اور توفیق دے مسلمان دولت مندوں کو چندہ دینے مسلم لیگ کی اے توفیق بہت اور توفیق دے ہر مسلمان کو چار نکاح کرنے کی بھی شوق دے اللہ پنڈت جواہر لال نہرو کو شعر کہنے اور داڑھی رکھنے کا جیسا کہ کہا ڈاکٹر محمد شکرانہ صدر جمہوریہ جاوا نے قبلہ خواجہ حسن نظامی اپنے سے کہ تحقیق یہ کہا ہوا ان کا۔ شعر:

جس نے کہ ترک کی مخالفت لیگ کی اور بڑھائی داڑھی
دودھ، مکھن ملے گا اس کو روزانہ اور ملائی گاڑھی

پس اوپر اس شعر کے تعریف کی پارلیمنٹری بورڈ بیویوں ہمارے نے اور بعد دعا فتح باشندوں فلسطین اور جاوا کے برخاست کیا ہم نے جلسہ بیویوں اپنی کی کا۔ زیادہ کرے اللہ مہربان قدرت والا بکرا بکری ہمارے اور مرغا مرغی ہمارے کہ کہا ہے:

مرغا مرغی پال تو اگر چاہتا ہے تو انڈے کھانا
بند کرادے اللہ جواہر لال صاحب نہرو کا ملک جاوا جانا

◆◆◆

اوپر برلن کے سیاہ بمبار

اے اس قحط میں بھی نفیس و نازک لباس پہننے والو!

تحقیق جب نہیں ترک کیا ہوٹلوں میں برف و سوڈا، بھی لسی اور فالودہ درجہ اول کا بھی تماشہ روزانہ سینما کا ہندستانیوں درجہ سوم نے تو کس طرح یقین کریں گے امریکہ والے کہ مفلس ہے ہندستان؟ پس اوپر فقط اس بڑے اندیشے بین الاقوامی اپنے کے سمجھانا شروع کیا ہم نے بیوی نمبر چار انگریزی داں اپنی کو کہ تحقیق اوپر فقط پڑھ لینے انگریزی کے نہیں سکتا ہے کوئی اندازہ کرنا ترکیبوں عظیم سیاسی یورپ کا جب تک کہ نہ پائے دماغ توفیق سمجھنے چالوں سیاسی یورپ کی کا پس تاخیر بیچ کھولنے دوسرے محاذ کے اور تیزی کرنا حملہ کی طرف سے اٹلی اور بحرالکاہل کے برباد کر چکی فوجی تنظیم جرمن و جاپان کی کو مگر اے افسوس کہ طعنہ کرتے رہتے غیر جنگ داں لوگ اوپر تاخیر دوسرے محاذ کے اوپر اتحادیوں کے مگر نہ سکے وہ انداز کرنا سیاست اس تاخیر کی کا، اگرچہ بہت دن گزرے کہ ترک کر دیا بیویوں انگریزی داں ہماری نے کھانا ساتھ چھری کانٹے انگریزی کے بہ سبب اثر وعظ سیاسی ہمارے کے۔ پس جو مسلمان لیڈر کہ نہیں پڑھتے وہ نماز ساتھ جماعت کے بیچ مساجد کے وہ ہرگز نہیں سمجھتے راز تسخیر قلوب مسلمانوں کی کا مانند سمجھنے نفسیات عوام کو خواجہ حسن نظامی صاحب کے۔ دراز کرتا رہے اللہ مہربان سفران کے کیونکہ ہر آئینہ وجود باقی رکھا جائے گا ریاست

ہائے بلقان کا بعد جنگ کے بہ ضرورت خاص اور بہ مصلحت خاص کے بھی اسی طرح مقابلہ اے
تیاری ہوگی بحری بیڑہ کی بیچ روس و برطانیہ کے برابر تیاری امریکہ کے کیونکہ پتہ چل گیا دنیا تمام کو
کہ جو قوم کہ کمزور ہوگی وہ بیچ بحری طاقت کے تحقیق وہ مار کھائے گی ہاتھوں سے بحری قوت والی
سلطنت کے کیونکہ اگر آج زیادہ ہوتی بحری طاقت روس کی تو کبھی کی ہتھیار ڈال دیتیں ریاست
ہائے بالٹک خاص کی گئی۔ فن لینڈ پس کثرت قوالی کے بیچ ہندستان کے اور زیادتی مشینوں ریڈیو کی
بیچ ہندستان کے اور کثرت فوجوں اتحادیوں کی اوپر محاذ اٹلی کے علامت تباہی ہندستان و اٹلی کی ہے
بھی ملازم ہے نقطۂ سیاست سے اوپر مسلم لیگ کے شامل کرلے وہ ساتھ شرطوں نرم زیادہ کے
دوسری جماعتوں مسلمان کو مثل جمعیۃ علما، جمعیۃ شیعہ، جمعیۃ مسلم اور مانندان کی کے مگر جمعیۃ قادیان
اور شاخیں اس کی کہ تحقیق بیچ حق مسلم لیگ کے اثر کرے گی جمعیۃ قادیان کی خضاب جاپانی کا۔
محفوظ رکھے اللہ بیوی ہماری کو لالی سے اور مسلمان نوجوانوں کو برش اور پاؤڈر دانتوں یورپ کے
سے بھی محفوظ رکھے اللہ کثرت سے انجکشن ڈاکٹری کے ہندستان کو اور وٹامن ٹماٹر سے ہم کو بھی غلبہ
حاصل رہے گا بیچ جمعیۃ اقوام جدید کے برطانیہ بہت بڑی کو بہ سبب فراست اعلیٰ لیڈروں انگریز
کے۔ اے کاش بیچ ہندستانی لیڈروں کے پیدا ہو سیاسی فراست برابر انگریز کے، بھی اسی طرح کچھ
زیادہ نفع ملکی اور نفع مقبوضاتی حاصل نہ ہوگا۔ ان تمام حکومتوں یورپ کی جو غیر جانبدار عرف عافیت
پسند بنی رہیں بیچ اس جنگ ہذا کے بھی ناممکن ہے بے عربی و فارسی پڑھے سمجھنا گلابی اردو ہماری کو۔
محروم کردے اللہ راشن کارڈ سے ہندو مہاسبھا کو کہ کہا ہے:

کیا ہندو سبھا مہا اور کیا ہندو سبھا غیر مہا
برابر ہیں بیچ مخالفت اردو کے ہم یہ سچ کہا

امابعد! بے نتیجہ نہ رہے گی بمباری اوپر برلن کے مگر یہ کہ نظم جنگی جرمنی کو وہ نقصان دے گی
کہ نقصان دے گا وزیر بڑے پنجاب کو اخراج مسلم لیگ کا اس قدر کہ کہا ہے۔

◆◆◆

بڑے نوٹوں کی لال ضبطی

اے مونگ پھلی کا تیل کھانے والو!

وہ سنا تم نے جو سنایا ہم کو، بیوی بی۔اے پاس ہماری نے پڑھ کر اخبار "ٹائمس آف انڈیا"
کہ تحقیق کم کردی اللہ مہربان قدرت والے نے قیمت بڑے نوٹوں کی تو حیران رہ گئی بیوی
غیر گریجویٹ ہماری اور سوال کیا اس نے ہم سے کہ اب کس طرح تماشا دیکھیں گے ہندستانی بہن
بھائی روزانہ سنیما کا اور کس طرح ریڈیو لگائیں گے بیچ دیسی مکانوں کے ہندستانی اور کس طرح بجلی
کی روشنی لگائیں گے بیچ معمولی مکانوں کے ہندستانی اور کس طرح سیکنڈ ہینڈ موٹر خریدیں گے
ہندستانی بھی کس طرح ولایتی منجن اور پاؤڈر خریدیں گے ہندستانی، بھی کس طرح ولایتی چشمے
عرف عینک خریدیں گے ہندستانی، بھی کس طرح نازک گھڑی کلائی پر باندھیں گے نوجوان بھائی
ہمارے، بھی کس طرح بانس کے برابر ٹارچ خریں گے نوجوان ہمارے، بھی کس طرح ہاکی اور
فٹبال کا ولایتی سامان خریدیں گے نوجوان ہمارے کیونکہ بغیر ان اشیا کے محال ہوجائے گی زندگی
نقال اور بے بجھ ہندستانیوں کی تو کھا کے قسم بنا سپتی گھی کی کہا ہم نے یہ ہیں اسباب قرقی بڑے
نوٹوں کے کہ تحقیق ترک کردیا ہے علمائے ہند نے نماز باجماعت مساجد کو، بھی بے عمل بے ہنر اور
بے اتحاد کے ہیں زیادہ ہندستانی، بھی نہیں سکتے ہیں اکثر ان کے دیکھنا عروج قومی بھائیوں اپنے کا

طرف شہری عورتیں ہیں کرتی رغبت نہیں اور سے قومی تجارت کے ان اکثر ہیں شرماتے ،بھی
اور گھوڑے ہیں گئے ہو زیادہ اور کا خواری شراب اور جوئے خیال ہے رہا کر ترقی اور کے کاشتکاری
سے اپنی چادر دیسی پاؤں ہیں دیے پھیلا سے ٹخنوں اور گھٹنوں زیادہ اور سے انسانوں گاڑیاں
تعداد ہیں گئے بڑھ مشاعرے اور سے غزلوں شاعر ہیں گئے ہو زیادہ اور کے چیزوں غیرملکی طرف
ہیں ہے رہے ہو تیار زیادہ جوتے بوٹ اور سے چنے گیہوں ہیں زیادہ چکیاں آٹا اور سے مشینوں میں
ہیں گئے ہو زیادہ مرغی مرغا اور بکری بکرا بھی سے پبلک ہیں گئے ہو زیادہ لیڈر بھی سے پارٹیوں دیسی
زیادہ ہوٹل بھی کے مرغیوں مرغا اطالوی سامنے مرغی مرغا دیسی ہیں ہے رہے ہو ختم بھی سے دستکاری اور
فائدہ خاک کیا تو کی ہندستانیوں وعمل عقل ہو حال یہ جب پس۔ سے والوں کھانے ہیں گئے ہو
اعظم وزیر بزرجمہر آنریبل ہیں گئے فرما کہ جیسا تجوریاں بڑی بڑی اور نوٹ بڑے بڑے دیتے
نوشیرواں عادل کے:

مت بڑھ تو دیسی حد سے اگر ہے تو عاقل
کفایت شعاری کر پال مرغا مرغی اگر ہے تو ناضل

(ندیم، بھوپال)

◆◆◆

بارش کے لال سیلاب

اے مسجدوں میں نماز پڑھنے والے مسلمان افسرو!

بند کر دے گا اللہ نہاری اور ناشتہ انڈوں تمھارے کا کہ تحقیق نافرمانی کر رہے تم اللہ قدرت
والے غالب کی، مگر عجیب وہ گھڑی صبح صادق کہ دیکھا ہم نے مبلغ ایک خواب صحیح کہ تشریف لائے
ہیں بیچ دولت خانے عرف غریب خانے ہمارے کے قبلہ حکیم سید ظہیر احمد برکاتی، مہتمم دارالعلوم
خلیلیہ ٹونک راجستھان اور فرمایا انھوں نے کہ اے استاد مسٹر چرچل اور مثل ان کے کیا ہے
سبب اس کا کہ نہیں امداد کرتے مسلمان دولت مند مدرسہ خلیلیہ ٹونک کی دراں حال یہ کہ خرچ
کرتے ہیں وہ اور بیویاں اور لڑکیاں بعض ان کے کی اوپر فینسی لباس اور سینما اور ریڈیو کے تو قسم
کھائی ہم نے نہاری مرحوم دہلی کی اور قسم ملائی درجہ اول مرحوم لکھنوی کی کہ اگر یہ ہے قول آپ کا صحیح
تو یہ ہے سبب اس کا کہ مصروف رہے نوجوان مسلمان بیچ تعلیم غیر اللہ کے یعنی بیچ تعلیم بی۔ اے اور
پی ایچ ڈی کے اور خلاف حکم خدا کے نہ تعلیم دلائی انھوں نے اولاد اپنی کو اے تعلیم علومِ دین اسلام
کی پھر کیوں کر اثر ہو اوپر قلوب ایسے پی۔ ایچ۔ ڈی مسلمانوں کے واسطے امداد تعلیم دین کے مگر یہ
ہے حل اس کا اے مہتمم صاحب مدرسہ خلیلیہ ٹونک اب امداد طلب کرو آپ واسطے اس مدرسہ دین
اسلام کے ہندو بھائیوں اور سکھ بھائیوں سے تا انتقام لے تاریخ مسلمانوں ہند سے اس بے توجہی

ان کی کا طرف سے دین اسلام کے اگر ہیں آپ طلب کرنے والے دراں حال یہ کہ آزمائش ہو چکی جنگی استعداد اشیا کی اندر جنگ کوریا کے کہ تحقیق غلبہ حاصل کیے ہوئے ہیں اتحادی اوپر کمیونسٹ نام شمالی کورین اور اوپر چینی رضا کاروں کے۔ پس خواہ کتنی ہی اندر پالیسی اور چال کے ہو مغلوبیت شمالی کورین مگر فرما رہی تھیں خالہ بی شیخ شبراتی کی کہ جب نہ اس قابل مدبرین اور لیڈر شمالی کوریا کے کہ صحیح اندازہ کرتے وہ امریکہ کا اندر جنگ کے تو کیوں نکلے وہ واسطے جنگ؟ مگر عجیب قدرت بدلے لینے والی ظالموں سے کہ اوپر فقط شدید بمباریوں جنرل میک آرتھر کے پنشن کرادی جنرل صاحب کی اور گمنام زندگی دے دی ان کو بھی سیلاب پر سیلاب شروع کرادے اندر امریکہ کے یہ سب برکت ایٹم بم کے پس اگر ہیں ظالم دنیا کے رکھنے والے آنکھ عبرت کی تو اندازہ کریں حالات اوپر کے سب واسطے حشر اپنے کے اور ترک کریں جلد لوگ ہندستان کے فرقہ پسندی و فرقہ بندی بھی ملاوٹی اشیا بھی گراں فروشی ہر چیز کی بھی بلیک مارکیٹ بھی رشوت بھی ستاتا ہے بس لوگوں کے کا ورنہ مسلط کرے گا اللہ قدرت والا جلد بندروں بھی، ٹڈی دلوں بھی، لکڑ بگھوں بھی سیلابوں بارش کو اوپر ان کے اور اوپر اولا دان کی کے جیسا کہ کہا ہے:

ظلم کی ٹہنی، فرقہ بندی، گراں فروشی نہیں پھیلتی کبھی
ناؤ کاغذ کی اور ریل بے ٹکٹ مسافروں کی نہیں چلتی کبھی

امابعد! اے پہلوانی سے جان چرانے والو! نہیں ہے بہتر واسطے اولاد تمھاری کے مگر روز ڈنر کثرت دیسی کی اور چار شادیاں بھی لباس کھادی کا بھی ترک کر دینا تماشوں سینما اور کھانوں ہوٹلوں کا اگر ہو تم رکھنے والے عقل کے زیادہ۔ زیادہ کردے اللہ تعداد پرندوں کی واسطے ہمارے اور واسطے ہماری چار پانچ بیویوں ہماری کے پرندوں تیتر، لوے، مرغ، کبوتر، مرغابی، طاؤس، تلیر، بط، فاختہ کے بھی چڑیوں گھریلو بھی محفوظ رکھے اللہ ہم کو مع اہل و عیال دیسی ہمارے کے انگریزی شفا خانوں، انجکشنوں، آپریشنوں اور ٹانک سے اور توفیق دے اللہ ہم کو بیچ زمانے علالت کے اے توفیق علاج دیسی کی اگرچہ دور نہیں کہ وزیر اعظم ہوں مسٹر چرچل مانند وزیر اعظم ڈی ویلیر آئرلینڈ کے مگر یہ کہ خسارہ میں رہے گا افریقہ بھی نکال کر یورپ والوں کو اگرچہ غصہ ہوں گے اوپر اس انداز ہمارے کے وہ ایشیائی جو نہیں سکتے ہیں بہ سبب غلبے جوش ایشیا ازم کے بے خبر صحیح

اندازے مستقبل اپنے سے۔ پس جب تک کہ نہ ہو جائیں گے لڑکے یورپ و امریکہ بھی روس کے پچیس پچیس برس کے تو ہرگز نہ شروع ہوگی جنگ عالمگیر۔ پس روزانہ کھانے کھانا اندر ہوٹلوں کے کم کرتا ہے عمر اصلی کو بہ سبب سخت ملاوٹی اشیا کے گرائے عجیب زمانہ دال اور سبزی کا کہ تحقیق برابر اونٹ اور ہاتھی کے ہیں نرخ سبزیوں اور دالوں کے بھی نہیں چاہتا ہے کسان کہ غلہ اس کا فروخت ہو ساتھ نرخ معمولی کے دراں حال یہ کہ لیڈر چالاک کہتے ہیں کہ بے حد غریب ہے کسان اور مزدور ہندستان کا مگر جب ملاقات کریں آپ اِن دونوں سے تو اندازہ ہو آپ کو ان کا بیچ شدت نفع لینے کے۔ جنرل میک آرتھر ہے ہر مزدور اور کسان ہندستان کا بہ سبب اس کے کہ نہیں پروا کی مبلغ ایک لیڈر نے بھی اصلاح اخلاق ان کی کے بجز لینے ووٹ کے۔ پس اگر چاہتے ہیں کسان کہ محفوظ رہیں فصلیں ان کی بندروں، ٹڈی دلوں بھی سیلابوں سے لال سے تو تعویذ لیں وہ ہم سے یا قبلہ خواجہ حسن نظامی ہمارے سے واسطے حفاظت فصلیں اپنی کے۔ پس چاہیے عوام ہند کو کہ ڈٹ کر ناکام بنائیں وہ ہر ہڑتال کو بھی عادت پیدا کریں مسلمان وقار و تحمل، صبر و ضبط بھی تجارت و زراعت کی اور عورتیں ان کی صنعت و حرفت کی دراز کرے عمر اللہ حلوا سوہن دہلی اور برفی کی اگرچہ نہ رہے بیچ دہلی کے وہ رؤسا جو تحفے دہلی کے روانہ کرتے تھے واسطے ہمارے اور واسطے خواجہ حسن نظامی کے۔

پس یاد کرو ہمیں اور معنی لال سیلابوں کے کو۔

(الجمعیۃ، دہلی۔ اگست 1951)

◆◆◆

مارا جانا ہٹلر اور مسولینی کا

اے انگریزی کے اخبار پڑھنے والو ہندستانیو!

تحقیق اچک لے گئی بے عقل تمھاری تعلیم انگریزی جو نہیں پڑھتے تم اخبارات اردو زبان مادری اپنی کی کے مگر یہ ہے علامت کی اور ضعف عقل تمھاری کی کہ بقلم خود ترک کیا تم نے زبان و لباس ملکی و مادری اپنے کے کو اسی لیے نہیں وقعت ملی تم کو اندر مجلس سان فرانسکو کے موافق حق وقعت تمھاری کے۔ پس ہو کر غلام اور بے ہنر اختیار کیا تم نے تہذیب فاتح اقوام کو تو تباہ ہو گئی حالت مالی تمھاری مگر نہ سکے تم ایجاد کرنا مشینوں اور آلات خاص کا پس اندر جس قوم کے قابلیت ہو شعر کہنے کی اندر اسکے کس طرح قابلیت پیدا ہو گی مشین ایجاد کرنے کی، بھی اسی طرح کیا نہ دیکھا تم نے کہ کس طرح سرد ائے ٹھنڈا پڑا ہوا ہے کاروبار لیگ و کانگریس کا اور بیٹھے ہوئے ہیں چالیس کروڑ ہندستانی امید باندھے ہوئے ساتھ مجلس سان فرانسکو کے۔ پس جب اس حد تک اپاہج ہوں سیاست داں اس ملک کے تو کیوں کر نہ مارے جاتے ہٹلر اور مسولینی۔ اب غور کرو کہ کدھر جائیں گی اور کون سا قومی میدان سر کریں گی وہ لڑکیاں ہندستان کی دھڑا دھڑ بے پردہ اور میٹرک پاس ہو رہی ہیں۔ مگر اے آہ کہ سیاہ ہے مستقبل ان کا بہ سبب ناداں ماں باپ بی۔ اے پاس اپنے کے۔ پس قسم ہے گرانی گیہوں اور خالص گھی کی کہ میٹرک پاس کر لینا لڑکیوں کا بغیر صحیح میدان عمل کے تباہ کرے گا قومی

اخلاق کو بہ سبب برکت، تعلیمات قادیان کے۔ پس غنیمت ہے کہ لوگ بھول گئے جلد تقریر کو سر ظفر اللہ خاں صاحب کی۔ محفوظ رکھے اللہ صحت اور تعلیم سے سر فیروز خاں نون کی۔ قائداعظم اور گاندھی جی کو اگر چہ ڈٹ کر قمار بازی ہوتی ہے بیچ دولت مند تاجروں ہند کے اور بیچ رئیس نام ہندستانیوں کے کیونکہ اندر جس قسم کے نہ ہو تعلیم دین و مذہب کی وہ ہرگز اوپر بلندی اخلاق کے نہیں پہنچتی۔ یہی وجہ ہے کہ قبل آزادی ہندستان کے رہنا شروع کر دیا ہے ہندستانیوں نے اس آن بان شان سے جس شان سے کہ رہتی ہیں فاتح اور دولتمند قومیں۔ پس صدر پارلیمنٹ شام و لبنان کے ہوں گے عرب باشندے اور صدر پٹرول اور صدر آمدنی کے ہوں گے امریکی باشندے بہ سبب کمال تیل نکالنے تیل صاف کرنے اور تیل بنانے کے، بھی اسی طرح ورزش فرماتے ہیں ہندستانی ہاکی فٹ بال اور کرکٹ سے اور روپیہ کماتے ہیں یورپ والے فروخت کر کے سامان ہاکی فٹ بال اور کرکٹ کو، بھی سنیما ملاحظہ فرماتے ہیں ہندستانی اور دولت کماتے ہیں یورپ والے بیچ کرشمین سنیما کی پس اگر ہوتی عقل بیچ ہندستانیوں کے تو ترقی دیتے وہ مصنوعات ملکی و وطنی کو مگر جلد نہ کیا انھوں نے ایسا تو مارے صدمہ بہت کے جان دے دی ہٹلر اور مسولینی نے اور دیوانے ہو رہے ہیں وہ بے ہوش ہندستانی موت ان کے سے جو سمجھے ہوئے تھے ان دونوں کو نجات دہندہ ہندستان کا، مگر اے آہ کہ نہیں ہے مبلغ ایک لیڈر ہمارا ایسا جو سمجھائے ہم کو یہ کہ اگر نہ ترک کیا ہندستانی عورتوں نے فیشن اور علاج ڈاکٹری تو مکرر مارے جائیں گے ہٹلر اور مسولینی۔ پس قریب ہے وہ گھڑی کہ اعلان کرے کوئی قادیانی بھائی کہ تحقیق مارے گئے ہٹلر اور مسولینی بددعا سے خلیفہ ہمارے کی۔ پس جو ایڈیٹر اخباروں اردو کے بقلم خود لکھتے ہوں 25 فیصدی الفاظ انگریزی کے بیچ مضامین اپنے کے کیوں کر یقین کریں ان کو ہمدرد زبان اردو کا، بھی اسی طرح جو نوجوان کہ نہ چل سکیں راستہ بغیر عینک ٹھنڈی کے اور بغیر بنیائن ریشمی اور ہیٹ کے۔ بھی بغیر فالودے اور لسی اور برف شربت کے بیچ موسم گرمی وطنی اپنے کے بھی جب بغیر پہاڑوں ٹھنڈے اور بغیر کشمیر کے نہ رہا جائے دولت مندوں ہندستانی سے بیچ شہروں اپنے کے تو کیا خاک سختی اور محنت برداشت کریں گے وہ ہنر حاصل کرنے اور ملک حاصل کرنے کی چہ ائیکہ و کونین بلائے اللہ مہربان بخشش والا برف شربت پینے والے نوجوانوں بزدل ہمارے کو اگر چہ سنگھار خانے اور آرائش خانے بنے

ہوئے ہیں بعض کالج حق میں طلبا اور طالبات ہماری کے مگر بے خبر ہیں لیڈر ہمارے اس بدحالی اخلاق طلبا اور طالبات سے بھر دے اللہ قبر مسولینی کو سیاہی سے مظلومین حبشہ کی کے اور روشن کرے اللہ قبر ہٹلر کی کو روشنی سے اڑن بموں کے اور محفوظ رکھے اللہ بیویوں چاروں ہماری کی کو جوتیوں اونچی ایڑی والی سے اور ساڑیوں زرق برق سے اور شوق سے بے پردگی اور سینما کے کہ کہا ہے:

زندہ رہے گا نام اندر بے وقوفوں کے ہٹلر اور مسولینی کا
بے حیا ہو جائیں گے گھرانے کے گھر انیا گر یہی حال رہا بے دینی کا

◆◆◆

تشریف لانا سر آغا خان کا

اے جنگ کے زمانے میں گراں قیمت لینے والے دکاندار!

تحقیق جو کچھ جمع کیا ہے تم نے اور ملازموں تمھارے نے ساتھ بے انصافی کے اور اب بنار ہے ہو اس سے کوٹھیاں اور مکانات اونچے اونچے، مگر یاد رکھو کہ منہدم ہو جائیں گے، گر جائیں گے ایسے تمام مکانات اور کوٹھیاں تمھاری آندھی محنت سے اور دب جائیں گے اندر ملبے ان کے داماد اور بیٹے تمھارے کیونکہ قسم ہے بے نتیجہ تحریک وحدتِ عربیہ کی کہ منع کیا ہے اسلام اور عقل نے روزی کمانا ساتھ بے انصافی کے بھی مثال دی ہے بیچ ایک پریس کانفرنس کے شیخ سعدی نے رحمت خدا کی اوپر اس کے کہ تحقیق یہ ہے وہ مثال ہذا:

خلاف پیمبر کے جس نے تجارت کی اور روزی کمائی

تحقیق نہ مبارک ہوگی وہ روزی واسطے اولاد اس کے کی

امابعد! اس گرانی میں بھی فیشن کو قائم رکھنے والے بے وقوفو قسم ہے نفیس و نازک لباس تمھارے کی کہ تحقیق بٹ گئی اے تقسیم ہوگئی عقل تمھاری طرف عمدہ اور نازک لباس کے اور نہ سکی عقل تمھاری احاطہ کرنا معاملات آزادیٔ ہند کا بہ سبب قلتِ عقل کے پس نوجوان جس قوم کے بیچ زمانے غلامی کے جان دیتے ہوں اوپر سینما، ریڈیو، ٹینس، کرکٹ، گھوڑ دوڑ اور اوپر لباس یورپی

کے وہ کیا خاک سمجھیں گے اصول اور تدابیر ملکی آزادی کو مگر یہ سب صدقہ ہے نا اہل ہندستانی ماسٹروں اور پروفیسروں کا جو بقلم خود بنے رہتے ہیں اندر کالجوں اور اسکولوں کے نقال یورپ کے۔ پس اندر جن استادوں اور استانیوں کے نہ ہو قابلیت سمجھنے نقصانات لباس غیر ملکی کی وہ کیا خاک پیدا کریں گے اور پیدا کریں گی محبت وطن اور آزادی طلب طلبا اگرچہ خبر دی خبر دینے والوں یورپ میں سے ایک نے کہ تحقیق اترنے والے ہیں اوپر سرزمین ہندستان کے قبلہ سر آغا خان اور تولے جائیں گے وہ ساتھ جواہر قیمتی بہت کے مثل ہیرے کے۔ تو تحقیق سوال کیا اوپر اس خبر ہذا کے بیوی نمبر تین اور بیوی نمبر چار ہماری نے کہ جواب دیجیے اے شوہر ہمارے کہ جب ہیرے کی تول کے بن جائیں گے قبلہ سر آغا خان تو کیا کوئی موتیوں کی تول کی تدبیر بھی دیں گے وہ ہندستانیوں کو واسطے حصول آزادیٔ ہند کے تو تحقیق مسکرائے ہم اور دھیان بٹادیا ہم نے بیویوں اپنی کا طرف سانس فرانسسکو کانفرنس کے اور کہا کہ یاد رکھوائے انگریزی دان اور غیر انگریزی دان بیویو ہماری کہ 75 فیصدی غلط تبصرے لکھے جا رہے ہیں بیچ اخباروں اردو کے اوپر سان فرانسسکو کانفرنس کے۔ پس جس طرح کہ غلط نکلا عقیدہ فتح جرمنی کا ٹھیک اسی طرح غلط ثابت ہوں گی وہ تمام رائیں اور تحریریں ہندستانیوں کی جو زنانے سے شائع ہو رہی ہیں پیشگی اوپر سان فرانسسکو کانفرنس کے، مگر اے عجب کہ بات کاٹ کر مبلغ ایک بیوی ہماری نے کہا کہ کیوں کر ہوگا ایسا کہ کہا آپ نے جیسا؟ تو بعد پینے حقے پنجابی کے کہا ہم نے کہ یہ ہے سبب غلط تبصرہ نگاری کا کہ تحقیق نہیں ہے ماحول دماغی ہندستانیوں کا سیاسی و جنگی بلکہ ہے ماحول دماغی انکا متاثر مشاعروں قوالیوں اور فیشن سے۔ پس نہیں سکتا ہے البتہ تحقیق نہیں سکتا ہے دماغ ایسے ماحول کا احاطہ کرنا سیاسی اور بین الاقوامی تحریکات کا اسی لیے دھرا رہ گیا عقیدہ فتح جرمنی اور جاپان کا، بھی اسی طرح گرہ باندھو بیچ دوپٹوں اپنے کے اے بیویو ہماری کہ ہرگز بازی نہ لے جائے گا اور کبھی غالب نہ آسکے گا ملک روس کا بیچ دماغی فراست کے اوپر انگریزوں کے بھی اگر عقل ریاضی داں ملی ہے تم کو تو غور کرو کہ آج بھی آگے ہے گھوڑا سیاست انگریز کا بیچ گھوڑ دوڑ سیاست کے مگر افسوس کہ جن کو نہ ملی ہو عینک باریک سیاست دیکھنے کی وہ ٹماٹر کھا رہے ہیں زیادہ گوشت سے اوپر فقط کہنے ڈاکٹروں کے۔ پس جو دماغ کہ وحات ٹماٹر کی جمع کر رہے ہوں اندر دماغ کے بدلے گوشت مرغ اور انڈے قوی کہ وہ کیا

خاک سمجھیں گے تشریف آوری سر آغا خان صاحب اور نقصانات خلافت قادیانیہ کو بھی نہ پڑھی ہو
جب صحیح فارسی اور عربی نوجوان اس زمانے نے تو کیا خاک سمجھیں گے وہ تحریک اشتراکیت اور
گلابی اردو ہماری کو ۔ پس البتہ تحقیق گواہی دیتے ہیں ہم اوپر اس کے کہ تحقیق وہی دماغ قبول
کرتے ہیں تحریک اشتراکیت عرف کیمونزم کو جو بقلم خود نہیں سوچ سکتے عمدہ اصول سیاست وقومی کو
اسی لیے دیکھا ہوگا تم نے اے سائیکل پر جگر مرادآبادی کی غزل گاتے ہوئے جانے والو کہ داخل
ہو رہے ہیں اندر تحریک کیمونزم کے صاحبزادے زیادہ بدلے پختہ کاروں کے مگر یہ ہے افلاس نقلی
ہندستانیوں کا کہ جذب ہو جاتے ہیں جلد اندر ہر تحریک کے بے سوچے سمجھے۔ پس مبارک مارے
اللہ تعالیٰ تشریف لانے سر آغا خان صاحب کو واسطے ہم سب ہندستانیوں کے اور پانچواں نکاح
کرادے ہم حضور ملا رموزی صاحب کا ساتھ کسی غیر گریجویٹ نیک بخت کے کہا ہے:

ہرگز نہیں مرتا وہ شوہر کہ نام اس کا
روشن ہوا ہو ساتھ پانچ چھ بیویوں کے

(انجام، دہلی۔14اپریل1945)

◆◆◆

فلم ریویو کا سرخ ریویو

سنیما کے اے کالے اور سفید ایکٹرو!

سنو تم مع بال بچوں اپنے کے مبلغ ایک بات ہماری ملی ہوئی اوپر حکمتوں چند کے البتہ تحقیق بیٹھے ہوئے تھے ہم اور ننھے میاں کی والدہ بیچ مکان درجہ سوم اپنے کے ناگاہ آیا مبلغ ایک پرچہ رسالہ ''فلم ریویو'' کا پس حیران رہ گئے ہم بھی بال بچے ہمارے اوپر اس بات کے کیا ہے نسبت ہم کو رسالہ سنیما کے سے ٹکرائے حیرت نے پکڑا ہم کو اور افلاس نے ایکٹروں ہندستانی سنیما کو کہ نہیں تھا آتا نزدیک ہمارے اس رسالے ہذا کا مگر ملا ہوا اوپر اس بات کے کہ دیکھیں ہم بھی جانچیں ہم اس رسالے کو کہ کیوں کر ہوگا یہ مفید بیچ حق سنیما والوں کے تو قسم ہے مس زبیدہ بھی جانکی بائی الٰہ آبادوالی کی کہ بعد پڑھنے مضامین اس رسالے کے مان لیا ہم نے بھی بیوی ہماری نے کہ البتہ تحقیق مفید ہے یہ رسالہ واسطے ملازموں سنیما بھی واسطے دیکھنے والوں سنیما کے کیونکہ نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے کہ سمجھائے گا یہ رسالہ ہذا فائدے تماشے سنیما کے کیونکہ نہیں سمجھتے ہیں اکثر تماشہ دیکھنے والے فائدے تماشے سنیما کے کو اور شور کرتے ہیں وہ مانند گنواروں بھی مانند غنڈوں کے بیچ سنیما کے پس اگر جاری رہا یہ رسالہ ہذا تو تہذیب سکھائے گا یہ تماشہ دیکھنے والوں کو بھی قاعدے دیکھنے تماشے کے پس لاریب کہ اوپر فقط تعلیم اور سمجھانے اس رسالے کے محفوظ رہیں گے کوتوالی اور

حراست سے تماشہ دیکھنے والے کیونکہ تحقیق کہ بیچ وقت تماشے کے اگر پیتا ہے کوئی ہندستانی بیڑی نمبر چھ تو مذاق اڑاتی ہیں سفید عورتیں، یورپ کی اس کا بھی بیوی اس کی کا۔ بھی البتہ تحقیق کہ یہی رسالہ بتائے گا کہ سامنے دروازوں سینما کے شور کرنا بھی دھکے دینا تماشائیوں کو بھی بیڑیاں اور سگریٹیں پینا کثرت سے بھی پان کھانا زیادہ حد ادب سے ہوگا سبب ناراض مس زبیدہ بھی مس سلطانہ کا پس اگر چاہتے ہو راضی رکھنا ان دونوں ذی عزت مسوں کا تو ترک کردو شور کرنا بیچ سینما کے اور دیکھو لگا کر چشمے انگریزی اوپر آنکھوں اپنی کے بھی اوپر کانوں اپنے کے بھی اوپر ناکوں اپنی کے ہنر اور کمال ان دونوں اللہ کی بندیوں کے دراں حال یہ کہ مصروف ہیں اور حد سے زیادہ مصروف ہیں ایڈیٹر صاحب رسالہ ''نئی روشنی'' دہلی بیچ تعریف معاملوں سینما کے راستہ بتادے اللہ ان کو الفریڈ کمپنی کا تا کہ سیکھیں وہ کچھ لکھنا اوپر معاملوں تھیٹر کے اگرچہ نہیں قدر کرتے مالک ہندستانی سینما کمپنیوں کے ایکٹروں اپنے مانند قدر کرنے یورپین مالکوں کے کیونکہ تحقیق دیکھا ہے بیوی درجہ سوم ہماری نے ایکٹروں سینما کو قرضدار اور گندے کپڑے پہنے ہوئے بہت، بھی نہیں ہوتے اکثر ملازم سینما کے اعلیٰ تعلیم یافتہ بہ سبب ہونے کے کم تنخواہ کے پس ہیڈ کانسٹبل بنادے اللہ ایسے مفلس ایکٹروں کو بیچ اس دنیا کے یا پھر خریدار بن جائیں وہ اس رسالے کے تو دور کردے گا اللہ افلاس ان کا کہ کہا ہے۔ شعر:

دیکھنا سینما کا ساتھ قاعدوں اس کے کے
ہے ذریعہ بیچ اس دنیا کے ڈپٹی کلکٹری کا
کہ تعلیم سینما کی ہوتی ہے واسطے اصلاح کے
پھر جو نہ سمجھے گا اس کو تو ملے گا عہدہ ٹکٹ کلکٹری کا

◆◆◆

مسلمانوں کی آسمانی عید

اے ریشمی لباس والے مسلمانو!

وہ کچھ سنا تم نے بیچ باب لباس ریشمی اپنے کے جو کہتے ہیں ذی ہوش قومیں واسطے بیوقوفی اور بے ہوشی تمھاری کے بیچ اس زمانے مالی تباہی کے، مگر اے عجب افیونی عقل تمھاری کہ نہیں کرتے تم اور فینسی مسلمان لباس عمدہ اور قیمتی کو ترک دراں حال یہ کہ سخت قرضدار ہو تم اور سخت بے ہنر۔ اگر چہ سامنے منہ اور آنکھوں تمھاری کے ہیں ہندو بھائی کہ محض ذریعہ سے کفایت شعاری اپنی کے کوٹھیاں اور بنگلے بنا رہے ہیں وہ پہن کر کھادی اور کھا کر دال، مگر اے عجب دماغ بیمار تمھارا کہ جب لیڈر مسلمان اور ایڈیٹر مسلمان خرید رہے ہیں ریڈیو اور موٹر کاریں سیکنڈ ہینڈ تو کیوں نہ منائیں عید ٹھاٹھ کی مسلمان جاہل؟ مگر یہ ہے علامت اے نشانی زوال مسلمانوں کی کہ فدا ہیں اور شوقین مسلمان لیڈر اور مسلمان ایڈیٹر اوپر تماشوں سینما اے بائسکوپ کے مگر نہیں سوجھتی تدبیر اعلیٰ سیاسی مسلمان لیڈروں اور ایڈیٹروں کو ایسی کہ اوپر بلندی تدبیر سیاسی مسلمان لیڈروں کے دنگ رہ جائیں مسٹر چرچل اور مسٹر روز ویلٹ۔ پس جب تدبیریں سیاسی مسلمان لیڈروں کی ہوں درجہ سوم کی تو کیا امید رکھیں ہم طرف سے کامیاب عید مسلمانوں ہند کے۔ پس اگر اندازہ کرنا ہو دماغی بلندی کا ہندستانی لیڈروں کی تو دیکھو تم اصول سیاسی ان کے جو ہوں گے اکثر نقل و ترجمہ اصول

یورپی کا۔ پس جو دماغ کہ مجبور ہوں وضع کرنے اور ایجاد کرنے سے جدید اور حیرت ناک اصول کے تو قرضدار ہی رہیں گے مسلمان بعد عید کے چاہے لاکھ لکھیں ملا رموزی اور چاروں بیویاں انگریزی داں ان کی۔

اما بعد اے عید کی خوشی میں سنیما کے تماشے دیکھنے والو!

کیا حق ہے تم کو دیکھنے تماشوں کا جب کہ ہو تم بے ہنر، مفلس، بے علم اور ناقص دماغ مگر یہ کہ اکثر اولاد امیروں ہند کے ذریعہ سے مال مفت کے تباہ کر رہی ہے بیچ تفریحات یورپ کے اثر سے ناقص دماغ ماں باپ فینسی اپنے کے۔ پس جس قوم نے کہ ترک کر دیا ہو لباس ملکی اپنا اور ترک کر دیے ہوں کھیل تماشے ملکی اپنے اور ترک کر دی ہوں عادتیں ملکی اپنی تحقیق وہ اور نسل اس کی تباہ اور بے عقل ہوگی۔ اور غالب رکھے گا اللہ اوپر ایسے لوگوں کم عقل کے قوموں عاقل و صاحب ایجاد کو اگرچہ برسوں ایجی ٹیشن کرو تم یا تعویذ استعمال کرو تم خواجہ حسن نظامی مدظلہ کے کو یا دعا کراؤ تم خلیفہ قادیان اور مریدوں تمام ان کے سے۔ مگر جب تک کہ نہ اختیار کرو گے تم طریقے خالص اسلام اور عقل اعلیٰ کے تو تحقیق نہ پاؤ گے تم وہ کہ مستحق سمجھتے ہو تم جس کا خود کو۔ پس کیا لیڈر ہند کے اور کیا ایڈیٹر اور پلیڈر ہند کے مگر یہ کہ بیچ ہر کام اپنے کے نقال بنے ہوئے ہیں اکثر ان کے۔ پس اگر ہو تم رکھنے والے عقل اعلیٰ کے تو توجہ کرو تم طرف اونچے کاموں عقل و ایجاد کے اگرچہ شکست کھا جانا جرمنی کا ضروری ہے بہ سبب سیاسی قابلیت برطانیہ و امریکہ کے مگر کیا خاک سمجھیں گے اس سیاسی غلبہ کو وہ لوگ جو خود ایجاد نہ کر سکے لباس اپنا اور نہ تعمیر کر سکے کوٹھیاں اور بنگلے اپنے موافق ایجاد ہند کے مگر یہ کہ جو سڑک بناتے ہیں ہندستانی اور جو دماغ لگاتے ہیں ہندستانی اور جو مکان بناتے ہیں ہندستانی وہ ہوتا ہے نقل حرف حرف یورپ کا۔ پس جو قوم کہ اتنی بے بس ہو بیچ ایجاد و اختراع کے کیا خاک پلاؤ کھلائیں ہم اوپر عید کے۔ بھی اسی طرح نوجوان جس قوم کے 99 فیصدی حصہ لیتے ہوں بیچ تماشوں سنیما کے بدلے سیاسی کاموں کے تو کیا خاک عمدہ ہوگی عید اس قوم کی مگر یہ کہ جبری خوشی ہوگی اور رسمی خوشی ایسی قوم کو۔ پس جب تک کہ نہ خود وضع کیا جائے گا خالص عقلی نصاب علوم دین کا تو لکیر کے فقیر پیدا ہوں گے بیچ علما اسلام کے۔ بھی جب تک کہ نہ لکھیں گے بقلم خود سوچ کر مضامین اعلیٰ سیاسی ایڈیٹر اخباروں اردو کے اور نہ کم ہوگی تعداد طوائفوں اور افیونیوں اور شاعروں

بے ہودہ گوکی ہندستان سے۔پس جب سلسلہ کلام ہمارے کا اس جگہ پہنچا تو افسوس کیا ہم نے اوپر
ناواقفیت بی۔اے پاس کے عربی فارسی سے پھر کیا خاک سمجھیں گے وہ گلابی اردو ہماری کو اور تباہی
جاپان کو جو ہوگی مانند اٹلی کے ہمراہ جرمنی کے کہ کہا ہے۔

(وکیل جدید، امرتسر۔29 نومبر 1941)

◆◆◆

''تنویر'' کا سنڈے ایڈیشن

یہ کہ تحقیق خبرداری اور آگاہی ہے واسطے ان کے جو روزانہ تباہ ہو رہے ہیں بیچ تماشوں سینما کے مگر یہ نتیجہ غفلت لیڈروں سیاسی کا کہ تحقیق وہ بجز سیاست کے نہیں متوجہ ہوتے اوپر اصلاح داخلی اور اخلاقی کے، پس جب لیڈر رہوں کسی قوم کے ''یک رخے'' تو کس طرح محفوظ رہے گی وہ قوم غلط راستہ اخلاقی سے دراں حال یہ کہ ضرورت ہے شادی پر شادی اور نکاح پر نکاح کی مگر افسوس کہ سخت پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے واسطے چار شادیوں کے مگر یہ ہے اصل میں بزدلی اور بے ہمتی اس نسل ہذا کی۔ مونگ پھلی کھلائے گا زمانہ ان کو جو بھاگتے ہیں چار شادیوں سے۔ پس اگر عادت سوار ہونے موٹر کار کی ترک کر دیں ہندستانی اور نکال باہر کریں ریڈیو کو گھروں اپنے سے اور ترک کر دیں وہ قمار بازی بیچ کوٹھیوں اور بنگلوں اپنے کے کیونکہ اوپر اسی جگہ کے مثال ماری ہے اور شیخ سعدی رحمت خدا کی اوپر ان کے نے کہ تحقیق یہ ہے مثال وہ:

بیچ دریائے گومتی اور گنگا کے منافع بے شمار ہیں

اگر سلامتی ڈپٹی کلکٹر کی چاہتا ہے اوپر کنارے مسلم لیگ کے رہ

امابعد! جب خبر دی ہم کو ایک نے خبر دینے والوں بغداد نے کہ تحقیق ڈٹ گئے ہیں، عرب بھائی مسلمانوں ہند کے اوپر مدافعتی فلسطین کے تو جواب دیا ہم نے کہ اگر ایسے ہی ڈٹ جائیں

مسلمان ہندستان کے اوپر چار شادیوں بھی اوپر اسلامی لباس بھی اوپر کفایت شعاری بھی اوپر
ممبری لیگ کے بھی ترک کر دینے سگریٹ نوشی اور سینما بینی کے بھی اوپر اردو لکھنے اور اردو بولنے
کے بھی اوپر اتحاد و اتفاق خاندانوں اپنوں کے بھی اوپر ترک کر دینے ناشتوں ہوٹل کے بھی اوپر
ترک کر دینے چائے نوشی کے بھی اوپر ترک کر دینے ریشمی لباس کے بھی اوپر ترک کر دینے ان
کتابوں اور رسالوں اردو کے جو شائع ہوتے ہیں مشتمل اوپر انسانوں ذلیل وعریاں کے تو قسم
کھاتے ہیں ہم بزرگی شمس العلما خواجہ حسن نظامی کی۔ تحقیق سر بلند ہوں گے وہ موافق حق
سر بلندی اپنی کے اگر چہ غلطی کر رہے ہیں مسٹر چرچل ہٹا کر محاذ یورپ کا بغیر شمول حکومت روس کے
کیونکہ تحقیق بھنّا جائے گی روسی قوم اس ترک موالات یورپ سے بیچ زمانے آنے والے کے بھی
ہرگز ہرگز اب نہ ملے گی وزارت مسٹر چرچل کو چاہیں لاکھ تعویذ استعمال کریں وہ خانقاہوں یورپ
کے کو بھی اسی طرح اگر دولت مند ہندستان کے ترک کر دیں شادی بیاہ میں شان و شوکت اور
برابر غریبوں کے ویسے کریں وہ تو اتحاد عام ہو جائے گا ان کے ساتھ غریبوں کے بھی اسی طرح
فرض ہے ہر لیگی مسلمان کا کہ وہ بقلم خود دوستی اور اتحاد کرے ہمراہ لوگوں جمعیۃ علمائے ہند کے بھی
ہمراہ لوگوں احرار کے بھی ہمراہ لوگوں مسلمان کانگریسیوں کے اور راضی کرے ان کو واسطے شرکت
لیگ کے فرداً فرداً نے علاحدہ علاحدہ کیوں کر بجائے اختلاف اور علاحدگی کے اتحاد اور میل جول
مسلمانوں کا ساتھ مسلمانوں کے مفید ہے۔ ارزاں کر دے اللہ تعالیٰ کچے سنگھاڑے، کری اور
گنڈیریاں واسطے مسلمانوں یوپی کے بھی ترک کرا دے اللہ بخشش کرنے والا مسلمان عورتوں سے
عادت بڑھیا لباس کی اور نفرت دے اللہ تعالیٰ عورتوں مسلمان کو تماشوں سینما اور کلب سے اور
نفرت دے اللہ تعالیٰ عورتوں کو کیک اور بسکٹ بنانے سے بھی نفرت دے عورتوں کو بے پردگی
سے بھی شوق دے اللہ تعالیٰ عورتوں مسلمان کو پڑھنے تاریخ اسلام کا بدلے ریڈیو اور رسالوں کے
اگر چہ ذمہ دار ہیں انگریزی داں مسلمان مرد ہی فیشن پرستی عورتوں اپنی کی کہ مگر تحقیق راندے
جائیں گے درگاہ خداوند کریم سے ایسے تمام مسلمان مرد جو لائے ہیں بلائیں یورپی فیشن کی اندر
مکانوں اپنے کے بھی اندر کوٹھیوں اپنی کے۔ پس اوپر اس جگہ کے فرمایا مولوی بیوی نمبر ایک اور
نمبر چار ہماری نے کہ تحقیق مبارک ہو گا بیچ حق مسلمانوں کے پڑھنا سنڈے ایڈیشن ''تنویر'' کے کا

بدلے پڑھنے ٹائمس آف انڈیا کے اگر یکیں وہ کرتا غور کا اوپر اس نکتے ہذا ہمارے کے کہا ہے:

ہرگز نہ مرے گا وہ کہ داس کا روشن ہوگا ''تنویر'' سے نہ دل لگاؤ اے مسلمانوں سنیما اور اس کی تصویر سے۔

(تنویر باتصویر، لکھنؤ۔ یکم اکتوبر 1946)

◆◆◆

اخبار ''جمعیت کانپور'' کا نیلگوں اجرا

اے اَناؤ کے سنگھاڑے کھانے والو! بشارت اور خوشخبری ہے واسطے باشندگان یوپی کے
کہ جاری ہوا حکم خدا سے یہ اخبار ہذا واسطے خدمت باشندوں یوپی کے۔ بس نہیں ہے کوئی شک بیچ
اس کے کہ بیچ باب سنجیدگی، متانت، نکتہ نگاری، وقار، تحمل اور دور اندیشی کے ہوگا یہ فردائے لاجواب
مقابل ان ''اخبار چوں'' کے جو جاری ہیں نیچے ایڈیٹری محرروں اور پیش کار قسم کی قابلیت کے لوگوں
اور نہیں ہے پہنچ علم ان کے کی مگر اشتہاروں سنیما تک، بھی غزلوں، مشاعروں تک بھی مرغوبات
بازار تک یا حد فرقہ بندی تک یا حد پسندیدگی، اسی لیے اگر سکو تم سمجھنا ایسے ''اخبار چوں'' کا تو دیکھو
اندر ان کے ذخیرہ عوام پسند اور بس، مگر تحقیق یہ اخبار ہذا بلندی بھی تخصیص لیے ہوئے ہے لفظ ''علا''
کی پس نہ ہوگا اندر اس کے مگر مخصوصات۔

اما بعد اے لکڑ بگھوں سے ڈرنے والو! قسم ہے کوریا سے لے کر ایرانی تیل اور نہر سوئز کی کہ
آپ سمجھتے ہیں یہ کہ ہو رہا ہے مشرق بیدار مگر یہ ہے فقط جوش عوام مشرق کا خالی ایجادات سے
مشینوں جنگی سے، فوجوں کثیر سے، ذرائع مالی سے کیونکہ البتہ تحقیق جب مبلغ 30 برس آزاد رہ کر
حکومت ترکی نہ بنا سکی مبلغ ایک مشین جدید کار آمد اور آج بھی امداد پر لے رہی ہے امریکہ سے بہ
سبب نہ ہونے موجدیں ترکی کے تو پھر کیا پہنچے گا مالکوں تیل ایران کمانداروں کوریا اور نہر سوئز والوں
تک مگر یہ کہ مجبور ہوں گے یہ تمام ممالک بے ہنر و غیر مستعد و غیر متحد اوپر اس کے کہ بعد نعروں سخت

''انقلاب'' زندہ کے جدید معاہدے کرتے پھریں امریکہ اور برطانیہ سے۔ پس یاد رکھو یہ نکتہ ہذا اگر سکتے ہو تم یاد رکھنا نکتوں سیاسی بین الاقوامی کا کہ ہوں گے اب جو معاہدے مشرق کے ساتھ مغرب کے وہ ہوں گے 75 فیصدی مانند قبضہ مغرب اور غلبے مغرب کے کیونکہ خوب خوب جانتے ہیں مدبرین اور جنگی لیڈر یورپ و امریکہ کے کہ بے ہنرہ ایشیا و افریقہ بھی غیر متحد مانند عربستان صاحب اور ایران اور مصر صاحب کے اندر ان تینوں ممالک کے کس بے دردی سے ہوئے قتل پر قتل باہم بھی ہوں گے اس سے زیادہ بہ سبب معذوری دماغ مشرقی کے۔ پس اگر ہو تم رکھنے والے عقل کے ساتھ اجازت پرمٹ عقل کے تو شتابی کروائے جلدی واسطے اتحاد فرقوں اور قوموں ہند کے بھی پیدا کرو اندر ملک ہندستان کے سائنس آگاہ ایسے جو تیار کریں اے ایجاد کریں مشین ایسی جو توڑ ہوں ہتھیاروں جدید یورپ و امریکہ کی نہ کہ نقل ان کی۔ پس اگر اتحاد عظیم کیا تم نے ساتھ فرقوں تمام کے اور پیدا کیے اندر ہندستان کے موجدین و مفکرین درجہ اول کے تو خضاب لا جواب لگانا پڑے گا مسٹر چرچل واسطے زندگی طویل کے ورنہ انا اللہ ہوں گے وہ سن کر جز ایجادات ہند اور ایشیا کی جگر یہ ہے ارمان ہمارا کیونکہ حد ہے معذوری ایشیا، افریقہ کی۔ نہ محفوظ رہ سکا ایک قصبہ بھی افریقہ و ایشیا کا اشیا و تہذیب یورپ سے بہ سبب افلاس عقل کے۔ اب دیکھو کہ از جاپان لغایت عربستان و افغانستان پورا موٹ پہنے ملتے ہیں وہ جو بقلم خود سمجھتے ہیں ترقی پسند دراں حال یہ کہ نہ ایجاد کر سکے وہ از پاجامہ ایشیا و افریقہ لغایت ٹوپی خود کی، بھی اسی طرح ہر علاقہ ایشیا و افریقہ کا کھانا کھاتے ہیں موافق کھانا کھانے یورپ کے، لباس استعمال کرتا ہے موافق یورپ کے تقاریب کو آراستہ کرتا ہے موافق تقاریب یورپ کے ال وغیرہ۔ معاف کیجیے اوپر وغیرہ کے ''ال'' ہمارے کو مگر تحقیق یہ تھی شدت عربی زبان ہمارے کی اما بعد اے اوپر فقط روٹی خشک کے گزر کرنے والو! محفوظ رکھے اللہ واسطے تمھارے فصلوں عمدہ کو بندروں اور ٹڈی دلوں سے بھی سیلابوں عظیم سے۔ پس اگر چاہتے ہیں کہ محفوظ رہو تم خدائی ٹیکوں، توپ خانوں سے درست کرو ساتھ جلدی بہت کے اخلاق و کردار اپنے کے اور رہنا سیکھو مانند بزرگوں اپنے کے ساتھ تمام فرقوں ہند کے بھی ایسی ہی توفیق دے اللہ شرنارتھی بھائیوں ہمارے کو تا جلد مل جائیں وہ ہم میں اور ہم ان میں بھی راستہ بتائے اللہ تعالیٰ سیلابوں جمنا گنگا کا ان کو جو لڑاتے ہیں فرقوں کو ساتھ فرقوں کے بے خبر قانون خدا

ہے۔ پس سنو تم کان دھر یہ شعر ملک ایران کا کہ کہا ہے:

مرد خدا ہے وہ جو آدھی روٹی بقلم خود کھائے

اور آدھی دوسروں پر خرچ کرے

امابعد سرسوں کا تیل کھانے والو!

دعا کرو تا عذاب لائے اللہ بیچ اس بارش کے بجلی کڑکتی ہوئی کا اوپر ان کے جو فروخت کرتے ہیں گھی ملاوٹ کا کہہ کر اصلی، بھی راستہ بتائے اللہ ان تمام مسلمانوں بند کوا ے راستہ کالے پانی کا جو نہیں ترک کرتے تماشوں سینما اور فضول خرچیوں ہوٹل اور فیشن کو مگر بیچ اس عذاب بے روزگاری کے راہ ماری ہے دماغ ان کے کی شیطان مغربی نے۔ پس اے ہوش مند مسلماتو اٹھو اور روکو ان بے ہوش مسلمانوں اپنے کو ان تباہیوں مالی اور اخلاقی سے ورنہ بائیکاٹ کروان کا اے بائیکاٹ مکمل اگر ہو تم بقلم خود مسلمان کیونکہ جب تک بقلم خود ہر مسلمان ادا نہ کرے گا فرض اپنے کو تو ہرگز کفالت نہ کرے گی کوئی جمیعت اور جماعت پس اتنا ہی کرو کہ ساتھ کثرت بہت کے پیدا کرو خریدار اس اخبار ہذا کے تا پہنچے ہر ہفتہ اندر گھروں کو۔ سینماؤں تصاویر والے تمھارے ایک ہمدرد و رہبر پس اگر نہ کھو جاتا مبلغ ایک بکرا ہمارا اور نہ لے جاتی مبلغ ایک مرغی ہماری بلی تو تحقیق زیادہ لکھتے ہم موافق حق زیادہ لکھنے اپنے کے اگر چہ دشوار ہے واسطے کم علموں اور واسطے بی۔ اے پاسوں کے سمجھنا اس طرز تحریر ہماری کا جو ہے اصل میں یادگار اسلاف ہمارے کی۔ پس جس قوم نے کھو دیا ورثہ علمی و تاریخی و دینی اسلاف اپنے کا وہ مارے جائیں گے بیچ آنے والے حوادث سخت کے جیسا کہ کہا ایک نے لکھنے والوں ایران سے کہ تحقیق یہ ہے کہا ہوا اس کا واسطے حوادث آنے والوں کے:

ہر جنگل کو گماں مت لے جا کہ خالی ہے

شاید کہ تنیدوا اور حوادث سوتے ہوں اندر اس کے

پس قریب آ گئی ہے وہ گھڑی کہ مضبوط کرے امریکہ قدم اپنے بیچ علاقوں ایشیا کے ساتھ عذر کیمونسٹوں کے اور لڑتے ہی رہیں گے ایشیا اور افریقہ والے آپس میں بہ سبب کوتاہی استعداد و دماغی فطری اپنی کے اس لیے برابر ہے آزاد ہونا علاقے طرابلس کا اور نہ ہونا اگر چہ نہ رہا وہ دودھ، مکھن، ملائی اور دہی بیچ یوپی کے جو کھایا کرتے تھے ہم حضور ملا رموزی بیچ بورڈنگ ہاؤس مدرسہ

الہیات کانپور کے ہمراہ حضرت ثاقب کانپوری کے۔ دراز کرے اللہ عمر و اقبال اخبار جمعیت کانپور کا
کہ تحقیق ہوگا مبلغ ایک اخبار کہ بہ سبب سنجیدہ مضامین اور خیر سگالی کے پائے گا نام روشن جیسا کہ
مثال ماری ہے نیچ فارسی کے:

ہرگز نہیں ہوتا ہے وہ اخبار کے نام اس کا روشن ہوا قوی خدمت سے لکھا ہے اوپر جریدہ عالم
کے واسطے اس کے دوام۔

(جمعیت، کانپور۔ 24 اگست 1951)

◆◆◆

مشرق ہند کے لال ''انگارہ'' پر ایک عینکی نظر

اے سینما میں مونگ پھلی کھانے والو! وہ کچھ سنا تم نے کہ آیا بیچ خدمت باہمت وشجاعت ہماری کے جریدۂ یومیہ ''انگارہ'' کلکتہ جو جاری ہے اور موافق نام اپنے اور موافق تخلص ایڈیٹر غازی اپنے کے جاری ہے مشرق ہند سے مانند شعلے بھڑکنے والے کہ تحقیق بیچ صحافت ریشمی واطلسی مسلمانوں کے ضرورت ہے اور ساتھ اصول طبی وطبعی کے، ضرورت ہے بعض اخباروں بے دھڑک بے جھجک، بے ڈر، بے خوب اور بے باک کی نہ مانند مسلمانوں مسجد زدہ اور خانقاہ نشینوں کے بھی نہ مانند خون زدہ مسلمان لیڈروں اور دولت مندوں کے محفوظ رکھے اللہ اس اخبار اور مانند اس کے کو سیلابوں، وباؤں ٹڈی دلوں اور بندروں سے بھی دوسروں کو بھی گرانی گیہوں چاولوں اور چالاکیوں ملک امریکہ سے جو چل رہا ہے ساتھ نام ملک روس کے بیچ ایشیا وافریقہ کے مگرائے عجب پیدائشی اور فطری دماغی محتاجی افریقہ اور ایشیا والوں کی کہ بہ سبب نہ ہونے موجد، محقق اور فوجی فطرت کے کس طرح نیچے ہاتھ امداد امریکہ کے دیے ہوئے ہیں مثل حکومت آزاد ترکی کے۔ پس اوپر اس دماغی کوتاہی فطری ایشیا وافریقہ کے مت گران لے جاؤ کہ سکے گا ایشیا وافریقہ آزاد ہونا غلامی سے امریکہ اور یورپ کے بہ سبب عاجزئ فطری دماغی اور جسمی اپنے کے، کیونکہ اگر سکو تم سمجھنا اس نکتہ علمی ہمارے کا تو سبق لو تم ہم سے چھوڑ کر سبق سینما کے کو کہ تحقیق جب ہوتا ہے جسم اور قوائے فطری

ضعیف اور ناقص عناصر کے ہوتی ہے اولا د زیادہ اور عقل کم بھی نہیں سکتے ہیں ایسے ناقص جسم پورا کرنا فرائض آدمیت کو جس طرح کہ بے اتحاد و بے اتفاق اور باہم جنگ کر رہے ہیں ملک شام والے ساتھ شام والوں کے اور ایران والے ساتھ ایران والوں کے اور انڈونیشیا والے ساتھ انڈونیشیا والوں کے اور مثل ان کے سوڈانی ساتھ سوڈانیوں کے وغیرہ۔ پس جب شکار کروائے بنگال والو مچھلی اور جھینگے بھی پرندوں دریائی کا تو یاد کرو تم ساتھ خلوص و قدر کے ملا رسوزی قدیم اپنے کو تا دعائے ہضم دے وہ تم کو مانند سفوف ہاضم یونانی دواخانوں کے کہ عطار یونانی دواؤں کے خوب خوب کما رہے ہیں بڑھا کر نرخ دواؤں کو لکڑ بگھے چھوڑے یوپی کے اللہ ان عطاروں اور سبزی فروشوں گراں قیمت والوں پر اگر چہ دبک گئے ہیں لیڈر مسلمان بہ سبب خون زیادہ کے اور مانند ٹڈی دلوں کے ٹوٹ پڑے ہیں مسلمان او پر سنیما، ہوٹل، ریڈیو اور فینسی لباس کے مگر نہیں ہے مبلغ ایک عالم دین اسلام اور مبلغ ایک پیر خانقاہ نشیں کے نکلے وہ مانند بجلی کوندنے والی کے اور باز رکھے وہ مسلمانوں ہند کو ان لغویات اور مصارف غیر دینی سے، بھی لیکچر دے وہ اور وعظ کہے بیچ بازاروں کے ہو کر بے پروا نفس پرستی اور اقتدار پسندی اپنے سے موافق حکم اللہ کے مگر یہ ہے سبب نفس پرستی واعظوں، عالموں اور صوفیوں کا جو تباہ ہو رہی ہے امت تاجدار مدینہ کی اور نہیں نکلتے واسطے اصلاح و حفاظت اس کی کے علما جو کہتے ہیں خود کو ''وارث نبی'' راستہ بتائے اللہ مکانوں اور خانقاہوں ایسے علما و صوفیا کا سانڈوں اور بندروں کو اگر چہ طے ہو چکے ہیں او پر آسمانوں کے نقصانات سخت واسطے امریکہ اور واسطے فرقہ پسندوں کے بہ سبب زیادتیوں او پر مجبور انسانوں ان کی کے۔ پس عبرت پکڑو موافق حق عبرت، پکڑنے اپنے کے مغرور اور گمنامی تازہ جنرل میک آرتھر امریکی سے کہ کیسا محتاج و غمگین بنا دینے والا بدلہ لیا آسمان نے جنرل صاحب چشتر سے بہ سبب بے پناہ گولہ باریوں او پر نہتے اور بے ہتھیار ایشیائیوں کے۔

(انگارہ، کلکتہ۔2 ستمبر 1951)

◆◆◆

گلابی اردو

پس سنو تم ساتھ کافی حقیقت پینے والے سے اے مجبور لوگ قول لسان الغیب حافظ صاحب پٹرول کے ملک والے شیرازی کا کہ تحقیق یہ ہے وہ قول ان کا:

پہنچی خوشخبری کہ دن فرقہ پسندوں کے نہ رہیں گے
اُس طرح بھی نہ رہے اس طرح بھی نہ رہیں گے

پس اے ناریل کا پانی پینے والو بھی چاول ساتھ مچھلی کے کھانے والو کوشش کروائے کوشش سخت واسطے اصلاح لیڈروں اپنے کی کیونکہ تحقیق 75 فیصدی لیڈر بقلم خود محتاج ہیں واسطے اصلاح اپنی کے مگر بنے ہوئے ہیں وہ لیڈر بہ سبب اسی کے کہ جانتے ہیں وہ کہ پبلک ملک ہندستانی کی ہے 86 فیصدی بے تعلیم اور نادان اور جوش کی ماری ہوئی ساتھ ناموں مسجد و مندر گائے باجے وغیرہ کے۔ اس لیے اندر جس لیڈر کے پاؤ تم خود غرضی اس کی واسطے ووٹ کے تو بر طرف کرو اس کو حکم پبلک اپنے سے اگر چاہتے ہو تم محفوظ رہنا بے چینی، بدامنی، فسادات باہمی اور ملاوٹی گھی وغیرہ سے۔ پس قسم سے کلکتہ سے لے کر لندن تک کی کہ ثبوت غیر مدبرانہ اور بوکھلاہٹ دیا انگلستان نے جمع کر کے فوجیں اور جنگی جہاز اوپر ساحل ملک ایران کے کہ تحقیق یہ ہوا ترجمہ اس فوجی دھمکی انگریز کا کہ بہ سبب نکل جانے ممالک ایشیا اور نقصانوں، بمباریوں جرمنی اور ہٹلری کے ٹوٹ گیا حوصلہ

وقار وتدبر انگریز کا۔ زیادہ کرے اللہ اس کو ساتھ برکت بزرگی قبلہ خواجہ حسن نظامی و سر آغا خان اپنے کے۔ پس جو بنگالی بھائی کہ پارسل روانہ کریں گے مچھلی عمدہ کا ملا رموزی صاحب اپنے کو وہ اور اولاد ان کی ہوگی لیفٹننٹ گورنر بیچ اس دنیا ہذا کے۔

امابعد! اے مانند چوڑیوں عورتوں کے، کلائی پر گھڑی باندھنے والے نوجوانو! قسم ہے بیہوشی دماغ تمھارے کی کہ نہیں ہے مبلغ ایک اخبار بے باک جو مسلسل لکھتا رہے مضامین آگ کے شعلوں والے واسطے اصلاح عوام کے کیونکہ نہیں ہیں اڈیٹر ایسے جو بہ سبب قابلیت عمدہ کے رہبری اور ڈانٹ کر اصلاح کریں کندۂ ناتراش عوام کی بلکہ خلاف اس کے روزانہ موافق مرضی عوام کے لکھتے ہیں مضامین تاخریدار بنے رہیں عوام اخباران کے کے، پھر کس طرح ہم کہیں ان کو بدرومفکر اڈیٹر جو چلا رہے ہیں اخبار اپنے کو ذریعہ اشتہاروں سنیما اور ذریعہ غزلوں بازاری اور غلط کے مگر یہ ہے اثر آب وہوا ہندستان اور ایشیا کا کہ نہیں پیدا کرتی وہ دماغ مصلح ورہبر ساتھ تجاویز جدیدہ کے مگر کالم کے کالم سیاہ کرتے رہتے ہیں اخبار ہندستان کے روزانہ اوپر فقط فرقہ بندی، مخالفت باہمی اور واقعات معمولی روزمرہ کے مگر نہ دیکھا ہم نے مبلغ ایک اڈیٹر ایسا جس نے حل نکالا ہولا جواب جھگڑے کشمیر کا یا تجویز پیش کی ہولا جواب واسطے کم ہوجانے گرانی کے، یا کوئی تدبیر بے نظیر پیش کی ہو اس نے واسطے اتحاد اقلیتوں اور اکثریتوں بھی واسطے شربتیوں کے ایسی کہ فوراً ایک ہوجائیں بہ سبب مخالف ایک دوسرے کے۔ پس جب یہ حال ہو بے بسی اڈیٹروں کا کیا ہوگا بجز اس کے کہ سامان خریدنا پڑے گا عمر بھر انگریزوں اور امریکنوں سے پس کوشش کروا کے نازک گھڑی اوپر کلائی کے باندھنے والو کہ دور کردے اللہ یہ عورتانہ دماغ تمھارا نہ ہاکی اور فٹ بال سے کہ تحقیق بہ سبب مشقت شاقہ ہاکی کے فالج کا مریض ہوتا ہے کھلاڑی اس کے کو اور تصدیق کرواؤ تم اس کی اطبا گل بنفشہ، عناب سے نہ ڈاکٹروں یورپ زدہ سے۔ اب یاد کرو اس ہجے اور معنی اس عینکی نظر اوپر ''انگارے'' کے کہ کہا ہے۔

(انگارہ، کلکتہ)

◆◆◆

اوپراخبار ''اہلحدیث'' دہلی کے مبلغ ایک نظر

اے محترم مدیر وسرکاتب جریدۂ اقدس ''اہلحدیث'' دہلی!

خبرداری اور آگاہی ہوجیو واسطے آپ کے اور واسطے کارکنوں تمام کے کہ تحقیق مبارک تھی وہ گھڑی واسطے ہمارے جب مبلغ 21 اگست 1951 کو لایا مبلغ ایک لانے والوں اخبار سے واسطے ملاحظہ اے واسطے دیکھنے ہمارے کے ''اہل حدیث'' تو قسم ہے اخلاق شرنار تھیوں کی کہ پڑا اور بہت زیادہ پڑا اثر اوپر دماغ بین الاقوامی ہمارے کے ''اہل حدیث'' کا اور شکر بجالائے ہم موافق حق شکر بجالانے بندگی اپنی کے اللہ طوفان سیلاب اور ٹڈی دل والے کا کہ نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے اور بیچ تابناک مستقبل مسلمانوں ہند کے کہ تحقیق یہی ہے اور البتہ تحقیق یہی ہے وہ جریت مردیہ کہ قبل پیدا ہونے ہم حضور ملا رموزی کے جاری تھا یہ شہر امرتسر سے نیچے ریاست حضرت العلام ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے بھی بعد گزرنے دنوں چند اور سالوں چند کے جب سنبھالا ہم نے لٹھ گلابی اردو اپنی کا واسطے مخالفین اسلام کے تو پھیلایا ہم نے مقصد ''اہل حدیث'' کو اندر حدود قادیان مرحوم کے ال وغیرہ۔

امابعد اے سنیما کی تعریف لکھنے والے مسلمانو! قسم ہے چکیلے نصیب سر آغا خان اور برخورداران کے کی کہ تحقیق آج جب کہ مسلمانانِ ہند باوجود ہونے ذلیل وخوار وکمترین کے جاری کیے ہوئے

اخبارات اور تبلیغ کر رہے ہیں وہ اشتہارات ممنوعہ شرعیہ سے لہو ولعب کی واسطے پالنے پیٹ اپنے کے خلاف حکم ونظم اسلام کے اور نہیں لکھ رہے ہیں مسلمان نام کے صاحبزادے اندر رسالوں ماہی کے مگر مضامین اور نظمیں اور سینما اور ایکٹرنیوں کے تو کس قدر بڑا سرمایہ ہے اخبار ''اہل حدیث'' جو پھر جمع ہوا ہے اندر دہلی کے واسطے اظہار حق بھی واسطے تبلیغ دین واصلاح حالات مسلمانوں کے لکڑ بگھا یوپی کا اور بندر بنادے اللہ اس کو جو اعراض اے منہ موڑ لے مطالعہ اس کے سے جیسا کہ مثال ماری ہے شیخ سعدی پٹرول کے ملک والے نے کہ یہ ہے وہ مثال:

خلاف پیغمبر کے جس نے راستہ اختیار کیا

مار کھائے گا ایران اگر اوپر معاہدوں برطانیہ کے اعتبار کیا۔

پس اگر سکتے ہو تم سمجھا کہ تحقیق روشن ہوگا مستقبل تمھارا ساتھ اس جرأت و ہمت اور دینداری کے جو پیش کر رہا ہے یہ اخبار ''اہل حدیث'' تو پیدا کرو خریدار اور مطالعہ کرنے والے اس کے برابر تعداد مویشی ہندستان کے اور دور بھاگو تم علاج سے ڈاکٹری یورپ کے اگر ہو تم ہندستانی بھی ترک کرو تم سنیما، فٹ بال، ہاکی، کرکٹ کہ تحقیق ہیں یہ ورزش مگر جان لیوا مشقت شاقہ واسطے قحط زدہ ہندستانیوں گرم مزاج وزمین کے اور جلد حملہ کرتا ہے مرض فالج کا اوپر کھلاڑیوں ہاکی وغیرہ کے۔ پس اگر چاہتے ہو اور ساتھ عقل کے چاہتے ہو یہ کہ تندرست رہے اولاد بی۔ اے پاس تمھاری تو اوپر وقت نماز صبح کے بیدار کرو اس کو بھی اسی وقت ساتھ پانی ٹھنڈے کے غسل کراؤ اس کو اور پڑھاؤ اس کو نماز۔ امابعد ناشتہ کراؤ اس کو ساتھ انڈوں مرغی موٹی کے اور اوپر وقت کھانے سخت فولادی عناصر والی غذائیں کھلاؤ اس کو ساتھ مصالحہ مکتر کے پھر عادی کرو اس کو اس کا کہ نہ سوار ہووہ اوپر رکشہ موٹر تانگے اور سائیکل کے بلکہ پیدل چلے وہ۔ امابعد بیچ ایک ہفتہ کے ایک دن شکار ابھی وقت صبح یا شام کے ورزش دیسی کہ ذریعہ سے اس ورزش منسوب ساتھ نام ڈنر کے مضبوط ہوگا نظام ہضم کا اور یہی ہیں البتہ تحقیق یہی ہیں وہ اصول کہ بہ سبب برکت ان کی کے مبلغ آٹھ ماہ انگریزی کے اوپر سے بستر علالت کے انبار لگا رہے ہیں ہم مضامین اور نظموں قسم قسم کے۔ پس جب اختیار کرو اصول تذکرہ کیے گئے اوپر کے تو وقت جانے اوپر بستر کے ساتھ پابندی سخت کے پڑھو تم اخبار ''اہل حدیث'' تا ورزش روحانی و ایمانی ہو تمھاری اور پاکیزہ ہوں اخلاق واطوار تمھارے موافق حق پاکیزگی اخلاق کے نہ مانند اخلاق بہانہ فرقہ پسندوں اور آگ

لگانے والوں اندر مکانوں بے بس و مظلوم کے۔ پس اگر سکے تم عمل کرنا اوپر اصول اشارہ کیے گئے کے تو تحقیق بیچ دنیا کے ہو گے تم بھی اولاد تمھاری لیفٹنٹ گورنر اور بیچ عقبیٰ کے نجات یافتہ۔ پس قسم ہے خوف و یاس و ناامیدی اور نہ بے ہنری مسلمانوں ہند کی کہ نہیں سکتے ہیں وہ اور البتہ تحقیق نہیں سکتے ہیں وہ زندہ رہنا جب تک کہ موافق دین اسلام کے نہ کام کریں گے وہ اے کام روزی کمانے کا ساتھ ہنر اور ہمت مردانہ کے۔ پس چاہیے ہے مسلمانوں تمام کو کہ مطالعہ کریں وہ اخبار ''اہلِ حدیث'' مبلغ 15 اگست 1951 کا اور اندر اس کے مطالعہ مضمون مولوی حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹی کا۔ بھرد ے اللہ مکان کو مولوی صاحب سیالکوٹی کے گیہوں اور اصلی گھی سے کہ تحقیق روشن اور اصلی مسلک اسلام کا پیش کیا سیالکوٹی نے سامنے مسجد زدہ اور خانقاہ نشین کے جو علاج سمجھے ہوئے ہیں آفتوں اور مصیبتوں معاشی و تجارتی و سیاسی وغیرہ کا مسجد و خانقاہ اور وظیفوں مطبوعہ نول کشور پریس لکھنؤ کو ساتھ تسبیح مصلے کے۔ راستہ بتائے اللہ اے ناقص العقل مذہبی مسلمانوں کو اے راستہ ڈٹ کے محنت کرنے تجارت و زراعت کرنے اور اصل اسلام سمجھنے کا بھی راستہ دکھائے اللہ ان کو اے راستہ اتحاد و اتفاق باہمی اور اتحاد افرادِ خاندان اپنے کا اور ترک کرائے اللہ قدرت والا ان سے سنیما ہوٹل اور فینسی لباس وغیرہ۔ پس قسم ہے بزرگی عمر حضرت نظام دکن سے لے کر جنرل نوری سعید وزیراعظم عراق تک کہ شتابی کروائے عجلت ساتھ ہمت عملی کے واسطے تنظیم جماعت ''اہلِ حدیث'' کے تا کام شروع ہو اسلام کا ساتھ مقدار زیادہ کے بیچ اس زمانے مادّی و مادہ پرست کے۔ پس اگر ساتھ اتحاد حلفی کے کام کیا تنظیم جماعت کا تو جواں ہو جائیں گے وہ لاکھوں مسلمان جو بہ سبب جہالت اور بے مائیگی کے پہنچ گئے ہیں اوپر سرحد ارتداد و کفر کے۔ محفوظ رکھے اللہ ان کو ارتداد و کفر اور ملاوٹی اشیا خوردنی بھی بندروں اور سانڈوں سے کہ کہا ہے:

اے کریم بخشش کر تو اوپر حال ہندی مسلمانوں کے
جو ہیں اسیر اور غلام فیشن یورپ اور عقائد یورپ کے

پس بشارت اور خوشخبری ہے واسطے ان کے جو پڑھتے ہیں بھی سناتے ہیں دوستوں اور عورتوں خاندان اپنی کو اخبار ''اہلِ حدیث'' کہ قریب آ گئی ہے وہ گھڑی کہ مہربان ہو اللہ مہربانی والا اوپر مسلمانوں کے اور سخت انقلابات رونما ہوں اندر امریکہ کے بہ سبب کارستانیوں اِس کی کے اندر کوریا بھی اندر عربستان کے بنا کر حکومت یہود بھی اندر حدود سعودی عرب کے پہنچا کر تہذیب کا فرانہ اپنی کو بھی محو و منہمک کر دینا تاجروں امریکہ کا مسلمانوں نجد و یمن کو اندر موٹر کاروں عمدہ کے بدلے

اونٹوں اور گھوڑوں عرب کے بھی اندر لباس و معاشرہ امریکی کے نجد کو۔ اگرچہ دور جا پڑے گی اور مبتلا ہوگی اندر عذابوں سخت کے وہ نسل نجد و یمن کی جو اختیار کرتی جا رہی ہے زندگی خلاف زندگی اسلام کے امریکہ کی موافق یورپی زندگی ملک مصر کے خالی خولی نام زندہ ہے جامعہ از ہر اسلامی مصر کا ورنہ 70 فیصدی مصری مرد اور عورتیں ہو چکی ہیں مشابہ کفار یورپ سے مگر یہ ہے بے بسی محتاجی دماغ کی جو نہ سکے یہ لوگ سمجھنا آداب اسلام کو اور مرعوب ہوئے ساتھ چمک دمک طور طریقوں یورپ کے۔
پس جس نے کہ اوپر اس مضمون ہذا ہمارے کے دیا مبلغ ایک خریدار "اہل حدیث" کا تو تحقیق کو توال شہر ہوگا وہ یا لڑکا اس کا اور غیب سے ملیں گے گیہوں اور پلاؤ خاندان اس کے کو کہ کہا ہے:

"خیر کا کام کرا ے فلاں اور غنیمت شمار کر عمر کو — اس سے پہلے کہ آواز آئے کہ فلاں نہ رہا"

(اہلحدیث، دہلی 15 ستمبر 1951)

◆◆◆

گلابی اردو

اے محترم بھنا گوشت اور چینابوٹی چیناں بوٹی کھانے والو!

وہ سنا تم نے کہ تحقیق جب پڑھا بیوی نمبر دولغایت نمبر چار نے اخبار ''اقبال'' مورخہ 24 نومبر 1951 تو بہ سبب ہونے قوم افغان کے بے حد خوش ہوئیں اور از حد خوش ہوئیں اوپر جرأت و ہمت و بیباکی، بے خوفی اور جرأت تحریر ایڈیٹر اس کے سے اور دعا کی انھوں نے اے دعا سلامتی و درازئ عمر ایڈیٹر اس کے کی، بہ سبب اس کے کہ جانتی ہیں بیویاں موافق حق جاننے اپنے کے کہ بھاگے چلے جا رہے ہیں مسلمان تمام کے لوگ مارے خوف فرقہ پسندوں، غنڈوں اور بعض پست اخلاق شرنارتھیوں کے طرف پاکستان کے اور رسوا کر رہے ہیں وہ تاریخ اولوالعزمی مسلمان کی کو پس بیچ ایسے زمانے کے ممتاز و معزز ہیں وہ تمام مسلم جرائد جو جری ہیں اوپر اظہار حق و صداقت کے، دبنے بڑے بڑے افغانستان کے دے گا اللہ تعالیٰ واسطے پلاؤ ایسے جری ایڈیٹروں کے خاص کر واسطے ایڈیٹر اقبال اخبار کے کیونکہ اللہ تحقیق نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے اور بیچ جہالت اکثر اماموں مساجد علاوہ و چھاپ، صوفیا خانقاہ نشین کے۔ تباہ کر دیا ان سب نے 58 فیصدی مسلمانوں بے تعلیم کو ذریعۂ عقائد نیاز مندی، غلامی اور قناعت پسندی کے اور نہ بھیجا ان سب نے مسلمانوں کو واسطے سیکھنے ہندی زبان کے اور واسطے تجارت و زراعت اور واسطے صنعت و حرفت کے مگر یہ کہ بھروسہ دلایا ان لوگوں نے کامیابی کا ذریعہ لمبے لمبے وظیفوں اور تعویذوں کے۔ قسم ہے پھُس پھُسی

سیاست دانی اکثر لیڈروں ہندستان کی کہ نہیں ہے موجودہ صدارت اور وزارت امریکی کی لائق
واسطے سیاسیات عالم کے بھی واسطے جنگ عالمگیر کے کیونکہ کبھی نہ بھولے گی دنیا اورنسل امریکہ کی
ان عظیم نقصانات کو جو سبب سے موجودہ صدارت اور وزارت امریکہ کے پہنچے کروڑوں کوریا
والوں اور بقلم خودفوجوں امریکہ اگر چہ بتایا ہے کہ بیچ جنگ کوریا کے تنہا امریکی انسان مارے گئے
مبلغ ایک لاکھ اگر چہ ''اصلیت'' میں تباہ ہو گئے سبب سے ان مارے جانے والوں کے لاکھوں
خاندان امریکہ کے علاوہ ترکوں ملازم امریکہ اور دوسرے اتحادیوں کے اور تاڑ گئے ایشیائی وافریقی
کماندار اور مدبر کے تحقیق نہیں ہے دماغ فوجی اور لشکر کشی کا اندر امریکہ کے مانند روس، جرمن،
برطانیہ کے بھی نہیں ہیں لڑا کا امریکہ کے مانند سپاہی رومانیہ، یونان، فن لیڈ، روس، جرمن، برطانیہ
کے اسی لیے اندر عظیم فوجی تباہی امریکہ کے بیچ کوریا کے کبھی رخ نہ فرمایا سب سے زیادہ شہرت
دیے گئے جنرل آئزن ہاور صاحب نے کہ تحقیق شیر بنادیا تھا جنرل آئیزن ہاور کو بیچ جنگ عالمگیر
نمبر دو کے برطانوی پروپیگنڈہ نے اور دراصل کام کر رہے تھے فتح جرمنی کا برطانوی فیل، مارشل
سرا کنلک، ویول، سرالگو بینڈر، لارڈ ماؤنٹ بیٹن، چرچل اور منٹگمری۔ پس ایک نئی تاریخ تیار ہوگی
ہندستانی لیاقت کی ذریعہ سے انتخابات تازہ کے اور نشر کی جائے گی اسے پھیلائی جائے گی وہ تمام
بیہودگی، نالائقی بیچ دنیا تمام کے جو واقع ہوگی اندر انتخابات ہندستان کے ذریعہ سے فرقہ بند
جماعتوں اور غنڈوں اور سرمایہ داروں بھی ناکارہ ووٹروں کے پس کامیاب وخوش رہیں گے وہ لوگ
جو صبر وضبط کریں گے اوپر مظالم فرقہ بندوں اور بعض شرنارتھیوں کے کیونکہ قسم ہے لنچ اور ڈنر سرآغا
خان قبلہ کی مقدر کی گئی ہے رسوائی اور ناکامی مسٹر چرچل کے اندر مسائل ایشیا وافریقہ کے خاص کر
اندر مشرق وسطی کے ذریعہ مسلمانوں دنیا تمام کے اور بعد لڑائیوں ''صلیب وہلال'' کے اب پھر دعا
کرائیں گے مسٹر چرچل پادریوں اور خواجہ حسن نظامیوں قوم اپنی کے سے فتح کی اوپر مسلمانوں
مشرق وسطی کے کیونکہ قسم ہے سرزمین مجاہد عربستان کی کہ اس مرتبہ اس قدر ڈٹ کر لڑے گا مسلمان
افریقہ عرف عربستان کا کہ باہر نکل آئیں گے پیٹ سے تمام لنچ وڈنر مسٹر چرچل اور وزرا ان کے
کے بھی ناممکن ہے کہ الو بنائیں مسٹر چرچل مارشل اسٹالن کو بھی وزرا مارشل اسٹالن کے کو بجز صدر
ٹرومین اور امریکن غیر، سیاست داں کو۔ پس دراز کرے اللہ عمر اس مینڈے ہمارے کے جو خریدا
ہے ہم نے مبلغ پانچ کم پچاس میں واسطے لڑوانے مینڈوں دوسروں سے تا شجاعت بیدار رہے اندر

اولاد ہماری کے دیکھ کر لڑائی مینڈے ہمارے کی کو پس اگر اس طرح جاتے رہے مسلمان عوام اور ایڈیٹر مسلمان اخباروں کے سینما دیکھنے قریب آ گئے ہیں چند بھونچال طرف سے مشرق وسطی کے اور مانند مچھروں کے ہوگا حشر بلیک مارکیٹ والوں، زیادہ نفع حاصل کرنے والوں اور رشوت خواروں کا۔ پس حیرت میں ہیں ہم کہ جب فرض کیا ہے خدا نے صرف ایک حج مکہ شریف کا تو پھر کیوں حج پر حج کیے جار ہے ہیں مسلمان اور کس طرح دیکھ رہے ہیں علما صلحا نام کے لوگ مگر نہیں کہتے ان بے خبر حاجیوں سے کہ جب نہیں کیا ہے فرض اوپر مسلمان کے حج بیت اللہ دوبارہ تو کیوں برباد کرتے ہو دولت اپنی اوپر حج مکرر سہ کرر چار کرر بلکہ پچاس کرر پر۔ پس اگر رقم حج مکرر کی جمع کردیں اندر کسی بیت المال کے تو زندگی درست ہو جائے بے اندازہ مسلمانان بے روزہ کار کی مگر یہ کام جب ہو کہ ہو عقائد دقیانوسی اور غیر اسلامی بدلے جائیں مسلمان ہند کے ذریعہ جدید علما روشن نظر کے نہ ذریعہ بڈ و چھپا علما بڈا کے۔ بھی ضروری ہے واسطے ایڈیٹروں مسلمان کے واقف ہونا اصل علوم اسلام سے شاید کہ یہ مہم شروع کردے واسطے آنے والے حج بیت اللہ کے اخبار ''اقبال''۔ زیادہ کرے اللہ بکرا بکری، مینڈے اور مرغا مرغی ہمارے مقدرت بڑھادے اللہ ہماری واسطے شکار کے تاڈٹ کر کھاتے رہیں ہم اور بال بچے دل گردے، بھیجے، کلیجی، اوجھڑی اور انڈوں پر انڈے کیونکہ قسم ہے غذاؤں قوی اور گھی کے کھا کر اگر نہ دکھاتے رہتے ہم غذائیں وطن آبائی افغان اپنے کی تو مار ہی ڈالا تھا ہم کو ذریعۂ پرہیز کے ایک نیم پاگل طبیب دہلوی نے۔ پس محال ہے دور ہونا یا دور کرنا چھوت چھات اور فرقہ بندی کا ہندستان بڈا سے اور محال ہے کہ قیمت دودھ دہی اور گھی کا ملنا اگرچہ بڑی حفاظت کی جارہی ہے جانوروں دودھ والوں کی مگر یہ ہے بھول آئے بہت بڑی بھول واسطے عقلائے یورپ کے موٹر کاریں۔ دے اللہ طاقت والا ہر ملازم اخبار ''اقبال'' بمبئی کو بدلے جرأت تحریر و وکالت دانشمندانہ اس کے کہ کہا ہے:

ہرگز نہیں مرتا ہے وہ کہ نام زندہ ہو نام اس کا ساتھ بہادری کے
لکھا ہوا ہے اے چھٹا ہوا ہے اوپر جریدۂ عالم کے

(اخبار ''اقبال''۔ 24 نومبر 1951)

◆◆◆

مرحبا او پر ہمت اخبار ''الفاروق'' کامٹی کے

اے خشک مچھلی اور چاول کھانے والو!

قسم ہے جلالت، ہمت، حوصلے اور استقامت بوڑھے ڈاکٹر احمد مصدق صدر اعظم ایران اور مصطفیٰ نحاس پاشا وزیر اعظم ملک مصر کی کہ تحقیق مظاہرہ کرر ہے ہیں اے نمونہ پیش کرر ہے ہیں یہ دونوں خضاب لاجواب کی عمر والے اے مظاہرہ ہمت اور استقلال فاتحین اسلام اور بزرگوں اپنے کا۔ پس اگر سکتے ہو تم کرنا انصاف کا کر کے دور حسد اور بعض اپنے کو ساتھ اخبار ''الفاروق'' کامٹی ناگپور کے تو تحقیق ہے اندر استقامت اور حوصلے اس کے کے اثر نام مبارک حضور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا کہ جاری ہے اور بیچ اردو کے جاری ہے پہلے سے چار شادیوں ہماری کے ساتھ حوصلے اور فراست دور اندیش کے اگر چہ درمیان اس مدت لمبی کے ہوگئے انا للہ بے شمار مسلمان اخبار جو تحقیق جاری ہوئے تھے ساتھ شان و شوکت شاہی اور ساتھ دعوے افلاطون کے مگر تھے ایڈیٹران کے صاحبزادے۔

پس خوش ہوئے وہ اور بکرا بکری ہمارے اور اصیل سرخ لڑاکا ہمارے ساتھ خوشی بیویوں چار ہماری کے جب ملا ہم کو اخبار ''الفاروق'' بعد مبلغ نو برس کے دراز کرے اللہ عمر ایڈیٹر مولانا عبدالستار فاروقی اس کے کی بھی عمر حضرت نواب غازی سرپرست اس کے کی کہ تحقیق معروف ومحو

ہیں یہ نفوس اقدس بیچ خدمت واصلاح مخلوق اور بیچ خدمت اسلام و مقاصد اسلام کے۔ اگر چہ بہت دن گزرے کہ نہیں ہوا مبلغ ایک آل انڈیا مشاعرہ بیچ ناگپور، برہانپور، جبل پور اور رائے پور کے بھی بیچ دوسرے پوروں سی پی برار کے تاپڑھتے ہم اندر مشاعروں ان "پوروں" کے غزل اپنی موافق حق غزل پڑھنے اپنے کے اگر چہ ساتھ عنایت اللہ مہربان کے محفوظ ہیں کسنوڈین سے بیچ چاندہ ناگپور کے حضرت ادیب فیض انصاری اور بیچ شہر برہانپور کے حضرت العلام راشد قبلہ بھی بیچ جبل پور کے حضرت رئیس التجار طیب بھائی اور بھائی اومتی لِل والے کے بھی سیٹھ نبی بخش صاحب بھی حضرت مولانا ابراہیم خاں صاحب رئیس جہانگیر آباد جبل پور للّا رائے پور کہ تحقیق نہیں ہیں ہم واقف شعرا واساتذہ رائے پور، مگر یہ کہ اگر مل گئی ہمت اخبار "الفاروق" کامٹی کی شعرا اور مقامات مذکورہ کو تو ہوں گے اور مسلسل ہوں گے مشاعرے اندر علاقوں سی پی کے بہ سبب برکت "اسٹیٹ انجمن ترقی اردو ناگپور" کے۔

امابعد اے حد سے زیادہ بیڑی اور چائے پینے والو!

شتابی کرو اے جلدی کرو واسطے ترک کر دینے رسوم جاہلانہ غیر اسلامی کے اور معلوم کرو طریقے تہذیب وعقائد اور رسم ورواج اسلامی کے علمائے اسلام سے اگر چاہتے ہو تم یہ کہ اضافہ کرے گورنمنٹ بیچ راشن تمھارے کے بھی ترک کرو تم زیادہ ٹھہرنا اے بیٹھنا اے کھانا اندر ہوٹلوں کے تحقیق ذریعہ سے قیام ہوٹل کے ہوتا ہے ضائع وقت اور پیسہ تمھارے۔ بس غرض اس کے اگر پڑھو اور سنو تم قاعدے اسلام کے تو ڈپٹی کلکٹر ہو گے تم خلاف امید اپنی کے، بھی وضع اسلامی اختیار کرو چھوڑ کر وضع مسٹر چرچل کو جو بے حد رنجیدہ اور ٹھہرے ہوئے ہیں آج کل بہ سبب شورش اور بغاوتوں مقبوضات ایشیا وافریقہ اپنے کے مگر تحقیق یہ ہے بدلہ مظالم قوم مسٹر چرچل کا کیونکہ تحقیق آیا ہے بیچ کتابوں بزرگ اسلام کے کہ جو شخص کہ ستائے گا لوگوں مظلوم، بے بس مجبور اور کمزور کو حشر اس کا بھی حشر اولاد اس کی کا ساتھ جلدی بہت کے ہوگا مانند حشر جنوبی کوریا کے۔ محفوظ رکھے اللہ موافقین اتحاد ہندو مسلم کو بندروں، ٹڈی دلوں، بھی لکڑ بگھوں یو پی سے جیسا کہ کہا حضرت سوری پٹرل کے ملک والے شیرازی نے کہ تحقیق یہ ہے کہا ہوا ان کا:

یارب نگاہ رکھ اے محفوظ رکھ خاص پارس کو بھی ہندو مسلم اتحاد کرانے والوں کو قحط اور کال سے

بھی غریبوں، بیڑی بنانے والوں اور خشک مچھلی فروخت کرنے والوں کو کثرت اہل وعیال سے
معاف فرمائے اللہ درازی اس شعر سعدی کو، اگر چہ طوالت جنگ کوریا کی نہیں ہے مگر بہ
سبب اس کے کہ اطمینان ہو گیا ہے برطانیہ وامریکہ کو او پر اس کے کہ نہیں کرے گا جنگ ملک روس
ساتھ امریکہ کے بہ سبب نقصانات عظیم اپنے کے اور مکرر اندازہ کیا حملے روس کا او پر سرحد ایران کے
لاکر جنگی جہاز اپنے او پر سواحل ایران کے مگر نہ ٹس سے مس ہوا روس تو اب چاہتا ہے امریکہ اور
برطانیہ کہ میدان کوریا کو قبرستان بنادے ساتھ تیاریوں ساتھیوں اپنے کے اور ساتھ ہتھیاروں
قیامت اٹھانے والوں اپنے کے تا لرز جائیں قلوب انقلاب پسندوں مشرق وسطی کے خوف سے
امریکہ اور برطانیہ کے کیونکہ قسم ہے آثار شاہوں مغل اور کمالات ان کے کی کہ سخت ندامت اور رنج
ہے برطانیہ فرانس اٹلی بھی امریکہ کو بہ سبب آزاد ہو جانے ہندستان، انڈونیشیا، لیبیا، مصر وایران
وغیرہ بھی فلسطین کے۔ پس یاد رکھوا ے ہندستانی ہو کر ہندستانیوں سے زیادہ نفع لینے والو۔ بھی نقلی
گھی فروخت کرنے والو بھی غلہ چھپانے والے ہو کر کسان ساتھ امید زیادہ قیمت ملنے غلے اپنے
کی۔ پس راستہ بتائے اللہ اور کھیتی ایسے کسانوں کو بندروں اور ٹڈی دلوں کا جو چھپائے رہتے ہیں
غلہ واسطے فروخت کرنے اس وقت کے کہ بھاری ہو نرخ غلے کا، بھی اسی طرح راستہ بتائے اللہ
لکڑ بگھوں بھی سیلابوں کا ان مزدوروں کو جو ہو کر مزدور مزدوری لے رہے ہیں غریبوں سے برابر
خراج حکومت کے اور بات کرتے ہیں وقت مزدوری کے غریبوں سے مانند بات کوتوال صاحب
لندن کے، مگر نہیں ہے مبلغ ایک اخبار اور لیڈر اور شاعر جو کچھ کہے اور لکھے اوپر حد سے گزری ہوئی
بداخلاقی، بدتمیزی اور بھاری اجرتوں بے سبب کے مگر ہے یہ بے کس دماغوں مصلحین ومدبرین
ہند کی کہ ساتھ نعروں حمایت مزدور وکسان کی اگر چہ تباہ کر دیتی ہے قدرت آمدنی ظلم والی مزدور کو
او پر شوق تماشے سنیما اس کے کے بھی ذریعہ سے شراب خوری مزدوروں شراب خور کے۔ پس قسم
ہے بکرے افغانی ہمارے کی کہ وقت آ رہا ہے اے وہ وقت کہ پھر خون کی ندیاں بہیں گی اندر ایشیا
افریقہ کے بہ سبب نہ ہونے ایجادات، اتحاد اور تعلیم واخلاق عمرہ کے۔ پس جو قومیں کہ خالی ہیں
انصاف، عدل، عقل، ایجاد اور اتحاد سے وہ ماری جائے گی پہلے شروع ہونے تیسری جنگ کے بہ
سبب ظلم وجبر اپنے کے او پر غریبوں اور محتاجوں کے، پس اگر سکتے ہیں علما جمعیتوں ہندستان کے تو

دورے کریں بے شمار علما واسطے معائنہ مساجد ہندستان کے کہ تحقیق پھیلی ہوئی ہیں بدعات اندر مساجد ہند کے بہ سبب غلبے جاہل اماموں اور مقتدیوں کے۔ پس وہ لوگ کہ کہتے ہیں متولی مسجد کا جن کو ہوتے ہیں زیادہ ان کے بے خبر علم دین سے۔ بیڑی بنانا سکھادے اللہ ایسے لٹھ متولیوں اور اماموں مساجد ہند کو کہ کہا ہے۔

(ہفتہ وار "الفاروق"، کامٹی۔10 ستمبر 1951)

اور تماشا دیکھیے

(ملا رموزی کا ارغوانی دیباچہ)

اما بعد! رقم کرتے ہیں ہم مبلغ ایک اداریہ او پر تماشا کے کرتے چلے آ رہے ہیں یہ تماشہ مدیرانِ جرائد ہم سے پہلے کے اور لکھ ڈالے ہیں انھوں نے اتنے طول طویل اداریے بیچ اپنے کے کہ نہیں دکھائی دیتی ان میں کوئی دوسری شے سوائے اداریے ان کی کے اور بعض آرام کر رہے ہیں یا کرتے رہے ہیں یا کر رہے ہیں یا کرتے رہیں گے یا کر چکے ہیں پیچھے سلاخوں آہنی کے مثل طوطی بولنے والیوں کے بہ سبب شیریں دہانی اپنی کے۔

پس پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ اپنے سے اور پھیرتے ہیں ہم منہ اپنا طرف قبلۂ مقصود اپنے کے تحقیق نہیں یہ اداریہ ہے مگر یہ اداریہ ملا ہوا او پر حکمتوں اور نکتوں چند کے۔

قسم ہے ان ابابیلوں اُڑنے والیوں کی کہ لائی تھیں جو کنکریاں بیچ چونچوں اور بیچ پنجوں اپنی کے اور بھاگ گیا تھا لشکر جرار مع فیل و سوار بیچ خوف ان کی کے۔ پس ہو جائے گا فرار لشکر رنج و الم دیکھ کر شکل ہمارے اس اداریے کی کہ قسم ہے ان لمبی لمبی دوربینوں کی جو کھینچ لاتی ہیں چاند اور ستارے بیچ عدسوں اپنے کے کہ ہم دیکھتے چلے آ رہے ہیں اپنی موٹے موٹے شیشے کی عینک والی آنکھوں سے کہ جاتے ہیں جوق جوق تماشا دیکھنے والے دیکھنے تماشے طرف تماشا گاہ کے اور گزار

دیتے ہیں آدھی آدھی اور پوری پوری رات اندر ناچ مس منی جاں پاؤڈر لگا کر ناچنے والی کے۔ دور رہ کر اپنے بچوں اور بیبیوں سے مگر تحقیق ہمارا تماشا خود آئے گا لد کر اوپر کاندھے ایک ٹپہ رساں کے بیچ گھر آپ کی کے اور دکھائے گا نئے نئے رنگ، نئے نئے کرشمے، نئے نئے کرتب اور نئے نئے تماشے بھی آپ کو اور آپ کے بال بچوں کو اگر رکھتے ہیں وہ اردو سے محبت بیچ قلبوں اپنی کے اور رکھتے ہیں چٹخارہ اوپر زبانوں اپنی کے اور پیدا کرے گا بھی خوشی کی رنگ ترنگ اور مسکراہٹ اور قہقہوں کا رنگ و روغن اوپر چہروں بھی مساۃ کے۔

پس اگر رکھتے ہو تم عقل سلیم مثل عقل بزرجمہر کے اور رکھتے ہو تم الفت زبان اپنی سے مثل الفت پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی چڑیا کوٹی، پنڈت کشن پرشاد کول، قاضی عبدالغفار اور مولوی حبیب الرحمٰن کے تو مت بناؤ تماشا اپنا اور دیکھو تم تماشا ہمارا بیٹھ کر بیچ گھروں اپنے کے اور بچاؤ اس کو مرگ ناگہانی سے اور کرو دعا اس کے مغفرت کے تا دن حشر کے پاؤ نجات تم بھی۔

اور کیا کیا خوبیاں جھٹلاؤ گے تم بیچ تماشا ہمارے کے۔

(تماشا۔ یکم ستمبر 1954)

جنگ کا سفید زمانہ

اے ریل گاڑیوں میں اپنے ہی ملکی بھائیوں کو جگہ نہ دینے والو۔

قسم ہے شدید بے حسی غفلات اور جانور پن تمھارے کی کہ تحقیق بلا کا خودغرض دماغ بن گیا ہے ہندستانی کا واسطے ہندستانی کے پس تحقیق کہ جو ہندستانی مسافر نہ سکے تکلیف اٹھانا واسطے دوسرے ہندستانی کے بہتر ہے یہ کہ وہ بدلے انسان کے ہوجائے خضاب لاجواب کیونکہ تحقیق گواہی دیتے ہیں ہم اوپر اس بات کے کہ جلد دیکھو گے تم وہ زمانہ کہ جھنڈی سفید بلند کرے گا ملک اٹلی واسطے صلح کے اگر رہی ڈھیلی کراسکا سولینی ہٹرسے گلے اور پاؤں اپنے کی مگر یہ ہے قدرے مشکوک اس لیے یادرکھو اس بات ہذا ہماری کو کہ تحقیق بلہ لے گا مسلمان افریقہ کا اٹلی والوں سے مظالم طرابلس کا پس ساتھ اس سلسلے کے تنگ آئے گا اٹلی اتنا کہ بغاوت کریں گے باشندے اٹلی کے جنگ سے اور پناہ ڈھونڈیں گے سولینی صاحب اور یہ ادبار مسلط نہ ہوگا اوپر سولینی موٹے زیادہ کے مگر انتقام میں مظالم طرابلس اور حبشہ کے۔ پس فرار ہونا مقام العیقلہ سے جنرل رومیل کا علامت اے نشانی زوال رومہ کی ہے اور جو ہو تم شک کے کرنے والے بیچ اس معاملہ کے تو مثال مارو تم اے مثال بزدلی فوجوں اٹلی کی کہ کون فوج ہے بیچ اس زمانے ہذا کے ایسی جو سکتی ہو برابری کرنا بیچ بے تحاشا فرار کے فوجوں اٹلی سے۔

اما بعد قریب آ گئی ہے وہ گھڑی کہ افسوس کھائیں گے اوپر جنگی رائے اپنی کے بعض ہندستانی الّا رموزی اور چاروں بیویاں اس کی کہ کہا:

نہ ہر جگہ مرکب چاہیے دوڑانا
بلکہ لیبیا اور روس میں سپر چاہیے ڈالنا

پس قبل اس کے کہ سپر ڈالیں فوجیں اٹلی کی چاہیے ہندستانیوں کو کہ ترک کریں وہ فیشن تا بیچ اس زمانے گرانی کے نہ بھوکے مریں۔ پس جو لوگ کہ نہ چلیں گے اوپر اس نصیحت ہماری کے وہ گھوڑا سرکس کا دے جائیں گے دن عاقبت کے۔ پس بہت افسوس اوپر اس بات کے کہ ترک کردیا ہے اکثر علمائے مشائخ نے نماز پڑھنا ساتھ جماعت مسجد محلے اپنی کے۔ پس بہ سبب نہ آنے بیچ مساجد کے علما و فقہا کے قابض سے ہو گئے ہیں اوپر اکثر مساجد کے جاہل محلے کے اور بدعتیں پھیلا رہے ہیں ایسے جاہل بیچ مساجد کے بھی ترقی کر رہا ہے۔ شوق بے پردگی اور آپریشن کا بھی شوق ٹماٹر کھانے اور نصف پاجامے کا بھی شوق عینک لگانے اور سیاہی بھرے قلم کا اندر بر اہل و نااہل کے بھی شوق ریڈیو کا حد سے زیادہ۔ پس جو قوم کہ بساط علم و دولت اپنی سے بڑھے آگے زیادہ حشر اس کا برتر فوجوں اٹلی سے ہوگا موافق اس قول حکیم بزرجمہر کے کہ کہا ہے:

جس نے کہ چھری کانٹے سے کھانا کھایا ہو کہ ہندستانی ہوگی دماغی تباہی اس کی کی یہ ہے بڑی نشانی... پس شتابی کرو تم اے جلدی کرو تم واسطے ترقی ملکی مصنوعات بھی واسطے رواج ملکی آداب کے تا بیچ زمانے صلح کانفرنس یورپ کے حاصل ہوں تم کو حقوق ہندستانی ہونے تمھارے کے بھی خریدو ساتھ کثرت کے دیسی اخبارات اگر ہو تم رکھنے والے عقل عمدہ کے بھی ترک کرو تم عادت ناشتے چائے اور کیک، بسکٹ کی بھی ورزش اختیار کرو تم دیسی بھی علاج دیسی بھی نکال دیسی کیونکہ خطرناک ہے بعض وقت انگریزی دواں بیوی اگر تم غور کرو تم بھی جہاد کرو، تم خلاف ساڑیوں زرتار وزریں کے اگر ہو تم شوہر عاقل کہ راستہ بتائے اللہ تعالیٰ ہندستانیوں کو اے راستہ سیدھا تہذیب ملکی اپنی کا کہ کہا ہے۔

◆◆◆

ترکی کا سفید اعلانِ جنگ

اے گرانی کے زمانے میں بھی روزانہ سینما دیکھنے والو!

البتہ تحقیق جب نہ سمجھے تم نقصانات روزانہ سینما دیکھنے کو تو کیا خاک سمجھ سکو گے تو اور ساتھی تمھارے شرکت جنگ ترکی کو مگر یہ کہ سمجھا اس معاملہ کو بیوی نمبر ایک اور بیوی نمبر دو عربی والی ہماری نے اور فرمایا دونوں نے کہا کر قسم خواجہ حسن نظامی صاحب کی زیادہ کرے اللہ شوق پان خوری ان کے کو اور شوق غذاؤں ان کے کو کہ تحقیق اے شوہر ہمارے نہیں شریک ہوئی حکومت ترکی بیچ اس جنگ جرمنی ہذا کے، مگر سبب اس کے کہ نوٹ کر گر رہے ہیں لوگ تیسرے درجہ کی عقل والے اوپر خریداری مشینوں ریڈیو کے اور بے کار اور بے پرواہوتی جارہی ہیں عورتیں کاموں گھریلو اور سنجیدہ سے بہ سبب قوالیوں اور ٹھمریوں ریڈیو کے اور بڑھ گئی قمار بازی اور شراب نوشی حد سے زیادہ اندر ہندستان کے بہ سبب بددعا خلیفہ قادیان کے، نمکین بسکٹ بنا دے اللہ ان مفتیوں اور قاضیوں کو جو ترک کیے بیٹھے ہیں نمازیں جماعت مساجد کی اور کم کر دے اللہ ہندستان سے ''خانقاہی اسلام'' کو۔ پس جب تک کہ نہ ہو خود ایجاد کرنے والی اسلحہ جدید کی کوئی قوم بیچ زمانے مشین ساز کے تو بیکار ہے سب کچھ کرنا اس کا صابن اور تولیے بنانا سکھا دے اللہ ایسے ایڈیٹروں اخباروں اردو کو جو ہیں ابھی بہ لحاظ قابلیت کے نابالغ مگر بنے ہوئے ہیں وہ ایڈیٹر اخباروں بعض کے۔

امابعد قسم ہے غیر سیاست داں لیڈروں کی کہ تحقیق نہیں شریک ہوئی حکومت ترکی بیچ جنگ کے مگر سب سے اس کے کہ توجہ مبذول کیے ہوئے ہیں اکثر ارکان مسلم لیگ کے اوپر لڑنے انتخابات کے بھی اوپر معاملوں مجالس آئین ساز کے بے خبر حصول آزادی سے۔ پس جب نہ کی کی ہو مسلمان نوجوانوں نے اندر لباس اس فیشن ایبل کے اور دانت صاف کرتی ہوں لڑکیاں ساتھ منجن یورپ کے تو کس طرح یقین کریں کہ زمانہ ہے یہ قحط اور گرانی کا۔

پس البتہ تحقیق جب نہ لکھ سکے لاجواب مضامین اخبارات اردو کے اوپر مسائل جنگ کے تو پتہ چل گیا صلاحیتوں جنگی ان کی کا۔ البتہ الجھے رہتے ہیں وہ دن رات اوپر معمولی حالات لیگ و کانگریس کے کتب فروشی بہتر ہے ایسی ایڈیٹری سے۔ پس سن تو اے لڑکے نیک کان دھر باتیں گلابی اردو کی اگر ہے تو فارسی عربی داں کہ البتہ تحقیق نہ سکیں گے اور زنہار نہ سکیں گے فتح پانا اوپر اتحادیوں کے جرمنی اور جاپان بہ سبب عقل درجہ دوم اپنی کے کیونکہ گواہی دی نوشیراں عادل اور بزرجمہر وزیران کے نے بیچ بغداد کے کہ ہڑ بونگ اور شور بیداری عربوں کا مثل ہڑ بونگ اور شور ہندستانیوں کے ہے کیونکہ تحقیق تقریر کرلینا بیچ کسی یورپی زبان کے اور خود کام میں نہ لاسکنا خام پیداواروں اپنی کا نہیں ہے بیداری اور ترقی مگر فریب خیال، پس جب تک کہ مثل یورپی قوموں نہ ہوگی قومیں ایشیا کی مشن ساز اور سیاست آگاہ تو نہیں ترک کریں گے ہندستانی لوگ چاہے چینا کثرت سے اور سنیما جانا کثرت سے اور یورپی کھیل کثرت سے مگر اے عجب دماغی بے بسی ہندستانیوں کی نہ ایجاد کرسکے مبلغ ایک دیسی کھیل اور ایک دیسی ورزش مگر گزر کررہے ہیں زندگی اپنی اوپر کھیلو اور ورزشوں دوسروں کے۔ پس جب یہاں تک پہنچی ہو بے بسی دماغی ہندستانی غریب کی تو کیا ہوا اگر شریک ہوگئی حکومت ترکی موافق اے۔ ٹی۔ کیٹ یورپ کے کہ کہا ہے:

اختیار کر استعمال ملکی اور دیسی اشیا کا اگر ہے تو رکھنے والا عقل اصلی کا۔

(عصر جدید۔ 14 مارچ 1945)

◆◆◆

وائسرائے کا لندن جانا

اے فقط انگریزی کے اخبار خریدنے والے مسلمانو!

کیا خاک سمجھو گے تم حالات عوام ہند اور جذبات عوام ہند کو کیونکہ البتہ تحقیق جو کچھ لکھتے ہیں اخبارات انگریزی کے وہ علاحدہ ہوتا ہے فطرت عوام ہند سے مگر اخبارات اردو کے تحقیق وہ لکھتے ہیں یہ جو گزرتا ہے بیچ گلی کوچے ہندستان کے بھی اوپر دل عوام ہند کے۔ بھی راہ ماری ہے تمھاری شیطان راندے ہوئے نے ساتھ اس فریب خیال تمھارے کے کہ تحقیق جلد خبر دیتے ہیں اخبار انگریزی کے۔ بھی زیادہ شائستہ ہوتے ہیں انگریزی کے اخبارات اخباروں اردو سے۔ پس جب بقلم خود ہو تم بھی ہندستانی تو برابر ہے شائستگی تمھاری اور شائستگی قومی اخباروں تمھارے کے کی، مگر اے افسوس کہ جب نہ سکے تم سمجھنا اس راز کے کو تو بھنا کر اوپر عقل خام تمھاری کے چلے گئے وائسرائے صاحب دہلی سے لندن۔ پس نہیں ہے تشریف لے جانا ان کا طرف لندن کے مگر یہ کہ تنگ آ گئے تھے وہ بے بسی سے لیگ و کانگریس کی جو نہ پیدا کر سکیں کوئی حل عمدہ واسطے ہندستان اور خلیفہ قادیان کے اور کچھ واسطے ڈاکٹر مونجے صاحب کے۔ پس جب دیکھا وائسرائے بہادر نے کہ بیچ اس زمانہ جنگی اور قحط کے، ترقی کر رہے ہیں مشاعروں پر مشاعرے غزلوں عشقیہ کے بیچ ہندستان کے تو ترک کی سکونت موصوف نے ہندستان کی، بھی جب دیکھا ہمراہیوں بعض ان کے نے کہ اوپر باتوں معمولی جلد فساد ہو جاتا ہے اندر ہندو مسلمانوں کے، بھی حد ادب سے بڑھی

جارہی ہے آزادی بے ضرورت اندر عورتوں کے اور مال گودام کے مال گودام تیار ہو رہے ہیں
میٹرک پاس لڑکوں اور لڑکیوں کے اور 99 فیصدی یورپی وضع قطع اختیار کرلی ہندستان زادوں نے
اور نہیں باز رہتے مزدوری سے شکم پری کرنے والے روزانہ سینما دیکھنے سے اور دن رات ڈٹی رہتی
ہیں لڑکیاں اوپر ریڈیو کے بہ سبب مالی فراغت کے اندر دولت مند طبقات کے اور ترک کر چکے ہیں
نوجوان ہندستان کے دیسی ورزش اور دیسی علاج، بھی لاکھوں ٹن خرچ کر رہے ہیں نوجوان
ہندستان کے دیسی ورزش اور دیسی علاج، بھی لاکھوں ٹن خرچ کر رہے ہیں نوجوان ہندستان کے
یورپی پاؤڈر اور یورپی منجن بدلے مسواک دیسی کے، بھی بجز طرز پڑھنے غزل جگر مرادآبادی کے۔
عاجز ہیں شاعر ہندستان کے ایجاد کرنے سے طرز غزل اپنے کے بھی نہیں باز آتے خواجہ حسن نظامی
صاحب روزانہ سفر کرنے سے بھی نہیں سمجھتے ہندستانی اس راز کو کہ روزانہ شکست کھاتی جاتی ہیں
فوجیں جرمنی کی اور روزانہ قوی ہوتی جاتی ہیں فوجیں جرمنی کی اور مبتلا ہو گئے ہیں چھوڑ کر پٹرول کو
عرب صاحبان اندر تحریک "وحدت عرب" کے اور شوق عریاں لباس کا بڑھ رہا ہے اندر عورتوں
بعض کے، بھی کثرت ہو گئی ہے شراب خوری کی بیچ دولت مند مسلمانوں کے تو تشریف لے گئے وہ
بھی ہمراہ وائسرائے بہادر کے طرف لندن کے۔ پس پانچواں نکاح کرادے اللہ ہمارا قبل اختتام
جنگ کے تا محفوظ رہیں ہم بھاری مصارف ولیمہ سے بہ سبب قانون راشن کے کہا ہے:

جس نے کہ شادی نہ کی بیچ اس زمانہ گرانی کے
راشن کارڈ ملیں گے اس کو بڑھاپے کے بدلے جوانی کے

پس کوئی حق نہیں غلام اور بے ہنر ملکوں کو امیدوار ہونے سان فرانسسکو کانفرنس سے اگر
ہیں وہ قدرے قلیل ہوشیار مگر یہ کہ تحقیق اب تک بڑھا ہوا ہے پایہ انگریزی سیاست کا بیچ اتحادیوں
کے، پس یاد ہے جن کو بے کار ہے "معاہدہ معہ آباد" وہ کیا خوش ہوں گے اوپر تحریک وحدت عرب
کے بشوق چائے پینے اور سینما دیکھنے کا۔ کم کرادے اللہ مہربان قدرت والا ہندستانیوں سے کہ تحقیق
یہ ہیں اسباب روانگی وائسرے صاحب ہندستان کے۔
اب کیا کیا نکتے اور اشارے ہمارے جھٹلاؤ گے تم؟

(انجام، دہلی۔ یکم اپریل 1945)

◆◆◆

ماراجانا ملک جاپان کا!

اے دیہات میں پیر، ولی اور جیوتشی بن کر گھومنے والو!

وہ کچھ سنا تم نے جو تحقیق سنایا مبلغ ایک نے سنانے والوں اخبار سے کہ نہیں ہے کوئی بحث
بیچ اس کے اور بیچ تباہی اخلاق مشرقی کے ذریعہ سے یورپ زدہ ہندستانیوں کے کہ تحقیق قریب
آ گئی ہے وہ گھڑی کہ مارا جائے ملک جاپان سبب سے غیر مآل اندیش سیاسی لیڈروں اپنے کے کہ
تحقیق گمان لے گئے تھے لیڈر جاپان کے مانند عوام ہند کے اوپر فتح جرمنی کے دیکھ کر تیاریاں خفیہ
اس کی کو مگر افسوس کہ نہ سکے وہ احاطہ کر نا فراست اور ذرائع اتحادیوں کے کو، بھی بجز نقل یورپ کے
نہ ایجاد کر سکا جاپان اسلحہ جدید زیادہ بہتر اتحادیوں سے بھی نہ حملہ کیا اس نے ہمراہ ہٹلر کے اوپر ملک
روس کے، بھی نہ ہزار گونہ بڑھائی اس نے ملاقات بحری اپنی۔ پس سبب سے ان کمزوریوں ہذا کے
غالب لائی فراست اور بحری طاقت اتحادیوں کو اوپر جاپان کے کیونکہ قسم ہے سفوف ہاضم کی کہ جتنا
بہادر ہے جاپان اتنا ہی مدبر بھی ہوتا ہے وہ تو سکتا تھا قائم رکھنا قبضے اپنے کا اوپر مقبوضات ایشیا و
چین کے، مگر جس طرح کہ تنہا بہادر ہیں ترک اور نہیں ہیں صناع و سائنس داں تو دیکھ لیجیے کہ تنہا
بہادری ان کی نہ کام آئی بیچ یورپ کے حتیٰ کہ قبول ہی کرنا پڑا مصطفیٰ کمال صاحب مرحوم کو یورپیت
بدلے اسلامیت کے بالکل اسی طرح سبب نہ ہونے تدبر اعلیٰ اور مصنوعات و ایجادات کے یقینی
ہے مارا جانا جاپان کا ہوائی جہازوں مختلف سے اور ہے یہ سب نحوست مظالم جاپان کی کا اوپر حقہ چلم

نوش چینیوں کے، بھی صدقہ ہے بدعا خلیفہ قادیان کا اگرچہ نہیں نظر آتے بیچ جماعت علمائے ہند
کے لاجواب اخبار نویس مگر یہ ہے کہ کوتاہی ذہنی افتاد علما ہند کی کہ نہیں سکتے اور البتہ تحقیق نہیں سکتے
اکثر ان کے لکھنا مضامین عمدہ سیاسی کو مگر یہ کہ بیچ خطوط تک کے لکھتے ہیں اکثر ان کے لفظ امابعد۔
پس گواہی دیتے ہیں ہم اوپر اس کے کہ تحقیق نہیں ہے ملک ہندستان کا ہندستان ان حدوں تک
جہاں تک کہ مشہور کیا گیا ہے وہ، پھر کیوں کر نہ تسلیم کرے گی کانگریس حدود پاکستان لیگی کو بشرطیکہ
لیڈر قسم اعلیٰ کے حاصل ہوں لیگ کو مگر اے افسوس کہ مذاق نوجوان مسلمانوں کا نہیں ہے سیاسی بلکہ
ہے مذاق ان کا سینمائی بھی مذاق اکثر لیڈروں ہند کا وزارتی اور ملازمتی نہ کہ قیادتی اور بین
الاقوامی۔ پس جب بقلم خود حدود مقرر ہیں کاموں سیاسی کی لیڈروں ہند کے تو کس طرح غالب
آئیں گے وہ اوپر ایسی قوموں یورپ کے کہ جن کے مسافر خانوں تک میں ہوتے ہیں مدبرین و
سیاست داں، مگر اندر ہم مسلمانوں کے قحط اور کال ہے لیڈروں باتدبیر کا زیادہ قحط اور کال گیہوں
چنے سے۔ پس اگر عینک باریک خواص دیکھنے یورپ والوں کی ملی ہے تم کو تو نظر کرو اوپر ان
بہادرانہ قربانیوں کے جو پیش کر رہے ہیں وہ اندر میدان جرمنی کے اور جاپان کے۔ خضاب
لاجواب لگانا سکھادے اللہ ڈاکٹر مونجے صاحب کو بدلے نفاق پھیلانے اندر ہندو مسلمانوں کے،
بھی اسی طرح دور جا پڑا معاملہ آزادی کامل ہند کا بہ سبب کثرت شاعروں کے اور بے ہمت ہو گئے
مسلمان نوجوان طرف سے چار نکاح کے اور مال گاڑیوں میں لادنے کے قابل ہو گئے ہیں اندر
ہندستان کے بی۔ اے پاس۔ اے کاش بقلم خود کارآمد بناتے پٹرول اپنے کے کو ایران و عراق،
اے مگر یہ ہے نتیجہ کثرت سے پیدا ہو جانے مولویوں تعویذ نگار کے کہ کہا ہے:

"بدلہ چین کا دلایا اللہ تعالیٰ نے جاپان سے ذریعہ یورپ کے جس طرح بدلہ دیا ترکوں
سمرنا کا یونان سے"۔

معاف فرمائے اللہ اس کمزوری ہماری کی کو کہ نہ سکے ہم کہنا مطلع کا موافق حق کہنے مطلع
کے۔

(عصر جدید۔ 19 اپریل 1945)

◆◆◆

بیمار ہونا قائداعظم کا

اے سینما کے تماشوں پر جان دینے والی عورتو!

کیا فائدے اخلاقی اور دماغی حاصل کیے تم نے خرچ کر کے پیسہ اور ٹکٹ سینما کے مگر یہ کہ اچک لیے گئے ہیں تاجر یورپ کے عقلوں درجہ سوم مردوں تمھارے کی کو اور یہ سب کچھ صدقہ ہے ہندستانیوں یورپ زدہ کا کہ تحقیق ہر چیز یورپ کی قبول کر لیتا ہے ہندستانی بے تحقیق کیے سبب سے کمزور عناصر مزاج ہندستان کے۔ پس بتائیں تدبیریں ہندستان کے کہ جتنا روپیہ کہ دے چکے ہندستانی سینما والوں کو کیا اتنے ہی فوائد حاصل کر چکے؟

امابعد! جب سنی ہم نے خبر ناسازی مزاج قائداعظم کی تو ہتھیلی افسوس کی ملی ہم نے اور کہا:

نہ تکلیف پہنچی ہوگی یورپ کو توپ اور بم کی
جو تکلیف پہنچی مسلمانوں ہند کو علالت سے قائداعظم کی

کیونکہ البتہ تحقیق اوپر وقت اجتماع عظیم مسلم لیگ کے بھی اوپر وقت واپسی وائسرائے آف انڈیا کے بھی اوپر وقت خاتمہ جنگ کے بھی اوپر وقت ترکیبوں جماعت سپرد صاحب کے علیل ہونا مولانا قائداعظم کا اور نذارد ہونا بیچ مسلمانوں ہند کے صحیح قائم مقام قائداعظم کا علامت ہے بدبختی مسلمانوں ہند کی کیونکہ قسم ہے بچرنگی غذاؤں خواجہ حسن نظامی صاحب اپنے کی کہ اندر جس قوم کے

نہ ہوں سیاست داں زیادہ صفِ اول کے بلکہ زیادہ ہوں نقال یورپ کے بھی زیادہ ہوں لیڈر
وزارت طلب اور وزارت پسند تو دور نہیں ہے اس قوم سے کہ جلد غرق ہو بیڑہ سیاسی اس کا اندر گنگا
جمنا کے۔ پس غور کرو بھی مطالعہ کرو اوڑھ کو عینکیں امریکہ کی کہ کس قدر خاطر تواضع ہو رہی ہے
ریجنٹ صاحب عراق کی اندر حدود امریکہ کی مگر نہیں ہے مبلغ ایک مرد خلیفہ قائد اعظم ہند کا کہ ادا
کرے حق خلافت قائد اعظم کے۔ پس جان تو اے لڑکے نیک کہ تحقیق پہنچ جانا اوپر ممبری کونسل
کے یا پہنچ جانا اوپر وزارت کسی صوبے کے نہیں ہے علامت سیاست دانی کسی قوم کا بلکہ یہ ہے
علامت سیاست دانی درجہ اول کا کہ آدمی صدر ہو مجلس سان فرانسسکو کا اور خود اسلحہ درجہ اول کے
ایجاد کریں سائنس داں اس قوم کے نہ کہ چڑھے پھریں لیڈر اس کے اوپر سیکنڈ ہینڈ موٹر کاروں
یورپ کے، مگر یہ سبب کی ضعیف دماغ لیڈروں ہند کی ہے کہ نہ تربیت کی انھوں نے نوجوانوں
اپنے کی اے تربیت سیاسی بلکہ توجہ تمام محنت والدوں ہندستان کی صرف ہوتی ہے بی۔اے پاس
کرانے اور ڈپٹی کلکٹر بنانے پر۔ پس توجہ ساری اوپر بی۔اے اور ڈپٹی کلکٹری بھی اوپر تعلیم سوٹ
پہننے اور کرکٹ کھیلنے کی ہوگی تو کس طرح پیدا ہوں گے لیڈر صفت اس کے اندر مسلمانوں ہند کے مگر
یہ کہ فروخت ہوتی رہے گی یہ قوم ہذا ہاتھوں سے ماڈریٹ مسلمانوں کے کیونکہ تابعدار اور
فرماں بردار ہو چکے ہیں کانگریس کے بعض اچھے بولنے اور اچھے لکھنے والے مسلمان۔ پس گمان
مت لے جاؤ اے مینڈے اور بلبل لڑانے والو کہ سیاست داں ہیں وہ مسلمان جو شریک ہیں بیچ
کانگریس کے کیونکہ یاد رکھو کہ جو لوگ کہ ہوتے ہیں پیدائشی سیاست داں قسم اعلیٰ کے وہ کبھی تابعدار
نہیں ہوئے کسی جماعت کے بلکہ بقلم خود رہنمائی اور سرداری کرتے ہیں وہ جماعت اپنی کی اور بقلم
خود بناتے ہیں وہ جماعتیں اپنی اور وضع کرتے ہیں بقلم خود دستور اور آئین واسطے جماعت اپنی کے
پس کر تو گلستان میرے سیاسی فراست کانگریسی مسلمانوں کی کو۔ ابابعد اے میونسپلٹیوں میں خود کو
گورنر جنرل سمجھنے والو بھی اوپر ممبری کونسل کے اختیار سے باہر ہو جانے والو کیا سمجھے آپ کہ کیا
نقصان پہنچ رہا ہے تحریک پاکستان کو سست رفتار لیڈروں لیگ سے مزید اوپر ان کے علالت قائد
اعظم کی، مگر افسوس کہ جو لیڈر کہ نہ سکتے ہوں تقریریں کرنا مانند بجلی کوندنے والی اور کڑکنے والی کے
بوٹ پلاؤ کھلائے اللہ ان کو بدلے لیڈری کے اور دور کرے اللہ زبان اردو سے کثرت کو

بکلڈ پو ہائے گلی گلی اور کوچہ کوچہ کو کیونکہ تحقیق جو کالا بخار تصنیف و تالیف کا پھیل رہا ہے بیچ اردو کے سبب سے کثرت ترجموں انگریزی کے وہ ہلاک کر رہا ہے روح کو اردو کی بھی اسی طرح حرام اور ناجائز کہہ دینا علوم فلکی کو مسلمانوں کا علامت ہے اس کی کہ گھبراتے ہیں مسلمان ادق اور محنت طلب علوم سے اور دوڑتے ہیں وہ طرف آسان کتابوں کے مثل انسانوں فلم کے یا مثل اشعار شعرا عوام کے۔ پس جب نہ رہے ذوق تحقیق علوم اہم کا اندر کسی قوم کے تو جلد شفا دے اللہ قائداعظم اس قوم کے کو اور کر دے اللہ مسلمانوں سے شوق علاج ڈاکٹری کو کیونکہ دوڑنا اوپر تیز اثر والے علاجوں کے اور گھبرانا دیر اثر والے علاجوں سے علامت بزدلی کی ہے اور گھبرانا شدت مرض سے ثبوت ہے بے ہمتی اس قوم کا۔ عادی کر دے اللہ مسلمانوں کو گل بنفشہ، عناب اور شربت سکنجبین کا اور ہم کو تازہ تازہ نکاحوں کا اور شادیوں کا جیسا کہ حکیم لقمان نے کہا بیچ اخبار ذان کے:

چھوڑ تو انجکشن ڈاکٹری کے اور پی تو شربت عناب
رکھ تو مصنوعات ملکی زندہ اگر ہونا چاہتا ہے تو کامیاب

نفع دے اللہ تندرستی کو قائداعظم کی ساتھ علاج طب قدیم ہند کے اور لمبی کرے عمر ان کی یہ دعا ہم سے اور جملہ جہان سے آمین ہوجیو۔

(انجام، 23 اپریل 1945)

◆◆◆

اِنتخاب گلابی اردو

مصنفہ

ابوالقدس حافظ صدیق رشاد توحیدی

عرف

مُلّا رموزی

فہرست

مقدمہ

دنیا میں ایک سی حالت خواہ وہ قوم کی ہو یا مذہب کی، زبان کی ہو یا اصطلاح کی، فطرت اور اصولِ فطرت کے بالکل منافی ہے۔ ہر چیز کی قدر و قیمت ہمارے خیالات کی حیرت انگیز تغیر پسندی پر مبنی ہے۔ ایک وقت ہم ایک چیز کو اچھا تصور کرتے ہیں تو دوسرے وقت وہی چیز نظروں سے بالکل گر جاتی ہے۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ عربی سے اردو میں یوں ترجمہ کیا جاتا تھا کہ ''تحقیق کر کہ چلا ہے وہ ساتھ تیزی کے اور لاجرم گرے گا وہ کھا کر ٹھوکر بیچ راہ پتھریلی کے'' یہ زبان اُس وقت مدرسوں اور عام طور پر رائج اور داخل فیشن تھی۔ زمانہ نے کروٹ بدلی اور وہ معلم جنھیں اب ''روح دقیانوس'' کا خطاب ملا ہے۔ وہ طالب علم جو ''لونڈوں'' سے تعبیر کیے جاتے ہیں وہ مدرسے جو جیل خانہ کی مانند تیرہ تار کہے جاتے ہیں اور وہ طریقے جیسے مصرع ''پڑھیں بھی لڑکے تو ہل ہل کے اور پکار پکار'' اب سب کے سب خواب و خیال ہو گئے اور ہمیں حق حاصل ہوا کہ ان پرانے طریقوں کا مذاق بنا کر اپنا دل بہلائیں۔

مولانا ابوالقدس حافظ صدیق رشاد توحیدی صاحب عرف ملا رموزی نے قدما کے اول جلول طرز ترجمہ میں ایک نیا رنگ پیدا کیا ہے۔ یہ اتباع کوئی کوئی خشکہ باگندہ بروزہ اگرچہ گندہ لیکن ایجاد بندہ کا مصداق بننے کے لیے نہیں کیا ہے۔ اس دقیانوس طرز کی نقل انھوں نے اس

قابلیت کے ساتھ کی ہے کہ "باید وشاید" اگر نقل اصل سے بڑھ سکتی ہے تو اس سے بہتر اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ علاوہ بریں اس غیر معمولی زبان میں ایسے ایسے نصیحت آمیز پہلو نکالے اور وہ گر کی باتیں کہیں کہ دوسرے کو منہ چاہیے۔ کہتے ہیں "دریافت کیا ہم نے سبب ڈانٹنے گاندھی صاحب کو" اس میں ذرا "کو" کی نشست کو دیکھیے دل میں بیٹھا جاتا ہے۔ دوسرے موقع پر ریل کا کرایہ اضافہ ہونے کے ضمن میں لکھتے ہیں "نہ دخل دینا ایسا جیسا کہ نہ دخل دیا بیچ ہڑتالوں مزدوروں لندن کے مسٹر لائڈ جارج نے پہلی مرتبہ مگر یہ کہ جب بڑھ گئی شورش ان کی تو مجبور ہوئے وزیر بڑے اور صفت کیے گئے واسطے دخل دینے بیچ جھگڑے مزدوروں کے"۔ الاماں! کجامی نماید کجامی زند اگر اس وقت سجاد حسین مرحوم زندہ ہوتے تو ہمیں یقین ہے کہ ایسی زبان والے کا منہ تو موتیوں سے بھر دیتے۔

ملا رموزی صاحب کے طرزِ بیان کو معراجِ ترقی پر پہنچانے والی بہت سی خصوصیات ہیں جن میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

فطرتِ انسانی کا مطالعہ: "کارلائل" کہتا ہے کہ بیان جو فطرت کے سانچے میں ڈھل جائے وہ خواہ کسی کی زبان میں ہو بااثر اور دیرپا ضرور ہوگا، دیگر اہلِ قلم کی طرح مولانا رموزی میں یہ خصوصیت بدرجۂ کمال پائی جاتی ہے۔ طبیعت شناس ہونے کی حیثیت سے اگر انھوں نے کسی کے متعلق ایک لفظ بھی کہہ دیا تو چسپاں اور قیام کے لحاظ سے خطِ تقدیر ہی بن کر رہ گیا۔

طبیعت کی شوخی: فطری ظرافت کے چٹخارے نے مولانا کے کلام میں اور بھی چار چاند لگا دیے۔ معمولی الفاظ کے ترجمہ میں ایک عجب ندرت پیدا کر دیتے ہیں۔ دیکھیے "وظیفہ خوار" کا ترجمہ "روزی کھانے والے" کتنا ظرافت انگیز ہے۔

جدتِ اشارات: کنایوں کی لطافت ان کے یہاں ایک دلفریب حسن ہے۔ قوتِ متخیلہ کی مدد سے اچھے کو برا اور برے کو اچھا کر دکھانا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ مدح میں ذم کا پہلو نکالنا ان کے لیے کوئی بات ہی نہیں۔ الفاظ کچھ ہیں اور مطلب کچھ۔ اصل تو یہ ہے کہ مولانا کی باتیں محض زعفران زار ہیں:

حریفِ ناوکِ مژگاں خونریزش نئی زائد
بدست آور رگے جانے ونشتر را تماشہ کن

بے جوڑ الفاظ کی نشست و برخاست اور بھی غضب ڈھاتی ہے۔ بھلا خیال کیجیے ''درۂ دانیال'' کو ''زبدا'' سے روس کو ''راولپنڈی'' سے، کچر کو ''رحمت ہو جیو اور نام ان کے کے'' سے ''سی آئی ڈی'' کو بی۔ جی۔ سی۔ آئی'' سے یا ''ایل ایل بی سے، لیڈروں کو گیدڑوں یا طوائفوں سے کیا تعلق۔ بقول حضرت اکبر:

ہمارا شیخ جی کا کیا بھلا جوڑ

کجا کھیوٹ کجا دیوان حافظ

لیکن فطرتِ انسانی کا یہ بھی ایک خاصہ ہے کہ بغیر سمجھے ہوئے یا تعلق وابستہ کیے ہوئے کسی چیز سے لطف نہیں اٹھاتی۔ غور سے دیکھیے تو مولانا کی یہی نگاہ غلط انداز کے اشارے دل کو تڑپاتے ہیں۔ انصاف تو یہ ہے کہ:

ہر اک زباں کو یہ موتی نہیں عطا ہوتے

تمسخر انگیز تمہید: مضمون کے شروع کرنے میں ان کو ایک خاص ملکہ ہے۔ منہ سے لفظ نکالتے ہی طبیعت کو گرویدہ بنا لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے قبضۂ اختیار میں ایسے بے شمار الفاظ ہیں جن کی فطرت میں تمسخر انگیزی کوٹ کوٹ کر بھر دی گئی ہے۔ ''لا جرم''، ''تحقیق کر''، ''اے''، ''ولیکن'' وغیرہ ایسی کنجیاں ہیں کہ زبان میں جس جگہ کوک دیتی ہیں بغیر ہنسائے نہیں چھوڑتیں۔

کثرتِ تشبیہات: یہ خصوصیت مولانا کے کلام کا بہترین جوہر ہے۔ تشبیہات کا مختلف الانواع ہونا ان کی زبان کی مقبولیت کا ایک خاص رمز ہے۔ اس سے نہ صرف ان کی قوتِ متخیلہ بلکہ واقفیت اور علم کی وسعت کا پتہ چلتا ہے۔ واقعات اور جذبات ساتھ ساتھ سطروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مصنف ایک واقعہ کا تذکرہ کر کے تسلسل خیالات کی لہر کے ساتھ اپنی خوشی سے جس طرف چاہتا ہے بہا چلا جاتا ہے۔ گمان ہوتا ہے کہ حاجی بغلول کی طرح اپنی ''اسپارچ'' میں ایسا محو ہوا کہ اصل مطلب کی طرف رجوع ہی نہ ہوگا۔ جیسے ہی یہ خیال دل میں گزرتا ہے اس عقدۂ لاینحل کا سر رشتہ مل جاتا ہے۔ پھر اس وقت جو اس گتھی کے سلجھانے میں دل کو مسرت ہوتی ہے اس کو فطرت شناس طبیعتیں ہی کچھ خوب جان سکتی ہیں۔ مصنف کے فطرت آشنا ہونے کی یہ ایک بیّن دلیل ہے کہ:

"حدیث دلکش و افسانہ از افسانہ می خیزد"
کا سلسلہ ضرورت سے زیادہ دراز نہیں ہونے دیتا۔ اگر بہ نظر غور دیکھیے تو ملا رموزی صاحب نے اصلاح ملک وملت کا بہترین طریقہ اختیار کیا ہے۔ دیگر واعظینِ وقت کی طرح اگر پبلک پلیٹ فارم پر شمشیر برہنہ ہوکر آتے تو نتیجہ وہی ہوتا کہ: (ع)

پا بدست دگرے دست بدست دگرے

انھوں نے سانپ کو مار اگر لاٹھی نہ ٹوٹنے دی۔ ذی ہوش قدما کا طریقۂ تعلیم یہی رہا ہے۔ دیوانہ بن کر وعظ ودانائی کہنا ایک نہایت ہی عاقلانہ طریقہ ہے۔ بقول جناب لسان العصر:

بزرگیوں پر ہر ایک طرف سے فلک کے برچھے تنے ہوئے ہیں
یہی سبب ہے جناب اکبر جو طفل ناداں بنے ہوئے ہیں

"عذر مستی" رکھ کر چھیڑنے میں تعزیراتِ ہند کی کوئی دفعہ عائد نہیں ہوتی۔ اگر کوئی نگاہ اٹھا کر دیکھے بھی تو ہزاروں معاونین پیدا ہو جاتے ہیں:

قصۂ منصور سن کر بول اٹھی وہ شوخ بس
کیسا احمق لوگ تھا پاگل کو پھانسی کیوں دیا

غرض کہ مولانا رموزی صاحب ان مستانہ ادائیوں سے "کلوخ انداز را پاداش سنگ ست" کی زد میں نہیں آتے خواہ کوئی "گارڈ" ہو یا "لارڈ" شریف ہو یا رذیل، حاکم ہو یا محکوم، عدالت ہو یا وکیل، اونٹ ہو یا ریل کوئی ہو جس میں مولانا نے خرابی محسوس کی دیوانہ وار طنز وتشنیع کے طمنچے چلائے، مگر مذاق کا سر رشتہ ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ طنز کی تلخی میں ڈھول کی شیرینی ایسی ملائی کہ لب ہائے شکایت بند ہوگئے:

کتنے شیریں ہیں تیرے لب کے رقیب
گالیاں کھا کے بد مزا نہ ہوا

ولایت میں ایک ایکٹر کے متعلق سنا ہے کہ دیوانے کا پارٹ کرنے میں بے مثال تھا۔ اس کے باکمال ہونے کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ پاگلوں کی نقل وحرکت دیکھنے اور ان کے دماغ کا مطالعہ کرنے کی غرض سے کئی سال پاگل خانہ میں رہا تھا۔ مولانا رموزی صاحب نے جس کمال

کے ساتھ دیرینہ ملانوں کے طرزِ کلام کا خاکہ اتارا ہے حقیقت میں وہ انھیں کا حصہ ہے۔

بہر حال سب کچھ بھی ہو نتیجہ میں اُن کی کامیابی ایک نہ مٹنے والا ثبوت ہے۔ اس قسم کی بے باکانہ طرزِ گفتگو سے اگر ہمیں کچھ اندیشہ تھا تو صرف اسی قدر کے یہ زبانِ گلابی اردو کہیں مولانا کی طبیعت ثانیہ نہ ہو جائے۔ ہکلوں کی متواتر نقل انسان کو حقیقت میں ہکلا بنا کر چھوڑتا ہے، لیکن مولانا کی طبیعت اس کلیہ سے بدر جہا ارفع معلوم ہوتی ہے اور جو مضامین مولانا کے قلم سے نکلے ہیں اور ماہنامہ ''اخوۃ'' لکھنؤ میں شائع ہوئے وہ متانت اور سنجیدگی کی زندہ مثال ہیں۔

مولانا کی تصنیف کسی تمہید کی محتاج نہ تھی لیکن مولانا کی محبت نے مجھے ان چند سطور کے لکھنے پر مجبور کیا اور میں آخر میں ناظرین سے اس سمع خراشی کی معافی چاہتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ میری خشک عبارت کا کافی سے زیادہ بدل آئندہ اوراق میں مل جائے گا۔ فقط

الہاشمی، ایڈیٹر ''اخوۃ'' لکھنو حال سب ایڈیٹر اخبار ''انڈپنڈنٹ'' الہ آباد

◆◆◆

مُلّا صاحب کا لاجوردی دیباچہ

(حمد و نعت)

شروع کرتے ہیں ہم یہ دیباچہ بذا ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے کہ پاک ہے ذات اس کی اور اکیلا ہے وہ۔ اے اکیلا ہوتا اس کا مانند اکیلے ہونے حکومت ترکی کے بیچ زنغے کفار یورپ کے ہے۔ پس جس کو کہ چاہتا ہے وہ دیتا ہے وہ بادشاہ عراق کا ساتھ۔ مدد بغاوت شریف مکہ کے بھی اسی طرح جس کو چاہتا ہے وہ بناتا ہے غلام کافروں کا مانند کے کہ بادشاہ ایران کے ساتھ معاہدہ لارڈ کرزن کے بھی نہیں پیدا کیے آسمان و زمین اس نے مگر واسطے اس کے کہ پانی اوپر زمین ہند کے برسے اور غلہ بیچ ملک ہندستان کے پیدا ہو۔ پھر جب تیار ہو کھیتی ہندستانیوں کی تو حکم سے وائسرائے کے غلہ بیچ لندن و آسٹریلیا کے لے جائیں یورپ والے اور مرجائیں ہندستانی سبب سے قحط اور فاقہ کشی کے اور لگان زیادہ حد سے ادا کریں کاشتکار ہندستان کے گورنمنٹ ہند کو۔

اب پیچھے کرنے تعریف اللہ مہربان کے گواہی دیتے ہیں ہم اوپر اس کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے ہیں اللہ کے بھی نبی آخر زمانے کے۔ پس نہیں سکتا ہے اور البتہ تحقیق نہیں سکتا ہے کوئی یہ کہ دعویٰ کرے وہ نبوت کا مثل مرزا غلام احمد قادیانی کے۔ پس رحمت خدا کی اوپر نبی پاک ہمارے

اور دوستوں تماں ان کے کے ہوجیو کہ کہا ہے۔

سبب تالیف:

امابعد! اے وہ ہم ملا رموزی صاحب کہ نہیں لکھتے ہیں ہم سبب تالیف کتاب کا مگر موافق رسم قدیم مصنفوں ہمارے اور تاریک خیال علما ہمارے کے کہ صرف کیں عمریں تمام اپنی انھوں نے بیچ لکھنے حاشیوں کتابوں عربی کے مگر نہ سکے وہ یہ کہ لکھتے وہ کچھ اوپر تحفظ اور خلافت ایجی ٹیشن کے تاکہ ذریعہ سے تحریروں اور کتابوں ان کی کے بیداری بیچ مسلمانوں ہند کے پیدا ہوتی۔ پس البتہ تحقیق ایک دن موافق عادت اپنی کے ہمراہ دوست پرانے اپنے بزرجمہر کے بیچ ملک عراق کے گئے ہم واسطے دیکھنے اُن مقامات مقدس کے کہ فوجیں اتحادیوں کی رہتی ہیں بیچ ان کے اور فروخت ہوتی ہے بیچ اس کے شراب ناگاہ بیچ نظر کے پڑے آنریبل وزیر حسن شاگرد اور سرپرستی کا کس کہ گئے ہیں وہ بیچ مقامات مقدس کے واسطے کرنے ملازمت انگریزوں کے۔ پس قسم ہے چودہ اصولوں پریزیڈنٹ ولسن کی کہ جب برابر ہمارے آئے وہ تو جھڑکا ہم نے ان کو اس طرح کہ اے وہ تم آنریبل وزیر حسن شاگرد شریر ہمارے کہو تم کہ کیوں کر ترک کی تم نے ملازمت ''آل انڈیا مسلم لیگ'' کی شاید کہ ناراض ہوئے تم اس سے کہ مخالفت کی ''عدم تعاون'' کی حبیب الرحمٰن خاں صاحب شیروانی نے سبب سے لالچ ملازمت حیدرآباد کے۔ پنشن کردے اللہ ان کی اور مولوی عبداللہ عمادی کی۔ یا گھبرا گئے تم گرفتاریوں سے علمائے دین اسلام کے بیچ ملک ہندستان کے کیونکہ حکیم لقمان نے بیچ کتاب ''پریس ایکٹ'' کے لکھا ہے کہ نہیں گرفتار اور ذلیل ہورہے ہیں علمائے دین اسلام کے مگر ہاتھوں سے ان مسلمانوں کے کہ ملازم ہیں وہ بیچ محکموں خفیہ پولیس اور آبکاری اور سائر کے طاعون پھیلادے اللہ بیچ خاندانوں ان کے کے اور بیچ فوجوں یونان کے یا خفا ہوئے تم ان اخباروں اردو سے کہ مخالفت کی انھوں نے تحریک ''ترک موالات'' کی مثل اخبار ''وطن لاہور'' اور ''آزاد کانپور'' کے یا ناپسند کیا تم نے آنا کرنل وجوڈ اور سیر ولنغائن چرول کا بیچ ملک ہندستان کے ساتھ بہانہ سیاحت اور ہمدردی اور امداد ہندستانیوں کے کیونکہ نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے کہ جب واپس ہوں گے کرنل صاحب طرف لندن کے تو بھول جائیں گے وہ حق مہمان داری ہندستانیوں کا اور طرفداری حکومت اور پارلیمنٹ اپنی کے کریں گے وہ مانند لارڈ

ہارڈنگ اور مسٹر کرش اور مسز اینی بیسنٹ اور مسٹر مانٹیگو کے کہ ظاہر کیا ان لوگوں ذکر کیے گئے نے ہمدرد ہندستان کا بیچ زمانے قیام ہند کے مگر جب وہ پہنچے بیچ پارلیمنٹ اپنی کے تو کام موافق پالیسی قوم وحکومت اپنی کے کیا انھوں نے۔ پس اگر عقل سیاست اور گلابی اردو سمجھنے کی رکھتے ہو تم تو غور کرو تم بیچ "تشریف لانے" اور ہمدردی کرنے کرنل وجوڈ صاحب کے۔

"اب کیا کیا مہربانیاں ہمدردوں اپنے کی جھٹلاؤ گے"۔

پس ضرور کر کہ جب سلسلہ سوالوں ہمارے کا اور بزدلی علما تاریک خیال کی اوپر انتہا کے پہنچی تو جنس پڑے آنریبل وزیر حسن اور کہا کہ اے ملا رموزی صاحب ہمیشہ ہو جیو سایہ تمھارا اور مصطفیٰ کمال پاشا کا اوپر ہمارے کے خبردار ہو تم کہ نہیں آیا میں بیچ ملک عراق کے مگر یہ بھر گیا دل میرا رنج سے ساتھ دیکھنے اس کے کہ ملازم ہیں دھوبی اور حجام اور قصائی اینگلو انڈین لوگوں کے اور مار کھاتے ہیں وہ بوٹوں اور جوتوں ان کے کی مگر نہیں باز آتے وہ ملازمت ان کی سے اگرچہ بہت سے اینگلو انڈین نہیں اجازت دیتے مسلمان خانساماؤں اپنے کو واسطے ادا کرنے نماز جمعہ کے بھی۔ اس طرح گھبرا گیا میں ان لیڈروں ہند سے کہ بات ساتھ نرمی اور محبت کے نہیں کرتے وہ غریب اور جاہل بھائیوں قوم اپنی سے بہت سے بڑی ہونے پوزیشن اپنی کے مانند اُن اماموں مساجد کے کہ نہیں اخبار سناتے وہ پیچھے فارغ ہونے نماز کے مقتدیوں اپنے کو بدلے وظیفہ اور تسبیح کے۔ مگر اسے تعجب نے پکڑا ہم کو اور شریف زادوں کو ذلت ورسوائی نے کہ پہنچے ایڈیٹر صاحب "نقیب" ملک بدایوں سے طرف ہمارے اور کاشابات کا کیا انھوں نے پھر منہ بات اپنی کا طرف ہمارے لائے اور کہا کہ اے ملا صاحب کیا ہوا تم کو کہ بے خبر ہوئے تم اس سے کہ شائع کر رہا ہوں میں مضامین تمھارے بیچ ایک کتاب ہٰذا کے تا کہ سبق لیں اس سے نسلیں باوا آدم علیہ السلام کی۔ پس وہ بہتر ہے واسطے تمھارے کہ شتابی کر و تم اوپر لکھنے مبلغ ایک دیباچہ کے تا کہ چھپا جائے وہ۔ پس تحقیق جان تو کہ موافق کہنے ایڈیٹر صاحب "نقیب" کے صرف کیے گئے ہو گئے ہم بیچ باب لکھنے اس دیباچہ ہٰذا کے اور تقسیم کیا ہم نے اس کو اوپر فصلوں پانچ کے کہ یہ ہیں وہ ہٰذا۔

فصل اوّل: بیچ باب ادا کرنے شکریہ اللہ مہربان اور ایڈیٹر "نقیب" و"اخوۃ" کے کہ ایک اُن کے نے چھاپی کتاب ہٰذا ہماری اور دوسرے ان کے نے لکھا مبلغ ایک "مقدمہ" اوپر

مضامین کتاب ہماری کے پس دراز کرے اللہ عمریں اُن کی مانند نوح علیہ السلام کے۔

فصل دوم: بیچ باب بائیکاٹ کہنے اُن بوہروں اور شیعوں اور قادیانیوں اور تاریک خیال قاضیوں اور مفتیوں کے کہ نہ شریک ہوئے وہ بیچ خلافت ایجی ٹیشن کے بھی۔ اسی طرح رئیس اور امیر زادے ہندوستان کے خوف سے جرنل ڈائر اور نظر بندی کے۔

فصل سوم: بیچ باب سلامتی حکومتوں اسلامی اور مسلمانوں دنیا تمام کے ساتھ فوجوں غازی مصطفیٰ کمال پاشا کے۔ مدد کرے اللہ ان کی ساتھ لشکر ملائکہ کے۔

فصل چہارم: بیچ باب دعا کرنے واسطے حفاظت و سلامتی بھی واسطے فراغت و اطمینان اپنے اور رشتہ داروں اپنے اور قوم اپنی اور دوستوں اپنے کے بھی واسطے وطن اپنے کے اور ایمان و گلابی اردو اپنی کے۔

فصل پنجم: بیچ باب اس کے ہے کہ قبول کرے اللہ محنتوں دماغی ہماری کو ذریعہ اس کتاب ہٰذا کے اور فائدہ کی پہنچانے والی بنادے وہ اس کو واسطے پڑھنے والوں اس کے کے ساتھ فضل اور مہربانی اپنی کے۔

اب اوپر ختم ہونے سلسلہ لاجوردی دیباچہ اپنے کے مبلغ ایک شعر ڈاکٹر مولوی حافظ محمد برکت اللہ صاحب بھوپالی کا پڑھتے ہیں ہم کہ کہا ہے شعر:

"ہرگز نہیں مرتا ہے وہ شخص کہ نام زندہ ہو اس کا ساتھ گلابی اردو کے
لکھا ہوا ہے اوپر جریدۂ عالم کے ہمیشہ اس طرح نام ہمارا"

ملاّ رموزی

◆◆◆

عید کی خاکی مبارکباد

امابعد! اے محترم بے نمازیو!!

خوش خبری اور بشارت ہے واسطے مسلمانانِ ہند کے بیچ نماز عید کے ساتھ کپڑوں ریشمی کے مثل عبا قیمتی علما ہمارے کے کہ نہ پہنے اکثر اُن کے نئے کپڑے سودیشی اگرچہ نظر بند ہوگئے خلیفہ ان کے بھی اختیار کیا عالموں دین ہمارے نے تناول فرمانا پلاؤ اور قورمہ کا اور ترک کیا انھوں نے کھانا روٹی جو کا مثل نبی پاکؐ ہمارے کے رحمت خدا کی اوپر دوستوں تمام ان کے کے ہو جیو مثل انور و مصطفیٰ کمال پاشا کے کہ سختی اوپر جانوں اپنی کے اختیار کی انھوں نے واسطے حمایت دین کے۔ پس البتہ تحقیق روایت کی ہم سے مبلغ ایک شاگرد بی۔ اے پاس ہمارے نے کتاب سیاسی ''گلستان'' ہماری سے کہ نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے کہ جب واقف ہوگئے بزدلی اور بدمذاقی مسلمانوں ہند سے ممبر پارلیمنٹ نوشیرواں عادل کے تو چھوڑ دیا انھوں نے مولانا محمودالحسن صاحب قبلہ کو۔ اب چاہیے دیکھنا کہ کیا کرتے ہیں مولانا صفت کیے گئے بیچ باب اصطلاح سیاسی اور روحانی خلافت ایجی ٹیشن کے بھی اسی طرح مثال ماری اس نے گاندھی صاحب کی کہ جب نہ رہا بیچ سات کروڑ مسلمانوں ہند کے مبلغ ایک بنی آدم ایسا کہ رہبری کرتا وہ بیچ باب خلاف ایجی ٹیشن کے تو ساتھ ادب بہت کے سپرد کردی تحریک خلافت اسلامی مسٹر شوکت علی صاحب نے مہاتما

گاندھی کواور مختار گردانا ان کو بیچ کاموں تمام خلافت کے۔

''اب کیا کیا بربادیاں مسلمانوں ہند کے جھلاؤ گے''۔

لاجرم ایک دن بیچ گروہ انگریزی شاگردوں اپنے کے بیٹھے ہوئے تھے ہم اور باتیں ملی ہوئی الفاظ انگریزی کے بیچ اردو کے کر رہے تھے ہم موافق عادت طلباعلی گڑھ کالج کے اور نفرت اوپر اخباروں اردو کے بھیج دیتے تھے ہم۔ ناگاہ طرف سے چوٹی پہاڑ منصوری کے آئے علامہ محمود طرزی سردار وفد افغانی کے اور ساتھ قاعدے اسلام کے سلامتی بھیجی انھوں نے اوپر ہمارے اور ہم نے اوپر ان کے۔ پس اوپر فقط بیٹھنے ان کے کے سوال کیا ہم نے ان سے کہ اے وہ تم علامہ طرزی شاگرد بڑے ہمارے۔ سچ کہو کہ کیوں کر ہے آنا تمھارا نزدیک ہمارے اگر ایمان اوپر آخرت اور زوال دول یورپ کے رکھتے ہو تم بھی کہو تم کچھ حالت عالم اسلامی سے یا بدد ماغی ہندستانیوں سے کیونکہ شاگرد تمام ہمارے بھرے ہوئے شوق بہت کے ہیں اوپر معلوم کرنے خیالات تمھارے کے سبب سے مبلغ ایک شعر لارڈ کرزن کے کہ بیچ کتاب دیوانِ حافظ کے کہا ہے انھوں نے:

''اسپ تازی اور پنجابی ہوگئے مجروح نیچے ہوائی جہازوں ڈائر کے
طوق زریں غلامی برطانیہ کا بیچ گردن تمام مسلمانوں کے دیکھتا ہوں میں''

پس البتہ تحقیق نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے اور بیچ بے دینی مسلمانوں بمبئی اور گجرات کے ساتھ افغانستان کے۔ کھڑے ہوگئے علامہ محمود طرزی سامنے منہ ممبروں دلیرانہ کونسل کے اور بیان کیا سبب پریشانی مسلمانوں ہند کا اس طرح انھوں نے کہ ''اے ملاصاحب اونچا کرے اللہ مرتبہ تمھارا اور ہوائی جہازوں قوم پرست ترکی کو اوپر سرفوجوں یونان کے کہ نہیں آیا میں بیچ منصوری ہندستان کے مگر ذلیل زیادہ جانوروں افغانستان سے پایا میں نے رہنے والوں ہند کو سبب سے خوف خفیہ پولیس اور ناقص تعلیم بھی بے اصولی لیڈروں ان کے کے کیونکہ نہیں ملازم رکھتے مسلمان رئیس واسطے تعلیم اور پرورش اولاد اپنی کے مگر مرد اور عورتوں یورپ کو ابھی بیچ خواف غفلت کے ہیں ممبرس مسلم لیگ کی طرف سے فرائض اپنے کے بھی۔ اکثر علمائے ہند کے سبب سے خطاب شمس العلما انگریزی کے اگرچہ کمزور ہوگئی طاقت دنیائے اسلام کی سبب سے مسلمانوں ممبروں اور

وائسرائے کونسل کے مثل آنریبل ابراہیم ہارون صاحب کے کیونکہ جب جھٹلایا وعدوں اپنے کو مسٹر لائڈ جارج نے تو انگریزی تیل خریدنا اختیار کیا مسلمان طلبا علی گڑھ کالج نے واسطے بالوں سر اپنے کے اور نہ قائم کیا حکیم اجمل خاں صاحب نے محکمہ شرعی" بیچ دہلی کے واسطے کرنے فیصلہ مقدمات ہند سے کھا نند محکمہ قضا کانپور کے" اور نہ بے زار ہوئے مسلمانوں ہندستان کے ملازمت سے خفیہ پولیس اور عراق عرب کے۔ ہدایت کرے اللہ ان کی طرف کوتوالی جھنڈ واڑہ اور شریف مکہ کی طرف اطاعت خلیفہ اسلام کے کیونکہ ٹھنڈا پڑ گیا جوش "علمائے بنگالہ" کا سبب سے کم ہونے خلوص اور پیداوار چاول کے اگرچہ حکم کیا تھا ان کو علامہ آزاد سبحانی نے بیچ خطبۂ صدارت "انجمن علمائے بنگالہ" کے واسطے انتخاب "شیخ الاسلام" کے۔ اب غور کرو تم بیچ آیتوں اس مصرعہ بذا کے کہا ہے:

"جب کفر کعبہ سے اور بیداری علما سے اٹھ جائے کہاں رہے مسلمانی اور خلافت"

پس جب سلسلہ کلام علامہ طرزی کا اوپر اس جگہ کے پہنچا تو ذریعہ سے مبلغ ایک ریزولیوشن کے مبارکباد کہی ہم نے ان سے عیدالفطر کی اور مبارکباد دی انھوں نے مسلمانانِ ہند کو بھی شاگردوں تمام ہمارے کو اوپر کامیابیوں ترکوں قوم پرست اور دن عید کے رحمت خدا کی اوپر ان کے اور ہمارے ہوجیو۔

◆◆◆

گاندھی جی کا آبی نوٹس

اے انگریزی تیل سر میں ڈالنے والو!

خبرداری اور آگاہی ہے واسطے تمھارے اور واسطے ان ایڈیٹروں اخبار اردو کے کہ نہیں جواب دیتے وہ مبلغ ایک برس تک نامہ نگاروں اور خریداروں اپنے کو ساتھ بہانہ مصروفیتوں اپنی کے اور لائڈ جارج وفد مسٹر محمد علی کو ساتھ تعصب اور گھمنڈ قوت حکومت اپنی کے۔ اگر چہ دم بیچ ناک کے کر دیا جماعت سن فین آئرلینڈ نے فوجوں برطانیہ کا۔ پس گواہی دیتے ہیں ہم اوپر اس کے اور اوپر بزدلی اکثر علما اپنے کے مثل مہتمم صاحب مدرسہ دیوبند اور ندوہ کے کہ ایک دن بیچ گرمی دوپہر کے سنا ہم نے یہ کہ تشریف لائے ہیں دوست پرانے ہمارے بزرجمہر بیچ کارخانے سودیشی اسٹور دہلی کے تاکہ مثل ہنٹر کمیٹی کے تحقیق کریں سبب گرانی چیزوں مال سودیشی کو کہ خردمندوں نے کہا ہے۔ پس اوپر فقط پانے اطلاع خفیہ پولیس پنجاب کے چل پڑے ہم ہمراہ فوجوں قوم پرست اور شاگردوں اپنے کے تاکہ دریافت کریں ہم سبب آنے ان کے کا بیچ دہلی کے اور وفد افغان کا بیچ منصوری کے۔ پس جب بیچ فرسٹ کلاس ریل کے پہنچے ہم مانند لیڈروں اور تاجروں ہند کے تو نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے کہ لکھا ء سا اور عمامہ اور بستر ہمارا بیچ کتاب کے سپاہیوں خفیہ پولیس نے اوپر اسٹیشن دہلی کے۔ حال وہ کہ بنے ہوئے تھا سپاہی خفیہ کا مبلغ ایک عبا مانند طلبا ہمارے کے۔

راہ بتلا دے اللہ اس کو جھنڈ واڑہ اور رانچی کی۔ پس پیچھے لکھوانے حلیہ مذہبی اپنے کے داخل ہوئے
ہم بیچ کارخانے سودیشی اسٹور کے تو نہ دیکھا ہم نے اور لارڈ کرزن نے مگر یہ کہ ڈانٹ رہے تھے
بزرجمہر لیڈروں دہلی کو بیچ باب تعمیر "سیڈہال" کے۔ پس پیچھے بجالانے قاعدوں سلام انگریزی
کے مثل طلبائے علی گڑھ کے نزدیک ہوئے ہم ان سے اور نزدیک ہوئے وہ ہم سے۔ پھر منہ بات
سیاسی معلومات لیڈروں اپنے کا کھولا ہم نے اس طرح کہ اے بزرجمہر یونان کے غارت کرے
اللہ فوجوں تمھاری کو بیچ ایڈریانوپل کے بیچ کہو تم کہ کیوں ہے تشریف لانا تمھارا بیچ ملک دہلی
ہمارے کے، مگر قبضہ کرو گے تم اوپر اس کے مانند ایسٹ انڈیا کمپنی کے ساتھ بہانہ تجارت اور قیام
امن کے یا الحاق کرو گے تم کارخانہ سودیشی کا ساتھ حکومت اپنی کے مانند انگریزی الحاق مصر اور
آئرلینڈ کے۔ اگر چہ تنگ آگئے اتحادی شورشوں ترکوں، عربوں اور افغانوں اور روسیوں کی سے یا
منوانے شرطوں صلح جرمنی کی سے۔ سبب سے اس کے کہ خالی کردیے خزانے اور بینک مہاجنوں ہند
کے گورنمنٹ ہند نے ساتھ وصولی قرضہ جنگ اور امداد جنگ کے، مگر اے تعجب بہت اوپر اس کے
اور اوپر وکیل فضل الرحمٰن صاحب کانپور کے کہ نہ خرچ کیا انھوں نے وہ دو لاکھ روپیہ بیچ کاموں قومی
کے کہ دیا ہے مبلغ ایک شاگرد ہمارے نے ان کو واسطے کاموں قومی کے بیچ صیغہ راز کے۔ اگر یاد
رکھتے ہو تم اے سید جالب صاحب دہلی کے لا جرم اوپر سننے باتوں سیاسی ہماری کے۔ مارے
انھوں نے مبلغ دو قہقہے کہ ایک ان کا اوپر خاموشی "انجمن علمائے بنگالہ" اور دوسرا ان کا اوپر تحقیق
ہنٹر کمیٹی کے تھا اور کہا اے ملا رموزی ہندستان کے دراز کرے اللہ عمر تمھاری ساتھ فراغت کے اور
مزدوروں ہند کی ساتھ سیاست کے خبردار ہو تم اوپر زوال اتحادیوں اور رولٹ ایکٹ کے کہ نہیں
ہے آنا میرا بیچ کارخانہ دہلی کے مگر مشتمل اوپر اس کے کہ دیکھا کروں میں زندگی سیاسی رعایا ہند کی
کہ بدتر ہے وہ جانوروں افغان سے۔ تو قسم ہے پریسیڈنٹ ولسن کی کہ نہ پایا میں نے اس کو بیچ
اصلاح زندگی اپنی کے، مگر بے خبر مثل وزیر ہند کے معاملوں پنجاب سے۔ پھر مثال ماری انھوں
نے مہاتما گاندھی کی اس طرح کہ جب نہ رہا بیچ ہجوم سات کروڑ مسلمانوں ہند کے مبلغ ایک لیڈر
ایسا کہ رہبری کرتا وہ مسلمانوں کی بیچ باب خلافت ایجی ٹیشن کے تو ساتھ ادب زیادہ کے سپرد کردی
تحریک خلافت کی مسٹر شوکت علی نے مہاتما گاندھی جی کو ساتھ اختیار پورے ہوم رول کے۔ پس

اوپر فقط پانے حکم مسٹر شوکت علی کے روزے رکھوائے گاندھی صاحب نے مسلمانوں اودھ اینڈ روہیل کھنڈ سے تاکہ کمزور کردے اللہ جسم قوی ان کا۔ ہدایت کرے اللہ ان کی طرف قانون اسلحہ ہند کے بھی اسی طرح جب غافل ہوگئی انجمن ترقی اردو طرف سے اصلاح زبانِ اردو کے تو تباہ کردی زبانِ اردو ایڈیٹر اخبار ''سیاست لاہور'' نے ساتھ لکھنے محاوروں پنجابی کے مثل اس عبارت کے کہ (اگر تم نے مصر میں انگریزی مظالم دیکھے ہوئے ہیں) بھی بھول گئے مسلمان ہندستان کے لکھنا تاریخ مہینہ قمری کا بیچ خط وکتابت اپنی کے سبب سے حکومت برطانیہ کے۔ زیادہ کرے اللہ طاعون اور انفلوئنزا کو واسطے یورپین آبادی کے جیسا کہ لارڈ فرنچ نے بیچ اخبار ہمدم لکھنؤ کے ماری ہے مسلغ ایک مثال اوپر مسیح لوٹے ہوئے قادیان کے شعر:

''بیوقوفوں اور اعتدال پسندوں کو شربت گلاب اور عہدے بڑے بڑے روزی عقلمندوں اور یتیموں پنجاب کی خون وجگر جرنل ڈائر سے دیکھتا ہوں میں''۔

بھی اسی طرح نہ اونچی کی آواز مسلم لیگ نے اوپر ان مظالم حاکموں سندھ کے کہ توڑے انھوں نے اوپر سر مسلمانوں سندھ کے سبب سے خلافت ایجی ٹیشن کے اگرچہ غلغلہ بزرگی اور نظر بندی ان کی کا پہنچا ہوا ہے بیچ چار کونوں دنیا تمام کے پس البتہ تحقیق جب پہنچا سلسلہ بات بزرجمہر کا اوپر اس جگہ کے اور ترکی فوجیں اوپر درہ دانیال کے تو مبلغ ایک نوٹس دیا مہاتما گاندھی نے وائسرائے کو بھردے اللہ نور سے قبر ان کی۔ اور گردانے سر علی امام کو واسطے مسلمانوں کے عبرت پھر لکھا انھوں نے بیچ نوٹس کے وہ جو کچھ پڑھا تم نے۔ پس پیچھے دستخط انگریزی ہمارے کے ساتھ عصا اپنے کے بھیجا گیا ہم نے اس کو طرف حجرے وائسرائے کہ تا کہ غور کریں وہ بیچ نشانیوں اس کی کے اور مسلمان بیچ زندگی علما اپنے کے کہ پلاؤ اور قورمہ کھاتے ہیں وہ۔ ہدایت کرے اللہ ان کی طرف روئی جی کی مثل نبی پاک ہمارے کے کہ کہا ہے۔

◆◆◆

قبلہ محمود حسن صاحب کی خاکی رہائی

امابعد!

یادرکھتے ہیں ہم اور لارڈ کرزن شاگرد سیاسی ہمارے مخالفت سر علی امام صاحب کو وہ کہ کی انھوں نے بیچ خلافت ایجی ٹیشن مسلمانوں حیدر آباد کے۔ پس ایک دن بیچ شروع موسم برسات بڈا اور لڑائی فوجوں قوم پرست ترکی کے ساتھ مدد بالشویک اور بلغاریہ کے پیچھے گزرنے مبلغ آدھی رات کے سو گئے تھے ہم اور مسلمانانِ سندھ کے، سب سے مظالم برٹش حکام کے۔ ناگاہ بیچ خواب سیاست کے بھرے ہوئے اپنے کے دیکھا ہم نے عزرائیل کو کہ کھڑے ہیں وہ دائیں ہمارے، مگر نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے کہ کانپ رہا ہے بدن تمام اُن کا تا کہ قبض کریں روح فوجوں اتحادیوں کی حکم سے مصطفیٰ کمال پاشا کے، اگر اجازت دیں ہم ان کو۔ لاجرم اوپر فقط دیکھنے صورت ڈرانے والی صاحب موصوف کی کہ اٹھ بیٹھے ہم اٹھ بیٹھنا ہمارا مانند اٹھ بیٹھنے مسلمانوں فرانس و ترکستان کے واسطے امداد خلافتِ اسلامیہ کے تھانہ مانند مسلمانوں ہند کے۔ پس تحقیق کہ ساتھ ادب بہت کے کہا ہم نے ان سے کہ اے وہ تم عزرائیل علیہ السلام کہ نکالو گے تم جان وزیر قانون کی اگر مدد کی خدا اور حکومت بلغانیہ نے ترکوں کی۔ پس کہو تم کہ کیوں کر ہے آنا تمھارا بیچ گھر مکتب پاک ہمارے کے، مگر یہ کہ شاگرد ہو۔ ئے تم ہمارے واسطے سبق لینے گلابی اردو ہماری کے کہ نشانیاں

ہیں بیچ اس کے واسطے علما ہمارے کے اگر غور کریں وہ بیچ اس کے۔ اور لائڈ جارج صاحب بیچ مشرقی پالیسی اپنی کے یا ناراض ہوئے تم گرانی سودیشی اشیا سے یا زیادتی کرایہ ریلوں ہندستان سے یا انگریزی لباس طلبا علی گڑھ کالج سے یا افلاس سے مسلمانوں ہند کے یا مقدمہ بازی ان کی سے۔ ساتھ سب رعایت ہنٹر کمیٹی کے کہ کی اس نے ساتھ جنرل ڈائر کے۔ بھرد ے اللہ مارشل لا سے قبر اس کی کہ کہا ہے یا گھبرا گئے تم شورشوں آئرلینڈ سے مانند گھبراہٹ وزارت انگلستان کے یا تنگ آ گئے تم کرنے قبض روحوں ہندستانیوں کے کہ مارے جاتے ہیں وہ بیچ ہر سال آنے والے کے مانند جلیانوالہ باغ اور کلکتہ اور کانپور اور دہلی اور امرتسر کے۔ یا بیچ زمانہ طاعون اور انفلوئنزا کے ہیضہ پھیلا دے اللہ بیچ فوجوں یونان کے کہ حملہ کر رہی ہیں وہ اوپر بچوں ترکوں کے سبب سے بدانتظامی میونسپل کمشنروں ہند کے۔ یا خفا ہو گئے تم قانون سخت ہندستان سے مانند پریس ایکٹ اور قانون تحفظ ہند یا مثل ان کے یا مگر چاہتی ہے کہ کرنا نظر بند گورنمنٹ ہند تم کو مانند لیڈروں ہندستان کے۔ یا چاہتے ہو تم ملازم ہونا بیچ محکمہ خفیہ پولیس کے مانند مسلمانوں ہند کے۔ یا نکالا تم کو گورنمنٹ جنوبی افریقہ نے مانند ہندستانیوں کے۔ یا ناراض ہو گئے تم ارکان مسلم لیگ سے کہ نذر دیا انھوں نے اوپر مظالم حکام سندھ کے وائسرائے کو۔ یا نفرت کرتے ہو تم معاملوں سیاسی سے مانند اکثر علما ہمارے کے سبب سے تناول فرمانے پلاؤ اور قورمہ کے۔ بدلے روٹی جو کے مثل نبیؐ پاک ہمارے کے۔ کیونکہ انوری نے بیچ کتاب ''دیوانِ حافظ'' کے ماری ہے مبلغ ایک مثال کہ یہ ہے وہ مثنوی:

''واعظ دیوبند اور بریلی کے یہ جلوہ اوپر محراب اور ممبر کے کرتے ہیں جب بیچ کوٹھی گورنروں کے جاتے ہیں وہ کام دوسرا خطاب حاصل کرنے کا کرتے ہیں''۔

پس البتہ تحقیق جب سلسلہ باتوں ہماری کا اوپر اس جگہ کے پہنچا تو ہنس پڑے عزرائیل صاحب اوپر سوالوں ہمارے کے۔ پھر ساتھ غصے بہت کے بیچ جواب کے آئے اور کہا اے ملا رموزی صاحب ہمیشہ ہو جیو گلابی اردو تمھاری۔ نہیں ہے آنا میرا نزدیک تمھارے ساتھ حالت غصے بہت کے۔ مگر یہ کہ خوشخبری اور بشارت ہے واسطے تمھارے کے بھول گئے مسلمان لکھنا تاریخ مہینہ قمری کا بیچ خط و کتابت اپنی کے۔ اور آزاد ہو گئے مولانا محمود حسن قبلہ تمھارے۔ شیخ الاسلام اللہ

ان کو ہندستان کا مانند تحریک توحیدی اور علامہ آزاد سبحانی کے۔ پس نہیں ہے آزاد ہونا مولانا صفت کیے گئے کا، مگر یہ کہ واقف ہو گئے ممبر پارلیمنٹ کے اوپر بے بسی مسلمانوں ہند کے۔ اگر چہ نہ آزادی دی پوری صوبوں ہندستان کو "اسکیم اصلاحات" نے اور نہ جاری کیے بیچ دیہات کے قاعدے پنجاب کے مانند نہ مانے گزرے ہوئے فعل ناتمام کے۔ اور آسان کردی اللہ قدرت والے مہربان نے لیڈری ہندستان کی مانند ملازمت کے کہ پیٹ پالتے ہیں اکثر لیڈر ہمارے ساتھ چندوں خلافت کمیٹی کے۔ یا تماشہ تھیٹروں بمبئی کا دیکھتے ہیں وہ دراں حال یہ کہ تباہ ہو گئے مسلمان ساتھ روپیہ خرچ کرنے بیچ کھیلوں تھیٹر کے اور چھا گئی موت اوپر لیڈروں لکھنؤ کے مانند بنی اللہ صاحب بیرسٹر اور نواب ذوالقدر جنگ بہادر اور وغیرہ ان کے کے۔ حال وہ کہ ڈانٹا ان کو ایڈیٹر صاحب "ہمدم" نے ساتھ لکڑی حقے اپنے کے، مگر یہ کہ راہ ماری ان کی شیطان راندے ہوئے نے اور روزی ظفر علی خاں صاحب کی سر امام علی نے سبب سے مخالفت مسٹر مرزا قادیان والے کے۔ راہ بتلادے اللہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کو قادیان کی واسطے مناظرہ کے کہ ڈاکٹر انصاری نے بیچ کتاب "گلستاں" کے لکھا ہے۔ قطعہ:

"اسپ تازی اور مسلمان سرنا کے ہو گئے مجروح نیچے فوجوں یونان کے طوق زرّیں غلای برٹش کا بیچ گردنوں مسلمانوں تمام کے دیکھتا ہوں میں"۔ (رحمت خدا کی ہمیشہ اوپر ہمارے ہوجیو)

◆◆◆

الٰہ آباد کی پہلی خلافت کانفرنس

یادر کھتے ہیں ہم کہ بیچ زمانے شروع جوانی اور نظر بندی سلطان ترکی کے، سب سے بزدلی
مسلمانوں ہند کے نیند اور چارپائی ذاتی اپنی کے لے گئے تھے ہم۔ ناگاہ بیچ خواب کے آئے مسٹر
لائڈ جارج واسطے مشورہ تجارت بالشویک اور شورشوں آئرلینڈ کے۔ خوف سے مصطفیٰ کمال پاشا
کے اور ڈاکٹر اقبال لاہور کے، ہمراہ ان کے۔ بس پیچھے بجالانے قاعدوں تسلیم کے جگہ کے پکڑنے
والے ہوگئے ڈاکٹر صاحب دائیں ہمارے اور لائڈ جارج صاحب بائیں ہمارے۔ کیونکہ نہیں
گزری تھی دیر زیادہ حملہ کرنے فوجوں انور پاشا کو اوپر قسطنطنیہ کے۔ (دونی کردے اللہ قوت ان
کی) کہ منہ بات اپنی کا طرف ڈاکٹر صاحب مدح کیے گئے کے لائے ہم اگرچہ تعجب نے پکڑا ہم کو
اور بالشویکوں نے بیڑے جنرل ڈینکن کو بندرگاہ ازلی سے کہ کھڑا ہوگیا مبلغ ایک شاگرد ہمارا
درمیان ہمارے سے اور پھر ساتھ اشارہ خفیہ پولیس ہندستان کے سوال کیا اس نے ڈاکٹر صاحب
سے اس طرح کہ اے وہ تم ڈاکٹر صاحب (ہمیشہ ہو جیو قوی ترانہ تمھارا) کیوں کر ہے سلسلہ تالیف و
تصنیف تمھاری کا بنا کیا گیا اوپر زبان فارسی کے۔ حال وہ کہ رہنے والے ہندستان کے نہیں سکتے
ہیں اٹھانا فائدہ کا کتابوں تمھاری سے۔ ترجمہ کردے اللہ ان کا اور ترکی کتابوں کا بیچ اردو کے، مگر
آئے خوشی بہت اوپر اس کے اور اوپر فتح فوجوں انور پاشا کے بیچ قسطنطنیہ کے۔ کہ ہنس پڑے ڈاکٹر

صاحب اور کہا کہ اے شاگرد بڑے بھرے ہوئے نیک بختی کے نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے اور بیچ عروج مذہب اسلام کے ساتھ قوت افغان و جارجیا اور بیداری رعایا دیسی ریاستوں کے۔ ہدایت کرے اللہ علما دیسی ریاستوں کی طرف سیاست کے اور مالکوں ریلوے کمپنی کی طرف کالے پانی کے کہ نہیں اختیار کیا میں نے لکھنا کتابوں "رموزی بیخودی" اور "اسرار خودی" کا بیچ زبانِ فارسی کے مگر یہ کہ حکم کیا مجھ کو ذریعہ سے پیغام بجلی کے بمبئی سے مسٹر شوکت علی نے (ہمیشہ ہو جیو مجلس خدام کعبہ ان کی) واسطے اس کے اور مسلمانوں ہند کو واسطے خریداری اخباروں انگریزی اور گجراتی کے مثل "ینگ انڈیا" اور "نوجیون" کے۔ اور بھول گئے وہ اخباروں اردو کو مگر سب تعریف واسطے مسٹر لائڈ جارج اور سر علی امام اور نواب صاحب رامپور اور راجہ صاحب پٹیالہ کے ہے کہ کھول دیا اللہ بزرگ و برتر نے بھید مسٹر شوکت علی صاحب کا۔ پس سوائے اس کے نہ تھا بجلی کا پیغام بھیجنا ان کا واسطے خریداری اخباروں "ینگ انڈیا" اور "نوجیون" کے مگر یہ کہ رشوت دی ان کو مہاتما گاندھی نے واسطے اس کے محبت دے اللہ مسٹر شوکت علی اور ڈاکٹر اقبال صاحب کو اردو سے اور راہ بتلادے اللہ وزیر یونان اور بزدل ہندستانیوں کو چاہ بابل کی، مثل ہاروت و ماروت کے اور بچوں مسلمانوں امیر کو صنعت و حرفت بھی تعلیم مذہبی کی۔ یا نوجوانوں ہند کو ہجرت کی۔ اگر غور کریں وہ بیچ آیتوں انگریزی حکومت کے مثل حکومت سر اوڈوائر، گورنر پنجاب کے ہمراہ گولہ باری جنرل ڈائر کے۔ کیونکہ لارڈ کچنر نے بیچ کتاب گلستاں کے لکھی ہے مبلغ ایک مثنوی (بھردے اللہ پانی سے مزار ان کا) کہ یہ ہے وہی مثنوی پڑا کہ کہا ہے:

"جس کو کپڑا پارسائی اور برٹش کا پہنے دیکھے
پارسا سمجھ اور ظالم اور جابر جنرل ڈائر جان اس کو
اور جو نہ جانے تو کہ بیچ بند کرے صلح کانفرنس کے کون ہے
حسب اور لائڈ جارج صاحب کو بیچ گھر ترکوں کے کیا کام"

پس تحقیق کہ سلسلہ خواب ہمارے کا اوپر اس جگہ کے پہنچا تھا کہ ناگاہ بدل گئیں وہ فوجیں ہندستان کی اوپر انگریزوں کے یہ کہ بھیجا تھا ان کو بیچ قسطنطنیہ کے تو گواہی دیتے ہیں ہم اوپر اس کے اور اوپر بے بسی والیانِ ریاست کے کہ ذریعہ سے اذان مبلغ ایک مرغ کے بیدار ہوئے ہم،

مثل بیداری کا شکاروں مصر کے پھر بیچ فرسٹ کلاس ایم۔اے، ایل ایل بی ریلوے کے سفر کیا ہم نے طرف الٰہ آباد کے واسطے شرکت پکڑنے خلافت کانفرنس کے۔ یہاں تک کہ اوپر فقط داخل ہونے جلسہ کی جگہ کے ساتھ حکم انسپکٹر خفیہ پولیس کے کھڑے ہو گئے ہم واسطے کرنے تقریر کے اور کہا:

اے مسجدوں سے سامان چرانے والو!

نشانیاں ہیں واسطے نسلوں آنے والی تمھاری کے اگر بیچ مسجدوں اپنی کے روزانہ باتیں سیاست اور اخبار دیکھنے کی اختیار کرو تم بدلے وظیفہ اور تسبیح کے، مثل عالموں مصر اور قسطنطنیہ کے۔ درست کردے اللہ نشانہ بندوقوں تمھاری کا۔ پس وہ بہتر ہے واسطے تمھارے اے لیڈیز اور جنٹلمین ہندستان کے کہ ترک کرو تم دلانا تعلیم کا بچوں اپنے کو بیچ مدرسوں امریکن مشنری اور گورنمنٹ ہائی اسکولوں کے اور فریاد کرو تم اے پنجابیوں مالکوں ریلوے سے ذریعہ سر ملک عمر حیات خاں صاحب مدظلہ کے تا کہ دونی کردیں وہ ریلوں مسافروں کی لے جانے والیوں کو کہ تنگ آ گئے ہیں ہندستانی سبب سے کشمکش ریلوں اور تنگی جگہ سے۔ دور کرے اللہ عادت ہندستانیوں کی سفر سے فرسٹ کلاس کے اور ہدایت کرے علمائے دیوبند اور فرنگی محل کی واسطے اصلاح اُس مسلم رعایا کے کہ نہ زندگی بسر کرنے والی ہوگئی ہے وہ بیچ ہندو ریاستوں کے مثل گوالیار اور کوٹہ راجپوتانہ کے جیسا کہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علی نے بیچ کتاب پائنیر الٰہ آباد کے لکھا ہے۔ قطعہ:

''اے حافظ اگر وصل اور قبضہ مقامات مقدسہ کا چاہتا ہے تو صلح اور شرکت کر ساتھ ترکوں کے''

''ساتھ انگریزوں کے مکاری اور ساتھ افغانوں کے خوشامد اور ساتھ برہمنوں کے رام رام''۔

◆◆◆

''زمانہ'' کا فیروزی خیر مقدم

ارے وہ تو اخبار ''زمانہ'' کہ جاری ہوا ہے تو ملک کلکتہ سے دراں حال یہ کہ بیچ زمانہ گزرے ہوئے مہینوں چند کے داخل ہوئے تھے سپاہی برٹش کے بیچ مسجد زکریا اس کی کے ساتھ بندوق اور تلوار کے واسطے قتل کرنے مسلمانوں نماز کے پڑھنے والوں کے۔ پس تحقیق کہ نہیں ہے جاری ہونا تیرا ساتھ کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ کے مگر یہ کہ ساتھ روشنائی صاف اپنی کے لکھے گا تو حال ان کامیابیوں کا کہ حاصل کیں مصطفیٰ کمال پاشا نے ساتھ تلوار اپنی کے نہ ساتھ ریزولیوشنوں کے مثل ہندستانیوں کے۔ لا جرم ایک دن پیچھے افطار روزہ رمضان کے بیٹھے ہوئے تھے ہم بیچ گروہ شاگردوں اپنے کے مانند نظر بند خلیفہ اسلام کے بیچ قسطنطنیہ کے تا کہ سبق دیں ہم ان مسلمانوں کو کہ رہتے ہیں وہ بیچ ہندو دیسی ریاستوں کے مثل گوالیار کے اور نہیں پہنتے وہ لباس اسلامی مگر یہ کہ دھوتی پہنتے ہیں وہ مانند ہندوؤں پتھر کے پوجنے والوں کے بھی۔ اکثر ان کے ناواقف ہیں طریقوں نماز اور عقیقہ سے مثل مسلمان بیرسٹروں ہند کے اگر چہ جلاوطن کیا بادشاہ حیدرآباد نے مسلمانوں چند کو ملک ان کے سے ساتھ الزام بغاوت کے۔ چھین لے اللہ ان سے خطاب ''محی الملۃ والدین'' کا اور مقاماتِ مقدس انگریزوں سے کہ کہا ہے۔ قطعہ:

''نہیں پرواہ کرتا ہے مدعی اور جنرل ڈائر سوائے اپنے
کہ رکھتا ہے پر وہ مارشل لا اور حکومت کے آگے

اگر تجھ کو آنکھ رپورٹ ہنٹر کمیٹی دیکھنے کی بخشیں
نہ دیکھے تو عاجز اور ذلیل زیادہ ہندستانیوں سے کسی کو"

امابعد! جب ناراض ہوگئے وزیر بڑے اٹلی کے شرطوں صلح ترکی سے بھی اسی طرح فرانس کہ ظاہر کی اس نے ناراضگی ساتھ برطانیہ کے بیچ باب سخت بے انصافی اور ظلم کرنے ساتھ ترکوں کے اور داخل ہوئیں فوجیں ہندستانیوں کی بیچ قسطنطنیہ کے حکم سے انگریزوں کے۔ راہ بتلا دے اللہ طرف ان کے طاعون اور انفلوئنزا اور قحط کو کیونکہ ممبروں انجمن اتحاد وترقی نے بیچ کتاب "بوستاں" کے لکھا ہے کہ نہیں ہے پریشانی ترکوں ایشیائے کوچک کی مگر یہ کہ طرف سے اللہ مہربان حکمت والے کے نشانیاں ہیں بیچ اس کے واسطے اتحاد حکومتوں اسلامی دنیا کے تمام مثل افغان، ترکی، مصر، عربستان، بخارا، ایران، جارجیا، آذربائیجان اور افریقہ اور فلپائن کے۔ اگرچہ نفرت کرتے ہیں ہندستانی طلبا بیچ بورڈنگ ہاؤس انگریزی کے علاج دیسی طب سے خاص کیے گئے طلبا علی گڑھ کالج کے مانند عیسائیوں ترکی کے تباہ کرنے والوں کے لگاتے ہیں "ٹائی اور کالر" موافق حکم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کے۔ عروج کرو اے اللہ بیچ درۂ دانیال کے خطاب انگریزی ان کا اور ہدایت کرے اللہ مہاتما گاندھی کی طرف مالکوں سودیشی اسٹورس کے کہ کپڑا سودیشی گراں زیادہ حد سے فروخت کرتے ہیں وہ بھی اسی طرح چیزیں دوسری حال کہ وہ نہیں سکتے ہیں خریدنا ہندستانی مزدوری کے پیشہ والے۔ یہاں تک کہ ایک نے شاگردوں ہمارے سے توجہ خرچ کرائی ہماری طرف ریویو اخبار "زمانہ" کے تو نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے اور بیچ غفلت علما دیسی ریاستوں کے خلافت اسلامیہ سے سبب سے نہ دیکھنے اخباروں کے کہ رجوع لائے ہر طرف اخبار صفت کیے گئے کے اور تعریف کہی ہم نے شاگردوں اپنے سے ایڈیٹر صاحب اس کے کی دراز کرے اللہ عمر اخبار "زمانہ" کی ساتھ چندہ 12 روپیہ سالانہ کے اور بچادے اس کو نظر بری مسٹر شوکت علی سے کہ نہیں پسند کرتے ہیں وہ اخباروں اردو کو واسطے پڑھنے مسلمانوں کے مگر اخبار "ینگ انڈیا" اور "نوجیون" انگریزی اور گجراتی کو موافق اشارہ گاندھی صاحب کے کہا ہے۔ مثنوی:

"بیچ عمل ہجرت اور بائیکاٹ کے کوشش کر تو اور جو کچھ کر چاہے تو پہن
تاج آزاد خلافت کا اوپر سر خلیفہ کے رکھ اور ترکی جھنڈا اوپر کاندھے مصطفیٰ کمال کے"

◆◆◆

ہندستان سے انگوری ہجرت

اے اردو میں مائی ڈیئر لکھنے والو! ہلاکی اور تباہی ہے واسطے تمھارے۔ کیونکہ البتہ تحقیق ایک دن بیچ زمانے گزرے ہوئے جنگ بلقان کے نظر اوپران مظالم اٹلی اور سرایڈورڈ گرے کے کر رہے تھے ہم کہ ساتھ مشورے ایک دوسرے کے توڑے اوپر سردل ترکوں بے بس کے بیچ زمین طرابلس الغرب کے ساتھ اشارے مسٹر اسکوتھ وزیر گزرے ہوئے برطانیہ کے اگر یاد رکھتے ہو تم اے طلبا علی گڑھ کالج کے کہ بیچ اسی زمانے ذکر کیے گئے کے ترک کر دیا تھا تم نے تناول کرنا گوشت کا۔ مگر تعجب بہت اوپر قبضے قسطنطنیہ اور تمھارے کہ نہ دور کیا تم نے کالج اپنے سے ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کو ساتھ خطاب انگریزی ان کے کے پس شرم تم کو ہوجیو۔

امابعد پیچھے گزرنے ایک گھڑی زیادہ کے ٹھنڈا کر دیا جوش ہندستانی ہوم رول ایجی ٹیشن کا ہنٹر کمیٹی نے ساتھ درازی زمانے تحقیق مبلغ ایک برس کے اگرچہ ناکام رہا ملنز کمیشن مصر کا ساتھ اتفاق پورے قوم مصر کے نہ مثل نااتفاقی ہندستانیوں کے کہ سبب سے اس کے روٹی پکاتے ہیں ہندستانی انگریزوں کی بدلے ٹھوکروں بوٹ ان کے کے راہ بتلا دے اللہ ان کو تعلیم اور بائیکاٹ کی اگرچہ گراں کر دی ہیں چیزیں سودیشی بعض شاگردوں ہمارے نے ساتھ گھمنڈ جنرل ڈائر کے کہ بری کیا اس کو کمیٹی ہنٹر نے کیونکہ بہت سے دو رہنے والے ہندستان کے کہ مخالفت پکڑتے ہیں وہ

بیچ باب مسئلہ عدم تعاون کے۔ پس ناگاہ طرف سے حجاز کے آیا شریف مکہ بیچ گھر مکتب ہمارے کے۔ ساتھ تحفہ رشوت کھجوروں طائف کے بھی بیٹا اس کا نام کیا گیا غلام اللہ کا (عبداللہ 12/ رح) اوپر گردن ایک اونٹ لندن کے بیٹھا ہوا۔ پس پیچھے بجالانے قاعدوں تسلیم کے در آیا وہ دروازے مغربی سے بیچ گھر ہمارے کے برابر چارپائی ہماری کے۔ تاکہ دستخط ہمارے ساتھ روشنائی بلیو بلیک کے لیوے وہ اوپر فتویٰ خلافت شریف مکہ کے مگر سب تعریف واسطے مسلمانوں خفیہ پولیس کے ہے ہدایت کرے اللہ ان کی طرف دوزخ کے اور پریزیڈنٹ ولسن کی طرف کوہ قاف کے کہ سوال کیا ہم نے اس سے کہ اے وہ تو عبداللہ بیٹے شریف کے کہ ساتھ لالچ حکومت حجاز کے روگردانی کی باپ تیرے نے ترکوں بہادری کے پیشہ والوں سے اور رشتہ دوستی کا جوڑا ساتھ لندن والوں کے ساتھ رشوت اور وعدہ آزادی حجاز کے کہہ تو کہ کیا ہے سبب کرنے بغاوت باپ تیرے کا ساتھ حکومت اسلامی ترکی کے۔ پس کیا چاہیے جاننا اے انگریزی کارخانوں میں کام کرنے والوں بیچ زمانے تحریک سودیشی اور بائیکاٹ انگریزی کے بھی اے ملا رموزی صاحب دراز کرے اللہ تم کو ساتھ عمر اور تحریر آزاد کے گواہی دیتا ہوں میں اوپر اس کے کہ جب چھن گئی آزادی تحریر و تقریر کی بیچ ملک ہندستان کے ساتھ ہونے اعلان شاہی کے مثل کمشنر صاحب پشاور کے کہ بدلے مبلغ ایک تقریر کے نظر بند کیا انھوں نے لالہ امیر چند کو بھی اسی طرح دونا کر دیا کرایہ مکانوں کا ہندستانیوں نے ساتھ سبب غفلت پکڑنے ہندی میونسپل بورڈ کے اور خوف بیچ دلوں ممبروں وائسرائے کونسل کے بیٹھا ہوا لارڈ چیمس فورڈ کا۔ اگرچہ یاد کریں گی بیچ زمانے آنے والے کے نسلیں ہماری سزاؤں کو مسٹر تلک اور حسرت موہانی صاحب کی کہ نشانیاں ہیں بیچ ان کے واسطے بہادروں کے اگر غور کریں وہ بیچ اس کے اور بیچ زندگی خوف اور خوشامد کی بھری ہوئی سر ملک عمر حیات خاں آف ٹوانہ کے۔ کیونکہ تنگ آگئے ہیں ہندستانی شوہر عورتوں اپنی سے بیچ باب خریدنے زیور زیادہ حیثیت تنخواہ اپنی سے بھی۔ نہ اختیار کیا مسلمانوں ہند نے ساتھ اتفاق پورے کے مبلغ ایک ہندستانی لباس جیسے نہ تعلیم دی علمائے دیوبند نے طلبا اپنے کو تیرہ بازی کی۔ مگر یہ کہ ساتھ فلسفہ قدیم سکندر ذوالقرنین کے بسر لے جاتے ہیں وہ اور مہتمم ان کے زندگی اپنی ساتھ خطاب انگریزوں کے۔ راہ بتلادے اللہ ان کو مالٹا اور محمود الحسن صاحب قبلہ کو دیوبند کی تاکہ سبق

دیں وہ مسلمانوں ہند کو تاریخ بادشاہوں اسلام کا اور ترک کردیں مسلمان دیکھنا ناولوں خراب کرنے والی اخلاق کا بھی۔ اسی طرح وہ رسالے ماہوار اردو کے نہیں لکھتے وہ مضامین ملے ہوئے اوپر معاملوں سیاست اور جرأت قوم پرستوں اور چالاکیوں سر آغا خاں کے، مگر یہ کہ ساتھ عبارت عمدہ اردو کے لکھتے ہیں وہ مضامین مشتمل اوپر عشق اور بہار کے۔ درست کردے اللہ مذاق ان کا اور سامانِ پیش قدمی قوم پرستوں کا۔ کیونکہ بیچ باب مظالم اوپر ترکی کے لارڈ کچنر دہلی نے بیچ کتاب ''میزان منشعب'' کے ماری ہے بلیغ ایک مثال کہ یہ ہے وہ بیت:-

''تازہ چاہتا ہے تو رکھنا اگر داغوں سینہ اور دغابازی لائڈ جارج کو''
''کبھی کبھی تو پھر پڑھ اس دفتر پھٹے ہوئے اور فائل اردو اخبار کو''

پس جب سلسلہ کلام اس کے کا اوپر اس جگہ کے اور پیش قدمی قوم پرستوں کی برابر قسطنطنیہ کے پہنچا تو کہا ہم نے اے عبداللہ بیٹے شریف کے۔ گردن مارے اللہ تیری بیچ ایڈریانوپل کے اگر دعوے کرے تو اوپر خلافت کے۔ سچ کہا تو نے وہ جو کچھ کہ کہا تو نے بیچ باب اصلاح مسلمانوں ہند کے اب ساتھ عصا سیاسی اپنے کے حکم دیا ہم نے شاگردوں اپنے کو کہ راہ پکڑیں وہ افغانستان کی اگر داخل ہونا بیچ گروہ فرشتوں اور مقاماتِ مقدس کے چاہتے ہو تم اے بنی آدم ہندستان کے کیونکہ وہ افغانستان کہ نیچے اس کے بہتا ہے دریا اٹک کا اور میوے قسم قسم کے پس کھاؤ اور پیو اور مت صرف کرو عمر بیچ ہند کے کیونکہ تحقیق اللہ نہیں پسند کرتا بزدلوں ہندستان کو کہ کہا ہے۔

◆◆◆

ترکی کا زرد صلح نامہ

امابعد! اے صرف رمضان میں نماز پڑھنے والو!

ہدایت اور انگریزی خطاب ہے واسطے تمھارے اور خبرداری واسطے ہجرت کرنے والوں ہند کے سبب سے تنگ کرنے حکومت ہند اور تانگہ والوں کے کہ کرایہ زیادہ حد سے لیتے ہیں وہ مسافروں نئے سے۔ اگر داخل ہوں وہ بیچ شہر نئے کے۔ یہ کہ ایک دن پیچھے فارغ ہونے نماز شہیدوں جلیانوالا باغ اور کانپور وکنار پور وکلکتہ کے۔ بیٹھے ہوئے تھے ہم اور مسٹر لائڈ جارج وزیر بڑے برطانیہ کے ساتھ صلح نامہ ترکی کے بیچ گھر مکتب ذاتی ہمارے کے بھی ایڈیٹر صاحب ''مشرق'' کے سامنے وائسرائے ہند کے بھرے ہوئے امید خطاب سرکاری سے۔ ناگاہ طرف سے ایران کے پہنچے دوست پرانے ہمارے نام کیے گئے ''نوشیرواں عادل'' بھی ہمراہ ان کے لارڈ کرزن ساتھ ''عہد نامہ ایران وانگلستان'' کے۔ یہاں تک کہ قید ساتھ مشقت کے کیا مجسٹریٹوں انگریزی نے علمائے دین اسلام کو مثل مولانا فاخر وحید احمد صاحب کے۔ پھر بیٹھ گئے نوشیرواں اوپر چارپائی کمزور ہماری کے، برابر ہمارے ملا کر کاندھا ساتھ کاندھے کے۔ اور ہمراہی ان کے دائیں بائیں مثل بزرجمہر اور ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار کے ساتھ جوتے انگریزی اپنے کے بیچ روضہ مبارک ایک صحابیؓ کے۔ پس سوائے اس کے نہیں ہے مگر یہ کہ گواہی دیتے ہیں ہم اوپر زیادتی صلح

نامہ ترکی اور افلاس مسلمانوں کے، سبب سے قرضداری مہاجنوں کے کہ منہ بات اپنی کا کھولا نوشیرواں نے بیچ زبان اردو کے آدھی انگریزی بولی انھوں نے تو شتابی کی ہم نے اوپر خاموش کر دینے ان کے کے۔ مثل خاموشی راجہ صاحب محمود آباد کے بیچ خلافت ایجی ٹیشن کے اور کہا کہ اے وہ تم نوشیرواں بھرے ہوئے انصاف کے۔ نہیں ہو تم خبردار اوپر پریشان ترکوں اور ریلوے مسافروں ہند کے۔ سبب سے تنگی جگہ اور فراخی کرایہ کے بھی اسی طرح پریشانی اور بزدلی مسلمانوں ہند کی ہے۔ سبب سے گرانی روغن زرد اور دواؤں حکیم اجمل خاں صاحب اور ڈاکٹر انصاری صاحب کے۔ کم کردے اللہ فیس ان کی واسطے مریضوں غریب کے۔ لاجرم اوپر صلح نامہ ترکی کے بیچ بحث کے آئے ہم اور جھگڑے ہم ساتھ ان کے اور جھگڑے وہ ساتھ ہمارے اور کہا کہ اے وہ تم ملا رموزی صاحب ہمیشہ ہو جیو سایہ تمھارا اوپر اخباروں اردو کے اور عصا اوپر گورنروں ہند کے۔ نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے کہ بہرام گور کو بیچ کتاب گلستاں کے حکایت کرتے ہیں کہ نہیں حکومت کی اس نے اوپر دنیا تمام کے، مگر ساتھ پھیلانے انصاف اور تعلیم اور حقوق رعایا اپنی کے نہ مثل حکومتوں یورپ کے جیسا کہ سرہارکورٹ بٹلر صاحب نے بیچ کتاب گلستاں کے لکھا ہے۔ مبلغ ایک شعر:

''طاؤس اور برطانیہ ساتھ اُس نقش اور حکومت کے، کہ ہے''

''اعتدال پسند تعریف کہتے ہیں اور وہ خود شرمندہ قبضہ مصر و آئرلینڈ ہے''

اب ساتھ نام اللہ مہربان قدرت والے کے کچھ اوپر زرد صلح نامہ ترکی کے کہتے ہیں ہم تا کہ آسان کردے اللہ اوپر شاگردوں عربی ہمارے کے سمجھنا سیاست اور اخبارات کا۔ پس تحقیق جب رشوت لی داماد فرید پاشا نے اتحادیوں اور نولکشور پریس لکھنؤ سے اور بدلے خوشامد اپنی کے۔ بھی سبب سے خوف یورپ کے قبول کیے علمائے دین ہمارے نے خطاب یہودیوں اور نصرانیوں اور مجوسیوں کے۔ تو غالب لایا اللہ مبلغ ایک قوم کو اوپر قسطنطنیہ کے کیونکہ منشی رحمت اللہ رعد نے بیچ نامی جنتری اپنی کے لکھا ہے کہ نہیں ہے آسان حفاظت بمبئی و بغداد و مقامات مقدس کی، مگر یہ کہ اتفاق کیے گئے ہو جائیں۔ رہنے والے ہندستان کے اوپر بائیکاٹ انگریزی چائے اور سگریٹ کے اور خطاب پائے ہوئے اور پنشن پائے ہوئے اور سند پائے ہوئے یونیورسٹیوں کے بھی تعلقہ دار

افغانسان کے واسطے کاٹنے تعلق انگریزی کے، مثل عربوں اور گردوں اور بدوؤں ملک شام کے کہ ساتھ زور عصا اپنے کے آزادی حاصل کی انھوں نے۔ اے اللہ دراز کر تو عمر خلیفہ اسلام ہمارے کی ساتھ قوت اور دبدبہ کے بھی۔ ہمیشہ ہو جیو سایہ ان کا اوپر گردنوں ہماری اور دول یورپ کے بھی۔ راہ بتلا دے اللہ مسلمانوں کو تجارت و تعلیم کی اور ہندستانیوں کو اخباروں اردو کی مثل ''زمیندار'' کے اخبار ''ینگ انڈیا'' اور ''نوجیون'' کے موافق کہنے مسٹر شوکت علی صاحب کے واسطے امداد مہاتما گاندھی کے۔

◆◆◆

قوم کا اُودا جوش

الغرض اے محترم پولیس والو!

خبرداری اور آگاہی ہے واسطے تمھارے بیچ باب بربادی پولیس بارکوں آئرلینڈ کے۔ سبب سے تنگ کرنے قوم پرست لیڈروں ہند کے۔ مانند فقیر محمد صاحب انسپکٹر خفیہ کے خواجہ عبدالحی صاحب کو۔ پس البتہ تحقیق نہیں ہے کہ کوئی شک بیچ اس کے کہ غرور پکڑا مسٹر لائڈ جارج نے بیچ باب پامال کرنے عرضداشت خلافت وفد کے، مگر یہ کہ مدد دی ان کو ایڈیٹر صاحب اخبار ''البشیر'' اٹاوہ نے۔ ساتھ خطاب ''خان بہادر'' اپنے کے بھی یہ۔ واقف ہو گئے ممبر پارلیمنٹ لندن کے اوپر ''بے بسی اور نااتفاقی'' مسلمانوں ہند کے۔ سبب سے نہ ہونے ہتھیاروں جدید اور تعلیم عام کے بیچ زبان مادری اپنی کے۔ اگرچہ خواجہ کمال الدین نے ذریعہ شعر اپنے کے بیچ کتاب ''سول اینڈ ملٹری گزٹ کے لکھا ہے۔ شعر:

''دفتر تمام ہوا اور خاتمہ کو پہنچی عمر صلح کانفرنس کی''

''ہم اسی طرح بیچ اول وصف اور رزولیوشن کے ہیں ہم''

دراں حال یہ کہ بیچ کپڑوں سودیشی کے نہیں سماتے انگریزی طلبا اور مارشل فوش اوپر گھمنڈ فوجوں فرانس وامریکہ کے ساتھ سبب دینے مسٹر چنتامنی اور لارڈ سنہا کے بھی خوشامد سے اعتدال

پسندوں دوسرے کے، مانند ایڈیٹر صاحب "حقیقت" اور "مشرق" کے۔ راہ بتلادے اللہ ان کو عراق عرب کی اور ترکوں کو لندن اور یونان کی مانند آنریبل وزیر حسن کے پس تحقیق کہ بیٹھے ہوئے تھے ہم بیچ گروہ شاگردوں اپنے کے اوپر کرسی صلح کانفرنس کے ہمراہ اتحادیوں کے مانند وزیر یونان کے۔ ناگاہ نازل ہوا مبلغ ایک پرچہ اخبار "فتح دہلی" کا اوپر چھت حجرہ ہمارے کے کہ عبارت سخت زیادہ لکھی تھی ایڈیٹر اس کے نے واسطے امیر صاحب افغانستان کے طرف سے گورنمنٹ اپنی کے۔ راہ بتلادے اس کو جنوبی افریقہ کی۔ اگرچہ نہ حکم دیا لیفٹننٹ گورنر صاحب نے اخباروں "کانگریس" واانڈیپنڈنٹ کو تاکہ سکیں وہ داخل ہونا بیچ ملک سر ہملٹن گرانٹ کے ساتھ فوجوں افغان کے۔ کیونکہ حکیموں مصر نے بیچ کتاب "لندن ٹائمز" کے اوپر خراب ہونے صحت جسمانی ہندستانیوں کے، سبب سے افلاس کے مبلغ ایک قطعہ لکھا ہے اور وہ یہ ہے۔ و ہو ہذا قطعہ:

"دولت ہمیشہ کی پائی جو کہ کمال پاشا کی طرح زندہ رہا کیونکہ"
"پیچھے اس کے ذکر خیر اور بغاوت کا زندہ کرتا ہے نام شریف مکہ کا"

بھی اسی طرح ایک دن پہلے نکلنے آفتاب کے حکیم سقراط کو پوچھا ہم نے کہ کیا کہتے ہو تم اے حکیم بڑے راولپنڈی اور منصوری کے بیچ باب افغان وفد اور جوش ہندستانیوں کے۔ پس لاجرم بیچ جواب کے آئے حکیم صفت کیے گئے اس طرح کہ اے ملا رموزی دراز کرے اللہ عمر اور دولت اور تحریر تیری اور شاگردوں تیرے کی۔ نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے کہ یہ ہے سبب ناکامیابی مسلمانوں ہند کا کہ سخت کر دیا ہے نصاب عربی اور انگریزی کا واسطے طلبا کے ڈاکٹر انصاری اور حکیم اجمل خاں صاحب نے بھی۔ آسان ہو گیا کرنا چندہ کا واسطے ہر ایک ہندستانی کے۔ بھی ایڈیٹری اخباروں اردو کی واسطے ہر ایک اردوداں کے۔ اگرچہ نہ پڑھے ہوں اس نے علوم دوسرے، مگر یہ کہ اوپر فقط امتحان انٹرنس کے ایڈیٹر ہو جاتا ہے ہر ایک ہندستانی ساتھ ترجمہ برقیات کے۔ اگرچہ سبب سے نہ ہونے "قومی بیت المال" اور "شیخ الاسلام" بھی "آزاد مسلم یونیورسٹی" کے باہر نکل آئی ہیں عورتیں شریف مکانوں اپنے سے واسطے کمانے روزی کے سبب سے پریشانی بھوک اور پیاس کے بھی۔ یہ عادت پکڑی والیان ریاست نے اوپر خریدنے موٹروں اور بائیسکلوں کے ساتھ روپیہ رعایا اپنی کے اوپر بھروسہ مہاتما گاندھی کے۔ اب غور کر و تم بیچ کاموں ظفر الملک صاحب

علوی کے اگر عقل اردو کتابیں بیچنے کی رکھتے ہو تم اے ممبر و مسلم لیگ کے۔ پس اوپر فقط سننے تقریر سقراط کے ساتھ مشین گن جرنل ڈائر کے۔ منہ بات اپنی کا پھیرتے ہیں ہم طرف مطلب اپنے کے کیونکہ نہ بیدار ہوئے مسلمان ہنگاموں کانپور اور کتار پور سے اور طلبا عربی کے ساتھ تعلیم قدیم کے کہ استادان کے مانند طریقوں اگلے خضر علیہ السلام کے سبق دیتے ہیں بیچ حجروں مسجدوں قسطنطنیہ کے۔ نہ مثل جامع از ہر مصر کے۔ دور کرے اللہ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کو علی گڑھ کالج سے یا واپس کریں وہ خطاب اپنا کیونکہ موافق اس شعر بڑے کے نہیں پہنچتا ہوا ہے جوش شاگردوں ہمارے کا سبب سے گرانی نمک مرچ اور غلہ کے۔ اب گواہی دیتے ہیں ہم اوپر اس کے کہ اکثر وہ مسلمان کہ نہیں جانتے ہیں وہ اور ماں باپ ان کے نام خلیفہ اسلام کا، مگر یہ کہ صرف بیچ مہینے رمضان کے نماز پڑھتے ہیں وہ کہ کہا ہے۔ مثنوی:

''وہ ڈاکٹر یورپ کے پیٹ مزدوروں ہند کا ساتھ سختی کے کاٹتے ہیں''
''اور وہ علما کہ سبب سے خوف گرانی اور قحط کے بیچ جلسوں کے شرکت نہیں پکڑتے''
پس مت مارے تامل بیچ بات کے دم اے مسٹر محمد علی''
''صاف کہہ تو اگر دیر میں کہے تو اے ممبر کونسل کے کیا غم ہے''

◆◆◆

اخبار ''زمیندار'' کا عُتّابی اجرا

اے وہ تو اخبار ''زمیندار'' ملک لاہور کے کہ نہیں ہے جاری ہونا تیرا ساتھ ہمت مالک اپنے کے مگر مانند ہمت مصطفیٰ کمال پاشا کے ہمراہ فوجوں قوم پرست کے اوپر قسطنطنیہ اور گیلی پولی کے بھی۔ مانند جرأت سر ملک عمر حیات خاں صاحب آف ٹوانہ کے بیچ کونسل وائسرائے ہند کے۔ پس نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے اور بیچ قابلیت دوست ہمارے مولوی ظفر علی خاں صاحب کے۔ ہمیشہ ہو جیو سیاسی تبصرہ ان کا۔ دراں حال یہ کہ درست کی زبان اردو پنجابیوں کی انھوں نے ساتھ تحریروں ادبی اپنی کے مانند اردو زبان حافظ عبداللہ عسکری امرتسری کے کہ تباہ کیا انھوں نے زبان کو ساتھ لکھنے ''شرح منظوم دیوان حافظ شیراز'' کے۔ راہ بتلادے اللہ ان کو ''انجمن ترقی اردو'' کی کہ تنگ آگئے ہیں مولوی عبدالحق صاحب سبب سے نہ دینے چندہ مددگاروں اپنے کے جیسے تنگ آگئے ہیں قوال بعض صوفیوں ہند سے کہ تمام کرتے ہیں وہ راتیں اندھیری برسات کی ساتھ تلاوت قوالی ہارمونیم کے۔ ہدایت کرے اللہ ان کو طرف آیتوں قرآن پاک کے کیونکہ لارڈ کرزن شاگرد بڑے ہمارے نے لکھا ہے بیچ کتاب ''انوار سہیلی'' کے۔ قطعہ:

جس نے کہ اوپر دکان اپنی کے لگائی تصویر بادشاہ لندن کی
• وہ اور ماں باپ اس کے کبھی اوپر منزل کے نہ پہنچیں گے

ڈرتے ہیں ہم اور لائڈ جارج تم سے اے بیٹوں ہندستان کے
کہ جو ہتھیار کہ باندھتے ہو تم بیچ ایجی ٹیشن خلافت کے نہیں کام آئیں گے

پس البتہ تحقیق خبرداری اور آگاہی ہے واسطے رہنے والوں لندن کے بھی واسطے قادیانیوں اور ملا طاہر سیف الدین صاحب کے یا واسطے خواجہ حسن نظامی صاحب کے۔ ہمیشہ ہو جیو کارخانہ ''نظام المشائخ'' ان کا کہ نہیں جاری ہوا اخبار ''زمیندار'' مگر واسطے اصلاح مذاق شعرائے ہند کے، بیچ لکھنے اشعار رجزیہ اور قومی کے بھی واسطے ان امیروں اور رئیسوں کے کہ نفرت اوپر دیکھنے اخباروں اردو کے بھیجتے ہیں وہ سبب سے ایم۔ اے کورس اپنے کے بھی واسطے دور کرنے تکلیف ان کاشتکاروں کے کہ عاجز آ گئے ہیں وہ سبب سے مظالم تھانہ داروں اور تحصیلداروں کے جیسا کہ لکھا ہے پنڈت مدن موہن مالوی نے بیچ کتاب ''سکندر نامہ'' کے اور یہ ہے وہو ہٰذا۔ مثنوی:

''مبلغ چالیس برس عمر تیری کے گزرے اے وزیر یونان کے''
''مزاج تیرا حالتِ تعصب اور خواہشِ سرما سے نہ گزرا''

پس عجب وہ گھڑی حیرت اور غصہ کی بڑھانے والی کہ مجبور کر دیا فوجوں اتحادیوں نے سلطان ترکی اور شیخ الاسلام ان کے کو بھی ساتھ دباؤ جہازوں اپنے کے۔ لکھوایا ان سے مبلغ ایک فتویٰ بیچ باب مخالفت فوجوں مصطفیٰ کمال پاشا کے۔ درانحال یہ کہ واقف کر دیا اللہ مہربان قدرت والے نے مسلمانانِ ہند کو اوپر غلط خبروں رپوٹر ایجنسی کے۔ اب نہیں سکتے ہیں وہ کرنا بھروسہ اوپر خبروں اس کی کے کیونکہ آ گئی ہے قریب وہ گھڑی کہ شتابی کریں حکومتیں اسلامی اوپر اتحاد اتفاق کے، موافق تعلیم علامہ جمال الدین افغانی مثل افغان اور حجاز اور شام اور عراق، عرب اور جارجیا اور آذربائیجان کے۔ اگر غور کریں وہ بیچ سطروں مضمون ''زمیندار'' کے۔ اگرچہ سمجھتے ہیں بعض نوجوان انگریزی طلبا ہمارے ذلیل پرانے ماں باپ اپنے کو۔ سبب سے تربیت بورڈنگ ہاؤس اپنے کے۔ راہ بتلادے اللہ ان کو ندوہ کی ساتھ تعلیم عربی علم دین اپنے کے۔

اب ساتھ مشین گن جنرل ڈائر کے تعریف کرتے ہیں ہم اُن علمائے دیسی ریاستوں کی کہ خاموش بیٹھے ہیں وہ بیچ باب خلافت جدوجہد کے سبب سے دباؤ شخصی حکومتوں کے۔ وہ بھی بعض

ان کے سبب سے بدمذاقی اپنی کے یا سبب سے نہ دیکھنے اخباروں اردو کے یا اکثر ان کے کہ نہیں پڑھتے ہیں وہ نام خلیفہ اسلام کا بیچ خطبہ جمع کے سبب سے خوف سی آئی ڈی کے۔ دراز کرے اللہ عمر اخبار ''زمیندار'' اور ایڈیٹر اس کے کی ساتھ چندہ 18 روپیہ سالانہ کے اور توفیق دے شاگردوں ہمارے کو واسطے خریداری اس کی کے۔

''پھر کیا کیا خوبیاں مولوی ظفر علی خاں کی جھٹلاؤ گے''۔

◆◆◆

وفد خلافت کی چمپئی واپسی

آیا ہے بیچ کتاب گلستاں اور پورٹ آئینی اصلاحات ہند کے کہ نہیں ہے سوائے اس کے مگر یہ کہ دیکھا ہم نے ایک دن بیچ کوٹھی راجہ صاحب محمود آباد کے ان ہندستانی ممبروں امپیریل کونسل وائسرائے کو یہ کہ شغل کیے گئے ہو گئے تھے وہ ساتھ چائے انگریزی اور خطابوں کے بھی لطف کے جو کرنے والے تھے ساتھ سننے قوالی رنڈیوں اودھ کے۔ یہی مبلغ ایک شاگرد ہمارا شہرت دیا گیا ساتھ نام سرا وڈوائر کے کہ تعریف اس کی سے ہے بھر دیا خطبہ اپنا لالہ لاجپت رائے نے۔ ہمیشہ ہو جیو ایجی ٹیشن ان کا بیچ امریکہ کے۔ پس البتہ تحقیق جب نظر سیاسی ہماری اوپر اس کے اور بدمذاقی علمائے دیوبند کے پڑی تو ڈانٹا ہم نے اس کو اور دھوبیوں ہندستان کو کہ گراں کردی انھوں نے اُجرت دھلائی کپڑوں ہمارے کی۔ سبب سے عائد کرنے تاوان گورنمنٹ ہند کے اوپر رہنے والوں دہلی کے اگرچہ نہ بیعت لی خواجہ حسن نظامی صاحب نے مریدوں اپنے سے واسطے شرکت خلافت ایجی ٹیشن کے، مگر یہ کہ صرف کیے گئے رہے وہ بیچ تالیف و تصنیف ادبی اور تجارتی اپنی کے۔ دور کرے اللہ غفلت پیروں ہماری کے اور انگریزوں کو ہندستان سے ساتھ ایجی ٹیشن اور روزوں ستیہ گرہ کے نہ مثل ایجی ٹیشن بنگالیوں کے کہ ذریعہ سے بم اور ریوالور کے شہید کیا انھوں نے انگریزوں اور افسروں خفیہ پولیس ہند کے۔ تو قسم ہے چالاکیوں گورنمنٹ ہند کی

کہ راضی کیا اس نے علامہ محمود طرزی کو اوپر صلح کے ساتھ رشوت دعوتوں انگریزوں اور موٹروں انگریزی کے۔ اگر چہ بیچ مہمانداری مبلغ تین مہینے وفد افغانستان کے صرف ہوا روپیہ زیادہ خزانہ ہندستان کا کہ ڈانٹا ہم نے اس کو اس طرح کہ اے وہ تو شاگرد ہمارے لعنت خدا کی اوپر تیرے اور رپوٹر ایجنسی کے ہو جیو کہ خبریں ملی ہوئی جھوٹ اور مکر کے سناتی ہے وہ بیچ باب آزادی مصر کے کیونکہ ہے آنا تیرا بیچ کوٹھی راجہ صاحب محمود آباد کے ساتھ ممبروں وائسرائے کونسل کے۔ درانحال یہ کہ مخالفت کی راجہ صاحب اور دوستوں تمام ان کے نے ترک موالات کی۔ بھی چھوڑ دیا انھوں نے صدارت کو مسلم لیگ کی اور نہ باز رکھا دست اپنے آنریبل وزیر حسن کو ملازمت سے انگریزوں عراق عرب کے۔ سبب سے خوف اللہ مہربان قدرت والے کے۔ نہ سبب سے خوف مصطفیٰ کمال پاشا کے کہ جنگ ساتھ یونانیوں کے لا رہے ہیں وہ بیچ زمانہ حال کے ساتھ ہمت اور امداد فوجوں اسلامی کے جمع کیا ان کو بیچ جھنڈے مصطفیٰ کمال پاشا کے۔ انور اور طلعت پاشا نے ملکوں بخارا اور افغان اور ایران اور عراق عرب اور شام اور ارضِ روم اور روس بھی حجاز سے۔ واپس دلا دے اللہ مقامات مقدس ذریعہ ان کی کے خلیفہ اسلام کو بھی واپس دلائے اللہ ان مسلمانوں رامپور اور ٹونک اور حیدرآباد کو کہ جلاوطن کیا گیا ان کو ریاستوں ان کی سے۔ اگر چہ سبب سے خوف ریزیڈنٹ حیدرآباد کے۔ بدنام کیا نام بادشاہوں گزرے ہوئے حیدرآباد کے میر عثمان علی خاں صاحب نے۔ پس وہ بہتری واسطے تیرے اے شاگرد ہمارے کہ چھوڑ نا کر تو صحبت دوستوں راجہ صاحب کے کو۔ پس اگر کیا تو نے ایسا کہ کہا ہم نے جیسا تو بشارت وخوشخبری ہے واسطے تیرے اور واسطے اُن . ستانی بہادروں کے کہ نہیں لائے وہ بیچ دھیان اپنے کے قوت انگریزوں مشین گن رکھنے والوں کو کہ کامیاب کرے گا اللہ مسلمانوں ہند کو ساتھ ہمت اور استقلال پوری کے۔ اگر چہ سبب سے نحوست تیرے اور بزدلی اور نااتفاقی ہندستانیوں کے۔ واپس آیا وفد خلافت کا یورپ سے محفوظ رکھے اللہ اس کو نظر بندی قانون تحفظ ہند سے اوپر بندرگاہ بمبئی کے مثل ظفر علی خاں کے، مگر اے عجب وہ گھڑی حیرت اور خلافت ایجی ٹیشن کے بڑھانے والی سبب سے استقلال گاندھی جی اور بزدلی مولانا عبدالباری کے۔ بیمار کردے اللہ بیچ انفلوئنزا کے مسز اینی بیسنٹ کو کہ مخالفت ساتھ سختی بہت کے کی انھوں نے ترک موالات کی کہ منہ بات

اپنی کا کھولا شاگرد ہمارے نے اس طرح کہ اے ملا رموزی استاد میرے اور وزیر یونان کے گواہی دیتا ہوں میں اوپر اس کے اور اوپر لیڈروں مزدور پارٹی ہند کے کہ نہیں ہے واپس ہونا وفد خلافت کا سبب سے نحوست میری اور راجہ صاحب محمود آباد کی کے مگر یہ کہ ملا ہوا ہے واپس ہونا اس کا اوپر فصلوں چند کے اگر سنو تم ان کو اور مزدور ہندستان کے فضول مظالم حکومت انگریزی کو ذریعہ سے اخباروں اپنے کے کہ نہیں سکھلاتے پڑھنا اخبار اپنے مزدوروں ہند کو لیڈران کے مانند مزدوروں یورپ کے۔ پس البتہ تحقیق یہ ہے سبب ناکامی وفد خلافت کا بھی یہ کہ نہیں سکتے ہیں اور ہرگز نہیں سکتے ہیں پڑھنا اخبارات کا عربی طلبا ہندستان کے موافق اصولوں جغرافیہ اور تاریخ کے، مگر یہ کہ قناعت اوپر دیکھنے برقیات کے پکڑتے ہیں وہ سبب سے ناواقفیت استادوں اپنے کے کہ اکثر ان کے بےخبر ہیں طریقوں تعلیم اور اخبار بینی سے۔ اے بےخبر ہونا ان کا مانند بےخبر ہونے اُس ریلوے بورڈ ہندستان کے ہے کہ نہیں شائع کرتا واسطے آگاہی ہندستانیوں کے حالات اول مقدموں مال اور فوجداری کے کوکہ اوپر چوروں ریل سے سامان چرانے والوں کے چلائے جاتے ہیں طرف سے تھرڈ کلاس مسافروں کے بھی اسی طرح پولیس ریلوے ہندستان کے کہ نہیں توجہ لاتی وہ اوپر سامان چوری گئے ہوئے تھرڈ کلاس مسافروں کے۔ اگرچہ فریاد کریں وہ کتنی ہی حکیموں ویس طب ہندستان سے بیچ باب کم کرنے فیس اور قیمت دواؤں اپنے کے، کہ مانند دواؤں انگریزی کے دونی کر دی قیمت اپنی انھوں نے بیچ پردے دواخانہ یونانی دہلی کے بھی۔ اسی طرح نہیں ہے واپس ہونا وفد خلافت کا مگر سبب سے ان انگریزی شفاخانوں ہند کے کہ مریض زیادہ ان کے مرجاتے ہیں سبب سے افلاس اپنے اور بےپروائی ڈاکٹروں انگریزی کے جیسا کہ مسٹر چرچل نے بیچ کتاب ''انوار سہیلی'' کے ماری ہے مبلغ ایک مثال اور بدنظمی لائبریریوں ہند کے کہ یہ ہے وہو ہذا۔ مثنوی:

''نہیں بیان کرتے شعرا ہمارے مظالم انگریزی بیچ شاعری کے البتہ تحقیق نہیں لکاتے اصول کتب بینی کے ہندستانی اوپر لائبریریوں۔ کے۔ البتہ تحقیق پس ہرگز نہ ہوں گے کامیاب ہندی ساتھ افلاس اور قرضداری کے۔ البتہ تحقیق'' ہی نہ چلیں گے علما ہمراہ ہمارے مگر ساتھ گولہ باری کے۔ البتہ تحقیق امابعد جب سلسلہ باتوں شاگرد ہمارے کا اور پیش قدمی احرار اسلام کا برابر قسطنطنیہ کے

پہنچا تو ہنس پڑے ہم اوپر کاموں مولانا عبدالباری صاحب کے۔ بھردے اللہ سیاست اور ایجی ٹیشن سے فرنگی محل ان کا کہ ناراض ہوگئے مولانا شوکت علی صاحب بی۔اے پاس مرید اُن کے سبب سے تلوّن اور کمزوریوں مولانا صفت کیے گئے کے۔ بیداری واسطے علما ہمارے اور فتح واسطے فوجوں مصطفیٰ کمال پاشا کے ہو جیو کہ کہا ہے۔

◆◆◆

حجاج کی کافوری واپسی

ایک دن بیچ رات اندھیری مارشل لا پنجاب کے دیکھا ہم نے ممبروں لندن پارلیمنٹ کو کہ
بیچ کشتی آبدوز کے جارہے تھے وہ واسطے کرنے حج بیت اللہ شریف کے اور ہمراہ اُن کے حجاج
ہندستان کے۔اگرچہ منع کیا تھاان کو کرنے حج سے خلافت کمیٹی بمبئی نے،مگراے تعجب نے پکڑا ہم
کواور افسروں اور بیوی بچوں انگریزوں کو بالشویک اور عربوں عراق نے یا جیسا پکڑا گورنمنٹ ہند
نے علمائے دین ہمارے کو اور صوفیوں ہمارے کو اور لیڈروں ہمارے کو کہ جب کشتی ان کی اوپر
بندرگاہ جدہ کے پہنچی تو بھاگے مسٹر لائڈ جارج کشتی اپنی سے طرف ہمارے یہاں تک کہ داخل
ہوئے وہ بیچ مکتب ہمارے کے اور بالشویک بیچ بخارا کے ہمراہ جماعت انور پاشا کے کہ کوشش
کررہی ہے وہ واسطے اس کے کہ متفق ہوجائیں طاقتیں اسلامی واسطے پسپا کرنے کفر کے۔پس
نہیں گزری تھی دیر زیادہ داخل ہونے لائڈ جارج کے کو کہ جھپٹے ہم ساتھ عصا فولادی اپنے کے طرف
اُس کے اور کہا کہ اے شاگرد شریر ہمارے کہہ تو ساتھ اما بعد کے کہ کیوں کر ہے آنا تیرا طرف
ہمارے دراں حال یہ کہ ہمراہ وزیروں اپنے کے جارہا تھا تو طرف مکہ شریف کے واسطے کرنے حج
کے۔پس واپس ہونا تیرا عمل کیا گیا اوپر اس کے ہے کہ گھیر لیا تجھ کو اور اولا د تیری کو بدوؤں لوٹ
کے پیشہ والوں نے یا کہ تو وہ جو کچھ بیچ دماغ رعونت بھرے ہوئے تیرے کے ہووے۔پس جب

سلسلہ سوالوں ہمارے کا اوپر اس جگہ کے اور سلسلہ تبلیغ جہاد اور اتحاد اسلامی کا بیچ ایشیا تمام کے پہنچا ذریعہ سے جماعت انور پاشا کے تو رو پڑے مسٹر لائڈ جارج اور کہا کہ اے استاد میرے قریب آ گئی ہے وہ گھڑی کہ پھٹ پڑے آسمان اوپر وزارت میری کے اور ٹوٹ جائے وہ سبب سے دعا تمھاری اور بزدلی مسلمانوں ہند کی کہ نہیں واپس بھاگا میں بندرگاہ جدہ سے مگر یہ دیکھا میں نے کہ خاموش رہے محکمہ خارجہ لندن کا بیچ باب ظاہر کرنے معاملوں حکومت ایران کے اور خراب ہو رہی ہے حالت راستہ مکہ شریف کی اور نہیں سکتے ہیں جانا ساتھ آرام واطمینان کے حاجی طرف مکہ شریف کے۔ کیونکہ بیچ کتاب ''فضول اکبری'' کے پڑھا میں نے یہ کہ تعفن اور بدبو زیادہ حد سے پھیل رہی ہے بیچ راستہ حاجیوں ہند کے کہ سبب سے اس کے کہ مر گئے ہیں ہزاروں اونٹ اور اکثر مسافر بیچ راستہ کے سبب سے نہ ملنے پانی اور روٹی کے بھی واسطے علاج حاجیوں ہند کے نہیں ہے مبلغ ایک محکمہ حفظانِ صحت کا طرف سے شریف مکہ کے مگر یہ کہ بھیجا تھا مبلغ ایک طبی وفد رابعہ صاحب محمود آباد نے کہ بیچ اس کے کام کرتے تھے بھنگی اور خاکروب بیچ گلیوں اور کوچوں مکہ شریف کے بھی اسی طرح ہندستانی حاجی کہ ہمراہ ماں باپ اپنے کے مر گئے وہ بیچ مکہ کے مگر یہ کہ نہ جانے دیا ان کو طرف مدینہ پاک کے سبب سے بدامنی راستہ کے کیونکہ اکثر بدّو لڑ رہے ہیں ساتھ فوجوں شریف کے۔

''اب کیا کیا بدانتظامیاں شریف مکہ کی جھٹلاؤ گے''۔

پس اے ملا رموزی صاحب جب دیکھا میں نے کہ خرابیاں بہت پھیل پڑی ہیں بیچ حکومت شریف مکہ کے اور نہیں ہے ملنا آسان سواری اونٹ، خچر کا مانند انتظام حکومت ترکوں کے تو بھاگا میں طرف ہندستان کے تاکہ گردن ماروں میں اُن مسلمان رئیسوں اور دکانداروں کی کہ واسطے آرائش کمروں اور دکانوں اپنی کے لگاتے ہیں وہ تصویریں اور فوٹو انگریزی اور ہاتھ منہ اپنے ساتھ صابن انگریزی کے دھوتے ہیں وہ۔ بھی اسی طرح اخبارات اسلامی ہندستان کے گالیاں دیتے ہیں قاتل ڈپٹی کمشنر مرحوم کھیری کو واسطے خوش کرنے گورنمنٹ ہند کے۔ ضبط کرے اللہ بحق دین اسلام اپنے کے مطبع اور اخباران کا کیونکہ نہیں ہے بدامنی بیچ حکومت شریف حسین کے مگر مانند بدامنی دیسی ریاستوں ہندستان کے کہ والیانِ ریاست ان کے نے منع کر دیا ہے کاشتکاروں اپنے کو کہ نہ ماریں وہ جانور شکاری کو چاہے تباہ کر دیں وہ کھیتیاں ان کی۔ پس جب سلسلۂ کلام لائڈ

جارج صاحب کا اوپر اس جگہ کے پہنچا تو کہا ہم نے ان سے کہ خبردار ہو تم اے وزیر برطانیہ کے جب غلہ ہندستان کا باہر ہندستان کے جائے گا تو بڑھ جائے گی ڈاکہ زنی بیچ ہندستان کے۔ پھر مبادا سبب سے بھوک اور پیاس کے بم بازی ملک بنگال کی شروع کردے۔ اللہ مہربان قدرت والا کیونکہ وہ مسلمان کہ مضمون ادبی بیچ رسالوں ادب اردو کے لکھتے ہیں۔ پس تحقیق کہ اکثر ان کے ہوتے ہیں عیاش۔ بس اب یہ مثنوی ہماری سنو تم اور جاؤ تم طرف لندن کے اے لائڈ جارج صاحب کہ کہا ہے مثنوی:

''نہ چاہیے بیچ دکانوں ہندستانیوں کے انگریزی برقی روشنی اور پنکھا''
''انعام خفیہ پولیس ہند کا ساتھ لاٹھیوں کے لڑائی ہے اور دنگا''
''اے آہ کہ ماں بہنوں ہماری کو کیا تھا بیچ پنجاب کے ننگا''
''پس ڈوب مرو بیچ ترک موالات کے اے ہندستانیو کہ یہی ہے گنگا''

◆◆◆

مصر کی شہابی آزادی

ایک بادشاہ زادے کو حکایت کرتے ہیں بیچ کتاب گلستاں کے کہ غور بیچ زمانے گزرے
ہوئے شوکت حکومتوں اسلامی کے کر رہا تھا وہ اور بزرجمہر کھڑے ہوئے برابر اس کے رو رہے تھے
اوپر ان ہندو لیڈروں کے کہ مخالفت سا ۔ ثتی بہت کے کی انھوں نے ترک موالات کی۔ پس پیچھے
سوچنے بہت کے سوال کیا اس نے بزرجمہر سے کہ اے حکیم یونان کے کیا ہے سبب اس کا کہ نا کام
رہا وفد خلافت بیچ یورپ کے سبب سے لارڈ ہو جانے سر ایس۔ پی سنہا کے پس بیچ جواب کے آئے
بزرجمہر اور کہا کہ البتہ تحقیق نہیں ہے سبب زوال حکومتوں اسلامی کا مگر یہ کہ بزدل ہو گئے مسلمان
ہندستان کے سبب سے دغا بازی سر آغا خاں اور راجہ صاحب محمود آباد کے بھی سبب سے دھوکہ د ۔ینے
نواب ڈھاکہ کے اگرچہ ساتھ زور اپنے کے دبادی خلافت کی تحریک والیانِ ریاست نے بیچ
حدود ریاست اپنی کے۔ گولہ باری کرے اللہ اوپر وزارت انگلستان اور سر مائیکل اوڈوائر کے کہ
ننگا کیا اس نے عورتوں ہندستان کو بیچ زمانے گزرے ہوئے مارشل لا کے سبب سے بے غیرتی
پنجابی پہلوانوں کے کہ نہ سکے وہ یہ کہ بم مارتے وہ اوپر سر مسز اینی بیسنٹ کے کہ دھوکا دیا اس نے
رہنے والوں ہندستان کو ساتھ لیڈری اپنی کے۔ پس گواہی دیتے ہیں ہم اوپر بچوں یتیم جلیاں والا
باغ کے کہ جب سلسلہ کلام بزرجمہر کا اوپر اس جگہ کے اور بیڑہ اتحادیوں کا اوپر درۂ دانیال کے ساتھ

فوجوں قوم سکھ کے پہنچا تو یاد کیا ہم نے بے بسی ترکوں کی اور رو پڑے ہم اوپر ان مسلمان بیرسٹروں کے کہ خوف سے مال و دولت کے نہ موافق ہوئے وہ ترک موالات کے اگرچہ بند ہوگئی گاؤکشی بیچ ہندستان تمام کے سبب سے بیداری ہندوؤں اور غفلت مسلمانوں کے۔ پھر ساتھ رشوت بہت کے بدل دیا خیال محمود طرزی صاحب کا بیچ باب لڑائی انگریزوں کے۔ اگرچہ مشہور ہے محمود طرزی بیچ مسلمانوں کے بہت۔ اسی طرح بدل دیا کلام بزرجمہر کا اور یہ شعر ہذا پڑھا ہم نے کہ حکیموں نے کہا ہے۔ شعر:

اگر تحمل سیاسی ترقی کی رکھتے ہو تم تو بندوق بنانا سیکھو البتہ تحقیق
کہ اکثر لیڈر ملے ہوئے ہیں ساتھ حکومت کے ہیں البتہ تحقیق

پس جب فارغ ہوئے ہم پڑھنے سے ان شعروں عمدہ اوپر کے سے خطاب کیا ہم نے بزرجمہر کو اس طرح کہ اے حکیم خبردار ہو تم یہ کہ ایک دن بیچ شفا خانے ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن کے دیکھا ہم نے رپوٹر ایجنسی کو کہ دوا واسطے دماغ مسٹر لائڈ جارج کے لے رہا تھا وہ۔ پس ساتھ دعا سیاسی ایلچی کے سوال کیا ہم نے اس سے کہ اے شاگرد ہمارے کہہ تو کہ کیا ہے سبب اعلانِ آزادی مصر کا دراں حال یہ کہ نہ دستخط کیے سعد زاغلول پاشا نے اوپر عہد نامہ آزادی مصر کے بھی جب کہ قبضہ اوپر مقاموں اہم مصر کے کیا برٹش نے کیونکہ نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے کہ بھر دیتی ہے گورنمنٹ ہندستانیوں کو بیچ جیل خانوں کے اور نہیں خبردار ہوتے ہندستانی تکلیفوں قیدیوں اپنے سے بھی یہ کہ کیا ہوئے انور پاشا ہمارے کہ منہ پیچھے گزرنے دو تین سال کے نکالتے ہیں وہ واسطے بربادی انگریزوں کے۔ پھر قسم ہے گرانی اشیا کی کہ اوپر فقط سننے اس بات کے رپوٹر نے منہ بیچ غصہ کے کھینچا اور کہا کہ اے وہ تم ملا رموزی کہ پڑھاتے ہو کتاب گلستاں لارڈ کرزن کو نہیں ہے غائب ہونا انور پاشا کا مگر یہ کہ جمع کر رہے ہیں وہ فوجیں اسلامی بیچ ترکستان اور ایران اور بخارا اور بلخ اور عراق کے کہ ذریعہ ان کے سے مدد کریں وہ مصطفیٰ کمال پاشا کی تا کہ گولہ باری کریں وہ اوپر طلبائے دیوبند اور ندوہ اور اسلامیہ کالج پشاور اور علی گڑھ کالج کے کہ نہیں حصہ لیتے وہ بیچ خلافت ایجی ٹیشن کے موافق فرض اپنے کے مگر یہ کہ فٹ بال کھیلتے ہیں وہ اور سنوارتے ہیں وہ بال سر اپنے کے ساتھ لونڈر اور تیل کے بھی اسی طرح قاضی مفتی دیسی ریاستوں کے ڈاڑھیاں برابر داڑھی

حضر علیہ السلام کے رکھتے ہیں مگر نہیں روشنی پکڑتا دماغ ان کا ساتھ خلافت ایجی ٹیشن کے۔ پس
اے اللہ فتح دے تو فوجوں مصطفیٰ کمال پاشا کو تا کہ پھانسی دیں وہ ان ایڈیٹران اخبارات اردو کو کہ
اوپر مضامین رئیسوں اور امیروں کے مبلغ ایک نوٹ تعریف کا لکھتے ہیں اور نہیں تعریف لکھتے وہ اوپر
مضامین غریب مضمون نگاروں کے اگرچہ عمدہ ہو مضمون ان کا۔ پس یہ بات سنسر گورنمنٹ ہند کا
خوب جانتا ہے کہ کہا ہے۔

نیشنل کانگریس کا نافرمانی اجلاس

البتہ تحقیق ایک دن پیچھے فارغ ہونے نماز تہجد کے بیٹھے تھے ہم واسطے پڑھانے کتاب گلستاں کی ان والیان ریاست کو کہ زانو ادب شاگردی کا سامنے ہمارے اور حکام انگریزی ہند کے تہہ کرتے ہیں وہ بھی بیچ ضیافت وائسرائے ہند کے۔ زیادہ روپیہ رعایا اپنی کا صرف کرتے ہیں وہ ناگاہ طرف سے عراق عرب کے آیا مبلغ ایک سپاہی فوج ہندستان کا دراں حال یہ کہ کانپ رہا تھا۔ بدن تمام اس کا سبب سے مشکلات ایڈیٹروں اخبارات اردو کے تنگ آگئے ہیں وہ اور بال بچے ان کے سبب سے گرانی کاغذ اور ایسے نمک حراموں خریداروں اپنوں کے سے کہ اکثر ان میں کے واپس کرتے ہیں باوجود طلب کرنے کے وی۔ پی۔ اخبار اپنے کا۔ اے واپس ہونا ان کا مانند واپس ہونے ان حجاج کے ہے کہ سبب سے بدانتظامیہ راستہ کے ہلاک ہوئے مبلغ چار سو ان کے درمیان جدہ اور مکہ کے۔ اگرچہ نہ اطلاع دی شاگرد رانہ ہے ہوئے رپورٹر ہمارے نے اخباروں ہند کو۔ پس اوپر فقط دیکھنے حالت اس کے کے کھڑے ہوگئے ہم واسطے تعظیم اس کی کے مثل تعظیم لیفٹیننٹ گورنروں ہند کے کہ جب بیچ کوٹھی ان کے کے داخل ہوتے ہیں تعلقدار اور خطاب یافتہ ہمارے تو کھڑے ہوجاتے ہیں وہ تا کہ خوش ہوجائیں خطاب یافتہ ملاقات ان کی سے اور کہہ دیں وہ اوپر منہ ان کے کے۔ حالت تمام خلافت ایجی ٹیشن کی مثل شاہ صاحب گوالرا شریف کے۔

طاعون پھیلا دے اللہ بیچ خاندان اُس کے کے۔ کہ گواہی دینے کو تیار ہوا وہ بیچ باب مخالفت ظفر علی
خاں کے اور بدنام کیا اس نے تصوف اسلامی ہمارے کے کو پھر برابر کری اپنی کے جگہ دی ہم نے
اس کو تا کہ بیٹھا کرے وہ اوپر اس کے اور امیر فیصل اوپر تخت بادشاہت عراق عرب کے۔ کہ نکالا ان
کو اللہ مہربان قدرت والے نے حکومت شام سے، سبب سے دغابازی اور غداری ان کے کے کہ
انھوں نے اور باپ ان کے نے ساتھ حکومت ترکوں کے۔ پس جب بیٹھ گیا سپاہی صفت کیا گیا
اوپر کری کے جیسے بیٹھ گیا ہے دل ہندستانی مسلمانوں کا سبب سے نہ ہوتے ہتھیاروں جدید اور
غفلت اخباروں اردو کے۔ کہ نہیں دیکھتے وہ حالات قید خواجہ عبدالحی صاحب کو اگرچہ بیوی اور بچے
ان کے پریشان ہیں بیچ باب گزارہ اپنے کے سبب سے قید ہونے خواجہ صاحب کے۔ تو سوال کیا
ہم نے اس سے کہ اے وہ تو سپاہی فوج ہندستان کے کہ آیا تو نزدیک ہمارے۔ پس کہہ تو کہ
کیوں کر ہے ترا آنا نزدیک ہمارے ملک عراق سے۔ شاید کہ شہید ہوا افسر انگریزی تیرا بیچ لڑائی
عربوں بہادری کے پیشہ والوں کے مانند شہید ہونے مہاجر حبیب اللہ کے اوپر اسٹیشن کچا گڑھی کے
اگرچہ رہا کر دیا قاتل اس کے کو عدالت کورٹ مارشل نے ساتھ اشارہ کمانڈر انچیف ہندستان کے
بھی سبب سے کمزوری مسلمانوں ہندستان کے کہ ترک کر دیا انھوں نے پڑھنا نماز پانچ وقت کا۔
لنگڑا کر دے اللہ وکیل ملزم کو کہ پیروی کی اس نے مقدمہ قاتل کی طرف سے گورنمنٹ ہند کے یا
ناراض ہوا تو ان اخباروں اردو سے کہ ساتھ خطابوں ذلیل کے یاد کرتے ہیں وہ ڈاکٹر مولوی حافظ
برکت اللہ صاحب بھوپالی کو بیچ سطروں اخبار اپنے کے۔ اگرچہ واسطے آزادی دلانے ہندستان کے
بیچ تباہی کے ڈال دی زندگی اپنی انھوں نے اور بڑھے وہ ہمراہ جمال پاشا کے طرف افغانستان کے
تا کہ برباد کر دیں وہ محمود طرزی کے عروج کو کہ ذریعہ سے رشوت ناچ رنڈیوں ہندستان کے۔
سر تسلیم اور صلح کا نیڑھا کیا اس نے سامنے انگریزوں کے اور خارج کیا مہاجرین ہند کو حدود
حکومت اپنی سے جیسے خارج کرتے ہیں پرنسپل کالجوں گورنمنٹ ہند کے اُن طلبا کو کہ حصہ بیچ معاملہ
سیاسی کے لیتے ہیں وہ۔ یا کہ تو کہ وہ جو کچھ بیچ دل ہذا تیرے کے ہوئے۔ اے سپاہی عراق کے پس
لاجرم اوپر سوالوں ہمارے کے تیار ہو گیا سپاہی واسطے جواب کے ساتھ بندوق اپنی کے مانند تیار
ہو جانے ہندستانی پولیس کے کہ وقت ضرورت کے گولیاں چلاتے ہیں سپاہی اُس کے اوپر بھائیوں

ہندستانیوں اپنوں کے۔ پھر منہ بات اپنے کا اس طرح کھولا اس نے کہ ملا رموزی صاحب قسم ہے سودیشی اسٹور دہلی کی کہ کپڑا اگر اس زیادہ کپڑوں انگریزی سے فروخت کرتا ہے وہ۔ نہیں ہے آتا میرا نزدیک تمھارے مگر یہ کہ بیان کروں میں ان تکالیف اپنی کو کہ نازل ہورہی ہیں وہ اوپر فوج ہندستانی کے۔ خاص کی گئی وہ تکلیف کہ بیچ زمانہ تصور ہوجانے ہمارے کے۔ پہنچتی ہے ہم کو بھوک اور پیاس کی بھی اسی طرح افسوس کھاتا ہوں میں اوپر فوج قوم سکھ کے کہ لڑائی جاتی ہے وہ ساتھ ترکوں اور عربوں کے۔ اگرچہ بیچ ملک پنجاب کے اتفاق ساتھ مسلمانوں کے کررہے ہیں لیڈر قوم سکھ کے، مگر یہ کہ نہیں باز رکھتے وہ گورنمنٹ ہند کو تاکہ بند کردے وہ لڑانا سکھوں کو ساتھ ترکوں اور عربوں کے۔ بھی یہ کہ سبب سے مظالم مسٹر لائڈ جارج کے اعلانِ آزادی اپنی کا کیا حکومتِ آرمیلیا نے حکومتِ فرانس سے اور قتلِ عام شروع کیا فوجوں بالشویک نے قوم ارمنی کا حکم سے مولانا عبداللہ عمادی کے کہ بیچ زمانہ خدمت خلافت کے راضی ہوئے وہ اوپر خوشامد نظام حیدرآباد اور ملازمت عثمانیہ یونیورسٹی کے بھی اسی طرح مولوی وحیدالدین سلیم اور مولانا حبیب الرحمٰن خاں صاحب شیروانی اور دوست تمام ان کے کہ نہیں استعفیٰ دیتے وہ ملازمت حیدرآباد کی سے۔ اگرچہ بادشاہ دکن ان کے نے سختی زیادہ حد سے برتی ساتھ خدام خلافت کے بھی۔ ارشاد اس کے سے ضبط ہوئی ضمانت اخبار سیاست لاہور کی۔ اگرچہ بیچ کتاب سکندر نامہ کے مسٹر ٹائیگو نے لکھی ہے مبلغ ایک مثنوی کہ یہ ہے شعر:

یاد کرو تم اے طلبا ہمارے تاہم جنرل ڈائر بیچ نماز عید کے۔ امابعد لباس ملکی اپنا پہنو تم مانند ایڈیٹر صاحب البرید کے۔ امابعد ساتھ جوش مذہب کے حکومت کی مسلمانوں نے بیچ زمانہ ماضی بعید کے۔ امابعد ساتھ بزدلی ملازمت کے نہ ترقی پاؤ گے تم بیچ زمانہ جدید کے۔ امابعد پس البتہ تحقیق اے ''رموزی صاحب خبرداری اور آگاہی ہے واسطے تمھارے اگر شرکت بیچ نیشنل کانگریس کلکتہ کے کرو تم بھی توجہ اوپر بربادی مساجد اور مقابر اسلامی اجودھیا کے۔ کرو تم کہ سبب سے ناواقف ہونے مسلمانوں ہند کے قبضہ اوپر بعض مسجدوں اجودھیا کے۔ کیا ہندوؤں نے اور اوپر زمین صحن مسجدوں کے دکانیں بنائیں انھوں نے۔ پس اگر ہو تم شک کے کرنے والے بیچ باب تباہی مساجد اجودھیا کے اور ساتھ عینک فیشن ایبل اپنی کے دیکھو تم حالت ان کی کیونکہ نہ توجہ کی

ایڈیٹر صاحب قیصر ہند فیض آباد نے اوپر ان کے سبب سے چائے پلانے سب انسپکٹروں پولیس فیض آباد اور شرکت تعزیوں رنڈیوں فیض آباد کے۔ پس جب سلسلہ کلام سپاہی مدح کیے گئے کا اوپر اس جگہ کے پہنچا تو دعا دی ہم نے اس کو اس طرح کہ اے وہ تو سپاہی فوج ہندستان کے لمبی ہو جیو عمر تیری کہ خبردار کیا تو نے ہم کو اوپر بربادی مساجد اجودھیا کے۔ موقوف کر دے اللہ تجھ ملازمت انگریزی کے۔ دور ہو تو کتب ہمارے سے کیونکہ بیچ اس وقت بڑا کے جارہے ہیں ہم طرف کلکتہ کے واسطے شرکت نیشنل کانگریس کے کہ کہا ہے۔

◆◆◆

ترکی کی سرمئی صلح

پس البتہ تحقیق نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے اور بیچ زوال اتحادیوں کے ساتھ فوجوں کوہ
قاف اور ترکستان اور بخارا اور تاشقند اور شام وحجاز کے کہ جمع کیا ہے ان کو انور پاشا نے واسطے
مصطفیٰ کمال پاشا کے۔ یہ کہ ایک دن پیچھے فارغ ہونے نماز جنازہ شہید مہاجر گچا گڑھی کے گئے ہم
نزدیک چیف کمشنر صوبہ سرحدی کے واسطے کرنے ملاقات ان کی کے مثل خان بہادروں ہمارے
کے۔ راہ بتلا دے اللہ ان کو کوتوالی کی۔ تو قسم ہے انگریزی مارشل لاء کی کہ جاری ہوتا ہے وہ جہاں
کہ چاہتا ہے وہ کہ کھڑے ہو گئے کمشنر صاحب واسطے تعظیم ہماری کے۔ اور شاگرد ہمارے واسطے
ہلاکت ان کی کے۔ بھی واسطے درستی اخلاق ان ایڈیٹروں کے کہ پیچھے بند ہو جانے اخبار اپنے کے
تناول فرماتے ہیں وہ چندہ خریداروں اپنے کا، مگر نہیں واپس کرتے وہ ان کو۔ پھر ساتھ ادب بہت
کے سوال کیا کمشنر ذکر کیے گئے نے کہ اے استاد مجھ کمشنر کے کیوں کر ہے نازل ہونا تمھارا بیچ کوٹھی
میری کے۔ مگر یہ کہ ناراض ہوئے تم اوپر اس کے کہ باز رکھا میں نے ظفر علی خاں کو جانے سے بیچ
شہر پشاور کے خوف سے زوال برطانیہ کے۔ اگر چہ نہ رہی ''متحد الخیالی'' بیچ لیڈروں ہند کے سبب
سے ناقص تعلیم انگریزی کے۔ پس البتہ تحقیق اگر یہ ہے اور تحقیق یہی ہے سبب آنے تمھارے کا تو
تعجب کا کرنے والا ہوں میں اوپر بدمذاقی ہندستانیوں کے کہ باوجود کرنے گولہ باری جنرل ڈائر
اور مارشل لا او ڈائر صاحب کے نہیں محبت پکڑتے ہندستانی ساتھ زبان مادری اپنی کے یا حیران ہو

تم اوپر اس کے کہ ساتھ نظر بندی مسز اینی بیسنٹ کے۔ ایجی ٹیشن کیا رہنے والوں ہند نے مگر اوپر گرفتاری علمائے دینِ اسلام کے۔ خاموش رہے وہ بھی لیڈروں کے۔ پس جب داخل ہوئے علما بیچ جیل خانوں کے تو بھاگ گئے مرید تمام ان کے واسطے عبادت اللہ مہربان کے مانند بھاگ جانے فوجوں اتحادیوں کے مقابلہ سے مصطفیٰ کمال صاحب کے۔ دراز کرے اللہ عمر ان کی اور طاعون بھیجے واسطے علا دیسی ریاستوں کے۔ اگر چہ مبلغ ایک دھبّہ آ گیا اوپر خوبیوں تاریخ بادشاہوں حیدرآباد کے سبب سے مولوی سر علی امام کے۔ راہ دکھادے اللہ ان کو موسے ندی حیدرآباد کی۔ یا کہو تم وہ جو کچھ کہ بیچ دل تمھارے کے ہووے۔ پس اوپر فقط کہنے کمشنر صاحب کے شتابی کی ہم نے بیچ باب جواب دیے اپنے کے اور کہا اے شاگرد ہمارے بھرے ہوئے ظلم اور تعصب کے نہیں ہے آنا ہمارا نزدیک تیرے مگر یہ کہ خوش خبری سنائیں ہم تجھ کو یہ کہ سبب سے کمزوری مال و دولت اور علم کے غالب لایا اللہ قدرت والا ہندوؤں کو اوپر مسلمانوں ہند کے بیچ باب انسداد گاؤکشی کے۔ پہلے آزاد ہونے خلافتِ اسلامی کے اوپر فتح حاصل کی نوری پاشا نے اوپر ملک باکو کے اور فوجوں مصطفیٰ کمال نے بیچ سمرنا اور سمرنا کے سبب سے بہادری اپنی کے نہ مثل ہجرت ہندستانیوں کے ساتھ بیوی بچوں اپنے کے۔ اگرچہ روزے ستیہ گرہ کے رکھے بے خبر مسلمانوں ہند نے حکم سے گاندھی جی کے اور اختلاف کے اختیار کرنے والے ہو گئے لیڈر بہت ہندوؤں کے عدم تعاون سے مثل پنڈت مالوی صاحب کے کیونکہ بابائے روم نے بیچ کتاب گلستاں کے لکھا ہے مبلغ ایک شعر اوپر ملاقات مسٹر محمد علی کے کہ یہ ہے وہ شعر بڑا:

وہ عیسائی کہ جب ملتے ہیں وہ ساتھ مسلمانوں کے کہا ہے
ساتھ گفتگو عمدہ کے کرتے ہیں وہ ہمدردی اور وعدے کہ کہا ہے
بھی وہ لکھنؤ والے کہ ساتھ تپاک کے ملتے ہیں وہ مہمانوں سے کہ کہا ہے
مگر وقتِ ضرورت کے بھاگتے ہیں وہ مانند بلی عاجز کے کہا ہے

بھی نہیں ہے اور ہرگز نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے اے کمشنر صوبہ سرحدی کے جب خالی کر دیے خزانے دیسی ریاستوں کے ایجنٹوں اور ریزیڈنٹوں گورنمنٹ ہند نے واسطے جنگ یورپ کے اور بند کر دیا ناطقہ اخبارات اردو کا پریس ایکٹ نے سبب سے واقف ہونے کمزوری کاشتکاروں ہند کے بے گار سے تحصیلداروں اور تھانہ داروں کے تو الزام لگایا شریف مکہ نے اوپر

ترکوں کے گولہ باری کا اوپر خانہ کعبہ کے۔ بیمار کردے اللہ تعالیٰ اس کو بیچ انفلوائنزا کے بھی اسی طرح جب جدا ہو گئے راجہ صاحب محمود آباد مسلمانوں ہند سے اور خاموش کر دیا اللہ مہربان نے نواب ذوالقدر جنگ بہادر کو اور نہ درست ہوا نصاب عربی دیوبند کا تو تقسیم کیا گولہ بارود گورنمنٹ ہند نے فوجوں اپنی کو واسطے روکنے خلافت ایجی ٹیشن کے بھی واسطے ہلاک کرنے خدام خلافت کے کیونکہ ترک کر دیا رئیسوں اور امیروں ہمارے نے جانا اوپر قبروں مسلمانوں کے واسطے فاتحہ کے مثل پاک نبی ہمارے کے اور نہ کم ہوا شوق ملازمت پولیس کا طلبا ہمارے سے اگرچہ تعلیم پاتے ہیں وہ بیچ کالجوں قومی کے اور بدنام ہوئے بیچ قوم بالشویک کے مسٹر مانٹیگو سب سے کرنے مخالفت مصنوعی جنرل ڈائر کے بیچ مباحثہ پارلیمنٹ کے۔ اور نکل گئی تجارت ملکی ہندستانیوں سے سبب سے خاموشی پریزیڈنٹ ولسن کے۔ فلہٰذا اے مسلمانوں ہند کے ساتھ بہادری تمام اپنی کے غور کرو تم ساتھ ہتھیاروں کے حالت ان اماموں مساجد کی کہ اوپر فقط روٹی اہل محلّہ کے گزر کرتے ہیں وہ اور زوجہ ان کی۔ پس تحقیق کہ سوال کرے گا اللہ پیدا کرنے والا زمین و آسمان اور مسٹر لائڈ جارج کا کہ کیوں کر تھا غفلت پکڑنا حکموں میرے سے بیچ دنیا کے تمھارا اور نہ دریافت کرے گا وہ تم سے یہ کہ کیوں نہ حاصل کیا اولاد تمھاری نے کمال بیچ جہاز رانی کے۔ لاجرم جب سلسلہ بات ہماری کا اوپر اس جگہ کے پہنچا تو چائے اور سگریٹ انگریزی پلائی ہم کو چیف کمشنر صوبہ سرحدی نے تاکہ فتویٰ لکھ دیں ہم ان کو واسطے مخالفت ہجرت کے مانند اکثر علما کے۔ تو گواہی دیتے ہیں ہم کہ ڈانٹا ہم نے ان کو اور کہا کہ نہیں ہے چائے اور سگریٹ پلانا تمھارا مانند اس رشوت کے کہ دی گورنمنٹ ہند نے داماد فرید کو واسطے دستخط لینے اوپر عہد نامہ ترکی کے۔ تو خبردار ہو تم اے کمشنر صاحب کہ نہیں ہیں ہم مانند طلبا علی گڑھ کالج کے کہ برداشت کر رہے ہیں وہ سختیاں ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کی اور نفرت کرتے ہیں اکثر ان کے علاج سے دیسی طب کے۔ پس قسم ہے سودیشی مال اور ترک موالات کی کہ نہ دستخط کریں گے ہم اور شاگرد ہمارے اوپر فتویٰ مخالفت ہجرت کے۔ غارت کردے اللہ باز خاں کو کہ واسطے روکنے مہاجرین کے پیام جھوٹا لایا تھا وہ طرف سے امیر افغانستان کے اور اللہ خوب جانتا ہے بہادریاں ترکوں کی۔

◆◆◆

اردو سفرناموں میں ہندوستانی تہذیب وثقافت

مرتب : خواجہ محمد اکرام الدین

صفحات: 494

قیمت : -/166 روپے

کلیاتِ سجاد ظہیر

مرتبین: نجمہ ظہیر باقر، علی باقر

صفحات: 388

قیمت : -/146 روپے

کلیاتِ ماجدی

ترتیب وتدوین: عطاء الرحمٰن قاسمی

صفحات: 666

قیمت : -/196 روپے

حسن نعیم اور نئی غزل (تجزیہ وتنقید)

مصنف: احمد کفیل

صفحات: 284

قیمت : -/104 روپے

پیروڈی: نقد وانتخاب (جلد اول)

مرتبہ : امتیاز وحید

صفحات: 354

قیمت : -/118 روپے

پیروڈی: نقد وانتخاب (جلد دوم)

مرتبہ : امتیاز وحید

صفحات: 368

قیمت : -/133 روپے

₹ 151/-

ISBN: 978-81-7587-981-2

राष्ट्रीय उर्दू भाषा विकास परिषद्

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

National Council for Promotion of Urdu Language

Farogh-e-Urdu Bhawan, FC- 33/9, Institutional Area, Jasola, New Delhi-110 025